سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی مدظلہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

جلد ہفتم

نام کتاب ———— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مولف ———— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہٗ (م ۔ ۶۳۰ھ)

ترجمہ ———— مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی ۔

موضوع ———— سوانح و اذکار صحابۂ رسول

نقشِ اوّل ———— ۱۳۲۲ھ

نقشِ ثانی ———— ۱۴۰۶ھ

تذکرۂ صحابہ ———— سات سو چھ

ناشر ———— مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

طابع ———— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد ششم و ہفتم ————

فہرست ترجمہ اُسدُ الغابہ جلد ہفتم

نمبر شمار	نام	صفحہ
۶۲۸	کعب ۳۴۸	۳۳۸
۶۲۹	کعب "	"
۶۳۰	کلاب بن امیّہ ۳۲۹	۳۳۹
۶۳۱	کلاب بن عبداللہ	"
۶۳۲	کلثوم بن حصین	"
۶۳۳	کلثوم بن علقمہ	۳۴۰
۶۳۴	کلثوم خزاعی	"
۶۳۵	کلثوم بن ہرم	۳۴۱
۶۳۶	کلدۃ بن حنبل	۳۴۲
۶۳۷	کلیب بن تمیم	۳۴۳
۶۳۸	کلیب بن اساف	"
۶۳۹	کلیب بن جزی	"
۶۴۰	کلیب بن شہاب	۳۴۴
۶۴۱	کلیب ابو کثیر	"
۶۴۲	کلاب ابو منفعۃ	"
۶۴۳	کلیب	۳۴۵
۶۴۴	کلیب	"
۶۴۵	کنانہ بن حصین	"
۶۴۶	کنانہ بن عدی	۳۴۶
۶۴۷	کندیر بن سعید	"
۶۴۸	کہمس ہلالی	"
۶۴۹	کہیل ازدی	۳۴۷ "
۶۵۰	کوز بن علقمہ	۳۴۸
۶۵۱	کیسان	"
۶۵۲	کیسان	۳۴۹
۶۵۳	کیسان بن عبداللہ	"
۶۵۴	کیسان بن عبد	"
۶۵۵	کیسان مولی عتاب بن اسید	۳۵۰
۶۵۶	لاحب بن مالک بلوی	"
۶۵۷	لاحق بن مالک باہلی	۳۵۱
۶۵۸	لاحق بن مالک ملیلی	"
۶۵۹	لاحق بن معد	"
۶۶۰	لاشر بن حمیر	"
۶۶۱	لبدہ بن عامر	۳۵۲
۶۶۲	لبدہ بن کعب	"
۶۶۳	لبدتہ ابو السنابل	"
۶۶۴	لبدۃ بن قیس	"
۶۶۵	لبی بن لبی اسدی	"
۶۶۶	لبیبہ ابو عبدالرحمٰن	۳۵۳
۶۶۷	لبید بن ربیعہ	"
۶۶۸	لبید بن سہیل	۳۵۶
۶۶۹	لبید بن عطارد تمیمی	۳۵۷
۶۷۰	لبید بن عقبہ تجیبی	"
۶۷۱	لبید بن عقبہ رافع لبید	"

ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب العین و الکاف

(سیدنا) عک (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ذوحیوان تھی - انکا ذکر ردیف ذال مین ہو چکا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن اصغر غوثی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلۂ بنی معاویہ مین جو کندہ کی ایک شاخ ہو عامل تھے - انکو سیف نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین انکا حال اسکے سوا اور کچھ نہین جانتا۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

غنوی - انکا تذکرہ ابن شاہین نے صحابہ مین کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے عکاشہ غنوی سے روایت کی ہے کہ انکی ایک لونڈی تھی جو انکی بکریان چرایا کرتی تھی اُس سے ایک بکری کھو گئی تو انھون نے اُسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا پھر آپ یہ حرکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر مین جانتا کہ یہ مومن ہو تو یقیناً مین اُسکو آزاد کر دیتا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس لونڈی کو بلوایا اور اوس سے پوچھا کہ تو مجھے جانتی ہو اوسنے کہا ہان آپ خدا کے رسول ہین آپنے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہان ہو اوسنے کہا آسمان[۱] مین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عکاشہ سے) فرمایا اسکو آزاد کر دو یہ مومن ہو انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو مگر صحیح یہ ہو کہ یہ واقعہ بنی مقرن کا ہو (نہ عکاشہ کا) واللہ اعلم۔

---

[۱] ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق مکان ہوتا ہو وہ عورت اس سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی ورنہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کسی مکان مین نہین ہے ۱۲-

(سیدنا **عکاشہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی - بنی عبد شمس کے حلیف تھے - کنیت انکی ابو محصن ہے - سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے بدر مین شریک تھے اور اسمین انسے کار نمایان ظاہر ہوے اوسدن انکے ہاتھ مین ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے اُنکو ایک لکڑی دی تھی وہ اوسیوقت انکے ہاتھ مین تلوار ہوگئی نہایت تیز باڑھ دار اور صاف لوہے کی اوسی سے یہ لڑے یہانتک کہ اللہ نے فتح عنایت کی - پھر برابر یہ اوسی تلوار کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام مشاہد مین شریک ہوا کیے یہانتک کہ واقعۂ ردت مین شہید ہوے اور یہ تلوار اُسوقت بھی انکے پاس تھی اس تلوار کا نام عون تھا - اُحد مین اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے ہمراہ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے بشارت دی تھی کہ تم جنت مین بغیر حساب کے داخل ہوگے - قتال اہل ردت مین بعد حضرت ابو بکر صدیق شہید ہوئے انکو طلیحہ بن خویلد اسدی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بزاخہ کے دن شہید ہوے تھے - یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے اور سلیمان تیمی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا (اس مین یہ بھی تھے) پس انکو طلیحہ ابن خویلد نے قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلط ہے یہ غلطی صرف اسوجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے زمانہ سے قریب ہی گذرا ہے - عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چوالیس برس کی تھی - یہ بہت ہی جمیل و حسین تھے - انسے حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - عکاشہ کے کاف کو تشدید اور تخفیف دونون طرح پڑھ سکتے ہین -

(سیدنا) **عکاف** (رضی اللہ عنہ)

ابن وداعہ ہلالی - ہمین منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو طالب یعنی عبد الجبار بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے معاویہ بن یحیی سے انھون نے سلیمان بن موسی سے انھون نے مکحول سے انھون نے غضیف بن حارث سے انھون نے عطیہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کے حضور مین آئے - انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عکاف تمھاری بی بی ہے انھون نے عرض کیا کہ نہین آپ نے پوچھا کہ لونڈی ہے انھون نے عرض کیا کہ نہین آپ نے پوچھا کہ تم تندرست اور مالدار ہو انھون نے عرض کیا ہان خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیون مین سے ہو یا تو تم رہبان نصاری سے ہو جاؤ کیونکہ تم انکے مثل ہو اور اگر ہم مین رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ ہم کرتے ہین وہی کرو نکاح ہماری سنت ہے تم مین بدتر لوگ وہی ہین جو مجرد رہین تم مین خراب موت اُن لوگون کی ہے جو مجرد مرین خرابی تمھاری اے عکاف نکاح کرو

عکاف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جس سے چاہین میرا نکاح کردین تو مین نکاح کرلونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خدا کا نام لیکر یہ بنت کلثوم حمیری سے میننے تمہارا نکاح کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہے

(سیدنا) عکراش (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب تمیمی منقری۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذویب حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید بنی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنی قوم کی زکوۃ لیکر آئے تھے یہ انسب انہون نے بھی ذکر نہین کیونکہ عبید جو انکے نسب مین آخری نام ہے بیٹے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم۔ جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ (زکوۃ کے اونٹون پر) داغ کردیا جاے۔ ہمین اسمعیل بن عبید وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ تک پہونچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبد الملک بن ابی سویہ یعنی ابو الہدیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبید اللہ بن عکراش بن ذویب نے اپنے والد عکراش سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے بنی مرہ بن عبید نے اپنے مال کی زکوۃ دیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا پس مین مدینہ پہونچا مینے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہین پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ کے مکان پر لیگئے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے پس ہمارے سامنے ایک ظرف لایا گیا جو ثرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم کھانے لگے پس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور مین ہر طرف اپنا ہاتھ ڈالدیتا تھا آپ نے اپنے بائین ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اسکے فرمایا کہ ای عکراش ایک ہی جگہہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس مین کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس مین اس طبق مین بھی اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اسمین ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپنے فرمایا کہ اے عکراش جس طرح سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہین ہے پھر پانی آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری اپنے منہ اور کہنیون کو ملا بعد اسکے فرمایا کہ اے عکراش آگ کی پکی ہوئی چیز کھاکر اسطرح وضو کرنا چاہیئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ عکراش منقری ہین انکی غلطی ہے درحقیقت یہ مرہ بن عبید کی اولاد سے ہین جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اسکی وہی ہے جو حدیث مین مذکور ہوا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنی قوم بنی مرہ بن عبید کی زکوۃ لیکر آئے تھے اور دیر اس زمانے کا دستور تھا کہ اپنی ہی قوم کی زکوۃ لیکر آتے تھے غیر کی زکوۃ لیکر آتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی - انکی والدہ ام مجالد خاندان بنی ہلال بن عامر کی ایک خاتون تھیں ابوجہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اسکی ابوالحکم تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے اسکو ابوجہل کہنا شروع کیا - یہی کنیت اسکی مشہور ہوئی اور اسکا نام اور پہلی کنیت عکرمہ کی کنیت ابوعثمان تھے فتح مکہ کے تھوڑی ہی دنون بعد اسلام سے آئے تھے - زمانہ جاہلیت مین یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہو اسکو لوگ برا نہین کہتے - یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہان سے بھاگ گئے اور یمن مین بجا رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کیطرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور انکے ساتھ اور بھی چند لوگون کا دیا ہمین ابوالفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند ابویعلی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مصعب بن سعد سے انہون نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب مکہ فتح ہوچکا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگون کو امن دیدیا سوا چار مردون اور دو عورتون کے کہ انکی بابت حکم دیا تھا کہ جہان پاؤ انکو قتل کردو اگرچہ انکو کعبہ کے پردہ مین لٹکا ہوا پاؤ ان کے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت مین پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ سے لٹکا ہوا تھا پس سعید بن حریث اور عمار بن یاسر انکی طرف بڑھے سعید جو عمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہونچ گئے اور انہون نے اسکو قتل کردیا اور مقیس بن صبابہ کو لوگون نے بازار مین گرفتار کرلیا اور وہین قتل کیا اور عکرمہ کشتی مین سوار ہوکر بھاگ گئے اثنائے راہ مین ایک تیز ہوا چلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو اب تنہا خدا کو پکارو اب اور جو تمھارے اس وقت کام نہین آسکتے عکرمہ نے کہا کہ جب دریا مین اللہ کے سوا کوئی میرے کام نہین آسکتا تو خشکی مین بھی اسکے سوا کوئی دوسرا کام نہین آسکتا یا اللہ مین عہد کرتا ہون کہ اگر تو مجھے اس مصیبت سے بچائے تو مین ضرور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤنگا اور اپنا ہاتھ انکے ہاتھ مین دیدونگا اس وقت یقیناً مین انھین بخشش کرنیوالا اور بزرگی والا پاؤنگا - چنانچہ یہ اس سفر سے صحیح سالم واپس آکر حاضر ہوئے اور اسلام لائے باقی رہے عبداللہ بن سعد وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جاکر چھپ رہے تھے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان انکو لیکر سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ عبداللہ کی بیعت لیجئے حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین مرتبہ عبداللہ بن سعد کیطرف دیکھا بعد اسکے انسے بیعت کرلی بعد اسکے اپنے اصحاب کی طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم مین کوئی سعادتمند انسان نہ تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ مین نے اسکی بیعت مین تامل کیا فوراً اٹھتا اور اسکی گردن ماردیتا اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن سعد کی بی بی ام حکیم جو انکے چچا حارث بن ہشام کی بیٹی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امان کی خبر لیکر

انکے پاس رہین گئی تھین وہ اپنے شوہر سے پہلے فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی تھین پس ام حکیمہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لائین اور وہ اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانون مین سے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھکر اٹھ کھڑے ہوے اور انسے معانقہ کیا اور فرمایا کہ مرحبا ہو سوار مہاجر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان انکو کہا کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابو جہل کا بیٹا ہی یہ بات انکو ناگوار گذرتی تھی لہذا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ انکے باپ کو برا مت کہو کیونکہ مردہ کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہی اور یہ بھی ممانعت کردی کہ لوگ انکو عکرمہ بن ابی جہل نہ کہین۔ اللھم صل علے محمد و علی آل محمد دیکھو یہ خلق کیسا اچھا اور کیسا بڑا تھا۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے جسقدر مال آپ کی ضرر رسانی مین خرچ کیا ہی اب اسی قدر مین اللہ کی راہ مین خرچ کرونگا۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال بنی ہوازن کے صدقات وصول کرنے کیلئے مقرر کیا تھا۔ ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد بن حمید وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن مسعود نے سفیان سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے مصعب بن سعد سے انھون نے عکرمہ بن ابی جہل سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ مرحبا بالراکب المہاجر یعنی اے سوار مہاجر تکو مرحبا ہی قتال مرتدین مین انسے بڑے کارنمایان ظاہر ہوے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکو ایک لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ انپر غالب آئے پھر حضرت ابو بکر نے انکو یمن کیطرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت پاکر مسلمانون کے لشکر کے ہمراہ بعہد حضرت ابو بکر بارادہ جہاد ملک شام کیطرف چلے جب مسلمانون نے مقام جرف مین جو مدینہ سے دو میل ہی قیام کردیا تو حضرت ابو بکر پوشیدہ طور پر انکے قیامگاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کرنیکے لیئے چلے تو انھون نے ایک بڑا خیمہ دیکھا جسکے گرد آٹھ گھوڑے اور نیزہ اور عمدہ سامان رکھا تھا حضرت ابو بکر اس خیمہ کے قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہی حضرت ابو بکر نے ان کو سلام اور انکے لیئے جزاے خیر کی دعا مانگی اور انسے کہا کہ تم ہمسے کچھ مدد لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے کچھ حاجت مدد کی نہین ہی میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہین پس حضرت ابو بکر نے انکو دعاے خیر دی پھر حضرت عکرمہ شام کیطرف چلے گئے اور غزوہ اجنادین مین شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ واقعہ یرموک مین اور بعض کہتے ہین کہ واقعہ صفر مین ہمین بہت سے لوگون نے کتابۃ ابو القاسم بن سمرقندی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سیف بن عمر نے ابو عثمان غسانی یعنی یزید بن اسد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ

بن ابی جہل نے یرموک مین (کفار سے مخاطب ہوکر بطور رجز کے) کہا کہ مین ہر جنگ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (جیسے اشجع الاشجعین) سے لڑچکا ہون توکیا آج مین تم (جیسے بزدلون) سے بھاگ جاؤنگا پھر بلند آواز سے (مسلمانون سے مخاطب ہوکر) کہا کہ کون ہی جو مجھسے موت کے اوپر بیعت کرے پس انکے چچا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع چارسو سرداران مسلمین وشہسواران مومنین کے (اسی شرط پر) انسے بیعت کی ان سب لوگون نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہوکر قتال کیا یہانتک کہ خوب زخمی ہوکر سب شہید ہوگئے سوا ضرار بن ازور کے۔

نیز العیین راویون نے بیان کیا کہ ہمین ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی بن مسلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن بن حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسن بن علی بن قطان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن عیسی عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کرکے خبر دی نیز محمد ابن اسحاق کہتے تھے مجھے ابن سمعان نے بھی زہری سے روایت کرکے خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اسدن یعنی یوم نحل (جنگ یرموک) مین بڑا کارنمایان کیا نیزون کے اندر گھستے ہوئے چلے جاتے تھے یہانتک کہ انکا سینہ اور چہرہ زخمی ہوگیا انسے کہا گیا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انہون نے جواب دیا کہ مین اپنی جان لات وعزی کے جہاد مین تو فدا کرتا تھا تو کیا اب مین اللہ ورسول سے اپنی جان بچاؤن نہین خدا کی قسم ایسا کبھی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہین کہ پھر انکی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہانتک کہ شہید ہوگئے اللہ تعالی انپر رحم کرے۔

نیز ہمین بہت سے لوگون نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ہلال ۔ ی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن یعقوب بن احمد حصاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مطلب بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زبیر ابن موسی نے مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ سے انھون نے ام سلمہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ مینے (خواب مین) ابوجہل کا ایک خوشہ جنت مین دیکھا ہی پھر جب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ یہی (اس خواب کی تعبیر) ہی حضرت عکرمہ کی کوئی اولاد نہ تھی ابوجہل کی نسل صرف اسکی دختری اولاد سے چلی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصے قریشی عبدری۔ یہی ہین جنھون نے دار الندوہ (نامی مکان کو) حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض مین فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار مولفۃ القلوب مین تھا انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید خولانی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

باب العین واللام

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن عبداللہ بن ابی سلمہ بن عبدالعزی بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف مین سے تھے مولفۃ القلوب مین سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے۔ ابواحمد عسکری نے انکے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگون نے خارجہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن حضرمی۔ حضرمی کا نام عبداللہ بن عباد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن عویف بن مالک بن خزرج ابن ابی بن صدف تھا اور بعض لوگون نے انکا نام عبداللہ بن عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبداللہ بن ضمار اور بعض نے عبداللہ بن عبیدہ بن ضمار بن مالک۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ املوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبداللہ بن عباد تھا اسمین تصحیف ہوگئی ہے۔ سب لوگونکا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضرموت سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ وہین تھے حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت مین انکو قائم رکھا پھر حضرت عمرؓ نے بھی قائم رکھا۔ پھر حضرت عمرؓ کی خلافت مین ۱۴ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین ۲۱ھ مین جبکہ یہ بحرین کے عامل تھے انکے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوہریرہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ یہ علاء بن حضرمی وہی ہین جنکا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا اور انکا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکون مین کا پہلا شخص تھا جسکو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا مال تھا جو بطور خمس کے اسلام مین آیا وہ یوم نخلہ کے واقعہ مین مارا گیا تھا۔ انکی والدہ صعبہ بنت حضرمی تھین جنسے ابوسفیان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دی تھی ابوسفیان کے طلاق دینے کے بعد انسے عبیداللہ بن عثمان تیمی نے نکاح کیا جنسے حضرت طلحہ بن عبیداللہ تیمی پیدا ہوئے یہ سب کلام ابن کلبی کا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاء (بڑے) مجاب الدعوۃ تھے ایکمرتبہ یہ کچھ دعا پڑھکر دریا مین کو د پڑے تھے (غرق نہوئے) جب

بحرین مین انھون نے مرتدون سے قتال کیا تو اُس لڑائی مین انسے کارنمایان ظاہر ہوئے جنکو ہمنے تاریخ کامل مین ذکر کیاہی وہ واقعات انکے مشہور ہین - انکا ایک بھائی میمون بن حضرمی بھی تھا جسنے زمانہ جاہلیت مین مکہ کی بلندی پر ایک کنوان کھدوایا تھا جو اب بیرمیمون کے نام سے مشہور ہی - ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسےٰ سے روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمن بن حمید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حضرمی سے مرفوعاً روایت کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا مہاجر بعد اداے ارکان حج کے مکہ مین تین دن رہ سکتا ہی - اس حدیث کو اسمٰعیل بن محمد بن سعد نے حمید سے انھون نے سائب سے انھون نے علاء سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ - اہل مدینہ مین سے ایک شخص تھے ان سے عبدالملک بن یعلی نے روایت کی ہی وہب نے عبدالرحمن بن حرملہ سے انھون نے عبدالملک بن یعلی سے انھون نے علاء بن خارجہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نسب کو اسقدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزون کے ساتھ صلۂ رحم کرسکو صلہ رحم کرنیسے باہم عزیزون مین محبت پیدا ہوتی ہی اور مال مین کثرت ہوتی ہی اور عمر بڑھتی ہی - اس حدیث کو ہشام مخزومی اور مسلم بن ابراہیم نے وہیب سے اسی طرح روایت کیا ہی - اور مسلم بن خالد زنگی نے اسکو عبدالملک بن یحیی بن علاء سے انھون نے عبداللہ بن یزید مولای منبث سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے اسی طرح روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب کوفہ مین رہتے تھے اسلیے انکے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمن بن عابس نے روایت کی ہی سماک بن حرب نے عبداللہ بن علاء سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمین (وقت پر) بیدار کردیتا مگر اسنے چاہا کہ تمھارے بعد والون کے لئے یہ کام ہوجائے - انکی ایک حدیث لہسن کے کھانیکی بابت بھی ہی - ابوعمر نے کہا ہی کہ لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر مین خیال کرتا ہون کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہین سنا اور ابواحمد عسکری نے کہا ہی کہ انکا نام علاء بن خباب ہی اور بعض لوگ ان کو علاء بن عبداللہ بن خباب کہتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

---

سلہ یہ واقعہ شب تعریس کا ہی کہ اس دن تمام صحابہ سفر کی تکلیف مین ایسے خستہ ہوگئے کہ نماز فجر قضا ہوگئی سب بعد طلوع آفتاب بیدار ہوئے حتے کہ خود سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی حالت ہوئی ۔

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن سبع۔ صحابی ہیں۔ مگر انکے صحابی ہونیمیں کلام کیا گیا ہی انسے سائب بن یزید نے روایت کی ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام علا ابن حضرمی ہی یہ ابوعمر کا قول ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ انکا نام علا ابن سبع ہی صحابی ہیں۔ ان دونون نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد ساعدی۔ انسے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہی کہ وہ ان لوگون مین تھے جنھون نے فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عطاء بن یزید بن مسعود نے جو قبیلہ بنی حبلے مین سے تھے سلیمان بن عمرو بن ربیع بن سالم سے انھون نے عبدالرحمن بن علاء سے جو قبیلہ بنی ساعدہ مین سے تھے انھون نے اپنے والد علاء بن سعد سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی سنتے ہو جو مین سُن رہا ہون صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کیا سنتے ہین فرمایا آسمان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہی اور آنا بھی چاہیے کیونکہ اسمین پیر رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہین ہی جہان کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجدہ مین نہ ہو پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون[1]۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکا نام علاثہ بیان کرتے ہین بیٹے تھے صحار سلیطی کے قبیلہ بنی سلیط سے نام کلب بن حارث بن یربوع تمیمی سلیطی تھے۔ یہ خارجہ بن صلت کے چچا تھے۔ ابن قسا بن نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا ہی کہ مجھسے انکا نام ابوعبید قاسم بن سلام سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہی۔ اور مستغفری نے بیان کیا ہی کہ انکا نام علاقہ بن شجار تھا یہی قول علی بن مدینی کا ہی یعنی یہ وہی سلیطی ہین جنسے حسن نے روایت کی ہی اور بعض لوگ انکو ابن سحار کہتے ہین اور نیز انھون نے ابن ابی خیثمہ سے انھون نے ابوعبید سے نقل کیا ہی کہ خلیفہ نے بیان کیا کہ خارجہ کے چچا کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبد قیس بن خفاف تھا قبیلہ بنی حنظلہ کی خاندان براجم سے تھے اور نیز خلیفہ سے منقول ہی کہ انھون نے کہا انکا نام علاقہ بن شجار تھا ابولیلی نسفی کے قلم کا لکھا ہوا ایسا ہی ہی اور بردعی نے بھی انکو ابن شجار بیان کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح لکھا ہی۔

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ انھون نے (کچھ دنون) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط وکتابت کا کام کیا ہی۔ انکا ذکر عمرو بن

[1] ترجمہ اور بیشک یقیناً ہم صف باندھے ہوئے ہین اور بیشک یقیناً ہم تسبیح پڑھنے والے ہین اور یہ آیت سورۂ صافات کی ہی۔ ۱۲

حزم کی حدیث مین ہی انکو جعفر نے ذکر کیا ہی- ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی-

(سیدنا علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری صحابی ہین- حضرت علی کیساتھ صفین مین شریک تھے- انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی-

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح حجازی- عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح مین تھین اس شخص کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی جسمین یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دین جسنے نہ کچھ پیا ہو نہ کھایا ہو نہ بولا ہو نہ رویا ہو کیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم تو ایسی مقفے عبارت بولتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت مین بولی جاتی تھی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن محمد بن وہبان بن خباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی فتح قادسیہ مین شریک تھے حضرت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ انکو جزیرہ کا عامل بنا دو چنانچہ انھون نے بنا دیا تھا- انھون نے زینب بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح کیا تھا- فتح مکہ کے نومسلمون مین سے تھے مقام رقہ مین کچھ دنون حاکم رہے تھے- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی- مگر انکو ابوعروبہ اور ابوعلی بن سعید نے جزریون کی تاریخ مین ذکر نہین کیا حالانکہ وہ دونون فن حدیث مین جزریون کے امام ہین-

(سیدنا) علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن انیس فہری- انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور مصر مین بعد اسکے فتح ہونے کے گئے تھے انکی اولاد بھی مصر ہی مین ہی- ابوالحارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے- یہ ابوسعید بن یونس کا قول تھا- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا علاثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صحار سلیطی خارجہ بن صلت کے چچا ہین- ابن ابی خیثمہ نے ابوعبید یعنی قاسم بن سلام سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہی اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام مین ہو چکا ہی- شعبی نے خارجہ بن صلت سے روایت کی ہی کہ انکے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر

ہوئے جب لوگ اپنے وطن جانے لگے تو انکا گذر ایک اعرابی پر ہوا جو مجنون ہو گیا تھا اور زنجیرون مین جکڑا ہوا تھا لوگون نے انسے کہا کہ کیا آپکے پاس کوئی چیز ایسی ہی جس سے اس مجنون کی دوا کرین آپ کے نبی تو بہت فائدہ کی چیزین لائے ہین انھون نے کہا پھر کہتے تھے کہ مینے اسپر سورۂ فاتحہ پڑھکر تین روز دم کی ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ مجنون اچھا ہو گیا تو ان لوگون نے مجھکو سو بکریان دین مگر مینے انکو نہ لیا یہانتک کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے آپسے بیان کیا آپنے فرمایا تمنے اسکے سوا اور کچھ بھی کہا تھا مینے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا تو اسکو خدا کا نام لیکر اپنے صرف مین لاؤ- لوگ تو بیہودہ جھاڑ پھونک کے عوض مین کماتے ہین تمنے تو ایک برحق جھاڑ پھونک کے عوض مین کمایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) **علاقہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن صحار انکے متعلق علا ابن صحار کے نام مین گفتگو ہو چکی ہی-

(سیدنا) **علباء** (رضی اللہ عنہ)

اسدی یہ ابو احمد عسکری کا قول ہی- اور انھون نے کہا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے ابو الزبیر سے انھون نے علباء اسدی سے روایت کی ہی کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے سب جب آپ سفر مین اپنے اونٹ پر بیٹھتے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد للہ الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین[1] عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہی اور ہمسے ابو بکر یعنی محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا ہمسے استاذ ابو القاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن احمد ابن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبید نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فرج ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابو الزبیر نے علباء ازدی سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگون کو تعلیم دی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین اونٹ پر بیٹھتے تو تین بار تکبیر کہتے تھے الی آخر الحدیث عسکری نے ان علباء کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ مین کیا ہی مگر میرا خیال یہ ہی کہ یہ اسدی بسکون سین ہین یعنی قبیلہ ازد سے ہین اہل عرب اکثر زے کو سین سے بدل دیتے ہین ازدی بھی کہتے ہین اور اسدی بھی کہتے ہین عسکری نے انکو اسدی لکھا ہوا دیکھکر سمجھا کہ سین مفتوح ہی لہذا انھون نے انکو بنی اسد بن خزیمہ مین داخل کر دیا- ایک شخص اکابر علما مین سے اس بات مین غلطی کر چکا ہی اسنے ابن لتیبہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھکر کہدیا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہی واللہ اعلم-

(سیدنا) **علبا** (رضی اللہ عنہ)

ابن اصمع قیسی- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکر آئے تھے انسے عباد بن جمہور نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ

[1] ترجمہ شکر ہی اللہ کا جسنے تابع کر دیا اس کو ہمارا ورنہ ہم اس کو قابو مین نہ لا سکتے تھے ۱۲

علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا مین نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب لوگ دنیا کیطرف متوجہ ہو جاینگے تو انکی آخرت خراب ہو جائیگی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی کو پسند کرنے لگیگا اور دین کو ترک کر دیگا تو اللہ تعالی کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کرینگے اور وہ مقبول نہ ہوگی ! انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **علباء** (رضی اللہ عنہ)

سلمی ۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے انسے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن ثابت نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے علباء سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ غلامون مین سے ایک شخص جس کا نام جہجاہ ہوگا لوگون پر حکومت کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **علبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی قبیلہ بنی حارثہ سے ہین انکا شمار اہل مدینہ مین ہے انسے محمود بن لبید نے روایت کی ہے یہ بھی منجملہ ان لوگون کے تھے جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین تولوا واعینہم تفیض من الدمع اور عبدالحمید بن ابی عبس بن جبر نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ وسلم نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علبہ بن زید نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہین ہے جو صدقہ دون یا اللہ مین اپنی آبرو صدقہ کرتا ہون جو شخص تیری مخلوق مین سے اسکو چاہے لیلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمھارا صدقہ قبول کرلیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **علس** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود کندی طبری نے انکا ذکر ان لوگون مین کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکر آئے تھے یہ اور ان کے بھائی سلمہ بن اسود دونون اس وفد مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **علس** (رضی اللہ عنہ)

کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام و نسب یہ ہے علس بن نعمان بن عمرو بن عمر یحیہ بن فاتک بن امرء القیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکر آئے تھے یہ اور انکے دونون بھائی جمرا اور یزید اسی وفد مین تھے مین نہین

ف ۱۵ یعنی جو لوگ روتے ہوئے لوٹ گئے کہ انکے پاس زاد خرچ نہ تھا جسکو لیکر جہاد مین جاسکتے ۱۲

جانتا کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر طبری نے کیا ہو اور انکا نسب سو تک بیان کیا ہو یا کوئی اور ذہین ہمنے اسی کے موافق لکھدیا ہو جو
ہشام کلبی نے بیان کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) علسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بلوی۔ یہ ان لوگون مین سے ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور فتح مصر مین شریک تھے انسے
انکے بیٹے ولید بن علسہ نے اور موسی بن ابی اشعث نے روایت کی ہو یہ ابن یونس کا قول ہو۔ ان کا تذکرہ ابن
مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعور سلمی اور بعض لوگ انکو ابو علقمہ کہتے ہین انکا شمار اہل مدینہ مین ہو انسے ابن عباس نے روایت کی ہو۔ عکرمہ نے ابن عباس سے
روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی سزا مین آخر آخر مین مارنا شروع کیا تھا آپ جب غزوہ تبوک مین
تھے تو بوقت شب آپکے خیمہ کو علقمہ بن اعور سلمی نے نشہ کیحالت مین آکے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ رسیان بھی انھون نے کاٹ
ڈالین حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہو لوگون نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کیحالت مین ہین پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی شخص تم مین سے
انکا ہاتھ پکڑ کر انکو انکے مقام پر جاکر پہونچا آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو اوفی۔ اسلمی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوۃ کا مال بھیجا تھا تو آپنے فرمایا تھا کہ یا اللہ
ابو اوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبداللہ بن ابی اوفی کے والد تھے اصحاب بیعۃ الرضوان سے تھے ہمین سمار
بن عمر بن عویس وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل (بخاری) سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے عمرو سے انھون نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپکے پاس تقسیم کیلیے لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلان شخص کے خاندان
پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپکے پاس لے گئے تو آپنے فرمایا کہ اللہم ابو اوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر
ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن عبداللہ بن قیس ازدی ثم الحجری صحابی تھے فتح مصر مین شریک تھے اور بحرین مین حضرت معاویہ کی طرف سے
حاکم رہے تھے ۵۹ھ ہجری مین وفات پائی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - احمد بن خلف دمشقی نے احمد بن ابی الحواری سے انھون نے ابو سلیمان دارانی سے انھون نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنی قوم کے چھ آدمیون کے ساتھ گیا تھا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ بہت سے راویون نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہو اور انھون نے بجائے انکے سوید بن حارث کا نام لیا ہو (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے مین کلام ہو) وہ روایت اوپر گذر چکی ہو۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر - انکا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہو - حجاج بن ارطاہ نے عبد الجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (نماز مین) اپنی پیشانی اور ناک دونون کے بل سجدہ کرتے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو حالانکہ یہ غلط ہو اسکو بہت لوگون نے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور وہی صحیح ہو۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

حضرمی - ابن قانع نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اس وفد مین تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا اور آپنے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر لوٹ جاؤ نہ تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے - انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لئے لکھا ہو۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حوشب غفاری - انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ بروعی نے بیان کیا ہو کہ یہ مدینہ مین رہتے تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث روایت کی ہو مگر جعفر نے اس حدیث کو بیان نہین کیا - انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہو۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حویرث بعض لوگ انکو علقمہ بن حارث کہتے ہین غفاری ہین - ہمین یحیی بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن سلیمان نے محمد بن مطرف سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ کی زنا یہ ہو کہ نامحرم کیطرف نظر کیجائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن رمثہ بلوی - یہ ان لوگون مین تھے جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی - فتح مصر مین شریک تھے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے سوید بن قیس تجیبی سے انھون نے زہیر بن قیس بلوی سے انھون نے علقمہ بن رمثہ بلوی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بحرین کیطرف بھیجا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپکے ہمراہ تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر غنودگی طاری ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمرو پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمرو تھا اسکی تفتیش کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی تو آپنے ایسا ہی فرمایا پھر سہ بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ عمرو کون آپنے فرمایا عمرو بن عاص کیلیے اللہ کے یہان بہت بھلائی ہو زہیر کہتے تھے جب فتنہ پھیلا تو مینے اپنے دل مین کہا کہ مین اس شخص کے ساتھ ہو رہون جسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی بصرہ مین رہتے تھے - انسے انکے بیٹے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہو ہمین عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے اسمٰعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبدالکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مین ان لوگون مین تھا جو قبیلۂ ثقیف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے آپنے ہمارے لیے دو خیمہ نصب کرادیے مغیرہ کے مکان کے پاس بلال ہمارے پاس آتے تھے اور رمضان مین ہمین افطار کراتے تھے[1] یہانتک کہ خوب روشنی پھیلی ہوتی تھی اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھون نے عیسے بن عبداللہ سے انھون نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ سے روایت کیا ہو اور زیاد بکائی نے ابن اسحاق سے انھون نے عیسے سے انھون نے علقمہ بن سفیان سے روایت کی ہو اور یہی صحیح ہو یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ضحاک بن عثمان نے عبدالکریم سے روایت کی ہو انھون نے انکا نام علقمہ بن سہیل بیان کیا - ابو عمر نے کہا ہو کہ اس مقام پر علما کا سخت اختلاف ہو یہ علقمہ صحابی ہین یا نہین معلوم نہین ہوتے ہمنے انکا تذکرہ عطیہ بن سفیان کے نام مین کیا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سماک تھی انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہو - اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ بندار سے انھون نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انھون نے ابو یونس سے انھون نے سماک بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک دن مین

[1] مطلب یہ ہو کہ بعد غروب آفتاب کے ہمارا روزہ افطار کرلیتے تھے تاریکی شب کا انتظار نہ کرتے تھے ۱۲ -

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو کھینچتا ہوا لایا الی آخر الحدیث انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ مدار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد بن حجر سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سمی خولانی۔ صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ابی طلحہ۔ علقمہ بن طلحہ انکے بھائی کا نام بھی تھا۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے اور صحابی تھے یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ قبیلہ بنی ربیعہ بن عامر کے بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے حلیم تھے عقلمند تھے مگر بخشش جیسی چاہیے ویسی نہ تھی یہی ہیں جنھوں نے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اور انکے سامنے اپنی فخریہ باتیں بیان کی تھیں یہ دونوں کلابی تھے قصہ انکا مشہور ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد [1] یہ اپنے قبیلہ میں آئے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابو بکر نے لشکر انکی طرف روانہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان انکے گھر کے لوگوں کو پکڑ کر حضرت ابو بکر کی خدمت میں لے گئے ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف معلوم بھی نہوئی تھی پس حضرت ابو بکر نے ان سب کو چھوڑ دیا بعد اسکے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابو بکر نے انکا اسلام قبول کرلیا اور انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ انکو حضرت عمر نے مقام حوران پر عامل مقرر کیا تھا وہیں انکی وفات ہوئی حطیئہ شاعر انہیں کے پاس گئے تھے مگر قبل اسکے کہ انکے پاس پہونچیں انکی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے انکے لئے بھی اپنی اولاد کی طرح وصیت کی تھی حطیئہ نے انکی شان میں کچھ اشعار کہے تھے جنمیں کا ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینی لو لقیتک سالما ۔۔۔ وبین الغنی الا لیال قلائل

[1] ترجمہ اگر میں تجھے زندگی میں ملتا تو میرے اور مالداری کے درمیان میں صرف چند روز باقی رہ گئے تھے ۱۲

علقمہ کی والدہ لیلی بنت ابی سفیان بن ہلال تھین جو قبیلہ نخع سے قید ہوکر آئی تھین احوص کا نام ربیعہ تھا لوگ انکو احوص اس سبب سے کہتے تھے کہ انکی آنکھین چھوٹی تھین انسے ابو سعید خدری نے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فغوا۔ بعض لوگ انکو ابن ابی فغوا کہتے ہین فغوا بیٹے تھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ کے خزاعی تھے۔ صحابی تھے۔ مدینہ منورہ مین رہتے تھے۔ عمرو بن فغوا کے بھائی تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال دیکر ابو سفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ اس مال کو فقرائے قریش مین تقسیم کردین غزوۂ تبوک مین یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما تھے۔ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبداللہ بن علقمہ بن فغوا سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کے لیے بیٹھے ہوتے تو اگر ہم آپ سے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہانتک کہ پھر اپنے گھر تشریف لیجاکر وضو کرتے تو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ سے بات کرتے ہین تو آپ جواب نہین دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہین تو بھی جواب نہین دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجزز ابن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج کنانی مدلجی۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لشکر کا سردار مقرر کیا تھا اور عبداللہ بن حذافہ سہمی کو کسی سریہ (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ انکی طبیعت مین کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انھون نے خوب آگ دہکائی بعد اسکے اپنے ساتھیون سے کہا کہ کیا میری اطاعت تمپر واجب نہین ہو لوگون نے کہا ہان واجب ہو پس انھون نے کہا تو اچھا اس آگ مین کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ مین کودے یہ ہنسنے لگے اور کہا کہ مین تو صرف مذاق کرتا تھا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہوجاؤ جب تمھارے سردار اس قسم کی بات کرین تو اللہ کی معصیت مین انکی فرمانبرداری مت کرو۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بناکر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہان ہلاک ہوگیا تو علقمہ عذری نے ان کا مرثیہ ان اشعار مین کہا تھا۔

سلہ ترجمہ ای مسلمانو جب نماز کیلئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیون تک دہو لیا کرو اور سر کو مسح کرو اور پیرون کو ٹخنون تک دہو ۱۲

ان اللہ السلام وحسن کل تحیۃ ﴿۱﴾ تغدو علی ابن مجزز وتروح

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی ثم المصطلقی۔ مدینہ کے رہنے والے تھے گر بعد کو بادیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن حمید نے عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انھوں نے اپنے دادا علقمہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو ہمارے مال کی زکوۃ تحصیل کرنے کے لیئے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب پہونچکر واپس آگئے ہم بھی انکے پیچھے ہی چل دیئے اور اپنی کچھ زکوۃ بھی ساتھ لی ولید ہمسے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچ گئے اور انھوں نے (جھوٹ) کہہ دیا کہ یا رسول اللہ میں جہاں گیا تھا وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑنے کے لیئے تیار ہوگئے تھے اور زکوۃ ان لوگوں نے نہیں دی اس بات کو سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تردید نہ فرمائی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ﴿۲﴾۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن عبد الرحمن بن علقمہ۔ کنانی اور بعض لوگ انکو کندی کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے علقمہ بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر کی وفات ہوگئی اور مکہ کی زمین اس وقت تک وقف سمجھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا تھا اور جب اسکی احتیاج دفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر یہ تابعین میں ہیں۔

(سیدنا) **علقمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص لیثی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انسے انکے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوہ خندق میں شریک تھا اور اس

﴿۱﴾ ترجمہ بیشک سلام اور اچھی اچھی تحفہ ہر صبح و شام ابن مجزز کے پاس آتے ہیں ۱۲

﴿۲﴾ ترجمہ اے مسلمانو اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو ۱۲

وفد بن مجاہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین
یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور حاکم ابو احمد اور بزار اور لوگون نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہے انکی وفات بعہد
عبدالملک بن مروان مدینہ مین ہوئی -

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عمرو بن سلمہ بن علبہ بن ذہل بن عطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد - ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح
بیان کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکر آئے تھے اور پھر مین واپس گئے تھے فتح مصر مین شریک تھے اور حضرت
معاویہ کے زمانہ مین عتبہ بن ابی سفیان نے انکو اسکندریہ کا حاکم مقرر کیا تھا - اسکو ابو عقیل معافری نے روایت کیا ہے
یہ ابن یونس کا قول ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن الحکم سلمی حضرت معاویہ کے بھائی تھے - کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے
بھائی علی بن حکم کا پیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے آپنے
انکے پیر پر ہاتھ پھیرا بس وہ اچھا ہو گیا - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ مین علی بن حکم برادر معاویہ
بن حکم کو سلمی خیال کرتا ہون یہ دادا تھے حدیج بن سدرہ بن علی سلمی کے جو اہل قبا سے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے
مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے علی بن حکم کو سدرہ کا والد قرار دیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے
اور ان علی بن ابی علی کو جنکا ذکر آگے آئیگا سدرہ کا والد قرار دیا ہے پس ان دونون نے اس نام کے دو شخص قرار دیئے
ہین اور ابو عمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ قرظی - علی بن سعید عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے - عمرو بن دینار نے یحیی بن جعدہ سے انھون نے علی بن رفاعہ
سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگون مین سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی
تھے اہل کتاب اپنی مجلسون مین بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگون کا گذر ان مجلسون مین ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء
اور مسخراپن کیا کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی اولٰئک یؤتون اجرہم مرتین بما صبروا - انکا تذکرہ ابو موسی نے
لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر انکے والد صحابی ہونگے ([illegible])

سلہ ترجمہ ان لوگون کو انکا ثواب دونا دیا جائے گا بوجہ اسکے کہ انھون نے صبر کیا ۱۲

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن رکانہ۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہے انسے انکے بیٹے محمد بن علی بن رکانہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گروہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم مین شمار ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان بن محرز بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزی بن سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ۔ انکی کنیت ابو یحیی ہے یمامہ مین رہتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکر گئے تھے انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا نے کتابۃً اپنی سند کو ابو بکر بن ابی عاصم تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ملازم بن عمرو حنفی سے انھون نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے عبد الرحمن بن علی بن شیبان سے انھون نے اپنے والد علی بن شیبان سے جو وفد مین سے ایک شخص تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہمنے آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپنے گوشۂ چشم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع سجود مین اپنی پیٹھ کو برابر نہ رکھتا تھا پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپنے فرمایا کہ اے مسلمانو جو شخص اپنی پیٹھ رکوع سجود مین برابر نہ رکھے اسکی نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کو عبد الوارث بن سعید نے ابو عبد اللہ شقری سے انھون نے محمد بن جابر سے انھون نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے عبد الرحمن بن علی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ نہین کہا کہ یہ روایت مین اپنے والد سے کرتا ہون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین ابن عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہراء

ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصَیّ بن کِلاب بن مُرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی ابن عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ابو طالب انکا نام بھی تھا اور ہاشم کا نام عمرو تھا۔ حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھین۔ کنیت انکی ابو الحسن تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (چچازاد) بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدۃ النساء کے شوہر تھے اور آپکے فرزندونکے والد تھے۔ یہ پہلے ہاشمی ہین جو دو ہاشمیون کے درمیان مین پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہین جو بنی ہاشم مین سے ہوئے حضرت

علی جعفر اور عقیل اور طالب سے چھوٹے تھے۔ بقول اکثر علما سب سے پہلے اسلام لائے جیساکہ ہم بیان کرینگے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بدر مین اور خندق مین اور بیعۃ الرضوان مین اور تمام مشاہدین سوا تبوک کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے تبوک مین حضرت نے انکو اپنے اہل وعیال کی نگہداشت کیلئے چھوڑ دیا تھا۔ تمام مشاہد مین اسلے کارنمایان ظاہر ہوئے اور بہت سے مواقع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے ہاتھ سے جھنڈا عنایت کیا منجملہ انکے غزوہ بدر ہے مگر اسمین اختلاف ہے اور جب غزوہ احد مین مصعب بن عمیر جنکے ہاتھ مین جھنڈا تھا شہید ہوئے تو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ مواخات کی ایک مرتبہ آپنے باہم مہاجرین مین مواخات کرائی اسکے بعد آپنے ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار مین سواخات کرائی اور دونون مرتبہ آپنے حضرت علی سے فرمایا کہ تم دنیا و آخرت مین میرے بھائی ہو۔

حضرت علی مرتضی کا اسلام ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا پھر حضرت علی بن ابی طالب ایک دن کے بعد یعنی جبکہ حضرت خدیجہ اسلام لاچکین اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ چکین اسکے ایک دن کے بعد آئے وہ کہتے تھے مینے دیکھا کہ دونون نماز پڑھ رہے ہین حضرت علی نے کہا کہ اے محمد یہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یہ خدا کا دین ہے جو اسنے اپنے لیے پسند کیا اور جسکی تبلیغ کیلئے پیغمبرون کو بھیجا مین تمھین اللہ کی طرف اور اسکی پرستش کی طرف بلاتا ہون اور لات وعزی کے انکار کرنیکی ترغیب دیتا ہون حضرت علی نے کہا یہ تو ایک ایسی بات ہے جو مینے آج سے پہلے نہ سنی تھی لہذا مین اسکے متعلق کوئی فیصلہ نہین کرسکتا جبتک ابو طالب سے اس کا ذکر نکرلون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناپسند ہوئی کہ قبل اسکے کہ آپ اپنے معاملہ کا اظہار کرنا چاہین افشائے راز ہو جائے پس آپنے فرمایا کہ اے علی اگر تم اسلام نہین لاتے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو پس حضرت علی اس شب کو خاموش رہے پھر اللہ نے انکے دل مین اسلام کی محبت ڈالدی اور وہ صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد شب کو آپنے مجھسے کیا فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے یہ کہا تھا کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

لہ اسمین اختلاف ہے کہ آیا سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے یا حضرت ابوبکر صدیق یا کوئی اور۔ محققین نے فیصلہ یون کیا ہے کہ آزاد مردونمین سب سے پہلے حضرت صدیق اور غلامونمین سب سے پہلے حضرت زید عورتونمین سب سے پہلے ام المومنین خدیجہ بچون مین سب سے پہلے حضرت علی مرتضی اسلام لائے اور حضرت مولانا شیخ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ سب سے پہلے اسلام لانا اس سبب سے فضیلت ہے کہ جو پہلے اسلام لایا ہوگا وہ اپنے بعد والونکے اسلام کا ذریعہ بنا ہوگا پس اس لحاظ سے یہ فضیلت حضرت صدیق ہی کے حصہ مین رہی کیونکہ انھین نے بعد اسلام کے تبلیغ دین مین کوشش کی اور انکی کوشش سے بڑے بڑے لوگ اسلام لائے یہ کوشش نہ اور کسی سے ظاہر ہوئی نہ ہو سکتی تھی ۱۲

وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہین اور لات وعزیٰ کا انکار کردو اور خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بری ہو جاؤ۔ حضرت علی نے اس کو منظور کر لیا اور اسلام لائے حضرت ابوطالب کے خوف سے پوشیدہ طور پر آپکے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔

حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انھون نے قبل از اسلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون پرورش پائی یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر مین اسلام لائے تھے۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو ابوعیسے یعنی محمد بن عیسے ترمذی بن محمد بن حمید بن ابراہیم بن مختار تک پہونچا کر خبر دی وہ شعبہ سے وہ ابو بلج سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور ایسا ہی مقسم نے بھی ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے ابو عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عباس نے مسلم ملائی سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علی سہ شنبہ کے دن اسلام لائے نیز وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے اور ابن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انھون نے ابو حمزہ سے جو انصار مین سے ایک شخص تھے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے تھے مینے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انھون نے اس کا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو ہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہمسے اجلح نے سلمہ بن کہیل سے انھون نے حبہ بن جوین سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین اس امت مین کسی کو نہین جانتا کہ اسنے مجھسے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک مینے پانچ برس یا سات برس سب سے پہلے خدا کی پرستش کی اسکو اسمٰعیل بن ابراہیم بن بسام نے سعید بن صفوان سے انھون نے اجلح سے اسی طرح روایت کیا ہے ہمین عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلمہ بن کہیل نے حبہ عرنی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مین سب سے پہلا شخص ہون جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور ہمین ابوالطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کلی اصفہانی نے کتابۃً خبر دی اور نیز مجھسے عثمان

بن ابی بکر بن خلدک موصلی نے ابوالطیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبردی وہ کہتے تھے
ہمین احمد بن عبداللہ بن اسحاق نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے
ابن عبدالاعلی صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلمہ بن کہیل
سے انھون نے ابوصادق سے انھون نے علیم کندی سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبردی وہ
کہتے تھے کہ اس امت مین سب سے پہلے (بروز قیامت) جو اپنے نبی سے ملیگا وہ وہی ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا یعنے
علی بن ابی طالب اس حدیث کو دبری نے بھی عبدالرزاق سے انھون نے ثوری سے انھون نے قیس بن مسلم سے
روایت کیا ہے - ہمین ذاکر بن کامل خفاف نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقرحی نے
خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقری علاف نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنی
مخلد بن جعفر بن مخلد باقرحی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالاعلی
بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن اسود نے محمد بن عبیداللہ بن عبدالرحمن
بن مسلم انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوایوب انصاری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کیلئے سات برس تک دعا مانگا کئے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ مین سوا علی کے
کسی نے نماز نہین پڑھی - ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد نے قراءۃ بیان کیا وہ
کہتے تھے ہم سے عباس بن فضل اسقاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے علی بن غراب نے یوسف بن صہیب سے انھون نے ابن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبردی
وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدیجہ اسلام لائین انکے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابوذر
اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہ کہتے تھے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام
اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابوعمر کا قول ہے - اور معمر نے قتادہ سے انھون نے حسن
وغیرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور یہ لوگ حضرت
علی کو اور لوگون پر فضیلت دیتے تھے یہ ابوعمر کا کلام تھا - اور معمر نے قتادہ سے انھون نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ
وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اس وقت انکی عمر پندرہ برس کی
تھی - اور محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا حضرت ابوبکر انھون نے کہا سبحان اللہ
حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگون کو شبہہ صرف اس سبب سے ہوا کہ حضرت علی نے اپنا اسلام ابوطالب سے مخفی رکھا تھا

اور حضرت ابو بکر جو اسلام لائے تو انھون نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عفیف کندی کی حدیث کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے انکے تذکرہ مین لکھ چکے ہین۔ اور ابو الاسود یعنی تیم بن عروہ نے بیان کیا ہو کہ حضرت علی اور زبیر دونون آٹھ برس کی عمر مین اسلام لائے تھے ابو عمر نے کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو۔ اور ایک جماعت نے علاوہ ان لوگون کے جنکو ہم نے ذکر کیا ہے یہ کہا ہے کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت ابو بکر سب سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

حضرت علی مرتضیٰ کی ہجرت

ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ کیطرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئین اور آپ کو خدا کیطرف سے مکہ سے نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہونچائین یہانتک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ضرر رسانی کی تدبیر شروع کی تو جبرئیل آپکے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس مکان مین نہ رہین جسمین رہتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انھین حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور میری ہی چادر سبز اوڑھنا چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے اس حال مین نکلے کہ کفار آپکے دروازہ پر جمع تھے ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ پھر اسکے بعد لوگ پے در پے ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر مین جو شخص ہجرت کر کے آیا اور جسنے اپنے دین مین ذرا بھی لغزش نہین کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مکہ مین چھوڑ دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور تین دن تک انکو وہان رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن جن لوگون کے حقوق[1] میرے اوپر ہین وہ ادا کر دینا چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملگئے۔ ہمین محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الاعز قراتکین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو حفص بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن یزید حجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے معاویہ بن عبید اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابو رافع سے نقل کر کے بیان کیا نیز عبید اللہ بن حسن کہتے تھے مجھسے محمد بن عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھون نے

[1] وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپکے پاس امانت اکثر رکھایا کرتے تھے قبل از نبوت آپکی امانت پر سب کو وثوق تھا ۱۲

اسلئے واوا ابو رافع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق روایت کرکے بیان کیا کہ آپنے حضرت علی کو پیچھے
چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ آپ کے گھر والونکو لیکر آئین اور انھین حکم دیا تھا کہ جسقدر امانتین اور وصیتین آپکے پاس ہین انکو
ادا کر دینا چنانچہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے اُس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور
فرمایا کہ جب تک تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھکو تلاش نکرینگے چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ رہے کفار
قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوے تھے حضرت علی کو اسپر لیٹا ہوا دیکھکر سمجھتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیٹے ہوے ہین یہانتک کہ جب صبح ہوگئی اور اُنھون نے حضرت علی کو اس بستر پر دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد اگر باہر گئے
ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لیجاتے پس اسی خیال مین وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش سے باز رہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ مین آکر مجھسے ملنا چنانچہ حضرت علی آپ کے گھر والونکو لیکر چلے
شب کو چلتے تھے اور دنکو پوشیدہ ہوجاتے تھے۔ یہانتک کہ مدینہ پہونچگئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے آنے
کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگون نے عرض کیا کہ وہ آنیکی طاقت نہین رکھتے پس
آپ خود اُن کے پاس تشریف لیگئے اور اُنکو دیکھکر لپٹا لیا اور اُنکے پیرونکی جو حالت دیکھی کہ ورم کرگئے ہین اور انسے
خون ٹپک رہا ہی تو آپ ازراہ محبت رونے لگے اور اسکے آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے ہاتھ مین لیکر اُنکے پیر دنپر مل دیا
اور اُنکو عافیت کی دعا دی پس اُسوقت سے کبھی اُنکے پیرون مین کوئی شکایت نہین ہوئی یہان تک کہ شہید ہوگئے

حضرت علی مرتضیٰ کا بدر وغیرہ مین شریک ہونا

ہمین ابو جعفر نے ہمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی وہ ابن
اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے
بدر مین شریک تھے روایت کی ہی کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی انمین تھے اور وہ پہلے شخص ہین جو ایمان لائے
تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اسپر اجماع ہی کہ وہ بدر مین اور تمام مشاہد مین شریک تھے صرف
وہ غزوۂ تبوک مین شریک نہ تھے وجہ اسکی یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اُس وقت اپنے
گھر والونکی خبر گیری کے لئے چھوڑ دیا۔ ہمین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سرایا فقیہ وغیرہ نے اپنی سند
کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے انھون نے ابو اسحاق سے روایت کرکے بیان
کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا مین سنتا ہون کیا علی بدر مین شریک تھے اُنھون نے

کما ہان خوب ظاہر اور کھلے ہوسے شریک تھے ۔ ہمین یحیی بن محمود نے خبردی وہ کہتے تھے مجلو میرے چچا کے
دادا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد ثقفی سے نے خبردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا ابو طاہر اور ابو الفتح نے
خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زادان نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عروبہ نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معروف بہ حجیمی نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم سے ابو عوانہ نے اعمش سے انھون نے حکم سے انھون نے مصعب بن سعد سے انھون نے سعد سے
روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین نے انکو یعنی حضرت علی کو دیکھا کہ تلوار لئے ہوئے مشرکون کے سر اڑاتے تھے اور
بطور رجز کے یہ کہتے جاتے تھے ۔ سمح اللیل کانی جنی + ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح یعنی محمد بن عبد الباقی بن احمد بن سلیمان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل
احمد بن حسن بن صروان اور ابو طاہر احمد ابن حسن بن احمد باقلانی نے اجازۃ خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن
بن احمد بن شاذان نے خبردی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحیی بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن
سین بن علی بن ابطالب کے سامنے یہ تحریر پڑھی گئی میرے دادا ابو الحسین یعنی یحیی بن حسن بن جعفر
.. تے تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحیی محمد بن جنید سے روایت کر کے لکھا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمین حسین بن جنادہ
نے یحیی بن سعید سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے خبردی وہ کہتے تھے کہ غزوہ احد مین
حضرت علی کے سولہ زخم لگے تھے اور ہر زخم انکو زمین پر گرا دیتا تھا پھر انکو حضرت جبریل علیہ السلام اٹھاتے تھے
نیز وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبد الوہاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش حمصی نے یحیی ابن سعید سے انھون نے ثعلبہ
بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب لڑائی کا وقت آتا تو علی ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے ۔ ہمین ابو الحسین بن فراء
اور ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین بنا نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار
نے بیان کیا کہ اسید بن ابی ایاس بن زنیم نے حضرت علی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا
مقصود ان اشعار مین یہ ہی کہ مشرکین قریش کو عار و ننگ دلا کر حضرت علی کے قتل پر آمادہ کرے
وہ اشعار یہ ہین ۔

سلہ ترجمہ رات دوڑتی چلی جارہی ہے گویا مین میوہ توڑ رہا ہون ۱۲

فی کل مجمع غایۃ اخزاکم	جذع ابرّ علی المذاکی القرح	للہ درکم الما تنکروا
قد یتکر الحی الکریم و یستحی	ہذا ابن فاطمۃ الذی افناکم	ذبحا و قتلۃ قعصۃ لم تذبح
اعطوہ خرجا و اتقوا تضریبۃ	فعل الذلیل و بیعۃ لم تربح	این الکہول و این کل دعامۃ
فی المعضلات و این زین الابطح	افناہم قعصا و ضربا یفتری	بالسیف یعمل حدہ لم یصفح

ہمین ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثمنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مروان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے اُنھون نے عکرمہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوۂ اُحد مین جب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹ گئے تو مین نے شہدا کی لاشون مین دیکھنا شروع کیا مینے اُن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نپایا پس مین نے (اپنے دل مین) کہا کہ خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھاگنے والے نہ تھے ولیکن اللہ کا غضب ہمپر نازل ہوا بسبب اُس حرکت کے جو ہمنے کی پس اللہ نے نبی کو اُٹھا لیا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہے کہ مین لڑون یہانتک کہ قتل کر دیا جاؤن لہذا مینے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو مینے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے درمیان مین تھے ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر یعنے محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن واقد نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُنھون نے اپنے والد سے

لہ ترجمہ ہر مجمع مین تمہین انتہا درجہ ذلیل کیا۔ اس نوجوان نے جو عمدہ گھوڑون پر سوار ہوکے آتا ہے خدا تمھارا بھلا کرے کیا تمکو یہ ناگوار نہین ہے بزرگ قبیلہ کو کبھی کوئی بات ناگوار گذرتی ہے مگر وہ شرم کرتا ہے + یہ فاطمہ (بنت اسد) کا بیٹا (یعنی علی) ہے جسنے تمکو فنا کر دیا + اسنے تمکو ذبح کر ڈالا اور اس شکار کیطرح مارا جو جلدی مین ذبح نہ ہو سکے + (اچھا) اب اسکو خراج دو اور اسکی مار سے بچو + ذلیلون کے مانند اور بیعت کرو جسمین کچھ بھلائی نہوگی۔ کہان ہین وہ بزرگ جو مردم قوم تھے + جو مشکلات مین کام آتے تھے (اور) ابطح کی زینت تھی + سب کو (فاطمہ کے بیٹے) نے فنا کر دیا اور خوب مار ماری + اپنی تلوار سے مارا جسکی باڑھ مین نرمی نہ تھی ۱۲

سلہ غزوۂ احد مین ابلیس لعین نے یہ مشہور کر دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانون کے پاؤن اُکھڑ گئے اکثر صحابہ اس مصلحت سے وہاں سے ہٹ آئے کہ اپنی قوم کو جمع کرکے پھر آئین غرض وہان سے ہٹنے مین مسلمانون کی بھی نیت بخیر تھی ۱۲

روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابوبکر نے جھنڈا لیا پھر جب دوسرا دن ہوا تو حضرت عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب مین جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو بغیر فتح نہ لوٹیگا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے نماز صبح پڑھکر جھنڈا مانگا اور علی کو بلایا اُنکی آنکھون مین درد تھا آپ نے اُنکی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا بعد اسکے جھنڈا اُنھین دیدیا اللہ نے اُنکے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ مینے عبداللہ بن بریدہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا کہ مرحب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے حریف حضرت علی ہی تھے حضرت علی کی اور اُسکی لڑائیون کے واقعات بہت ہین جنکو بیان کرکے ہم طول دینا نہین چاہتے

حضرت علی مرتضیٰ کا علم

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین ان سے انکے صاحبزادون حسن اور حسین اور محمد اور عمر نے اور عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوسعید خدری اور ابورافع اور صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبداللہ اور ابوامامہ اور ابوسریحہ یعنی حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور سفینہ اور ابوجحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمرو بن حریث اور ابولیلیٰ اور براء بن عازب اور عمارہ بن رویبہ اور بشر بن سحیم اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر اور جریر بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہو اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم زرقی اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسعد بن یزید اور عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ اور احنف ابن قیس اور ابوعبدالرحمن سلمی اور ابوالاسود دیلی اور زر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور انکے علاوہ بہت لوگون نے روایت کی ہو۔

ہمین یحییٰ بن محمود نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین زاہر بن طاہر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبدالرحمن نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعید یعنی محمد بن عبدالرحمن نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعد یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن مسہر نے اعمش سے اُنھون نے عمرو بن مرہ سے اُنھون نے ابوالبختری سے اُنھون نے حضرت علی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے یمن بھیجتے ہین

اور لوگ مجھسے مقدمات کا فیصلہ کرائین گے حالانکہ مجھے اسکا کچھ علم نہین ہے حضرت نے فرمایا قریب آوین
قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اسکے فرمایا کہ اے اللہ ان کی زبان کو ثابت قدم
رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اُسکی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو پیدا کیا اسکے
بعد کبھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے مین مجھے شک نہین

ہمین زید بن حسن بن زید یعنی ابو الیمن وغیرہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور یعنی زراق نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن رزق نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قاسم بن
عبد الرحمن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابو معاویہ نے اعمش سے اُنھون نے مجاہد سے اُنھون نے ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ
کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون اور علی اُسکے دروازہ ہین پس جو
شخص علم کو چاہے وہ اُسکے دروازہ سے آئے اس حدیث کو ابو معاویہ کے علاوہ اور لوگون نے بھی
اعمش سے روایت کیا ہے ابو معاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر مین ترک کر دیا۔ اور شعبہ نے ابو اسحاق سے
اُنھون نے عبد الرحمن بن یزید سے اُنھون نے علقمہ سے اُنھون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ مین سب سے زیادہ عمدہ قضا کا علم رکھنے والے علی بن
ابی طالب ہین اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہے مجھسے
سوالات کرو اور یحیی بن معین نے عبدہ بن سلیمان سے اُنھون نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتے تھے مینے عطار سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مین علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص
عالم تھا عطار نے کہا خدا کی قسم مین نہین جانتا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ علی کو نو حصہ علم کے دئے گئے تھے اور دسوان
حصہ جو اور لوگونکو ملا تھا اُسمین بھی وہ شریک تھے اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبد اللہ بن عیاش بن
ابی ربیعہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیون جھک پڑے تھے اُنھون نے کہا ای میرے
بھتیجے علی کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ مین دلیری اور نفع عام کی اشیا مین سخاوت انکی طبیعت مین تھی اور ابن
عیینہ نے یحیی بن سعید سے اُنھون نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اُس مشکل سے پناہ د

ماعلا کرتے تھے جسکے (حل کرنیکے) لئے ابو الحسن نہون۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک حضرت علی سے ثابت ہوجاتی ہے تو پھر ہم اس سے عدول نہین کرتے۔ اور یزید بن ہارون نے قطر سے اُنھون نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کے ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کردیجائے تو سب فائدہ مین رہین حضرت علی کے متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہین ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہین اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کرین جو اُنسے صحابہ نے مثل حضرت عمر کے پوچھے تو بہت طول ہوجائے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا زہد اور عدل

ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی ہبۃ اللہ بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن عیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد مزنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے عبد اللہ بن حنیف سے سُنا وہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالمون کے لئے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا مین کچھ لینا چاہے تو وہ کتون کے ساتھ اختلاط کرنے پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمین ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن محمد بن حسنون نرسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمٰعیل بن عباس نے املاءً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سہل بن صقیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن ہشام غسانی نے علی بن حزور سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے ابو مریم سلولی سے سُنا وہ کہتے تھے مینے عمار بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ اے علی اللہ عزوجل نے تمکو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندون مین سے کسی کو نہین دی وہ خوبی کیا ہے دنیا کی طرف سے زاہد (یعنے بے رغبت) رہنا تمکو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ نہ تم دنیا سے کچھ لیتے ہو نہ دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تمکو مساکین کی محبت عنایت فرمائی ہے وہ تمکو اپنا پیشوا بناکر خوش ہین اور تم انکو اپنا پیرو بناکر خوش ہو۔ پس خوشی ہے اُسکو جو تمسے محبت رکھے اور تمپر سچ بولے اور خرابی ہو اُسکو جو تمسے بغض رکھے اور تمپر جھوٹ بولے جو لوگ تمسے محبت رکھتے ہین اور تمپر سچ بولتے ہین وہ (جنت مین) تمہارے گھر کے پڑوسی اور تمھارے کے رفیق ہونگے اور جو لوگ تمسے بغض رکھتے ہین اور تمپر جھوٹ باندھتے ہین اللہ پر حق ہے

کہ انکو قیامت کے دن جھوٹون کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے - ہمین عمر بن محمد بن عمر بن طبرزد نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل یعنی عبید اللہ بن عبد الرحمن زہری
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن عبید اللہ نے بیان
کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابراہیم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیر المومنین مامون نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبد اللہ نے عاصم بن کلیب سے
اُنھون نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوے
سُنا کہ مینے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ مین اپنے شکم پر مارے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور (یہ حالت بھی دیکھتا
ہون کہ) آج میرا صدقہ چار ہزار دینار نکلتا ہے - اس حدیث کو حجاج اصفہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا ہے
اور ان دونون نے (بجای چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہی اور اس حدیث کو حجاج نے شریک سے
روایت کیا ہی اُنھون نے بھی چالیس بیان کیا ہے - تعداد بیان کرنے والونکا مقصود یہ ہی کہ اسقدر صدقہ
نکلتا تھا دفعہ دفعہ کرکے اس مقدار کو پہونچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اسقدر نکلتا تھا کیونکہ امیر المومنین علی
رضی اللہ عنہ نے کبھی مال جمع نہین کیا اور دلیل اسکی انکے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہا کا وہ کلام ہے
جو ہم حضرت علی کے شہادت کے بیان مین ذکر کرینگے کہ حضرت علی صرف چھ سو درہم چھوڑ گئے تھے جس سے
اُنھون نے ایک غلام مول لیا تھا مجھے فقیہ ابو محمد یعنی ہبۃ اللہ بن سہل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے دادا
ابو المعانی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو بکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے حافظ ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابو قتیبہ یعنی سالم بن فضل آدمی نے مکہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد
سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے ابو نعیم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ
کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی کے اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہین بنائی) مدینہ سے انکے
لئے غلہ گٹھریون مین آتا تھا - ہمین سید ابو الفتوح یعنی حیدر بن محمد بن زید علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین ابو محمد یعنی عبد اللہ بن جعفر دوریستی نے موصل مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین طاہر ابو عبد اللہ
احمد بن علی بن معمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن عبد الجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابو طاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مشعر نے ابی بحر سے اُنھون نے اپنے کسی اُستاد سے روایت کرکے بیان کیا
وہ کہتے تھے مینے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہبند دیکھی جسکی نسبت وہ فرما رہے تھے کہ مینے پانچ درم مین
خریدی ہے جو کوئی مجھے اسمین ایک درہم نفع دیگا مین اُسکے ہاتھ اسے بیچڈالونگا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مینے حضرت علی
کے پاس کچھ درہم تھیلی مین دیکھے جنکی بابت اُنھون نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ رہے ہین جو صاحب
ضرورت ہو وہ انکو لے لیگا۔ اور ہمسے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحییٰ ازدی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مطیر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو النوار
پارچہ فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور اُنکے ہمراہ اُنکا ایک غلام بھی تھا
اُنھون نے دو کرتے کپڑے کے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ اُمین سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اُسنے لے
لیا اور دوسرا علی نے لے لیا اور پہن لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جسقدر آستین میرے ہاتھ سے
بڑی ہے اُسکو کاٹ دو چنانچہ غلام نے کاٹ دیا پس اُنھون نے اُس کرتہ کو پہن لیا اور چلے گئے۔ ہمین عبداللہ
بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو الحسین بن طلحہ نعال نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین
بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن محمد صفار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن آدم نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن زیاد احمر نے عبدالملک بن عمیر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قبیلہ ثقیف
کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابی طالب نے مقام نشاپور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا کہ کسی
شخص کو ایک درم کی علت مین ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ جاڑے یا گرمی کا کپڑا مانگنا
نہ کوئی ایسا جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہون اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب مین پریشان ہو ولنا
مینے کہا یا امیر المومنین اگر ایسا ہوگا تو مین جیسا جاتا ہون ویسا ہی لوٹ آؤنگا حضرت علی نے فرمایا لوٹ آ کچھ پرواہ نہین
تیری خرابی ہونے مین تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال انکی حاجت سے زائد ہو اسکو لین حضرت علی مرتضےٰ کے زہد عمل
کے واقعات اسقدر ہین کہ انکا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہے لہذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہین

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمین ابو العباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی دزداری نے اپنی سند کیساتھ
اُستاد ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مفسر سے نقل کرکے خبر دی
وہ کہتے تھے مین نے بعض کتابون مین دیکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ مین اپنا قرض ادا کرنیکے لئے اور ان امانتون کے واپس کرنیکے جو
حضرت کے پاس تھین چھوڑ دیا تھا اور جس شب کو آپ غار کیطرف چلے ہین اور مشرکون نے آپ کا گھر گھیر لیا ہے اُسی
شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر سو رہو اور انسے فرمایا کہ میری حضرمی چادر سبز رنگ کی اوڑھ لینا انشاء اللہ تعالے
کوئی تکلیف تمکو اُن لوگون سے نہ پہونچ سکیگی چنانچہ اُنھون نے ایسا ہی کیا پس اللہ نے جبریل و میکائیل علیہما السلام
پر وحی بھیجی کہ مینے تم دونون کے درمیان مین مواخات کرا دے اور ایک کی عمر بہ نسبت دوسرے کے طویل کر دی سو
اب بتاؤ کہ تم دونون مین سے کون ایسا ہی جو اپنے ساتھی کو اپنی زندگی دیدے مگر ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی پھر
اللہ عزوجل نے انپر وحی بھیجی کہ کیا تم دونون علی بن ابیطالب کے مثل کبھی نہین ہو مینے اُنکے اور اپنے نبی محمد کے درمیان
مین مواخات کرائی ہی (جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ) علی محمد کے بستر پر لیٹے ہین اور اپنی جان محمد پر فدا کرتے ہین اور اُنکی زندگی کو
اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہین اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنون سے اُنکی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونون زمین پر آئے حضرت
جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوے حضرت جبریل یہ ندا کر رہے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے
ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہی اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتا ہی پس اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر جبکہ وہ
مدینہ کی طرف جارہے تھے حضرت علی کی شان مین یہ آیت نازل کی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ
ہمین ابو محمد یعنی عبد اللہ بن علی بن سوید تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل یعنی احمد بن ابی الخیر جیلی نے
اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر تمیمی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
محمد بن سہل جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن مجاہد نے
اپنے والد سے اُنھون نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول الذین ینفقون اموالہم باللیل و النہار سرا و علانیۃ
کی تفسیر مین روایت کیا ہی وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق مین نازل ہوئی انکے پاس چار درم تھے ایک اُنھون
نے شب کو (راہ خدا مین) دیا اور ایک دنکو اور ایک چھپا کر اور ایک علانیہ طور پر۔ اس حدیث کو عفان بن مسلم نے وہیب
سے اُنھون نے ایوب سے اُنھون نے مجاہد سے اُنھون نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہی ہمین
اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند کیساتھ محمد بن عیسی بن سورۃ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حاتم بن اسماعیل نے بکیر بن مسمار سے اُنھون نے عامر بن سعد بن سعد
بن ابی وقاص سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے سعد سے پوچھا کہ ابو تراب

کی بدگوئی سے تمکو کون چیز مانع ہے حضرت سعد نے کہا آگاہ رہو جبتک وہ تین باتین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہین مجھے یاد رہینگی اسوقت تک مین ہرگز انکو برا نہ کہونگا۔ اگر مجھے اُن تین باتون مین سے ایک بھی ملجائے تو سرخ اونٹون سے زیادہ مجھے محبوب ہو مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ علی کی نسبت فرماتے تھے جب آپ نے انکو کسی غزوہ مین پیچھے چھوڑ دیا تھا اور اُنھون نے آپ سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھکو عورتون اور بچون کے ساتھ چھوڑے جاتے ہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہین ہو کہ تم میری طرف سے اُس مرتبہ پر ہو جو ہارون کو موسیٰ کیطرف سے تھا فرق یہ ہوگا کہ میرے بعد نبوت نہین ہے اور مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ بے شک مین جھنڈا اُس شخص کو دونگا جو اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور اللہ و رسول اُسکو دوست رکھتے ہونگے پس ہم سب لوگ جھنڈا ملنے کے امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور اُنکی آنکھ مین درد تھا پس آپ نے اپنا لعاب اُنکی آنکھ مین لگادیا اور جھنڈا انکو دیدیا اور اللہ نے اُن کے ہاتھ پر فتح دی اور (تیسری بات یہ ہے کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی قل[1] تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بُلایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہین نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے شریک سے اُنھون نے منصور سے اُنھون نے ربعی بن حراش سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے (مقام) رحبہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو کچھ مشرکین ہمارے پاس آئے جنمین ایک شخص سہیل بن عمرو تھے اور کچھ لوگ مشرکون کے سردار تھے اور انھون نے (حضرت سے) عرض کیا کہ آپ کے پاس کچھ لڑکے اور کچھ بھائی ہمارے اور کچھ غلام ہمارے چلے گئے ہین وہ دین کی کچھ سمجھ نہین رکھتے وہ صرف ہمارے مال واسباب (کے کاروبار) سے (گھبراکر) بھاگ آئے ہین انکو آپ ہمین واپس دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ قریش ان باتون سے باز آؤ ورنہ اللہ تمپر ایسے شخص کو مسلط کردیگا جو دین کے لیئے تلوار سے تمھاری گردنین ماریگا اللہ نے اسکے قلب کو ایمان کے لیئے جانچ لیا ہوگا کہا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا ابوبکر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا عمر نے بھی پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا فرمایا یہ جوتہ سینے والا اور اسوقت حضرت نے اپنا جوتہ علی کو سینے کے لیئے دیا تھا پھر علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ترجمہ اے نبی کہدو کہ آؤ بلائین ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپس والونکو۔

فرمایا ہی کہ جو کوئی عمداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھ لے۔ نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے کہ ہمسے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن عثمان برادر یحیی بن عیسی رملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عدی بن ثابت سے انھون نے زر بن جبیش سے انھون نے حضرت علی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص محبت رکھیگا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھیگا جو منافق ہوگا نیز اسماعیل کہتے تھے ہمسے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بیسار اور یعقوب بن ابراہیم وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عاصم نے ابو الجراح سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے جابر بن صبیح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ام شراحیل نے ام عطیہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جسمین علی بھی تھے تو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تاوقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھا دے (اس سے معلوم ہوتا ہی کہ علی مرتضے کیسا تھ آپکی محبت کس حد تک پہونچگئی تھی رضی اللہ عنہ) ہمین ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن کسنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن یعقوب ماجشون نے ابو المنذر سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے عامر بن سعد سے انھون نے حضرت سعد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (علی سے) فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جسپر ہارون موسیٰ کی طرف سے تھے فرق یہ ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی خواہش پیدا ہوئی کہ خود بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھون چنانچہ مین انسے ملا اور مینے انسے پوچھا کہ کیا حدیث آپنے خود سنی ہی تو انھون نے اپنے دونون ہاتھ اپنے کانون پر رکھے اور کہا ہان (انہین کانون سے سنی ہی) ورنہ یہ دونون بہری ہوجائین۔ ہمین ابو بکر یعنی مسمار بن عامر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس یعنی احمد بن غالب بن طلابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی عبد العزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابو حامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابو الزبیر سے انھون نے حضرت جابر سے نقل کرکے بیان کیا کہ جب غزوہ طائف پیش آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلایا اور انسے بہت دیر تک راز کی باتین کرتے رہے تو آپکے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچا زاد بھائی سے

بہت دیر تک سرگوشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے انسے سرگوشی نہین کی بلکہ اللہ نے انسے سرگوشی کی ہین
ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید رشک سے انھون نے مطرف بن عبداللہ سے انھون نے حضرت عمران بن حصین سے
نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسپر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا
چنانچہ وہ اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت مین سے ایک لونڈی ملی اس سے حضرت علی نے خلوت کی یہ بات اور لوگونکو
بری معلوم ہوئی تو چار آدمیون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے ملین گے تو آپ کو اطلاع دینگے اس فعل سے جو علی نے کیا اور (یہ دستور تھا کہ) مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے
تھے تو سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوتے تھے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھرون کو جاتے
تھے چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کو گئے تو ان چارین سے ایک
شخص کھڑا ہوا اور اُسنے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو ٹالدیا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اسنے بھی ایسا ہی کہا آپنے اسکو بھی ٹال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اور اسنے بھی ایسا ہی کہا
آپنے اسکو بھی ٹال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اُسنے بھی ایسا ہی کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون کیطرف متوجہ
ہوئے اور غصہ کے آثار آپکے چہرہ سے ظاہر ہورہے تھے اور آپنے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم
علی سے کیا چاہتے ہو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہی ہین ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے
اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن عبداللہ بن
ابی عمرہ نے یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو یمن مین آپکے ہمراہ تھا
اس وجہ سے آپسے ناراض ہوا کہ آپنے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کرکے خبر بیان کرنیکے لیئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس حاضر ہونیمین جلدی کی اس شخص نے کیا کیا کہ (مال جزیہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیدیا جب لشکر کے لوگ
(پہننے لگے) تھوڑے آگئے تو حضرت علی انکے استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہین پوچھا کہ یہ کیا
کیا لوگون نے بیان کیا کہ آپکے قائم مقام نے یہ لباس ہمین دیا ہے حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین حاضر ہونے سے پہلے ایسا کیون کیا وہ جو چاہتے کرتے پس حضرت علی نے وہ لباس سب سے اتروا لئے (یہ بات
سب کو ناگوار گذری) تو جب وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انھون نے حضرت
علی کی شکایت کی - ابل یمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کرچکے تھے حضرت علی کو آپنے صرف مقررہ جزیہ وصول

کرنے کے لئے بھیجا تھا ہمین ابوالفرج یعنی محمد بن عبدالرحمن بن ابی العلاء واسطی اور ابو عبداللہ یعنی حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نے خبر دی وہ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے ابوحازم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سہل بن سعد نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ مین جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر اللہ فتح دے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہون پس سب لوگ رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہی (صبح کو) حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھون مین درد ہی آپنے فرمایا انکو بلواؤ چنانچہ وہ آئے آپنے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگا دیا اور انکے لیئے دعا کی وہ اچھے ہوگئے گویا کہ درد تھا ہی نہین پھر آپنے انکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین انسے لڑتا رہون یہانتک کہ وہ ہمارے مثل ہوجائین آپنے فرمایا ٹھہرو جب تم انکے مقابل پہونچنا تو انکو اسلام کی دعوت دینا اور انہین خبر دینا اس حق کی جو انپر ہی اللہ کی قسم اگر اللہ تمھارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کردی تو تمھارے لئے سرخ اونٹون سے بہتر ہی ہمین عقبہ ابوالفضل بن ابی عبید اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قواریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے (مقام) رحبہ مین حضرت علی کو دیکھا وہ لوگون کو قسم دلاکر پوچھتے تھے کہتے تھے مین اللہ کی قسم دلاتا ہون اس شخص کو جس نے غدیر خم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہتے سنا ہو کہ وہ کھڑا ہوجائے عبدالرحمن کہتے تھے پس بارہ صحابی بدری کھڑے ہوگئے انہین سے ایک شخص کی صورت ابتک میری نظر مین ہی وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھے ان سب لوگون نے کہا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم مین یہ فرماتے ہوئے سنا ہی کہ کیا مین سب مسلمانون کا انکی جان سے زیادہ محبوب نہین ہون اور کیا میری ازواج انکی مائین نہین ہین ہم سب لوگون نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو مین جس کا مولی (یعنی محبوب) ہون علی بھی اسکے مولی (یعنی محبوب) ہین یا اللہ محبت کر اس سے جو محبت کرے علی سے اور دشمنی کر اس سے جو دشمنی کرے علی سے۔ اسی قسم کی روایت براء بن عازب سے بھی مروی ہی انھون نے صرف اسقدر اور زیادہ روایت کیا ہی کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ ای علی تم اب ہر مومن کے محبوب ہوگئے۔ ہمین حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابوالعلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابوالحسن طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

ہم سے سفیان نے منصور سے انھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے ابن ظالم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا مین علی سے ایسی محبت رکھتا ہون کہ ایسی کسی سے محبت نہین رکھتا حضرت سعید نے کہا تم ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت مین سے ہی پھر انھون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو آپنے دس آدمیون کا جنتی ہونا بیان کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد[1] بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپنے فرمایا کہ ایک ایسا شخص آنے چاہتا ہی جو اہل جنت مین سے ہی پس ابو بکر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپنے فرمایا کہ اہل جنت مین سے ایک شخص آنے چاہتا ہی پس عمر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپنے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے آنے چاہتا ہی اسوقت مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما رہے تھے کہ اگر تو چاہے تو اس آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی۔ ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہم سے یوسف بن موسی قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صالح بن حی نے حکیم بن جبیر سے انھون نے جمیع بن عمیر تیمی سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کرائی پس علی آئے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اپنے اصحاب کے درمیان مین مواخات کرائی مگر میری مواخات آپنے کسی سے نہین کرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت مین ہمین ابو الفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے زبید سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کملی اڑھائی بعد اسکے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین یا اللہ انسے ناپاکی کو دور کر اور انکو خوب پاک کر ام سلمہ نے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین سے ہون آپنے فرمایا تم (ان سے) اچھی حالت مین ہو اور ہمین کئی آدمیون نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے

[1] حضرت سعد بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت مین نہین ہی بلکہ بجائے انکے سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ کا نام ہی اور سعد بن زید کا نام انہین چھوٹ گیا ہی

خلادبن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نضر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوف نے عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھ سے ابتداءً کلام کرتے تھے۔ نیز ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انھوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا علی بن ابی طالب سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ماں سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابو ہارون عبدی سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کی یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔ ہمیں فقیہ منصور ابن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عمر نے سدی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ میرے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجدے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ[1] تجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے پس ابوبکر آئے آپ نے انکو واپس کر دیا پھر عثمان آئے آپ نے انکو واپس کر دیا پھر علی آئے تو آپ نے انکو اجازت دی۔ ابوبکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب[2] ہے یہ حدیث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے ہمیں ابوالفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن

[1] اس قسم کے کلمات کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص منجملہ ایسے لوگوں کے ہو مثلاً جمعہ کو بھی احادیث میں افضل الایام فرمایا ہے اور عرفہ کو بھی اگر یہ مطلب لیا جائے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائیگا اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص ان لوگوں میں ہو جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲

[2] غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۲

سمید ع سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن ابی ایوب نے شعیب بن اسحاق سے انھون نے (امام اعظم) ابوحنیفہ سے انھون سنے مسعر سے انھون سنے حماد سے انھون نے ابراہیم (نخعی) سے انھون نے حضرت انس بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک (بھنا ہوا) پرند کسی نے ہدیۃً بھیجا آپ نے فرمایا یا اللہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو بھیج جو تمام مخلوق مین تجھے زیادہ محبوب ہو پس علی آئے اور انھون نے اس پرند کو آپکے ساتھ شریک ہوکر کھایا۔ اس حدیث کی روایت کرنے مین شعیب امام ابوحنیفہ سے منفرد ہین۔ ہمین محمد بن ابی الفتح بن حسن نعالی بن اسلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوروح یعنی عبدالمعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر سحامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوسعید کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حاکم ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن عمرو بن حسین اشعری نے (مقام) حمص مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر سعری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے مینے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک پرند بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپنے فرمایا کہ یا اللہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور اللہ کا رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علی آئے اور انھون سنے دروازہ کھٹکھٹایا مینے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کام مین ہین اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار مین سے کسی کو ملے پھر علی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر سہ بارہ انھون نے ایسا ہی کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس انکو آنے دو مین انہین کو چاہتا تھا پس جب علی سامنے آئے تو حضرت نے فرمایا یا اللہ (انسے) محبت کر یا اللہ (انسے) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگون سنے روایت کیا ہی ہم سے حمید طویل اور ابوالہندی اور یغنم بن سالم نے بھی بیان کیا۔

حضرت علی مرتضے کی خلافت

ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد کے ساتھ نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالحمید بن ابی جعفر یعنی فرار نے اسرائیل سے انھون نے ابواسحاق سے انھون نے زید بن نبیع سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایکمرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم آپکے بعد کس کو خلیفہ بنائین حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوبکر کو تم خلیفہ بناؤگے تو انکو دنیا کی طرف سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤگے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤگے تو انکو صاحب قوت اور امین پاؤگے وہ اللہ کی راہ مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نکرینگے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤگے مگر مین سمجھتا ہون کہ تم ایسا نکروگے تو انکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ

پاؤگے وہ تمھین راہ راست پر چلائینگے ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب یعنی محمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی بن شاذان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین عبدالباقی بن قانع نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زکریا علائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن بکار نے شریک سے انھون نے سلمہ سے انھون نے صنابجی سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے علی) تم کعبہ کے مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اسکے پاس آتے ہین وہ کسی کے پاس نہین جاتا پس اگر قوم تمھارے پاس آئے اور خلافت تمھارے حوالہ کرے تو قبول کرلینا اور اگر وہ لوگ تمھارے پاس نہ آئین تو تم انکے پاس نہ جانا یہانتک کہ وہ خود تمھارے پاس آئینگے ہمین یحیی بن محمود نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے خبردی انکے سامنے پڑھا جاتا تھا اور مین سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی یعنی محمد بن احمد بن حسن نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف صیرفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد صیرفی نے یحیی بن عمرو مرادی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو مین سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ خلافت کا مستحق مین ہون مگر جب مسلمانون کا اتفاق ابوبکر پر ہوگیا تو مینے (انکے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر مینے خیال کیا کہ ابوبکر میرے سوا اور کسی کو خلافت نہ دینگے مگر انھون نے عمر کو دیدی پس مینے (انکے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر عمر جب زخمی ہوئے مینے خیال کیا کہ وہ میرے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ کرینگے مگر انھون نے خلافت کو چھ آدمیون مین دائر کردیا جنمین سے ایک مین بھی تھا پس لوگون نے عثمان کو خلیفہ بنادیا تو مینے (انکے احکام کو بھی) سنا اور اطاعت کی پھر جب عثمان شہید ہوئے تو لوگ میرے پاس آئے اور انھون نے مجھسے بیعت کی خوشی سے کوئی جبر نہ تھا پھر انھون نے میری بیعت توڑدی تو خدا کی قسم مینے کچھ چارہ کار نہ دیکھا سوا اسکے کہ تلوار ہاتھ مین لیجائے یا کفر کیا جائے اس چیز کا جو اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے ہمین ذاکر بن کامل بن ابی غالب خفاف وغیرہ نے اجازۃً خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب بن بنا نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین یعنی محمد بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عثمان بن یحیی بن خیقا نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنی اسماعیل بن علی بن اسماعیل خطبی نے خبردی وہ کہتے تھے کہ امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین

ف ۱ اس روایت سے بہت سے عمدہ نتائج حاصل ہوتے ہین منجملہ انکے یہ کہ شیخین کیطرف حضرت علی کو کیسا حسن ظن تھا اور انکی نسبت وہ خیال کیا کہ وہ اپنے سوا کسی دوسرے کو خلافت نہ دینگے حضرت علی کا اپنے کو سب سے زیادہ مستحق سمجھنا محض اس وجہ سے تھا کہ عقد خلافت شارع کیطرف سے معین نہ ہوا تھا اور نجابت آدمی کو اس قسم کے خیالات مین اکثر مبتلا کردیا کرتی ہے"

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ذیحجہ ۳۵ھ ہجری مین خلیفہ کئے گئے اور انسے بیعت کی گئی نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذویب نے زہری سے انھون نے ابن مسیب سے نقل کرکے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ دوڑتے ہوئے علی کے پاس گئے جنمین اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے اور اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے تھے کہ مسلمانون کے خلیفہ علی ہین یہانتک کہ یہ لوگ علی کے گھر مین داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپسے بیعت کرینگے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے کیونکہ آپ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہین علی نے کہا خلیفہ بنانیکا اختیار تم کو نہین ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے اہل بدر راضی ہو جائین وہی خلیفہ (برحق) ہے پس جب سب لوگ علی کے پاس آگئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم خلافت کا مستحق آپسے زیادہ کسیکو نہین پاتے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے ہم آپ سے بیعت کرینگے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور زبیر کہان ہین پس سب سے پہلے جس نے زبانی بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ (سعد بن ابی وقاص) تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت دیکھی تو مسجد مین گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جسکو کرنا ہو بیعت کرے) پس سب سے پہلے جس نے منبر کے پاس جاکر انسے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور انکے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ ان سب سے راضی رہے۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی علی بن ابراہیم بن ابن طیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسی بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حارث نے اپنی سند سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کوفہ گئے تو ایک شخص حکماے عرب مین سے انکے پاس گیا اور اسنے کہا واللہ یا امیرالمومنین خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپکو خلافت سے زینت نہین ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپنے بلند کردیا آپ کا رتبہ خلافت نے بلند نہین کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت اسکے کہ آپ کو اسکی ضرورت ہو ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے ابوبکر بن عیاش سے انھون نے عاصم سے انھون نے ابو وائل سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عبدالرحمن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگون نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کس طرح کی عبدالرحمن بن عوف نے کہا اسمین میرا کچھ قصور نہین مینے تو پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور مینے کہا تھا کہ مین آپسے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہون کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیرت ابی بکر و عمر پر عمل کرین تو انھون نے کہا جہانتک[1] مجھ مین قوت ہوگی (ایسا ہی کرونگا) پھر مینے یہی شرط عثمان سے بیان کی تو انھون نے اسکو (بغیر کسی شرط کے) منظور

[1] چونکہ اسوقت ایک معاملہ ہو رہا تھا اور معاملہ مین اس قسم کے الفاظ شک دلاتے ہین اسواسطے حضرت عثمان کو ترجیح دی گئی ۱۲

کرلیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجملہ انکے ابن عمر اور سعد اور اسامہ وغیرہ تھے تخلف کیا تو حضرت علی نے انکو مجبور نہ کیا بلکہ انسے پوچھا گیا کہ جن لوگون نے آپسے بیعت نہین کی وہ کیسے ہین حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ حق سے بیٹھ رہے اور باطل کی بھی مدد نہ کی اور اہل شام نے معاویہ کے ساتھ ہوکر السے تخلف کیا اور بیعت نہ کی بلکہ انسے لڑے - ہمین ابو القاسم یعنی محمد بن سعد بن یحیی بن بوش نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنی عبد القادر بن محمد بن عبد القادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن حسن بن طازاد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین خواص نے عفیف بن سالم سے انھون نے قطر بن خلیفہ سے انھون نے ابو الطفیل سے انھون نے ابو سعید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا اسکو حضرت علی درست کررہے تھے پھر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم مین سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ قرآن کی تاویل پر لڑے گا جسطرح مین اسکی تنزیل پر لڑا اس فضیلت کے سب منتظر تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص یہی جوتی ٹانک رہا ہی پھر علی آئے تو ہمنے انکو اسکی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ نہوئے گویا وہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن چکے تھے - ہمین ارسلان ابن بعان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفضل یعنی احمد بن طاہر بن سعید بن ابی سعید میہنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حاکم یعنی حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حکم حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم ازدی نے ابو ہارون عبدی سے انھون نے ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کا حکم دیا تھا ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمین آپ ان لوگون سے لڑنے کا حکم دیتے ہین تو ہم کس کے ساتھ ہوکے لڑین آپنے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہین کے ساتھ عمار بن یاسر شہید ہونگے - نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے علی بن ممشاد عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیزک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن خطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیرہ سے انھون نے ابو صادق سے انھون نے مخنف بن سلیم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (جب حضرت علی کی لڑائیان مسلمانون سے شروع ہوئین تو) ہم ابو ایوب انصاری کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکون کا قتال کرچکے ہین اب آپ مسلمانون سے قتال کرتے ہین

انھون نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے قتال کا حکم دیا تھا۔ اور ہم سے ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن سہل نے سعید بن علید سے انھون نے علی بن ربیعہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی کو تمھارے اسی منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کی وصیت کر گئے ہین۔ ہمین ابو غانم یعنی محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا ابو المجد یعنی عبد اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبد اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفتح یعنی عبد اللہ بن اسمٰعیل بن احمد بن اسمٰعیل بن سعید نے حلب مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابو التمر یعنی حارث بن عبد السلام بن زغبان حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ یعنی حسن بن موسیٰ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مُحنیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت (عبد اللہ) ابن عمر کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انھون نے فرمایا کہ میرے دل مین دنیا کی طرف سے کوئی حسرت باقی نہین ہی سوا اسکے کہ مینے (علی کے ساتھ ہوکر) گروہ باغی سے جہاد کیون نہ کیا اور ابو عمر نے لکھا ہی کہ بہت سندون سے بواسطہ حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر سے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ کسی بات کی مجھے حسرت نہین ہی سوا اسکے کہ مینے علی بن ابی طالب کے ساتھ ہوکر گروہ باغی سے قتال کیون نہ کیا اور شعبی نے کہا ہی کہ مسروق رحمہ اللہ کی جب وفات ہونے لگی تو انھون نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین حضرت علی کا ساتھ نہ دینے کی توبہ کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قتال خوارج وغیرہ مین بڑے کارنمایان ظاہر ہوئے جو تواریخ مین مذکور ہین اور ہم اپنی کتاب تاریخ کامل مین ذکر کر چکے ہین۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت اور انکا اپنی شہادت کی خبر دینا

ہمین نصر اللہ بن سلامہ بن سالم ہیتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو الفضل یعنی محمد بن عمر بن یوسف ارموی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الغنائم یعنی عبد الصمد بن علی مامون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن یحییٰ بن زاہر بن یحییٰ رازی نے بصرہ مین خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے احمد بن محمد بن زیاد قطان رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن زاہر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے

مجھسے میرے والدنے اعمش سے انھون نے زیدبن اسلم سے انھون نے ابوسنان دولی سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تم نہ مروگے یہانتک کہ ایک ضرب تمھاری اسپر اشارہ داڑھی اور سر کیطرف فرمایا ماریجائے گی اور اس امت کا شقی ترتم کو قتل کرے گا جیسا قبیلۂ ثمود کے فلان شقی ترنے خدا کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے - علی بن عمر نے بیان کیا ہی کہ یہ حدیث بروایت اعمش عن زید بن اسلم عن ابی سنان عن علی غریب ہی اسکی روایت مین عبداللہ بن زاہر اپنے والد سے منفرد ہین گرمین کہتا ہون کہ اس حدیث کو عبداللہ بن جعفر نے زید سے انھون نے ابوسنان سے بہ نسبت اسکے زیادہ کامل روایت کیا ہی - ہمین ابوالفضل مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسرائیل نے سنان سے انھون نے عبدالملک بن اعین سے انھون نے ابوحرب بن ابی الاسود سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے عبداللہ بن سلام میرے پاس اسوقت آئے جب مین اپنا پیر رکاب مین (بہ عزم سفر کوفہ) رکھ چکا تھا انھون نے مجھسے کہا کہ آپ عراق نہ جائیے کیونکہ مجھے خوف ہی کہ وہان تلوار آپکے لگیگی حضرت علی نے کہا خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسکی خبردی ہی ابوالاسود کہتے تھے مینے خدا کی قسم اس دن کے سوا کسی لڑنے والے کو نہین دیکھا کہ وہ اپنے متعلق ایسی خبر بیان کرے تیزدہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوخیثمہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے اعمش سے انھون نے سلمہ بن کہیل سے انھون نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے عبداللہ بن سبع سے روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے کہ ایکبار حضرت علی بن ابی طالب منبر پر سے کھڑے ہوئے اور اسمین بیان کیا کہ قسم اسکی جسنے دانہ کو پھاڑا (اور اسمین سے درخت نکالا) اور جان پیدا کی کہ میری یہ داڑھی اس یعنی سر کے خون سے رنگین کیجائے گی ایک شخص نے کہا واللہ جو شخص ہم مین سے ایسی حرکت کریگا ہم اسکی نسل مٹادینگے حضرت علی نے فرمایا مین تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہون اور قسم دیتا ہون کہ میرے عوض مین سوا میرے قاتل کے اور کوئی قتل نہ کیا جائے - ہمین ابوالفرج یحیٰی عبدالمنعم بن عبدالوہاب بن کلیب نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالخیر یحیٰی مبارک بن حسین بن احمد غسالی مقری شافعی نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطیب یعنی محمد بن حسین نحاس نے کوفہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے غسان یزید بن طیب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسحاق بن عبدالملک بن کیسانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپنے غزوۂ احد مین جب مجھے شہادت نصیب نہوئی اور بہت سے لوگ شہید ہوگئے

فرمایا تھا کہ شہادت تو تمھارے پیچھے ہے پس تم کیونکر صبر کروگے جب تمھاری داڑھی تمھارے خون سے رنگین کیجائے گی
تو یا رسول اللہ اگر میری یہی حالت قائم رہی جواب ہے تو وہ وقت صبر کرنے کا نہوگا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل
کرنے کا وقت ہوگا۔

ہمین ابو المنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سوید
بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے راشد بن سعد نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد سے انھون نے عثمان
بن صہیب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھسے فرمایا تم
جانتے ہو کہ اگلی امتون مین سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ مینے کہا وہ شخص جسنے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کے پیر کاٹے
تھے آپنے فرمایا تم نے سچ کہا اچھا بتاؤ اس امت مین سب سے زیادہ شقی کون ہے مینے کہا یا رسول اللہ اس کا علم مجھے نہین ہے
حضرت نے فرمایا وہ شخص جو تمھارے دماغ پر (تلوار) ماریگا حضرت علی (نہایت شوق کیحالت مین) یہ فرمایا کرتے تھے کہ مین
آرزو کرتا ہون کہ تمھارا شقی اٹھے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کردے۔

ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد
بن حسنزان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی موسی بن عیسی بن عبد اللہ سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
عبد اللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق
بن سلیمان نے قطر بن خلیفہ سے انھون نے ابو الطفیل سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ
لوگون کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبد الرحمن بن ملجم مرادی (انکا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد
اسکے فرمایا کہ اس امت کے شقی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہے خدا کی قسم یہ ڈاڑھی اس (سر کے خون) سے
رنگین کی جائے گی بعد اسکے انھون نے یہ شعر پڑھا۔

اشدد حیازیمک للموت	فان الموت لاقیک
ولا تجزع من القتل	اذا حل بوادیک

ہمین ابو یاسر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد
جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر و بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی

لہ ترجمہ اپنے دل موت کے لئے اپنا سامان درست کرلے کیونکہ موت تجھے ملنے والی ہے ؛ اور قتل سے ہراسان نہو
جب وہ تیرے سامنے آجائے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضے) کہتے تھے ابن ملجم حمام میں ہمارے پاس آیا اسوقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسین اس سے سخت مکدر ہوئے اور دونوں نے کہا کہ تجھکو کس نے جرات دلائی کہ ہمارے پاس چلا آیا مینے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجیے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اسکو آپ کی طرف نہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضے) گرفتار ہوکر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ مین اسکو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام مین ہمارے پاس گھس گیا تھا حضرت علی نے فرمایا کہ یہ قیدی ہے اسکی مہمانی اچھی طرح کرو اور اسکی خوب عزت کرو اگر مین زندہ رہونگا تو مجھے اختیار ہے خواہ قتل کر دون یا معاف کر دون اور اگر مین مرجاؤن تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل مین (اسپر) زیادتی نکرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والونکو دوست نہین رکھتا۔

ہمین ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفضل بن خیرون نے اور ابو طاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہ روایت ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحیی بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے دادا ابوالحسین یعنی یحیی بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن نوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابونعیم یعنی فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک شب کو حسن کے یہان ایک شب حسین کے یہان ایک شب عبداللہ بن جعفر کے یہان کھانا کھانے لگے مگر تین لقمون سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین چاہتا ہون کہ مجھے موت اس حال مین آئے کہ مین بھوکا ہون اب میری موت مین صرف ایک شب یا دو شب باقی ہین نیز وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی نے عبیداللہ بن موسی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لیے نکلے تو بطین انکے سامنے چیخنے لگین ہم لوگ انکو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا انکو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہین اور آپ باہر چلے گئے اور زخمی ہوگئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی وہ سال وہ مہینہ وہ شب جانتے تھے جس مین وہ شہید ہونگے واللہ اعلم۔

ہمین خطیب ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبد الرحمن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن ہاشم جنبی نے حکایت کی انھون نے ابو عون ثقفی سے انھون نے ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علی نے کہا کہ حضرت علی فرماتے تھے شب کو میرے خواب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے مینے بہت تکلیف اور زحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم انکے لیے بد دعا کرو پس مینے دعا کی کہ یا اللہ مجھے انکے عوض مین ایسے لوگ دے جو اُنسے بہتر ہون اور انکو میرے عوض مین ایسا شخص دے جو مجھسے بدتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے تو انکو اس شخص نے مارا اس روایت مین حسین بن علی کا نام ہی حالانکہ صحیح حسن ہی ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے خوارج مین سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبد الرحمن بن ملجم مرادی جو قبیلہ حمیر کا ہی اور بنی مراد مین انکا شمار ہی بنی جبلہ کے حلیف تھے جو کندہ کی ایک شاخ ہی اور برک بن عبد اللہ تمیمی اور عمر بن بکیر تمیمی یہ تینون آدمی مکہ مین جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصون کو ضرور قتل کرنا چاہیئے علی بن ابی طالب کو اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور بندگان خدا کو ان تینون سے نجات دینا چاہیئے ابن ملجم نے کہا مین علی کو قتل کرد ونگا برک نے کہا مین معاویہ کا کام تمام کرد ونگا عمرو بن بکیر نے کہا عمرو بن عاص کے لیئے کافی ہون اور خوب مضبوطی کے ساتھ سب نے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے نامبردہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے سترھوین رمضان کی شب کو ان لوگون نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے اپنے نامبردہ کے شہر کی طرف چلا عبد الرحمن ابن ملجم کوفہ آیا اور اپنے خارجی دوستون سے ملا مگر اُسے ظاہر نہین کیا کہ مین اس (ملعون) ارادہ سے آیا ہون یہ برابر ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اسکی ملاقات کو آتے تھے ایک روز بنی تیم رباب کی کچھ لوگون کی ملاقات کو گیا وہان اُسنے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام قطام بنت سخینہ بن عدی بن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو نہروان مین قتل کیا تھا یہ عورت ابن ملجم کو پسند آئی اور ابن ملجم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ کہنے لگی مین تیرے ساتھ نکاح نہ کرونگی تا وقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن ملجم نے کہا تو جو مانگیگی مین دونگا اس عورت نے تین ہزار روپیہ اور علی بن ابی طالب کا قتل مین چاہتی ہون (اسوقت) ابن ملجم نے کہا کہ مین تو یہان علی جن

ابی طالب ہی کے قتل کے لیے آیا ہون اپنا جو تو مانگتی ہے بیشک تجھے دیا پھر ابن ملجم شبیب بن بجرہ سے ملا اور اسکو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بدبخت نے اسکو منظور کر لیا جس شب کی صبح کو حضرت صاحب مہتنی کی قتل کا ارادہ تھا اس شب کو رات بھر ابن ملجم اشعث ابن قیس کندی سے سرگوشی کرتا رہا یہانتک کہ فجر طلوع ہوئی اور اشعث نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہوگئی پس ابن ملجم اور شبیب بن بجرہ دونون اٹھے اور اپنی تلوارین لیے ہوئے اس ڈیوڑھی کے مقابل آکر بیٹھ گئے جس سے حضرت علی نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے ستھے کہ مین اس دن بہت تڑکے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ کے حضور مین گیا اور انکے پاس بیٹھ گیا مجھسے فرمایا کہ آج رات بہر مین اپنے گھر والون کو جگاتا رہا کچھ دیر سے بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے نیند آگئی ہے تو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے آپ کی امت سے یہ تکلیفین اٹھائین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تم انکے لیے بددعا کرو مینے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے انکے عوض مین ایسے لوگ دے جو انسے بہتر ہون اور انکو میرے عوض مین ایسا شخص دے جو انکے حق مین مجھسے بدتر ہو اسی حالت مین ابن تیاح موذن آگئے اور انھون نے کہا نماز تیار ہے پس ابن تیاح (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلتے تھے اور مین اُنکے پیچھے پیچھے چل رہا تھا جب وہ دروازہ سے نکلے تو الصلوۃ الصلوۃ پکارنے لگے اسی طرح ہر روز کیا کرتے تھے اور اپنے ساتھ اپنا درہ لیکر نکلا کرتے تھے لوگون کو جگاتے جاتے تھے پس اثناے راہ مین دو شخص ملے اور تلوار کی چمک معلوم ہوئی اور کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے علی تیرا حکم نہین ہے بلکہ حکم اللہ ہی کا ہے اسکے بعد مینے دوسری تلوار دیکھی ان دونون نے ایک ساتھ تلوارین مارین مگر ابن ملجم کی تلوار انکی پیشانی پر لگی جو ابرو ہی مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہونچگئی اور شبیب کی تلوار سہ دری کی محراب پر پڑی پھر حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبردار یہ شخص جانے نہ پاوے اور لوگ ہر طرف سے ان دونون پر دوڑ پڑے مگر شبیب بھاگ گیا اور ابن ملجم پکڑ کر حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی نے فرمایا کہ اسکو عمدہ کھانا دو اور نرم فرش پر سلاؤ اگر مین زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہے چاہونگا معاف کرونگا چاہونگا قصاص لونگا اور اگر مین مرگیا تو اسکو بھی مجھسے ملا دینا مین رب العالمین کے یہان اس سے جھگڑونگا ام کلثوم بنت علی کہنے لگین کہ اے دشمن خدا تو نے امیر المومنین کو قتل کردیا وہ (بدبخت) بولا نہین مینے تو تمھارے باپ کو قتل کیا ہے ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم مین امید رکھتی ہون کہ امیر المومنین کو (اس زخم سے) کوئی نقصان نہ پہونچے گا اس (کمبخت) نے کہا پھر تم کیون روتی ہو پھر اسنے کہا خدا کی قسم مینے اس تلوار کو ایک مہینہ تک زہر مین بجھایا ہے اگر اسپر بھی یہ مجھکو دھوکہ دیگئی تو اللہ اس کو غارت کرے اور اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو اسی دن جب حضرت علی زخمی ہوئے بھیجا کہ اے بیٹے دیکھ آو

لہ خوارج کا مذہب ہے کہ خدا کے سوا کسی کو حاکم بنانا جائز نہین ۱۲

امیرالمومنین کی کیا حالت ہے چنانچہ قیس دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ مینے دیکھا انکی دونون آنکھین سر مین گھس گئی ہین اشعث نے
کہا خدا کی قسم دماغ مین صدمہ پہونچگیا پھر حضرت علی جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور شب یکشنبہ انیسوین رمضان
سنہ ۴۰ھ تک زندہ رہے اسکے بعد فارغ پائی اللہ کی رضامندی اپر نازل ہو۔ انکو حسن اور حسین اور عبداللہ بن جعفر نے
غسل دیا اور تین کپڑے کفن مین سینے گئے جنمین قمیص نہ تھا لوگون نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ملجم قید مین تھا جب
حضرت علی کی وفات ہوگئی اور انکو دفن کر چکے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لیئے نکلوایا پس سب لوگ
جمع ہوگئے اور روغن اور چٹائیان اور آگ لے آئے کہ ہم اسکو جلائین گے عبداللہ بن جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ
نے کہا کہ ہمین چھوڑ دو ہم اپنے دلون کو ٹھنڈا کر لین چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے اسکے دونون ہاتھ اور دونون پیر کاٹ ڈالے
مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انھون نے اسکی آنکھون مین گرم سلائیان پھیرین اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو نے چچا کی یعنی میری آنکھون مین بہت ان اسا سلائیان
پھیر دیا اور اقرأ باسم ربک الذی خلق پڑھنے لگا اخیر تک پڑھگیا اور اسکی آنکھین بہتی جاتی تھین بعد اسکے عبداللہ بن جعفر نے
حکم دیا تو اسکی زبان پکڑی گئی تاکہ کاٹ لی جاوے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ ای دشمن خدا ہمنے تیرے ہاتھ
اور پیر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھون مین سلائی کردی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو
چلانے لگا اسنے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب سے ہے کہ مین اس بات کو برا سمجھتا ہون کہ دنیا مین اس حال مین رہون
کہ اللہ کو یاد نہ کرون پھر لوگون نے اسکی زبان کاٹ ڈالی اور اسکو ایک چٹائی مین رکھکر آگ مین جلا دیا۔ عباس
بن علی اسوقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنون کے بعد بالغ ہوئے۔
ابن ملجم گندمی رنگ تھا اسکی پیشانی مین سجدہ کا نشان تھا۔ ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم
بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن بشران نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے
ہارون بن ابی یحیی نے قریش کے ایک شیخ سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت علی کو جب ابن ملجم نے مارا تو انھون نے
کہا کہ قسم رب کعبہ کی مین اپنی مراد کو پہونچگیا۔
ہمین عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حسین بن خیرون نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابومحمد یعنی حسن بن محمد بن یحیی علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھسے
میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابان ازدی نے

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے فضیل بن زبیر نے عمرو ذی مرسے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اُس (نامرادکی) ضرب سے زخمی ہوئے تو مین انکی خدمتمین حاضر ہوا انکے سرمین ایک پٹی بندھی ہوئی تھی مینے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین مجھے اپنا زخم دکھائیے چنانچہ انھون نے زخم کو کھولا مینے کہا خفیف زخم ہی کچھ ہی نہین فرمایا مین تم لوگون کو چھوڑنا چاہتا ہون پس ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگین حضرت علی نے انسے فرمایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دیکھتین جو مین دیکھ رہا ہون تو ہرگز نہ روتین مینے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین آپ کیا دیکھ رہے ہین فرمایا یہ فرشتے آئے ہین اور یہ انبیا ہین اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہین کہ اے علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ اس حالت سے بہتر ہی جسمین تم ہو- یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھین-

ہمین خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعد مطرز نے اور ابو علی حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر برادر خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن زرارہ حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عبس انصاری نے ابومخنف سے انھون نے عبدالرحمن بن حبیب بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت ختم کر چکے تو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد اسکے سوا لاالہ الااللہ کے سوا کچھ کلام نہ کیا یہانتک کہ اللہ نے انکی روح قبض کرلی- اللہ کی رحمت اور اسکا رضوان اُنپر ہو-

حضرت علی کو غسل انکے دونون صاحبزادون یعنی حسنین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے پڑھائی نماز مین چار تکبیرین کہین اور کفن مین تین کپڑے دیے جنمین قمیص نہ تھا اور سویرے صبح کے وقت دفن کیے گئے- بعض لوگون کا بیان ہی کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچ رہا تھا انھون نے وصیت کی تھی کہ وہی مشک انکے حنوط مین دیا جائے

حضرت علی کی عمر مین اختلاف ہی محمد بن حنفیہ نے سنہ جماجم یعنی ۸۱ھ مین بیان کیا کہ اب میری عمر پینسٹھ برس کی ہی اور میری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ ہوگئی ہی میرے والد کی عمر جب وہ شہید ہوئے ترسٹھ برس کی تھی واقدی نے کہا ہی کہ یہ روایت ہمارے نزدیک صحیح ہی ابو بکر برقی نے کہا ہی کہ ۴۰ھ مین حضرت علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ۴۰ھ مین- تین دن کم پانچ سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نو ماہ اور چھ دن اور بقول بعض تین دن محمد بن علی (یعنی امام باقر) نے بیان کیا ہی کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا آنکھین بڑی اور کشادہ تھین شکم پر بال نہ تھے میانہ قد تھے

خضاب نہ لگاتے تھے ابواسحاق سبیعی نے بیان کیا ہو کہ مینے حضرت علی کو دیکھا ہو انکے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور کبھی وہ اپنی داڑھی مین خضاب لگایا کرتے تھے۔ ابورجا عطاردی نے کہا ہو کہ مینے حضرت علی کو دیکھا انکا قد میانہ تھا پیٹ بڑا تھا داڑھی بڑی تھی کہ اسنے انکے سینہ مبارک کو بھر لیا تھا پیٹ پر بال نہ تھے بالکل صاف تھا۔ محمد بن سعد نے ابونعیم یعنی فضل بن دکین سے انھون نے رزام بن سعد ضبی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے اپنے والد سے سنا وہ حضرت علی کا حلیہ اس طور پر بیان فرماتے تھے کہ قد انکا میانہ سے کچھ زیادہ تھا دونون شانے پر گوشت تھے داڑھی لمبی تھی جب انکو تم (دور سے) دیکھو تو کہو کہ کھلتا ہوا گندمی رنگ تھا اور اگر قریب سے دیکھو تو کہو کہ گندمی رنگ سے کچھ دبا ہوا رنگ ہی اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہو کہ ہم سے عفان بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوانہ نے مغیرہ سے انھون نے قدامہ بن عتاب سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا شکم مبارک بڑا تھا اور شانے پر گوشت تھے اور کہنیان پر گوشت تھین پنڈلیان بھی پر گوشت تھین مینے انکو جاڑے کے زمانے مین خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک قمیص اور ایک قطری پہنے ہوے تھے اور کسی ایسے کپڑے کا جو تمھارے یہان بنا جاتا ہی عمامہ باندھے ہوے تھے ابن ابی الدنیا نے کہا ہو کہ مجھسے ابوہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مدرک یعنی ابوالحجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا وہ نہایت حسین تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا انکی صورت خوب گڑھ گڑھ کے بنائی گئی ہو سفید بالون کا رنگ وہ نہ بدلتے تھے بہت ہلکی چال چلتے تھے دانتون پر مسکراہٹ رہتی تھی۔

الختصر انکے مناقب بہت بڑے بڑے ہین ہم یہان اسی قدر پر قناعت کرتے ہین جسکو زیادہ شوق ہو تو ہم نے ایک جامع کتاب مین انکے مناقب بیان کردیے ہین والحمد للہ رب العالمین۔

لوگون نے انکے مرثیہ بہت کہے ہین منجملہ انکے وہ ہو جو ابوالاسود دولی نے کہا ہی اور بعض لوگ اسکو ام ہیثم بنت عریان نخعیہ کی طرف منسوب کرتے ہین وہ یہ ہی۔

ألا یا عین ویحک اسعدینا	الا تبکی امیر المؤمنینا	تبکی ام کلثوم علیہ	بعبرتہا وقد رات الیقینا
الا قل للخوارج حیث کانوا	فلا قرت عیون الشامتینا	افی الشہر الحرام فجعتمونا	بخیر الناس طرا اجمعینا
قتلتم خیر من رکب المطایا	فذللہا ومن رکب السفینا	ومن لبس النعال ومن حذاہا	ومن قرا المثانی والمبینا

سلہ ترجمہ اے آنکھ کچھ ہماری مدد کر ٭ تو امیرالمومنین کے لیے کیون نہین روتی ٭ ام کلثوم انکے لیے رورہی ہین ٭ اپنی آنکھون سے وہ یقین کردیے جاتی ہین ٭ آگاہ ہو جاؤ خوارج سے کہدو جہان وہ ہون ٭ بدخواہون کی آنکھین ٹھنڈی نہ پڑے ٭ کہ تمنے ماہ حرام مین ہمین داغ دیا ٭ اس شخص کی (مفارقت) کا جو سب سے بہتر تھا تمنے قتل کردیا اس شخص کو جو تمام سوار ہونیوالون سے بہتر تھا ٭ اور جو کشتی نشین تھا اُن سے بہتر تھا جو جوتی پہننے والے ہین (یعنی تمام آدمیون سے) افضل تھا ٭ اور جسنے مثانی اور مبین (یعنی قرآن) پڑھی ہین

وکل مناقب الخیرات فیہ ۔ وحب رسول رب العالمینا
لقد علمت قریش حیث کانوا ۔ بانک خیرہا حسبا ودینا
اذا استقبلت وجہ ابی حسین ۔ رایت البدر راق الناظرینا
وکنا قبل مقتلہ بخیر ۔ نری مولی رسول اللہ فینا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ ۔ ویعدل فی العدا والاقربینا
ولیس بکاتم علما لدیہ ۔ ولم یخلق من المتجبرینا
کان الناس اذ فقدوا علیا ۔ نعام جار فی بلد سنینا
فلا تشمت معاویہ بن حرب ۔ فان بقیۃ الخلفاء فینا

فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے بھی انکا مرثیہ کہا ہے وہ یہ ہے۔

ما کنت احسب ان الامر منصرف ۔ عن ہاشم ثم منہا عن ابی حسن
الیس اول من صلی لقبلتہ ۔ واعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عہدا بالنبی ومن ۔ جبریل عون لہ فی الغسل والکفن
من فیہ ما فیہم لا تمترون بہ ۔ ولیس فی القوم ما فیہ من الحسن

اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔

سائل قریشا بہ ان کنت ذا عمہ ۔ من کان اثبتہا فی الدین اوتادا
من کان اقدمہا اسلاما واکثرہا ۔ علما واطہرہا اہلا واولادا
من وحد اللہ اذ کانت مکذبۃ ۔ تدعو مع اللہ اوثانا وانداداً
من کان یقدم فی الہیجاء ان نکلوا ۔ عنہا وان یبخلوا فی ازمۃ جادا
من کان اعدلہا حکما وابسطہا ۔ کفا واصدقہا وعدا وایعادا
ان یصدقوک فلن یعدوا اباحسن ۔ ان انت لم تلق للابرار حسادا
ان انت لم تلق اقواما ذوی صلف ۔ وذا عناد لحق اللہ جحادا

۵۱ ‏- تمام نیکیاں اسمیں جمع تھیں ۔ اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا ۔ (اے علی مرتضی) تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں ۔ کہ تم ان سب میں بہتر ہو حسب میں بھی دین میں بھی ۔ (اے مومن) جب تو حسین کے والد کا چہرۂ مبارک دیکھتا ۔ تو معلوم ہوتا کہ بدر [illegible] نظر کو خوش کر رہا ہے ۔ ہم انکی شہادت سے پہلے اچھی حالت میں تھے ۔ رسول اللہ کے محبوب کو اپنے میں موجود دیکھتے تھے ۔ جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اسکو شک شبہہ نہ ہوتا تھا ۔ اور اپنے پرائے سب کے حق میں انصاف کرتا تھا ۔ جو علم اسکے پاس تھا اسکو چھپاتا نہ تھا ۔ اور نہ مغرور لوگوں میں سے تھا ۔ جب لوگوں نے علی کو نہ پایا تو انکی حالت مثل ان شتر مرغوں کی تھی جو کسی مقام پر سالہا سال سرگرداں ہیں ۔ (اے شخص) اے معاویہ بن حرب کو ایسی کمینہ بینت ہا کیونکہ ابھی ہم میں خلفا کی یادگار رہیں ۔ (انکے جد انکا سا مانا بھی منظور ہے) ۵۲ میں نہیں خیال کرتا تھا کہ امر خلافت منتقل ہو جائیگا ۔ خاندان ہاشم سے اور ان میں ابو الحسن یعنی علی مرتضی سے جو نیکوں کا بھی اور جنہوں نے سب سے پہلے قبلہ کیطرف نماز پڑھی ۔ اور جو قرآن و حدیث کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے ۔ اور جو نبی کے سب سے آخری دیکھنے والے تھے ۔ اور جن کے غسل و کفن میں جبریل مددگار تھے ۔ وہ ایسے تھے کہ جو فضائل وہ رکھتے تھے وہ انمیں بھی تھے تم انمیں شک نہیں کرسکتے ۔ مگر جو خوبیاں انمیں تھیں وہ اور کسی میں نہیں ۔ ۵۳ (اے شخص) اگر تجھے خود بصیرت نہو تو قریش سے پوچھ ۔ کہ دین میں سب سے زیادہ مضبوط کون تھا ۔ اسلام میں سب سے قدیم کون تھا ۔ علم میں سب سے زیادہ اور اہل بیت میں سب سے زیادہ پاکیزہ کون تھا ۔ خدا کو ایک کسنے کہا جب لوگ تکذیب کرتے تھے ۔ اور خدا کے ساتھ بتوں کو شریک کرتے تھے ۔ میدان رزم میں کون بڑھتا تھا جب لوگ سست ہو جاتے تھے ۔ اور جب لوگ بخل کرنے لگتے تھے تو کون سخاوت کرتا تھا ۔ حکومت کسکی زیادہ منصفانہ اور سخاوت کسکی بڑھی ہوئی اور وعدہ وعید کا سب سے زیادہ سچا کون تھا ۔ اگر وہ سچ بولیں گے تو وہ ابو الحسن (یعنی علی مرتضی) کے سوا کسی کو ان اوصاف کا نہ بتا سکیں گے ۔ بشرطیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ ملو جو نیکوں کے حاسد ہوں ۔ نیز ایسے لوگوں سے نہ ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔

حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب اور انکے مراثی بہت ہین اللہ انسے راضی ہو ہم یہان اسی (قدر قلیل) پر اختصار کرتے ہین (اہل ایمان کیلئے) یہی کافی ہی اللہ کا شکر ہی اور سلام ہو اللہ کے اُن بندون پر جنکو اسنے برگزیدہ کیا۔

ضمیمہ از مترجم عفا اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت مین یہ اور اسی قسم کی بہت سی حدیثین مروی ہین جن سے اہل باطل استحاج کرتے ہین بعض ان مین سے ان احادیث سے یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی ہی مستحق خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہوتے کسی دوسرے کی خلافت صحیح نہین ہو سکتی اور جتنی خلافتین انسے پہلے ہوئین وہ ناجائز تھین اور بعض اُن مین سے یہ نتیجہ تو نہین نکالتے مگر اتنا ضرور کہتے ہین کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونون فرقہ گمراہ ہین اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ تفضیلیہ کے نام سے موسوم ہین۔ لہذا اس مقام پر ایک مختصر تقریر ان شبہات کے ازالہ کے لیے کرنا چاہتا ہون اور اس تقریر کو دو نکتون کے ضمن مین بیان کرنا چاہتا ہون۔

پہلا نکتہ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہی اور جسکے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہی لوگون کے طبائع فطرۃً اس طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہین اور جو باتین اسکے متعلق ہوتی ہین وہ زیادہ محفوظ رہجاتی ہین اور انکا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہی یہ ایک عام قاعدہ ہی جسکے نظائر بکثرت موجود ہین لہذا چونکہ شارع علیہ السلام کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہی کہ لوگ علی مرتضیٰ سے مخالفت کرینگے اور انسے لڑینگے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانون مین برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضیٰ کے فضائل زیادہ بیان مین آئے اور جب انکی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہوگیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی اشاعت مین کوشش کی تدوین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضیٰ کی مخالفتون کا قوی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے بھی انکے فضائل خوب جمع کیے اور انکی ترویج مین کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثون مین زیادہ جانچ پرتال کی ضرورت نہین سمجھی گئی۔

اسلیئے ان فضائل کے راویون پر چندان التفات نکیا گیا حالانکہ ان راویون مین بہت سے مفتری کذاب شیعہ مذہب کے شامل تھے جو حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل مین جو لیے کے درج کرنیکے بڑے کوشان تھے نتیجہ یہ نکلا کہ حدیثین فضائل کی بہت جمع ہوگئین مگر تنقید کے وقت انمین صحیح بہت کم نکلین۔

حضرت علی مرتضیٰ کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا اہل سنت و سلم ہی بلکہ آنجناب کی محبت سنی ہونے کی علامات مین شمار کیجاتی ہی اور سچ پوچھو تو ان کذابون نے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علماء اہل سنت کی کوششون کا حق تعالے اچھا بدلہ دے یہ محض انہین کی کوششون کا نتیجہ ہی کہ اب بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کا ایک معقول ذخیرہ جو ہر طرح قابل اطمینان ہی نہایت محفوظ طریقہ سے پایا جاتا ہی مزید برآن یہ بھی دانستہ کہ حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ بہت سے مسلمان انکے مخالف ہوگئے تھے اور شیخین کے فضائل بیان کرنے کی اسوقت ایسی ضرورت نتھی کیونکہ انکے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نقش تھے اور کوئی مسلمان انکا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل شیخین سے زیادہ نہین ملتے فرق اسقدر ہی کہ علی مرتضیٰ کے فضائل کی روایتین باسانید منکرہ مروی ہین اور انمین سے اکثر مین ضعف ہی اور شیخین کے

بقیہ حاشیہ (صفحہ ۴۵)

فضائل مین جو روایتین ہین انکے اسانید مین گو وہ تکثر نہین ہی مگر صحت وقوت کا وصف غالب ہے۔

لہذا اہل سنت کا سلف سے لیکر آجتک اسپر اجماع ہی کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت مین سب سے بہتر وبرتر ابوبکر صدیق ہین انکے بعد عمر فاروق انکے بعد عثمان ذوالنورین انکے بعد علی مرتضی (رضی اللہ تعالی عنہم وارضاہم) جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ بدعتی ہے اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اسکے خلاف ہی اور وہ حضرت علی مرتضی کو خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہین بڑے بڑے اکابر صوفیہ نے اپنے کلمات مین اسکی تصریح کر دی ہے۔

دوسرا نکتہ جو امور مدار فضیلت ہو سکتے ہین وہ جس اعلی رتبہ کیساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات مین بیان فرماے گئے ہین اس سے زیادہ علی مرتضی کی ذات مین نہین ارشاد ہوے **مثلاً ایک صفت علم ہی** حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا مگر شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہوا ابوبکر صدیق کی نسبت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے میرے سینے مین ڈالا تھا وہ مین نے ابوبکر کے سینے مین ڈالدیا اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق بجائے خود شہر علم تھے یا حضرت عمر نے جب خواب مین اپنے کو ایک زرہ پہنے ہوے دیکھا جو پیرون تک لٹکتی تھی تو سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ علم ہی معلوم ہوا کہ وہ سرتاپا علم سے لبریز تھے **اور مثلاً** حضرت علی کو محب ومحبوب خدا ہونا فرمایا حضرت ابوبکر صدیق مین صلاحیت خلیل رسول اللہ ہونیکی بتائی اور بالفعل خلیل نہ بنانے کا یہ عذر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو مین خلیل نہین بنا سکتا معلوم ہوا ابوبکر صدیق کی محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین اس مرتبہ جاگزین تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی - **اور مثلاً** حدیث غدیر مین علی مرتضے کو مسلمانون کا مولی فرمایا جس سے انکی محبت کا وجوب ثابت ہوا ابوبکر صدیق کو بھی یہ مرتبہ عنایت ہوا فرمایا ارحم امتی بامتی ابوبکر یعنی ابوبکر میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہین حضرت علی کا واجب المحبۃ ہونا ان کے مولی یعنی محبوب ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح کہ نیابۃً حضرت صدیق کا واجب المحبۃ ہونا انکے ارحم الامۃ ہونے سے بیان فرمایا گیا۔

یا مثلاً حدیث منزلت مین حضرت علی مرتضی مین مرتبہ ہارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق مین نبوت مطلقہ کی استعداد بیان فرمائی گئی لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے - علاوہ اس کے آیات قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوتے ہین یا انکے افعال واقوال سے جو تبہ انکا ظاہر ہوتا ہو اس مین کسی اور کو انکے ساتھ نسبت ہی نہین دیجا سکتی - یہ بحث بہت طویل ہی اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازالۃ الخفا وقرۃ العینین دیکھے -

تیسرا نکتہ احادیث فضائل مین کوئی بات ایسی نہین ہی جو بالانفراد حضرت علی مرتضی کے مستحق خلافت ہونے پر دلالت کرے ہان مطلق استحقاق ضرور ثابت ہوتا ہی تو اس قسم کا مطلق استحقاق نہ صرف خلفاے راشدین بلکہ انکے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی احادیث سے ظاہر ہوتا ہی مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت امین الامۃ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلق استحقاق کا مطلب یہ ہی کہ اگر یہ حضرات خلیفہ بنائے جاتے تو انکی خلافت حقہ وراشدہ ہوتی - بنظر اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہی ۱۲

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق بن منذر بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عبدالعزی بن سحیم بن مرہ بن دول حنفی انسے مسلم بن سلام نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن علی بن علیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند محمد عیسی ترمذی تک پہونچاکر خبر دیتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور ہناد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے عاصم احول سے انھون نے عیسی بن حطان سے انھون نے مسلم بن سلام سے انھون نے طلق بن علی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم مین سے کوئی شخص جنگل مین ہوتا ہے اور اسکی ریح خارج ہوجاتی ہے (یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے) اور پانی اسکے پاس کم ہوتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی کے ریح خارج ہوجائے تو اس کو چاہیئے کہ وضو کرے اور عورتون کے ساتھ خلاف وضع فطرت ہمبستری نہ کیا کرو اللہ سچ بات سے شرم نہین کرتا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی عبشمی۔ ان علی کی والدہ زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھین یہ بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نماز گود مین اوٹھا لیا تھا انھون نے قبیلہ بنی غاضرہ مین دودھ پیا تھا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنی کفالت مین لے لیا اور اونکے باپ اس زمانہ مین مشرک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شریک ہو میری اولاد مین تو مجھکو اوسپر اوس سے زیادہ حق ہے (یعنی میری دختری اولاد پر اونکے والدین سے زیادہ مجھکو اختیار ہے) اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز مین شریک ہو تو مسلمان اوس سے زیادہ اوس کا حقدار ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو اپنے پیچھے اپنی سواری پر بیٹھا لیا تھا انھون نے سن بلوغ کو پہونچکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین وفات پائی اسکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی عامری قرشی ان علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ہین اور فتح (مکہ) کے بعد اسلام لائے تھے ابو عمر نے اس کو روایت کیا ہے اور زبیر بن بکار نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے علی بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ

۱؎ غالبا اسوقت تک تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی۔

بن حجر بن عبد قیس بن عامر بن لوی جنگ یمامہ مین شہید ہوے زبیر نے ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملنا ذکر نہین کیا حالانکہ اسمین شک نہین کہ قریش سے جو لوگ جنگ یمامہ مین شہید ہوے انکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی تھی واللہ اعلم

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان نے اپنی خلافت کے زمانہ مین انکو
مکہ کا حاکم کیا تھا جنگ جمل مین یہ شہید ہوے انکا ذکر ابو عمر نے کیا ہو اور کہا ہو کہ میرے نزدیک ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہین ہو اور نہ انکی کوئی روایت مجھکو معلوم ہوا اور مینے انکا ذکر اسلیے کیا ہو کہ
مینے شرط کر لی ہو کہ ان لوگون کا ذکر کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مکہ یا مدینہ مین مسلمان
والدین سے پیدا ہوے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن ابی علی سلمی انکی کنیت ابو سعد ہی عبد اللہ بن کثیر نے بدیح بن سعد بن علی سے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہو
انھون نے اپنے باپ سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ قاحہ مین جسکا نام اب سقیا ہو اترے وہان پانی نہین تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو
بنی غفار کے چشمون کی طرف بھیجا جو قاحہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے بیچ مین
اوس درہ مین جسمین مسجد ہو اترے اور (تفکر کی حالت مین) کنکریون کو ہاتھ سے کریدنے لگے اوسمین تری ظاہر ہوئی
پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ تجسس کیا وہان پانی کا چشمہ نکل آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پانی پیا اور تمام
اپنے ہمراہیون کو اچھی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیا ہو یعنی اللہ تعالی نے تم کو پانی پلایا ہو اسی وقت سے اس مقام کا
نام سقیا رکھا گیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) علی نمیری (رضی اللہ عنہ)

ابن قانع نے انکا ذکر کیا ہو اور اپنی اسناد کے ساتھ عائذ بن ربیعہ بن قیس نمیری سے انھون نے علی بن فلان نمیری سے
روایت کی انھون نے کہا مین نبی صلعم کے پاس آیا مینے آپ کو فرماتے سنا کہ مسلمان بھائی ہو مسلمان کا جب کوئی مسلمان
اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو چاہیے کہ اوس سے بہتر جواب دے اور ماعون کو منع کرے راوی نے
کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ ماعون کیا چیز ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھر اور لوہا اور پانی اور مثل اسکے اور چیزین۔

(سیدنا) **علی ابو علی ہلالی** (رضی اللہ عنہ)

سفیان بن عیینہ نے علی بن علی ہلالی سے انھون نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس بیماری کی حالتین حاضر ہوا جسین آپکی وفات ہوئی حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے تھین وہ رونے لگین حتے کہ اونکی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھکر فرمایا ای میری پیاری فاطمہ کیون روتی ہو انھون نے عرض کیا اسلیئے کہ آپکے بعد مجکو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے آپنے فرمایا ای میری پیاری کیا تجھکو نہین معلوم ہے کہ اللہ تعالی پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو اونمین سے تیری باپ کو پسند کیا پھر دوسری بار متوجہ ہوا تو تیرے شوہر کو پسند کیا اور میری طرف وحی بھیجی کہ مین تیرا نکاح اون سے کر دون - ابو نعیم اور ابو موسی نے اسکو ذکر کیا ہے

(سیدنا) **علی** (رضی اللہ عنہ)

بن ہبار - انکی اسناد مین نظر ہے ہشیم نے ابی معشر سے اونھون نے یحیی بن عبد الملک بن علی بن ہبار بن اسود سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار علی بن ہبار کے گھر کی طرف گذرے تو وہان دف کی آواز سنی آپنے پوچھا یہ کیا ہے لوگون نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا یہ نکاح ہے نہ کہ زنا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث مین علی بن ہبار کے ذکر کی کوئی اصل نہین ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن عبید اللہ عذری نے عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن ہبار بن اسود سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے اپنے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونون نے علی کا ذکر نہین کیا -

باب العین والمیم

(سیدنا) **عمار** (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید ابو زہیر ثقفی - ابو بکر بن ابی زہیر کے والد ہین - انکی اسناد مین اس طرح مذکور ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ انکا نام معاذ ہے - حاکم یعنی ابو احمد نیشاپوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) **عمار** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد قرظ موذن - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ان سے ابو امامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اولاد سعد نے جو خود انکے بیٹے تھے روایت کی ہے - عبد الرحمن بن سعد نے عمر بن حفص بن عمار بن سعد سے انھون نے اپنے

والد سے انھون نے انکے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے گیا ہو یہ ابن مندہ کا قول تھا مگر ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ عمار صحابی نہین ہین انھون نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہو اسکو بہت لوگون نے ابن کاسب سے نقل کرکے بیان کیا ہو اور ابونعیم نے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے اور عمر بن سعد کوان سبھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے سعد قرظ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مینھ برسنے کی حالت مین مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے[۱]

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن عبید خثعمی اور بعض لوگ انکو عمارہ کہتے ہین شمار انکا اہل شام مین ہو ان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت مین پانچ فتنہ ہونگے اس حدیث کو حبان ابن ہلال سے سلیمان ابن کثیر سے انھون نے داؤد سے روایت کیا ہو (عمار کا نام چھوڑ دیا ہو) حالانکہ یہ غلط ہو صحیح وہی ہو جو حماد بن سلمہ نے اور حجاج بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہو اور انھون نے عمار سے روایت کی ہو جو اہل شام مین سے ایک شخص اور قبیلہ خثعم سے ایک بزرگ تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن غیلانی بن سلمہ ثقفی - یہ اور انکے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون عمواس مین وفات پائی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مجھے یہ پتہ نہین چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی -

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن کعب بن ابی الیسر انصاری - انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہو مگر صحیح نہین ہو ان سے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن علی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری - کینت انکی ابونملہ تھی غزوہ بدر مین شریک تھے - ابن ابی داؤد نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو مگر اور لوگون نے اسمین اختلاف کیا ہو - یہ اپنی کینت سے مشہور ہین عنقریب کینت کے باب مین انکا ذکر کیا جائے گا - ان کی حدیث یہ ہو کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے

[۱] حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث متروک العمل ہو انکے نزدیک سوا مزدلفہ اور عرفات کے کسی دوسرے مقام اور وقت مین دو نمازونکا ایک ساتھ پڑھنا جائز نہین ہو دلائل انکے کتب فقہ مین مذکور ہین ۱۲

بیان کرین اوسکی تصدیق نہ کرو۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ انکا نام عمارہ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

ابن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وذیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر اکبر بن یام بن عنس بن مالک بن ادد بن زید بن لیشجب مذحجی عنسی کینت انکی ابوالیقظان تھی۔ یہ اون لوگون مین ہین جنھون نے سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کی تھی قبیلہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ انکی والدہ سمیہ تھین اور وہ پہلی خاتون ہین جو اللہ عزوجل کی راہ مین شہید کی گئیں یہ اور انکے والد اور انکی والدہ سب سابقین مین سے تھے حضرت عمار تیس سے کچھ زائد آدمیون کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اون لوگون مین سے ہین کہ جو اللہ کی راہ مین بے حد ستائے گئے۔ واقدی وغیرہ علما نسب و تاریخ نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمار کے والد یاسر عرنی قحطانی مذحجی تھے جو قبیلہ عنس کی ایک شاخ ہی مگر حضرت عمار بنی مخزوم کے غلام تھے وجہ اوسکی یہ تھی کہ انکے والد نے قبیلہ بنی مخزوم کے کسی شخص کی لونڈی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اوسی سے پیدا ہوئے تھے (لہذا اوس لونڈی کے مالک نے انکو بھی اپنا غلام بنالیا) حضرت یاسر کے مکہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور اون کے دو بھائی جنکا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے گمشدہ بھائی کی تلاش مین نکلے (تلاش کرنیکے بعد) حارث اور مالک تو یمن لوٹ گئے مگر یاسر مکہ ہی مین رہ گئے اور انھون نے ابو حذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے حلف کی دوستی کرلی اور اونہی کی لونڈی سے نکاح کرلیا جنکا نام نامی سمیہ تھا حضرت عمار اونہی سے پیدا ہوئے ان کے پیدا ہونے کے بعد ابو حذیفہ نے انکو آزاد کردیا اسیوجہ سے عمار بنی مخزوم کے غلام کہے جاتے ہین مگر دراصل انکے والد قبیلہ عنسیہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کرچکے۔ حضرت عمار اسوقت اسلام لائے تھے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین پوشیدہ تھے یہ اور صہیب بن سنان دونون ایک ہی وقت مین اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہین کہ مینے صہیب بن سنان کو ارقم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس گھر مین تھے مینے صہیب سے پوچھا کہ تم یہان کیون کھڑے ہو صہیب نے کہا تم کیون آئے ہو مینے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤن اور انکی باتین سنون صہیب نے کہا مین بھی یہی چاہتا ہون چنانچہ ہم دونون سردار دو عالم کے حضور مین گئے آپنے ہمین اسلام کی ترغیب دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ انکے دونون بزرگون کا اسلام تیس سے کچھ زائد آدمیون کے بعد ہوا تھا یحیی بن معین نے اسمعیل بن مجالد سے اونھون نے مجالد سے اونھون نے بیان سے اونھون نے دبرہ سے اونھون نے ہمام سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مینے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپنے اسلام لانے کے بعد) دیکھا تو

آپکے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتین اور ابو بکر صدیق تھے۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگون نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ بلالؓ خبابؓ صہیبؓ عمارؓ عمار کی (والدہ اقبال) والدہ سمیہؓ انکی ہجرت حبشہ مین لوگون نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ مین یہ بہت ستائے گئے ہین ابو محمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ کرتیی نے اپنی سند کو ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ تک پہونچا کر اللہ عزوجل کے اس قول من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق مین نازل ہوئی ایک مرتبہ انکو مشرکون نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہانتک کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی[1] برائی بیان کی اور اونکے معبودون کی تعریف کی اوسوقت کافرون نے انکو چھوڑ دیا پھر جب وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت ہی بُری خبر ہے مین اسوقت اس سبب سے زندہ بچکر آیا کہ مینے آپکی برائی بیان کی اور اون کے معبودون کی تعریف کی حضرت نے پوچھا کہ تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو انھون نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر کچھ مضائقہ نہین اگر اب وہ تم سے ایسا کرین تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔ ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ اونھون نے کہا کہ مجھسے عمار بن یاسر کی اولاد مین سے چند لوگون نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے لوگون نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھین یہانتک کہ اون لوگون نے اونکو مار ڈالا۔ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار اور اونکی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ مکہ کے مقام رمضہ مین مارے جارہے تھے حضرت نے فرمایا کہ اے آل یاسر صبر کرو تمھارے آرام کی جگہ جنت ہے نیز ابو جعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبداللہ بن عون سے اونھون نے محمد بن سیرین سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ روتے تھے اور اپنی آنکھیں مل رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا حال ہے کیا کافرون نے تمھین پکڑ کر

---

[1] فیصہ مسئلہ تقیہ مین ایسے گھبرا گئے ہین اور اس مسئلہ کی شناعت جو بالکل کھلی ہوئی تھی مگر اونکو نظر آتی تھی جب اون کو بتائی گئی تو ہر طرف سے لاچار ہو کر کہنے لگے کہ تقیہ خود سنیون کے یہان بھی جائز ہے اور اس جواز کے ثبوت مین آیہ کریمہ الا من اکرہ اور بعض صحابہ کا فعل مثل حضرت عمار بن یاسر وغیرہ کے پیش کرتے ہین مگر یہ دشمنان عقل و دین اتنا نہین سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ مین ہمارا اور اونکا اختلاف کیا ہے۔ ہمارے یہان تقیہ رخصت ہے اور اونکے یہان عزیمت اور عزیمت بھی اس درجہ کی کہ تمام فرائض سے اوسکا درجہ بڑھا ہوا ہے اسکی تارک پر خروج از ایمان کی وعید دوسرے یہ کہ یہان رخصت کے لوضع تبعین اونکے یہان مواضع غیر تعین بلکہ مبتلا بہ کی رائے پر مفوض رخصت اور عزیمت مین جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے رخصت کے فاعل کو کسی قسم کے ثواب کا استحقاق نہین ہوتا بر خلاف عزیمت کے اور رخصت پر عمل کرنا پیشوایان دین اور ہادیان شرع متین کے لیے قطعاً ناجائز ہے چہ جائیکہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کما لا یخفی بہ الزناد کہ ۱۲ منہ

پانی مین غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر اب پھر وہ ایسا کرین تو تم پھر ایسی کہدینا نیز ابوجعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حکیم جبیر نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانون کو ایسا ستاتے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑدینے مین معذور سمجھے جاتے انھون نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے بھوکھا رکھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اوٹھکر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہین اوسکو منظور کرو اور کہو کہ لات اور عزی ہمارے معبود ہین اللہ ہمارا معبود نہین ہی جب وہ ایسا کہدیتے تو چھوڑے جاتے تھے یہانتک کہ اگر کوئی مزدور اوس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہی اللہ تیرا معبود نہین جان بچانیکے لئے اسکا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنے اسناد کے ساتھ ہمکو خبر دی انھون نے یونس بن بکیر سے اونھون نے ابن اسحاق سے اون لوگون کے نامون کی بابت روایت کی جو بنی مخزوم سے بدر مین شہید ہوئے کہ اون مین عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگون نے بیان کیا ہی کہ عمار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ مین شریک تھے۔ ہمین ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فقیہ ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قیسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے فریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے اونھون نے ربعی بن حراش کے غلام سے اونھون نے حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرو اور عمار کی روش سیکھو اور ابن ام عبد (یعنی عبداللہ ابن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔

ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد بن حنبل تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید ابن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن حوشب نے سلمہ بن کہیل سے اونھون نے علقمہ سے اونھون نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان مین کچھ گفتگو ہوئی مینے اونکو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اسکے بعد مین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اسوقت میری شکایت کر رہے تھے وہان بھی مینے اونکو کچھ سخت باتین کہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہین بولتے تھے عمار رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی

حالت نہیں دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اوس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اوسکو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اوسوقت مجھکو دنیا مین اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھسے راضی ہوجاوین چنانچہ مین وہان سے نکل کر عمار سے ملا (اور اون سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہو گئے۔

ہمین عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابو اسحق سے انھون نے ہانی بن ہانی سے اونھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمار (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی حضرت نے اونکو یہ الفاظ کہکر اجازت دی مرحبا بالطیب المطیب (ترجمہ جگہ بہت کشادہ ہو اوس پاک اور پاکیزہ کے لیے)
ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسے ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کوفی بیان کیا کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسی نے عبد العزیز بن سیاہ سے انھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے عطا بن یسار سے اونھون نے عائشہ صدیقہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتین پیش کیجاتی ہین تو وہ اوسی بات کو اختیار کرتے ہین جنمین رشد زیادہ ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمن سے اونھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ای عمار خوش ہو تم کو گروہ باغی قتل کریگا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے اور حذیفہ سے مروی ہی اور شعبہ نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ ای کنکٹے غلام؟ حضرت عمار نے کہا میرے کان کی خبر اسقدر مشہور ہوگئی شعبہ نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمار کا کان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ مین کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہی صحیح یہ ہی کہ کان اون کا جنگ یمامہ مین (بعہد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہین جنھون نے مسجد بنائی ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ سے وہ حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جب مدینہ تشریف لائے تو بوقت چاشت وہان پہونچے تھے حضرت عمار نے کہا بڑی ضرورت ہو کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی جگہ ایسی بنا دین جہان آپ دوپہر کو سایہ مین بیٹھین اور وہین آپ نماز پڑھین چنانچہ چند پتھر جمع کئے اور مسجد قبا کی نیا ڈالی پس یہ سب سے پہلی مسجد ہی جو بنائی گئی اور حضرت عمار نے اوسکو بنایا۔ ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسی (ترمذی) تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن علی نے وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے اونھون نے عزرہ سے اونھون نے سعید بن عبد الرحمن بن ابزی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت کر کے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو حکم دیا تھا کہ تیمم مین صرف چہرہ اور ہتیلیون پر مسح کرنا چاہیے۔

حضرت عمار مسیلمہ کذاب کی لڑائی مین شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مینے عمار بن یاسر کو جنگ یمامہ مین ایک بلند پتھر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ای مسلمانو کیا جنت سے بھاگتے ہو یہان آؤ یہان آؤ مین عمار بن یاسر ہون میرے پاس آؤ حضرت ابن عمر کہتے تھے مین اونکے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت نازہ کٹا ہوا لٹک رہا تھا اور وہ اوسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمار کے مناقب بہت مروی ہین مگر ہم یہان اسی مقدار پر قناعت کرتے ہین۔

انکو حضرت عمر بن خطاب نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ اما بعد فانی قد بعثت الیکم عمارا امیرا وعبد اللہ بن مسعود وزیرا ومعلما وہما من نجبار اصحاب محمد فاقتدوا بہما ترجمہ بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ مینے عمار کو تمپر حاکم بنا کر اور عبد اللہ بن مسعود کو اونکا وزیر اور تمھارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہی یہ دونون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب مین سے ہین پس تم سب ان دونون کی پیروی کرو) جب حضرت عمر نے حضرت عمار کو اس عہدہ سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہوگئے ہو انھون نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے ناخوش ہوئے تھے معزول ہونے سے ناخوش نہین ہوئے بعد اوسکے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین رہنے لگے اور اونکے ساتھ جنگ جمل اور صفین مین شریک ہوئے جنمین انھون نے بڑے کار نمایان کئے ابو عبد الرحمن سلمی نے بیان کیا ہی کہ ہم جنگ صفین مین حضرت علی کے ساتھ تھے ہمنے دیکھا کہ جس طرف عمار جھکتے تھے تمام اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمار ان سب کے رہنما ہین ہم نے اوس دن عمار سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہہ رہے تھے کہ ای ہاشم تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی باڑھ کے نیچے ہی آج مین جا کر اپنے دوستون سے ملون گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملونگا اور اونکے دوستون (یعنی ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم سے) ملونگا واللہ اگر یہ لوگ ہمکو مارین

اور مقام ہجر تک مارتے ہوئے چلے جائین تب بھی مین یہی سمجھونگا کہ مین حق پر ہون اور یہ لوگ باطل پر ہین ۔ ابوالبختری نے بیان کیا ہی کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین مین کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے لاؤ چنانچہ لوگ دودھ لے گئے حضرت عمار کہنے لگے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے فرما گئے ہین کہ تمھارا آخری شربت دنیا مین دودھ ہوگا بعد اسکے انھون نے لڑنا شروع کیا اور شہید ہوگئے اوسوقت انکی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہی ۹۳ سال کی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ ۹۱ سال کی ۔

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل مین شریک تھے مگر انھون نے تلوار میان سے نہین نکالی اور صفین مین بھی شریک تھے مگر وہ لڑے نہین اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہو جائین گے مین دیکھ لونگا مین دیکھونگا کہ ان کو کون قتل کرتا ہی کیونکہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ عمار کو گروہ باغی قتل کریگا چنانچہ جب حضرت عمار شہید ہوگئے تو خزیمہ نے کہا کہ اب مجھکو گمراہی (مخالفین کی) ظاہر ہوگئی اسکے بعد وہ آگے بڑھے اور لڑنا شروع کیا یہانتک کہ وہ بھی شہید ہوگئے ۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انھون نے یہ وصیت کی کہ مجھکو انھی کپڑون کے ساتھ دفن کر دینا مین انھی کپڑون کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤنگا انکے قاتل کے نام مین اختلاف ہی بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکو ابوالغادیہ مزنی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ مارا تھا جس سے یہ گر گئے جب یہ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آکر سر کاٹ لیا وہ دونون آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ مینے قتل کیا حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونون دوزخ کے لیے لڑتے ہین (یعنی وہ کہتا ہی مین دوزخی ہون وہ کہتا ہی مین دوزخی ہون) واللہ مین اسوقت آرزو کرتا ہون کہ کاش آج سے بیس برس پہلے مین مرگیا ہوتا ۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خولانی اور شریک بن سلمہ مرادی نے ملکر انکو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۷ھ مین یہ واقعہ پیش آیا حضرت علی نے انکو انھی کپڑون مین دفن کیا اور غسل بھی نہین دیا اور اہل کوفہ نے روایت کی ہی کہ حضرت علی نے انکی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہی کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اوس کو غسل نہ دیا جائے ۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گون تھا قد کچھ لانبا تھا آنکھین بڑی بڑی تھین سینہ کشادہ تھا بال سفید ہوگئے تھے اور اونکا رنگ بدلتے تھے بعض لوگون کا بیان ہی کہ اونکے سر مین بال نہ تھے صرف چند بال اونکے سر کے آگے والے حصہ مین تھے ۔

ان سے بہت حدیثین مروی ہین ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابوموسی نے اور جابر نے اور ابوامامہ نے اور ابوالطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور منجملہ تابعین کے انکے بیٹے محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اور ابوبکر بن عبدالرحمن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابووائل نے اور علقمہ نے اور زر بن حبیش نے اور نیز اور لوگون نے احادیث کی

روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عُمارہ** (رضی اللہ عنہ)

یہ عمارہ بن احمر مازنی ہین۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ مین انکا ذکر کیا ہی۔ قتیلہ بنت جمیع نے یزید بن حنفیہ سے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہی اونھون نے کہا مینے عمارہ بن احمر مازنی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگون نے مجھپر حملہ کیا اور اونٹ ہانک لے گئے تقسیم کرنے کے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے واپس کردیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمارہ** (رضی اللہ عنہ)

بن اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری ہین ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا ذکر کیا ہی اور تحویل قبلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہی اور ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عمارہ بن اوس بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ مگر اول زیادہ صحیح ہی اور یہ کوفی ہین زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہی۔ ابوالفضل مخزومی فقیہ نے اپنی اسنا ابی یعلی موصلی تک پہونچاکر ہمکو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انھون نے زیاد بن علاقہ سے انھون نے عمارہ بن اوس سے روایت کی۔ اور انھون نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی انھون نے کہا مین اپنے مقام مین تھا کہ مینے سنا ایک منادی دروازہ پر ندا کر رہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ تبدیل کردیا پس میرے سامنے آیا اور مردون اور عورتون اور لڑکون نے بیت المقدس کی طرف بھی نماز پڑھی اور کعبہ کی طرف بھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمارہ** (رضی اللہ عنہ)

بن ثابت انصاری۔ بھائی ہین خزیمہ بن ثابت کے انکا نسب انکے بھائی کے ذکر مین پہلے مذکور ہوچکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہی یونس نے زہری سے اونھون نے ابن خزیمہ سے اونھون نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہی کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب مین دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کررہے ہین خزیمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ خواب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کرلو پس اونھون نے آپکی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابوالیمان نے شعیب سے اس کو روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ اون کے چچا نے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے تھے اس کو اسی طرح اون سے بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی پھر بنی نجار سے بھائی ہین عمرو بن حزم کے اور انکی مان خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوذان ہین۔ یہ سب لوگون کے نزدیک اون ستر لوگون مین سے ہین جنھون نے لیلۃ العقبہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور محرز بن نضلہ کے درمیان اخوت کرادی تھی۔ یہ جنگ بدر مین شریک ہوئے ہین مگر انکے بھائی عمرو نہین شریک ہوئے اور نیز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور فتح مکہ مین بنی مالک بن نجار کا علم انکے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال مین شریک تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ابن لہیعہ نے یزید بن محمد سے روایت کی اونھون نے زیاد بن نعیم سے اونھون نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتین ہین جو شخص اونپر عمل کریگا مسلمانون مین سے ہوگا اور جو شخص ایک بات بھی اون مین سے چھوڑ دیگا تو تین باتین اوسکو نفع نہ کرینگی۔ یہ مینے عمارہ سے پوچھا وہ کون چار باتین ہین اونھون نے کہا نماز زکوۃ رمضان کے روزے اور حج انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزن بن شیطان باہلی۔ انھون نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے انکے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہی ابو بکر اسماعیلی نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی۔ خالد بن سنان کی حدیث، ونار الحدثان روایت کرتے تھے انکی روایت سے اس حدیث کو ابو سعید نقاش نے عجائب مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن ابی حسن انصاری مازنی صحابی تھے انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ اور ابو احمد نے اپنی تاریخ مین کہا ہی کہ یہ صحابی اور عقبی بدری ہین ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہی اور ابو نعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسکو ذکر کیا ہی در اوسین نظر ہی اور ابو عمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادا ہین عمرو بن یحیی مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے۔ صحابی ہین اور انکی روایت ہی اور انکے باپ ابو الحسن عقبی بدری تھے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہدا ہین انکی ماں خولہ بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہین حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ حمزہ کی

کنیت اور انکے بیٹے یعلی کے ساتھ تھی حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی حمزہ کے دونون بیٹون عمارہ اور یعلی کے بھائی بھی تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونون سے کوئی روایت مجھکو معلوم نہین ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن راشد بن مسلم جعفر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے انکا تذکرہ یحیی بن یونس نے کیا ہے اور انکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ یہ تابعین مین سے ہین انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رویبہ ثقفی قبیلہ بنی جشم بن ثقیف سے ہین کوفی ہین ان سے انکے بیٹے ابوبکر اور ابواسحاق سبیعی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسی سلمی تک پہونچاکر ہمکو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے جبکہ بشر بن مروان نے خطبہ پڑھتے وقت دعا مین ہاتھ اوٹھائے تو عمارہ کوفی کہتے ہین کہ مینے کہا اللہ تعالی ان دونون کوتاہ ہاتھون کا برا کرے بلاشبہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے۔ اور ہشیم نے سبابہ سے اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینون نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زعکرہ کندی ہین۔ انکا شمار شامیون مین ہے انکی کنیت ابوعدی ہے ان سے عبدالرحمن بن عائذ وغیرہ نے روایت کی ہے ابواسحاق بن محمد نے اپنی اسناد محمد بن عیسی تک پہونچاکر ہمکو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفیر بن معدان نے بیان کیا انھون نے ابودوس یحصبی کو بیان کرتے سنا انھون نے ابن عائذ یحصبی سے انھون نے عمارہ بن زعکرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے۔ ای میرے غلام میرا غلام وہ ہے جو مجھکو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ انکا نسب انکے باپ کے ذکر مین پہلے بیان ہوچکا۔ یہ جنگ احد مین شہید ہوئے

ابوجعفر بن سمین نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے مجھکو خبر دی اونھون نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے حصین بن عبدالرحمن نے بیان کیا اونھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد مین جب قوم کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپنے فرمایا کہ کون ہی جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عمارہ بن زیاد بن سکن پانچ انصاریون مین سے کھڑے ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک ایک سے لڑنے لگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لڑ رہے تھے سب آخر مین زیاد یا عمارہ بن زیاد نے مقاتلہ کیا حتے کہ زخمی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانون کے ایک گروہ نے آکر اونکو کفارون سے چھڑایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو میرے پاس لاؤ لوگ اونکو آپکے پاس لے گئے آپنے اپنے قدم سے اونکے تکیہ لگا دیا پس اونکی وفات ہوگئی اور اونکا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر تھا۔ انکا ذکر شہیدان بدر مین نہین کیا گیا ہی اور ہشام بن کلبی نے کہا ہی کہ عمارہ بن زیاد بن سکن جنگ بدر مین شہید ہوئے اور اونکے باپ زیاد بن سکن جنگ احد مین واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن سعد یا سعد بن عمارہ ابو سعید زرقی۔ انکا ذکر تینون نے سعد بن عمارہ کے بیان مین اسی طرح بطور شک کے کیا ہی اور یہان اونکا تذکرہ نہین کیا اور نہ ابو موسی نے اونکو ابن مندہ سے معلوم کیا اور ہم اونکا ذکر حرف سین مین کر چکے ہین۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبیب سبائی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی اور کہا گیا ہی کہ عمارہ سے ابو عبدالرحمن جبلی نے روایت کی ہی اور وہ اہل مصر سے ہین مجھسے بہت لوگون نے اپنی اسناد ابو عیسی سلمی تک پہونچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا اونھون نے جلاح ابی کبیر سے اونھون نے ابو عبدالرحمن جبلی سے اونھون نے عمارہ بن شبیب سبائی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالی اوسکے لیے نگہبان بھیجدیتا ہی جو صبح تک شیطان سے اوسکی حفاظت کرتے ہین اور اوسکے لیئے دس نیکیان لکھتا ہی جو جنت مین لیجانے والی ہون اور اوسکے دس گناہ مہلک معاف کر دیتا ہی اور اوس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہی۔ ترمذی نے کہا ہی کہ عمارہ بن شبیب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا مجھکو معلوم نہین ہے۔ سبائی سین مہملہ اور بار موحدہ کے ساتھ منسوب ہی سبا کی طرف۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن عامر بن مشنج بن اعور بن قشیر قشیری غیلانی نے اہل شام میں سے قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ بنی قشیر میں سے بہز بن حکیم کے دادا اور عمارہ بن عامر بن مشنج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی ہے۔ مشنج میم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور نون کی تشدید کے ساتھ یہ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اور بعضوں نے کہا ابن عبید اللہ خثعمی اور بعضوں نے کہا عمار بن عبید جنکا ذکر عمار کے بیان میں ہوچکا لیکن عمارہ ہا کے ساتھ صحیح تر ہے داؤد بن ابی ہند نے ان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ پانچ فتنوں کا ذکر کرکے فرمانے لگے جان لو چار فتنے گذر چکے اور پانچواں فتنہ تم میں ہے اے اہل شام۔ اور وہ عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کی ہزیمت کے وقت ہوا۔ اس کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے اور داؤد کے درمیان میں شام کا ایک شخص اور ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن عقبہ بن حارثہ از قبیلہ بنی غفار ابن ملیل الکنانی پھر غفاری۔ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے عبیداللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کرکے مجھکو خبر دی انھوں نے ابن اسحق سے روایت کی انھوں نے شہدائے خیبر کے ناموں کے ذکر میں بیان کیا کہ بنی غفار میں سے عمارہ بن عقبہ بن حارثہ کو ایک تیر لگا جس سے انکی وفات ہوگئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن عقبہ بن ابی معیط ابان بن ابی عمرو ذکوان بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشی اموی بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے ان سے انکے بیٹے مدرک نے روایت کی انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ بعض لوگوں کو یہ خوشبو جو تیرے ہاتھ میں ہے مانع ہوتی ہے پس وہ چلے گئے اور اسکو دھوکر پھر آئے اور بیعت کی۔ عمارہ اور ان کے دونوں بھائی ولید اور خالد مسلمہ فتح سے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے مگر ابوعمر نے انکی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن عمیر الضمری۔ ان سے ابویزید مدنی نے روایت کی ہے۔ ان میں اختلاف ہے اور انکا ذکر عمرو بن عمیر کے بیان میں

کیا جاتا ہے۔ ادسی میں یہ اختلاف انشاءاللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابوغراب۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا انکا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور اونکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ حمیر میں سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابوموسیٰ بن عقبی نے ابن شہاب سے روایت کرکے بیان کیا۔ اور یہ انصار میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن معاذ بن زرارہ انصاری ابومخلد۔ بعضوں نے کہا یہ اونکا نام ہے صحابی تھے۔ یہ ذکر ابوحاتم بستی نے کیا۔ اور ابن ابی خیثمہ نے کہا کہ انکا نام عمارہ ہے۔ اور انکا ذکر ہم کرچکے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابوہمرک بن عمارہ۔ ان سے انکے بیٹے مدرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی جسمیں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بیعت نہیں لی یہانتک کہ اونھوں نے اوس سے اپنے ہاتھ دھوڈالے انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابوعمر کو اوسمیں وہم ہوگیا ہے اسلیے کہ مدرک بیٹے ہیں عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط کے۔ اور نیز انکا تذکرہ ابوعمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے مگر اونھوں نے یہاں کوئی حدیث اون سے نہیں روایت کی اور نہ اون کے بیٹے مدرک کا ذکر کیا تاکہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ دوسرے ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث اون کی لکھی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمر اسلمی (رضی اللہ عنہ)

اور بعضوں نے کہا جہنی بدون نسبت کے ان کا ذکر حضرمی نے وحدان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے چچا قاسم سے روایت کی اونھوں نے وکیع سے انھوں نے اپنے چچا مبارک سے اونھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے یزید بن نعیم سے اونھوں نے جہینہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ اسلام لانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے جسے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو بچا نا تو اوسکے

معاوضہ مین ایک غلام ہو ایک غلام دیکر اوس کو چھڑالے۔ اس کو سفیان بن وکیع نے اپنے باپ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اوسکی لونڈی سے زنا کیا وہ حاملہ ہوگئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت مین ہوا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ سے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہانتک تجھسے ہوسکے اپنے بیٹے کو چھڑالے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے اور اوسکے مولا کو ایک غلام دیدیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اوس کا معاوضہ ایک غلام ہو ایک غلام دیکر اوس کو چھڑالے۔ یہ تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

جمعی۔ انکا نام ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہو اور دونون نے کہا ہو کہ یہ غلط ہو صحیح نام انکا عمرو بن جمح ہو۔ بقیہ بن ولید نے بحیر ابن سعد سے اونھون نے خالد بن معدان سے اونھون نے جبیر بن نفیر سے اونھون نے عمر جمعی سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہو تو اوس سے کچھ کام لیتا ہو تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہو سنو اوس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہو قبل اسکے کہ وہ مرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو علی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ نام انکا عمر جمعی ہو۔ اور ابو علی نے مالک بن سلیمان الہانی سے اونھون نے بقیہ سے اونھون نے ابن ثوبان سے اونھون نے مکحول سے اونھون نے جبیر بن نفیر سے اونھون نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہو تو اوسکو مرنے سے پہلے پاک کر دیتا ہو اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہو اور امام احمد بن حنبل کی مسند مین یہ حدیث اس طرح ہو ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوۃ ابن شریح نے اور یزید بن عبد ربہ نے بیان کیا۔ یہ دونون کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن سعد نے خالد بن معدان سے اونھون نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہو تو مرنے سے پہلے اس سے کچھ کام لیتا ہو کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہو آپ نے فرمایا اوس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہو اور جب وہ اوس عمل صالح مین مشغول ہوجاتا ہو تو اوسی حالتمین اوسکی روح قبض کر لیتا ہو اس حدیث کی روایت مین جو کچھ اختلاف پڑا ہو وہ بقیہ نامی راوی کیوجہ سے ہو۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمی۔ امام مالک بن انس نے ہلال ابن اسامہ سے اونھون نے عطا ابن یسار سے اونھون نے عمر بن حکم سلمی سے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک لونڈی میری بکریان چرایا کرتی تھی مین ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری مینے کم پائی اوس سے پوچھا تو اوسنے کہا کہ اوسے بھیڑیا لے گیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر مین بھی آدمی تھا مینے اوس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور مینے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی - کیا اس لونڈی کو آزاد کر دون (تو وہ نذر پوری ہوجائیگی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لونڈی کو بلاکر پوچھا کہ اللہ کہان ہے لونڈی نے کہا آسمان مین پھر آپنے پوچھا مین کون ہون اوسنے کہا آپ اللہ کے رسول ہین پس آپنے عمر بن حکم سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کردو - اسکے بعد پھر راوی نے کاہنون کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے - بعض لوگون نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات ۸۰ھ مین ہوئی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت مین امام مالک سے غلطی ہوگئی صحیح نام انکا معاویہ ابن حکم ہے - ابن مدینی اور بخاری وغیرہما کا بھی یہی قول ہے -

(سیدنا **عمر** (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین فاروق اعظم رضہ

بن خطاب - بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی - قریشی عدوی کنیت انکی ابو حفص تھی والدہ انکی حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ تھین اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابوجہل کی حقیقی بہن ہوجاوینگی اور پہلی روایت کی بنا پر وہ ابوجہل کی چچازاد بہن ہونگی - ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے حنتمہ کو بنت ہشام لکھا ہے اوسنے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت مین ابوجہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہوجاوینگی حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ ابوجہل اور حارث کی چچازاد بہن ہین ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم حنتمہ کے والد تھے اور ہشام ابوجہل اور حارث کے والد تھے - ہشام کو جد عمر ذو الرمحین[1] کہتے ہین - اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی حقیقی بہن تھین اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھین جو ابوجہل کی بہن کا بیٹا تھا (یعنی ابوجہل ہشام کا مامون تھا) ابو نعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے زبیر نے بیان کیا ہے کہ حنتمہ ہاشم کی بیٹی تھین لہذا وہ ابوجہل کی چچازاد بہن ہوئین جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے - ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب کی نسلین نہین چلین -

[1] ذو الرمحین کے معنی دو نیزہ والا شاید وہ لڑائی مین دو نیزے اپنے پاس رکھتے ہون ۱۲

حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کا نسب نفیل مین جاکر ملجاتا ہی حضرت عمر کی ولادت واقعہ فیل کے ۱۳ برس بعد ہوئی تہی خود حضرت عمر سے روایت ہی وہ کہتے تہے واقعہ فجار اعظم کے چار برس بعد مین پیدا ہوا تہا۔ حضرت عمر اشراف قریش مین سے تہے زمانہ جاہلیت مین سفارت کا عہدہ انہی کو ملتا تہا قریش کا دستور تہا کہ جب ان مین باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ درپیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بناکر بہیجتے تہے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا منافرت کے مضامین بیان کرتا تہا تو حضرت عمر ہی کو اوسکے مقابلہ مین بہیجدیا کرتے تہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون پر نہایت سخت تہے پھر کچھ لوگون کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ ہلال بن یساف نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) چالیس مرد اور گیارہ عورتون کے بعد اسلام لائے اور بعضون نے کہا ہی کہ ۳۹ مرد اور ۲۳ عورتون کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردون کی تعداد چالیس پوری ہوگئی۔ ہم کو ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی اسناد ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ تک پہونچاکر خبردی وہ کہتے تہے ہم کو احمد بن محمد بن احمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تہے ہم کو عبداللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبردی وہ کہتے تہے ہم سے ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تہے ہم سے صفوان بن مغلس نے بیان کیا وہ کہتے تہے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تہے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابوہشام رمانی سے روایت کرکے بیان کیا انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۳۹ مردون اور عورتون نے اسلام قبول کیا تہا اسکے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہوگئے پس جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالی کا یہ قول لیکر نازل ہوئے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین (ترجمہ اے نبی تجھکو اللہ تعالی اور وہ مومنین کافی ہین جنہون نے تیری پیروی کی) اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر نے کہا کہ حضرت عمر ۴۵ مرد اور ۱۱ عورتون کے بعد اسلام لائے اور سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور دس عورتون کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد مکہ مین اسلام ظاہر ہوا۔ ابن زبیر نے کہا کہ ارقم کے گھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس سے کچھ زائد مردون اور عورتون کے مسلمان ہونے کے بعد حضرت عمر نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تہے کہ اے خدا دو شخص عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل مین سے جو تجھکو پسندیدہ ہو اوس سے اسلام کو غلبہ دے۔

ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تہے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تہے ہم سے ابومغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تہے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تہے ہم سے شریح بن عبید نے بیان کیا

وہ کہتے تھے عمر بن خطابؓ نے کہا کہ اسلام لانے کے قبل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعرض کرنیکے لیئے نکلا تو مینے آپ کو مسجد مین پایا مین آپکے پیچھے کھڑا ہوگیا آپ نے سورہ الحاقہ پڑھنا شروع کیا مجھکو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور مینے کہا واللہ یہ شاعر ہین جیسا کہ قریش کہتے ہین آپنے پڑھا انہ لقول رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلا ما تومنون (ترجمہ یہ بزرگ رسول کا قول ہے اور شاعر کا کلام نہین تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو) مینے کہا یہ کاہن ہین آپنے پڑھا و لا بقول کاہن قلیلا ما تذکرون تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین اخیر سورہ تک ترجمہ اور نہ کاہن کا کلام ہے تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب العالمین کی طرف سے اس کا نزول ہے اور اگر ہمپر کوئی بات افترا کرتا تو ہم اوس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اوسکی رگ قلب کاٹ دیتے اور تم مین سے کوئی اوس کا بچانیوالا نہو سکتا) پس اسلام میرے دل مین بخوبی اوتر گیا۔

ہم کو نبیل ابو القاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن مصری تغلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابو طالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابو القاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ اونکے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی اور مین سن رہا تھا وہ دونون کہتے تھے ہم کو فقیہ ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابو العلا مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سفیان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مینے اسحق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی اونھون نے کہا اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کرکے اس کو بیان کیا اونھون نے اونکے دادا اسلم سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن خطابؓ نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ مین تم کو بتاؤن کہ میرے اسلام کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ ہمنے کہا ہان۔ حضرت عمر نے کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سب لوگون سے زیادہ شدت کرنیوالا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنون مین دوپہر کے وقت مکہ کی ایک گلی مین جا رہا تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھسے ملا اور پوچھنے لگا اے ابن خطاب کہان جاتے ہو تم اپنے کو ایسا (یعنی سخت مخالف اسلام) خیال کرتے ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) خود تمھارے گھر مین آچکا ہے کہا کیا اوسنے کہا کہ تمھاری بہن نے تبدیل مذہب کر دیا (یعنی اپنا مذہب چھوڑکر اسلام قبول کر لیا) مین غضبناک ہوکر لوٹا اوس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو دو (مفلس) آدمیون کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی ایسے شخص کی کفالت مین کر دیتے تھے جس کو قوت ہو وہ اوسکی کفالت مین رہتے اور اوسکے کھانے مین سے کھاتے تھے چنانچہ میری بہن کے شوہر کی کفالت مین بھی دو آدمی کر دیئے تھے مینے وہان آکر دروازہ کھٹکھٹایا (اندر سے) کسی نے پوچھا کون ہے مینے کہا ابن الخطاب اور (مکان کے اندر) کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ مین قرآن پڑھ رہے تھے میری

آواز سنکر جلدی سے منتشر ہوگئے اور (گھبراہٹ مین) وہ صحیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھولدیا
مینے جو کچھ میرے ہاتھ مین آیا اوٹھا کر اوس سے اوس کو مارنا شروع کیا یہانتک کہ اوسکے خون بہنے لگا جب اوس نے خون
دیکھا تو رونے لگی اور کہا ای ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو مین تو مسلمان ہو چکی۔ مین اوسی غصہ کی حالت مین ایک
تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی مینے پوچھا یہ کون کتاب ہی مجھکو دے اوس نے کہا مین
تمکو یہ کتاب ندونگی کیونکہ تم اوسکے لائق نہین ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ ظاہر ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک
لوگون کے سوا کوئی نہین چھو سکتا مین اون سے جھگڑتا رہا حتے کہ اونھون نے مجھکو وہ کتاب دیدی۔ اوسمین بسم اللہ الرحمن
الرحیم مین نے پڑھی تو بیخود ہو گیا اور کتاب ہاتھ سے پھینکدی جب میرا دل قابو مین آیا تو اوسمین آیہ سبح للہ ما فی السموات
والارض وہو العزیز الحکیم دیکھی اور جب مین اللہ عزوجل کے نامون مین سے کسی نام پر پہونچتا تو بیخود ہو جاتا پھر آپے مین
آتا یہانتک کہ آیہ آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ ان کنتم مومنین تک پہونچا پس مینے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد
ان محمدا رسول اللہ پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سنکر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر کہا ای ابن خطاب
تمکو بشارت ہو اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشنبہ کے دن یہ دعا کی تھی کہ ای اللہ دو شخصون مین سے ایک سے یعنی
عمرو بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے اسلام کو غلبہ دے اور ہم امید کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمھارے ہی لیے تھی
پس ہم تمکو بشارت دیتے ہین جب ان لوگون نے میرا صدق جان لیا تو مینے اون سے کہا کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام
بتادو اون لوگون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان مین ہین مین وہان آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا کسی نے
پوچھا کون ہی مینے کہا ابن الخطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی اونکو
خبر نتھی اسوجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرات نہین کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھولدو اگر اللہ تعالے اونکے
ساتھ بھلائی چاہتا ہی تو اونکو ہدایت کر دیگا لوگون نے دروازہ کھولدیا اور دو آدمیون نے میرے بازو پکڑ لئے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
قریب آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو اونھون نے مجھکو چھوڑ دیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کرتا پکڑ کر مجھکو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا ای ابن خطاب اسلام لے آ ای اللہ انکو ہدایت دے مینے کہا اشہد ان لا الہ
الا اللہ وانک رسول اللہ پھر مسلمانون نے تکبیر کہی بو کہ کی گلیون مین سنی گئی (یعنی مسلمانون نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہی کہ مکہ کی تمام
گلیان گونج اوٹھین) حالانکہ اسکے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اسکے بعد مین چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ مین کسی مسلمان کو (کفارون کے
ہاتھون) مار کھاتے نہین دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب مینے یہ دیکھا تو پھر یہی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانون کو پہونچتی ہی وہ مجکو بھی پہونچے پس
مین اپنے مامون کے پاس جو کفارون مین شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اونھون نے پوچھا کون ہی مینے کہا ابن الخطاب وہ

میرے پاس آئے مینے اون سے کہا تم کو معلوم ہے کہ مین اسلام مین داخل ہو گیا اوںھون نے کہا کیا تمنے ایسا کیا ہے مینے کہا ہان اوںھون نے
کہا ایسا نہ کرو مینے کہا مین تو کر چکا اوںھون نے کہا نہین ایسا نہ کرو اور مجھکو باہر نکالکر دروازہ بند کر لیا مینے کہا یہ کچھ نہین اور دوسرا قریش
مین سے ایک شخص کے یہان آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اوسنے پوچھا کون ہے مینے کہا عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا مینے کہا تم کو خبر ہے کہ
مین اسلام لے آیا اوسنے کہا کیا تمنے ایسا کیا ہے مینے کہا ہان اوسنے کہا ایسا نہ کرو مینے کہا مین تو کر چکا اوسنے کہا نہین ایسا نہ کرو پھر وہ
اوٹھکر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا جب مینے یہ دیکھا تو مین لوٹ آیا مجھسے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا
چاہتے ہو مینے کہا ہان اوسنے کہا جب لوگ حرم کعبہ مین جمع ہون تو تم فلان شخص کے پاس جو رازکو نہین چھپاتا ہے جاؤ اور اوس سے
چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہدو وہ غل مچادیگا اور تمھارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دیگا پس جب لوگ کعبہ مین جمع ہوئے تو
مین اوسی شخص کے پاس گیا اور اوس سے چپکے سے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ مین مسلمان ہو گیا اوسنے باواز بلند پکار کر کہنا شروع کیا کہ
ای لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام مین داخل ہو گئے پس لوگ مجھکو مارنے لگے اور مین بھی اونکو مارنے لگا میرے ماموں نے
پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا ابن الخطاب وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستین سے اشارہ کر کے کہا ای لوگو مین اپنے بھانجے کو پناہ دیتا
ہون لوگ مجھسے الگ ہٹ گئے اور مین نہین چاہتا تھا کہ (کفارون کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھون مگر مجھے دیکھنا پڑتا
تھا اور مین نہ مارا جاتا تھا مینے کہا یہ کچھ نہین ہے کہ مجھکو بھی وہی تکلیف پہونچے جو مسلمان پر ہے مین خاموش رہا جب کہ لوگ حرم
کعبہ مین جمع ہوے مین اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا سنئیے اوںھون نے کہا کیا سنون مینے کہا آپ کی پناہ کو مین واپس
کرتا ہون اوںھون نے کہا او میرے بھانجے ایسا نہ کرو مینے کہا نہین ایسا ہی ہوگا اوںھون نے کہا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو اسکے بعد
مین مارتا اور مار کھاتا رہا یہانتک کہ اسلام کو خدا نے غالب کر دیا۔

ہمکو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی اوںھون نے ابن اسحاق سے روایت
کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جبکہ وہ مشرک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتار کرنے کے لیے
بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے نیچے ایک گھر مین تھے۔ عمر کو راستہ مین نحام جو پہلے اسلام لا چکے تھے ملے یہ نحام
نعیم بن عبد اللہ ابن اسید ہین اور اسید بھائی ہین بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکائے ہوے تھے نحام نے پوچھا ای عمر کہان کا ارادہ ہے
عمر نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جاتا ہون جسنے قریش کے دانشمندون کو بے عقل بتایا اور اونکے معبودون کو گالیان
دین اور اونکی جماعت کی مخالفت کی نحام نے کہا ای عمر قسم ہے خدا کی تم بہت برے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو۔
آخر کو عمر نے کہا مین خیال کرتا ہون کہ تو بھی اسلام مین داخل ہو گیا اور اگر مجھے یقیناً تیرا مسلمان
ہونا معلوم ہو جاتا تو مین تجھی سے ابتدا کرون (یعنی پہلے تجھی کو قتل کر دون) نحام نے جب دیکھا کہ عمر باز آنیوالے نہین تو کہا مین

تم کو خبر دیتا ہون کہ تمھارے اعزہ مسلمان ہو گئے اور تم کو اور تمھارے طریقہ ضلالت کو چھوڑ دیا جب عمر نے یہ سنا تو پوچھا کہ وہ کون کون
لوگ ہین نحام نے کہا کہ تمھاری بہن اور انکے شوہر اور تمھارے چچا کے بیٹے عمر وہان سے چلے اور اپنی بہن کے یہان آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب مین سے وسعت والون کو حاجتمندون کا متکفل کر دیتے تھے اور خباب بن ارت کو عمر کی بہن کے
شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کفالت مین کر دیا تھا اور اللہ تعالے نے طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی نازل کی تھی اسکے بعد
راوی نے اوسی واقعہ کے مثل ذکر کیا جو پہلے بیان ہو چکا اور اوسمین کچھ زیادتی اور کی ہے ابن اسحاق کہتے ہین کہ عمر نے اسلام لاکر
کہا خدا کی قسم جیسا ہم کفر کی حالت مین کفر کا اظہار کرتے تھے اوس سے زیادہ اب اسلام کی حالت مین ہکو اسلام کے اظہار کا
حق ہے پھر اگر ہماری قوم ہمپر ظلم و تعدی کرنا چاہیگی تو ہم اوس سے لڑینگے اور اگر ہماری قوم انصاف کریگی تو ہم قبول کرینگے پھر حضرت
عمر اور اونکے ساتھی مسجد مین آکر بیٹھے ۔ اور جب قریش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام دیکھا تو بہت پریشان ہوئے ابن اسحاق
نے کہا مجھسے نافع نے ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر بن الخطاب اسلام لائے تو (لوگون سے) پوچھا
کہ اہل مکہ مین سے کون شخص سب سے زیادہ بات کو شائع کر دینے والا ہے لوگون نے کہا جمیل بن معمر۔ حضرت عمر چلے اور مین بھی
انکے پیچھے پیچھے چلا اور مین (اوسوقت) لڑکا تھا (مگر) جو کچھ دیکھتا اوس کو سمجھتا تھا۔ حضرت عمر جمیل بن معمر کے پاس آئے اور کہا
اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ مین اسلام لے آیا خدا کی قسم آپ اور کچھ نہ کہنے پائے تھے کہ جمیل کھڑا ہو گیا اور چادر کھینچتے ہوئے چلا حضرت
عمر بھی اوسکے پیچھے پیچھے چلے اور مین بھی اپنے باپ (یعنی عمر) کے ساتھ تھا جمیل مسجد کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور بلند آواز
سے چلا کر کہنے لگا اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گیا حضرت عمر نے اوس سے کہا تو جھوٹ کہتا ہے مینے تو اسلام قبول کیا پھر لوگون نے
حضرت عمر پر ہجوم کی اور اونکو مارنے لگے اور حضرت عمر بھی لوگون کو مارنے لگے حتی کہ آفتاب سر پر آ گیا (یعنی دوپہر ہو گئی)
حضرت عمر تھک گئے اور لوگون نے اونپر حملہ کیا حضرت عمر کہنے لگے جو کچھ تم سے ہو سکے کرو قسم ہے خدا کی اگر ہم تین سو ہوتے تو
کعبہ کو یا تم ہمارے لئے چھوڑ دیتے یا ہم تمھارے لئے۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جسنے حضرت عمر کو پناہ دی وہ عاص بن وائل ابو عمرو بن عاص سہمی ہین اور حضرت عمر نے اونکو
اپنا ماموں اسوجہ سے کہا کہ عمر کی ماں حنتمہ ہاشم بن مغیرہ کی بیٹی ہین اور حنتمہ کی ماں شفا بنت عبد قیس بن سعد بن سہم سہمیہ ہین
اور ماں کی طرف کے لوگ سب ماموں ہوتے ہین اسی لیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا تھا کہ یہ
میرے ماموں ہین کیونکہ وہ زہری تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی زہریہ تھین اسیطرح حضرت عمر کے دوسرے
ماموں کی نسبت جسنے حضرت عمر کو باہر نکالکر دروازہ بند کر لیا تھا جو یہ قول ہے کہ وہ ابو جہل تھا پس اون لوگون کے قول کی بنا پر
جو یہ کہتے ہین حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی بہن ہین ابو جہل حضرت عمر کا حقیقی ماموں ہوگا اور ان لوگون کے قول کی بنا پر

جو یہ کہتے ہین کہ حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی چچا کی بیٹی ہین ابوجہل حضرت عمر کا ویسا ہی ماموں ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا (یعنی ماں کے کنبے کے سب ماموں ہوتے ہین) حضرت محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمر کا اسلام لانا سنہ ۶ ہجری مین ہوا۔

ہم کو کئی آدمیون نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو حسن ابن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حزرہ یعقوب بن مجاہد نے بیان کیا انھون نے محمد بن ابرہیم سے اونھون نے ابی عمرو ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمر کا نام فاروق کسنے رکھا عائشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو حزرہ حاء مہملہ کو زبر اور زاء معجمہ ساکن اوسکے بعد راء مہملہ پھر ہا)۔

ہمکو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن محمد ازرقی مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن حسن نے ایوب بن موسی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی نے عمر کے زبان و دل پر حق کو قائم کر دیا اور وہ فاروق ہین کیونکہ اللہ تعالی نے اونکی وجہ سے حق و باطل مین تفریق کر دی۔ ابن شہاب نے کہا ہمکو خبر پہونچی ہے کہ سب سے پہلے اہل کتاب نے حضرت عمر کو فاروق کہا۔

ہم کو ابو القاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو شریف ابو طالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابو القاسم حسین ابن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو فقیہ ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحیی بن اخی ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے وائل بن داؤد سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے یزید البہی سے روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ ای اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور یعلی بن عبید اور فضل بن دکین نے بیان کیا یہ سب کہتے تھے ہم سے مسعر نے قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے

عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر کا اسلام لانا ایک فتح تھا اور اونکی ہجرت ایک نصرت تھی اور اونکا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہانتک کہ جب حضرت عمر اسلام لائے اور کافرون سے لڑے تب کافرون نے ہمکو چھوڑا اور ہم کعبہ مین نماز پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی عمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عمر بن سعید سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے مسروق سے اونھون نے منصور سے اونھون نے ربعی سے اونھون نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمر اسلام لائے تو اسلام مثل ایک آنے والے شخص کے تھا کہ اوس سے قوت ہی زیادہ ہوتی جاتی تھی پھر جب حضرت عمر شہید ہوگئے تو اسلام مثل ایک جانے والے شخص کے ہوگیا کہ اوس سے دوری زیادہ ہوتی گئی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت

ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بطور املا کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو روق احمد بن محمد ابن بکر ہزانی نے بصرہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن محمد بن خالد عثمانی نے مصر مین ۲۶۵ھ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن قاسم آملی نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے عقیل بن خالد سے اونھون نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے اونھون نے اپنے باپ سے اونھون نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ مہاجرین مین سے کسی نے چھپکر ہجرت نہ کی ہو مگر عمر بن خطاب نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار گلے مین لٹکائی اور کمان دوش پر لگائی اور تیر ہاتھ مین لئے اور نیزہ بلند کئے ہوئے کعبہ کے پاس آگئے حالانکہ قریش کا گروہ کعبہ کے گرداگرد موجود تھا مگر حضرت عمر نے تمکین کے ساتھ سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم مین آکر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ہر ایک کے دروازہ پر گئے اور ایک ایک دروازہ پر کھڑے ہوکر لوگون سے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اوسکی ما اوس کو روئے اور اوس کا بیٹا ماتم کرے اور اوسکی زوجہ بیوہ ہوجائے تو اوس کو چاہیئے کہ اس وادی کے اوس پار ہم سے ملے۔ حضرت علی کہتے ہین کہ حضرت عمر کے ساتھ صرف وہی لوگ ہوئے جو ضعیف اور کمزور تھے اونکو آپنے تعلیم اور ہدایت کی اور ہجرت کر گئے۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کرکے خبر دی اونھون نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے نافع نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے اپنے باپ عمر بن خطاب سے روایت کی اونھون نے کہا جب ہم لوگ ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو ہم نے اور عیاش

بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ بنی غفار کے چشمہ کے پاس ہم سب ملیں اور جو شخص وہان نہ آوے تو اوسکے ساتھی اوسکو چھوڑ دین پس ہم اور عیاش بن ربیعہ وہان آئے اور ہشام رک گیا جو فتنہ مین پڑ گیا اور ہم لوگ مدینہ چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ عمر بن الخطاب اور عمرو بن سراقہ اور عبداللہ بن سراقہ اور خنیس بن حذافہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور واقد بن عبداللہ اور خولی بن ابی خولی اور ہلال بن ابی خولی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور خالد بن بکیر اور ایاس بن بکیر اور عاقل بن بکیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن عوف مین رفاعہ بن منذر کے یہان اوترے ہمکو ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد حسن بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عمرو بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابی اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے برا بن عازب سے روایت کی اونھون نے کہا کہ مہاجرین مین سے سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر بنی عبدالدار کے بھائی آئے پھر ابن مکتوم آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے پھر عمر بن الخطاب سواری پر آئے ہم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا اونھون نے کہا ہمارے پیچھے آرہے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپکے ساتھ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ جہادون مین شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر احد خندق۔ بیعۃ الرضوان۔ خیبر۔ فتح۔ حنین وغیرہ مین شریک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کفارون پر سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین حضرت عمر کو اہل مکہ کے پاس بھیجنا چاہا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ساتھ جو سخت عداوت مجھکو ہے وہ قریش کو معلوم ہے اسلئے اگر وہ موقع پائینگے تو مجھکو قتل کر ڈالینگے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو نہین بھیجا بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد یونس بن بکیر تک پہونچاکر خبر دی اونھون نے ابن اسحاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر تشریف لیجانے کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ذفار کی طرف چلے تھوڑی دور جاکر اوتر پڑے اور آپکو خبر پہونچی کہ قریش اپنے قافلہ کو بچانے کیلئے آ رہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا نہ کرسکا اور

حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیون کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا جسکا قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر ارباب سیر نے کہا ہے کہ بنی عدی بن کعب مین سے جو لوگ جنگ بدر مین شریک ہوئے منجملہ اونکے عمر بن خطاب بن نفیل بھی ہین اسمین کچھ اختلاف نہین کیا گیا اور حضرت عمرؓ جنگ احد مین بھی شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی اونھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے جب ابو سفیان نے لوٹ جانے کا ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھکر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہو گی ای ہبل عالی ہو یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر اوٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (سفیان کے جواب مین) کہا کہ اللہ سب سے بزرگ اور برتر ہے اوسکے سوا کوئی نہین ہماری طرف کے مقتول جنت مین ہین اور تمھاری طرف کے مقتول دوزخ مین حضرت عمر نے ابو سفیان کو یہ جواب دیا تو ابو سفیان نے کہا اے عمر ہمارے پاس آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے فرمایا جاؤ دیکھو کیا کہتا ہے حضرت عمر اوسکے پاس گئے ابو سفیان نے حضرت عمر سے کہا ای عمر مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ محمد کو مقتل مین لاؤ حضرت عمر نے کہا نہین وہ تیری بات اسوقت سن رہے ہین ابو سفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قمئہ سے زیادہ سچے ہو کیونکہ ابن قمئہ نے اون لوگون سے کہا تھا کہ مین نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا اونھون نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلہ مین رکھا جائے اور تمام آدمیونکا علم دوسرے پلہ مین تو حضرت عمر کا علم بھاری ہو گا مین نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو اونھون نے کہا خدا کی قسم عبد اللہ نے اس سے بڑھکر کہا ہے مین نے پوچھا کیا کہا تھا اونھون نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہو گئی تو علم کے دس حصون مین سے نو حصے جاتے رہے۔ ہمکو اسمعیل بن علی بن جلید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے روایت کر کے بیان کیا اونھون نے زہری سے اونھون نے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اونھون نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مینے رویا مین دیکھا کہ ایک پیالہ دودھ کا مجھکو دیا گیا مینے اوسمین سے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا صحابہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ اسکی کیا تاویل ہے آپنے فرمایا علم۔ ہمکو ابو محمد بن ابی القاسم حافظ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد ابن محمد بن فضل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبد الملک بن عمیر سے روایت کرکے بیان کرتا تھا اونھون نے قبیصہ بن جابر سے روایت کی وہ کہتے تھے خدا کی قسم ہے ابو بکر صدیق سے زیادہ کسی کو رعیت پر رحیم اور رحم دل نہین دیکھا اور نہ عمر بن خطاب سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الٰہی مین فقیہ اور حدود الٰہیہ کا قائم کرنے والا اور لوگون کے دلون مین رعب ڈالنے والا دیکھا اور نہ عثمان بن عفان سے زیادہ کسیکو باحیا دیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع ہمکو ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر بن مزرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسین بن مہتدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید حاتم بن حسن شاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اسمعیل بن ابی خالد سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی اونھون نے کہا طلحہ بن عبید اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نہ اسلام لانے مین ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنے مین لیکن وہ ہم سب سے زیادہ دنیا مین اور ہم سب سے زیادہ راغب تھے آخرت کے۔ کہا اور ہمکو خبر دی ہمارے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی مقربی نے کتابۃً بیان کیا اور ابو مسعود اصبہانی نے اونسے روایت کرکے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو نعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن مغرو دوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم ہے خدا کی حضرت عمرؓ ہم سے ہجرت مین مقدم نہ تھے مگر ہم کو معلوم ہو گیا جس چیز سے اونکو ہم پر فضیلت تھی وہ دنیا مین ہم سے زیادہ زاہد تھے ہم کو ابن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سلمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کرکے خبر دی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اوس کو اپنے ہاتھ پر رکھکر کہنے لگے کہ اگر مین اس کو پی لونگا تو اسکی حلاوت تو جاتی رہیگی مگر اسکی پاداش باقی رہیگی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ شہد ایک شخص کو دیدیا اوسنے اوسکو پی لیا۔

ہمکو ابو محمد قاسم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو اسمعیل بن احمد ابو القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم عیسی بن علی بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داود بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابن ابی غنیہ نے خبر دی یہ یحیی بن عبد الملک بن سلامہ ابن تیمیہ کیمی ہین انھون نے کہا احنف کہتے تھے کہ مین عمر بن خطاب کے ساتھ تھا آپکو ایک شخص ملا اوسنے کہا اے امیر المومنین میرے ساتھ چلئے اور فلان شخص پر میرا انصاف کیجئے کیونکہ اوسنے مجھپر ظلم کیا ہے حضرت عمر نے درہ اوٹھایا اور اوسکے سر پر مار دیا اور کہا تم لوگ امیر المومنین کو بلاتے ہو حالانکہ وہ خود تمہارے کامون کے لیے مستعد ہے اور یہ سنتے ہو کہ جب وہ مسلمانون کے کسی کام مین مشغول ہوتے ہین تب بھی اونکے پاس آکر فریاد کرتے ہو۔ وہ شخص ملامت کرتا ہوا لوٹ کر چلا حضرت عمر نے اوسکو بلا کر درہ اوسکے سامنے ڈالدیا اور فرمایا تو اپنا قصاص لیلے اوسنے کہا نہین مین خدا کے واسطے اور تیرے واسطے درگذر کرتا ہون حضرت عمر نے کہا ایسا نہین ہے بلکہ خدا کے پاس اجر پانے کے لیے خدا کیواسطے درگذر کر اوسنے کہا مین خدا کے واسطے چھوڑے دیتا ہون یہ کہکر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر بعد پھر آیا اور دو رکعت نماز پڑھکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ای ابن خطاب تو پست تھا خدا نے تجھکو بلند کیا او گمراہ تھا خدا نے تجھکو ہدایت کی اور ذلیل تھا خدا نے تجکو عزت دی پھر تجکو لوگون پر حاکم بنایا لیکن ایک شخص تیرے پاس دادخواہی کے لیے آیا اور تو نے اوس کو مارا کل کو جب تو خدا کے پاس جائے گا تو خدا کو کیا جواب دیگا۔ احنف کہتے ہین کہ اس معاملہ مین حضرت عمر اپنے کو اسقدر ملامت کرتے تھے کہ ہمکو یقین ہو گیا کہ تمام زمین والون سے آپ بہتر ہین۔

کہا او ہمارے باپ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر محمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عیسی بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داود بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الجبار بن ورد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر نے اپنے سامنے کھانا (کھانے کے لیے) رکھا تھا کہ غلام نے آکر کہا عتبہ ابی فرقد دروازہ پر کھڑے ہین حضرت عمر نے اونکو آنے کی اجازت دی جب وہ آئے تو حضرت عمر کے آگے روٹی اور زیت دیکھا حضرت عمر نے فرمایا ای عتبہ قریب آؤ وہ قریب گئے حضرت عمر نے اوس کھانے مین سے کچھ اونکو دیا عتبہ اوسکو کھانے لگے تو وہ ایسا بدمزہ تھا کہ عتبہ اوسکو نگل نہ سکے اور کہنے لگے ای امیر المومنین کیا آپکے لیے مائدہ نہین ہے آپنے کہا کیا تمام مسلمانون کے لیے یہ ہو سکتا ہے عتبہ نے کہا نہین خدا کی قسم آپنے فرمایا افسوس ہو تمپر ای عتبہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مین دنیا کی زندگی مین مزہ دار کھانا کھاؤن۔

محمد بن سعد نے کہا ہمکو ولید بن اغر مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب ایک مرتبہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس آئے حفصہ نے آپکے سامنے شوربا پیش کیا اور اوسمین زیتون

ڈالدیا حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے مین دو سالن؟ مین اسکو ہرگز نہ کھاؤنگا یہانتک کہ خدا کے پاس چلا جاؤن (یعنی مرتے وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کرکے خبر دی اونھون نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے مینے حضرت عمر کے دونون مونڈھے کے درمیان کرتے مین چار پیوند دیکھے۔ اور ہمکو کئی آدمیون نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو الفضل عبید اللہ بن عبد الرحمن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبد الرحمن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے سعید جریری سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے مینے عمر بن خطاب کو دیکھا رمی جمرہ کرتے اور ایک ازار پہنے تھے جسمین چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن سرایا بن علی نقیہ اور ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العز اور ابو عبد اللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو تکریتی وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسمعیل جعفی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقیل نے ابن شہاب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو سعید بن مسیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین سو رہا تھا خواب مین مینے اپنے کو جنت مین دیکھا ناگاہ دیکھتا ہون کہ ایک عورت ایک قصر کیطرف وضو کر رہی ہے مینے پوچھا یہ قصر کسکے واسطے ہے اونسے کہا عمر کیواسطے مینے عمر کی غیرت یاد کی اور پیٹھ پھیر لی اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر مین غیرت کرونگا۔

کہا اور ہم سے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے ابی سلمہ سے اونھون نے صالح سے اونھون نے کیسان سے اونھون نے ابن شہاب سے اونھون نے ابی امامہ ابن سہل سے روایت کی اونھون نے ابو سعید خدری کو سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سو رہا تھا خواب مین مینے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہین وہ لوگ پیراہن پہنے ہوئے ہین کسی کا پیراہن سینہ تک ہے اور کسیکا اس سے کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کئے گئے انکا پیراہن اسقدر لمبا تھا کہ زمین پر لوٹتا تھا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اسکی کیا تعبیر ہے آپنے فرمایا پیراہن سے مراد دین ہے

ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو رشید عبد الکریم بن احمد ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عبد الرحمن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبد الجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ حریر نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا اونھون نے عطیہ سے اونھون نے ابو سعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعلی درجات کے لوگ نیچے درجے والون کو ایسے دکھائی دینگے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق مین دکھائی دیتا ہی اور بیشک ابو بکر اور عمر اونہی عالی درجہ لوگون مین سے ہین اور ان پر انعام کیا گیا ہی۔

ہمکو ابو البرکات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو العشائر عمر بن خلیل ابن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو فقیہ ابو القاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو قلابہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن زکریا نے نضر ابی عمر خزاز سے روایت کر کے بیان کیا اونھون نے عکرمہ سے اونھون نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرا سے جب وہ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ تجھپر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہین ہی اور اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہمکو ابو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابو یحیی بن ابی سرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جابر بن عبد الملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلی بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا اونھون نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان والون مین سے میرے دو وزیر ہین جبرئیل اور میکائیل اور اہل زمین مین سے میرے دو وزیر ہین ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہمکو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابراہیم بن ابی عبس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ ابن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے شعبی سے روایت کر کے خبر دی اونھون نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابو بکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی یہ دونون انبیا اور مرسلین کے سوا تمام اولین اور آخرین مین سے پیران اہل جنت کے سردار ہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی ان دونون کو اسکی خبر نہ کرنا

ہم کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خارجہ بن عبد اللہ نے نافع سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر قائم کردیا۔ اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگون کو کوئی ایسا امر ہرگز نہین پیش آیا کہ اوسین لوگون نے مشورہ دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو مگر یہ کہ اوسین حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ قیدیان بدر کی نسبت جب عمرؓ نے قتل کردینے کا مشورہ دیا اور اور دون نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور قیدیون کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من اللہ سبق لکم فیما اخذتم فیہ عذاب عظیم۔[1] اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق اللہ تعالی نے قرآن مین حکم نازل کیا۔

کہا اور ہمکو ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن داود واسطی ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن اخی محمد بن منکدر سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے ابو بکر سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ (یعنی اے بہترین انسان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) ابو بکر نے فرمایا تم یہ کہتے ہو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نہین طلوع ہوا (یعنی عمر سے بہتر کوئی شخص نہین ہے)

کہا اور ہم کو ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیوۃ بن شریح سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے بکر بن عمرو سے اونھون نے مشرح بن ہاعان سے اونھون نے عقبہ بن عامر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

کہا اور ہمکو ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین (رویا مین) جنت مین داخل ہوا ناگاہ مینے ایک محل سونے کا دیکھا مینے پوچھا یہ کس کا قصر ہے فرشتون نے کہا قریش کے ایک جوان کا مینے خیال کیا غالباً وہ جوان مین ہی ہونگا پس مینے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتون نے کہا عمر بن خطاب۔

کہا اور ہمکو ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے بریدہ کو سنا

[1] ترجمہ اگر خدا کی طرف سے کتاب نہ ہوتی تو جو کچھ تمنے لیا ہے اوسین تمھارے لیئے عذاب عظیم آپہنچتا۔

وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ مین گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک حبشیہ لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مینے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالی آپکو سلامت واپس لائے گا تو مین آپکے سامنے دف بجاونگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تونے نذر کی تھی تو بجالے ورنہ نہین اوس لونڈی نے دف بجانا شروع کیا اتنے مین ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے تو اوس لونڈی نے دف نیچے رکھ لیا اور اوسی پر بیٹھ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر تم سے شیطان ڈرتا ہی مین بیٹھا تھا اور وہ بجاتی رہی پھر ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر ای عمر جب تم آئے تو اوسنے دف کو چھپالیا۔

کہا اور ہم سے ابو عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے سعد بن ابراہیم سے اونھون نے ابی سلمہ سے اونھون نے عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگلی امتون مین محدَّث ہوا کرتے تھے اور میری امت مین اگر محدث ہو گا تو عمر بن خطاب ہین۔ ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مجاشع بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم مین نکاح کا پیغام بھیجا اون لوگون نے نامنظور کیا اور مغیرہ بن شعبہ نے جو اوس قوم مین نکاح کا پیغام دیا تو اون کے ساتھ نکاح کردیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اون لوگون نے ایسے شخص کو نامنظور کیا جس سے بہتر زمین پر کوئی نہین ہی۔

کہا اور ہمکو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبد الرحمن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسی بن ہارون بن فرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ابن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے جعفر بن مغیرہ سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے سعید بن جبیر سے اونھون نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمرؓ کا ذکر بہت کیا کرو کیونکہ جب اونکا ذکر کروگے تو عدل کا ذکر کروگے اور جب عدل کا ذکر کروگے تو اللہ تعالے کا ذکر کروگے۔

کہا اور ہم کو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر صائغ نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حرات بن سائب نے میمون بن مہران سے روایت کرکے بیان کیا اونھوں نے ابن عمر سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپنے خطبہ میں چلاکر کہا ساریہ بن حصن الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنے پہاڑ کیطرف آجاؤ جسنے بھیڑئے سے نگہبانی چاہی اوسنے ظلم کیا) یہ سنکر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی نے کہا عمر کا کلام سچا ہوتا ہی خدا کی قسم جو کچھ عمر نے کہا ہے اوس سے کچھ نہ کچھ ضرور نتیجہ نکلیگا۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو حضرت علی نے حضرت عمر سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپکو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمر نے کہا یہ کیا حضرت علی نے کہا یہ جو آپنے کہا تھا یا ساریۃ الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم حضرت عمر نے تعجب سے پوچھا کیا مینے یہ کہا تھا حضرت علی نے کہا ہاں کہا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ مشرکین نے ہمارے مسلمان بھائیون کو ہزیمت دیدی ہی پس مجھسے وہ کلام نکل پڑا جو تمنے سنا اس واقعہ کے ایک ماہ بعد فتح کی بشارت لیکر قاصد آیا اور اوسنے بیان کیا کہ اوسی جمعہ کو اوسی وقت ایک آواز سنی جیسے حضرت عمر کہتے ہین یا ساریۃ بن حصن الجبل الجبل اور اوس قاصد نے کہا یہ آواز سنکر ہم لوگ پہاڑ کیطرف پھر گئے پس اللہ تعالی نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابوبکر بن دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحیی بن منذر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن نافع نے ابی حیان تیمی سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی اونھون نے علی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ابوبکر پر رحم کرے اونھون نے اپنی بیٹی کا نکاح ہم سے کردیا اور ہمکو دار الہجرۃ مین لائے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالی عمر بن خطاب پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے ہین اگرچہ کسی کو تلخ معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسمعیل ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے روح سے اونھون نے ابی سلمہ سے اونھون نے ابوہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بیل پر سوار ہوگیا بیل (بحکم الٰہی) بولا کہ خدا کی قسم مین سواری کے لئے نہین پیدا کیا گیا بلکہ کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہون لوگون نے (بیل کے بولنے پر تعجب کرکے) کہا سبحان اللہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین (خدا کی اس قدرت پر) شہادت دیتا ہون اور ابوبکر و عمر بھی گواہی دیتے ہین حالانکہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا حضرت ابوبکر و عمر اوس جگہ موجود نہ تھے۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن عبدالرحمن صنعانی نے ابن جریج سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے عطا سے اونھون نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالی عرفہ کے دن تمام لوگون پر عموماً فخر کرتا ہے اور عمر بن خطاب پر خصوصاً فخر کرتا ہے۔

ہمکو ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد جعفر بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برجلانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونضر مسعودی نے ابونہشل سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے ابی وائل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگون پر چار فضیلت ہین اول یہ بدر کے قیدیون کی بابت کہ حضرت عمر نے اونکے قتل کا مشورہ دیا اور اوسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم دوسرے حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ مین رہین اسپر زینب نے کہا او ابن خطاب تم ہمپر حکم کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر مین آتی ہے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی واذا سالتموہن متاعا فاسالوہن من وراء حجاب (ترجمہ جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی اللھم ایدالاسلام بعمر (اے اللہ عمر سے اسلام کی تائید کر) او حضرت عمر کی رائے حضرت ابوبکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہمکو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابوطالب علی بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علائی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن حجر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمارہ سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے منہال سے اونھون نے عمرو سے اونھون نے سوید بن غفلہ سے روایت کی وہ کہتے تھے مین شیعون کی ایک قوم پر گذرا وہ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور اونکی منقصت بیان کرتے تھے مین علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا اے امیرالمومنین مین شیعون کے ایک گروہ پر گذرا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیان دیتے اور برا کہتے ہین اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپکے دل مین حضرت ابوبکر او عمر کی برائی ہے تو ہرگز اونکو یہ جرأت نہوسکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذ اللہ میرے دل مین ابوبکر او عمر کی سوائے بھلائی کے ذرا بھی برائی نہین ہے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابوبکر ذرا بھی برائی دل مین رکھے اسکے بعد حضرت علی روتے ہوئے اوٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے

اور آپکے استقدر آنسو جاری تھے کہ آپکی داڑھی تر تھی پھر آپ کھڑے ہوگئے اور نہایت بلیغ خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے مین بری اور بیزار ہون بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہین اوسپر سزا دینے کو تیار ہون قسم ہے خدا کی ابوبکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی دوست رکھتا ہے اور اون سے وہی بغض رکھے گا جو فاجر اور بدکار ہوگا ابوبکر اور عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابوالحسن علی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر خطیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبدالجبار بن خیرویہ ابوسہل کلوذانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے عوف سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت عمر بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا ای عمر خیرات کروا وسکی جزا جنت ملیگی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کر دو مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ آپ ضرور ایسا کرینگے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نکرین تو کیا ہوگا اعرابی نے کہا خدا کی قسم مین اسی طرح گذار دونگا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہوگا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بابت سوال ہوگا اور جس سے سوال کیا جائیگا وہ یا جنت مین جائے گا یا دوزخ مین پس حضرت عمر رونے لگے یہانتک کہ آپکی داڑھی آنسوؤن سے تر ہوگئی پھر آپنے اپنے غلام سے کہا کہ اسکو میرا کرتا دیدے اور فرمایا قسم ہے خدا کی اس کرتے کے سوا مین کسی چیز کا مالک نہین ہون زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر ابن خطاب ایک رات کو گشت کرنے کے لیئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گذرے دیکھا کہ اوس مکان مین ایک عورت ہے اور لسکے گرد چند لڑکے رو رہے ہین اور ایک ہانڈی جسمین پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا ای اللہ کی بندی یہ لڑکے کیون رو رہے ہین اس عورت نے جواب دیا کہ بھوک سے روتے ہین پھر آپنے پوچھا کہ یہ ہانڈی آگ پر کیون رکھی ہے اوس عورت نے کہا اس ہانڈی مین پانی بھر کر جوش دیتی ہون اور ان لڑکون سے یہ حیلہ کرتی ہون کہ اسمین آٹا اور روغن ہے یعنی کھانا پک رہا ہے یہانتک کہ یہ لڑکے سو جاتے ہین۔ حضرت عمر بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دارالصدقہ مین آئے اور ایک بوری لیکر اوسمین کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور کچھ درہم بھر کر کہا ای اسلم مجھپر لادے یعنی عرض کیا یا امیرالمومنین مین اسکو اٹھا کر لیچلونگا آپنے فرمایا ہرگز نہین ای اسلم اسکو مین ہی لیچلونگا کیونکہ آخرۃ مین مجھی سے بازپرس ہوگی پھر آپ اسکو اپنے کندھے پر اوٹھا کر اوس عورت کے گھر مین لائے اور اوسمین سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی مین ڈالکر پکانے لگے اور اسکو ہاتھ سے چلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ پھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی

مینے دیکھا کہ آگ چولھے مین دہوان آپکی داڑھی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہوگیا تو حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے اون لڑکون کو کھلایا یہانتک کہ آسودہ ہوگئے پھر آپ اون لڑکون کے سامنے لیٹ گئے اور مین خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب وہ لڑکے کھیلنے اور ہنسنے لگے تو آپ زمین سے اٹھے اور مجھسے پوچھا ای اسلم تم جانتے ہو کہ مین کیون اون لڑکون کے سامنے لیٹ گیا مینے کہا نہین آپنے فرمایا مینے اون لڑکون کو روتا ہوا دیکھا تھا پس مینے نہین پسند کیا کہ اون لڑکون کو ہنستا ہوا دیکھے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤن اسو اسطے مینے کیا ایسا اور جب وہ ہنسنے لگے تو میرا دل خوش ہوگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت ہکو محمد بن محمد بن سرایا وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن سالم نے سالم سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ایک چاہ پر ایک ڈول جو لکڑی پر لٹکایا ہوا ہی کھینچ رہا ہون پھر ابوبکر آئے اور اونھون نے ایک یا دو ڈول آہستگی سے کھینچا اور خدا اونکی مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب آئے اور وہ ڈول بہت بڑا ہوگیا (اور عمر نے اسقدر ڈول کھینچے کہ) مینے کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہین دیکھا یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہوکر پانی کے کنارہ بیٹھ گئے یہ اوس طرف اشارہ ہی جو کہ اللہ تعالی نے حضرت عمرؓ کی خلافت مین شہرون پر فتح دی اور مسلمانونکو کفارون سے اسقدر بکثرت مال غنیمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہوگئے۔

اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناوگے تو انکو امر الٰہی اور نیز امر دنیا مین نہایت قوی پاؤگے - یہ حدیث پہلے بیان ہوچکی - احمد بن عثمان نے کہا ہکو ابو رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان نے خبر دی اور ہکو ابوبکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن مرثد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوصالح فراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسحاق فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے ابی الزعرا یا زید بن وہب سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ سوید بن غفلہ جعفی حضرت علی کی خلافت کے زمانہ مین اونکے پاس آئے اور کہا ای امیرالمومنین مین کچھ لوگون کے پاس گذرا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت اونکی شان کے خلاف باتین ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ وفات قریب آیا تو آپنے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگون کو نماز پڑھاوین حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے وفات دی تو کچھ لوگ اسلام سے مرتد ہوگئے اور کہا ہم نماز پڑھینگے مگر زکوۃ نہ دینگے تمام صحابہ اسپر راضی ہوگئے لیکن ابوبکر صدیق نے انکار کیا اور

تنہا اپنی رای کو سب صحابہ کی راے پر ترجیح دی اور کہا خدا کی قسم اگر وہ لوگ خدا و رسول کی مقرر کردہ زکوۃ سے ایک رسی بھی نہ دینگے تو مین اونسے اوسی طرح لڑونگا جس طرح نماز کے چھوڑنے پر پھر سب مسلمانون نے بخوشی بیعت کی اور عبدالمطلب کی اولاد مین سے سب سے پہلے مینے سبقت کی حضرت ابوبکر صدیق دنیا سے بالکل بے تعلق تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سیرتین آپ مین موجود تھین ہم لوگ آپ کے کسی حکم سے انکار نہین کرتے تھے جب آپکی وفات قریب ہوئی تو آپنے دیکھا کہ حضرت عمر خلافت کے زیادہ لائق ہین اور اگر خلافت کے بارہ مین یگانگت کا خیال ہوتا تو حضرت ابوبکر اپنے بیٹے کو خلیفہ بناتے پھر آپنے حضرت عمر کو خلیفہ بنانے کے بارہ مین مسلمانون سے مشورہ لیا بعض مسلمان راضی ہوے اور بعض مسلمانون نے کہا کہ آپ ہملوگون پر ایسے کو امیر بناتے ہین جو آپکی زندگی مین ہمپر نہایت سختی کرتے ہین آپ خدا کو کیا جواب دینگے حضرت ابوبکر نے کہا کہ جب مین خدا کے پاس جاؤنگا تو کہونگا کہ اے میرے پروردگار مینے مسلمانون پر ایسے شخص کو امیر بنایا جو سب سے بہتر تھا الغرض حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو ہمپر خلیفہ بنایا پھر حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے تمام احکام ہمپر قائم رکھے اور ہم لوگون نے اونسے کوئی خرابی نہین دیکھی آپ سے ہر روز دین و دنیا کی ترقی ہوتی رہی خدا نے آپکو زمین پر فتوحات دین اور آپکی وجہ سے شہر آباد ہوے آپ خدا کی باتون مین کسی کی ملامت کا خیال نہ کرتے تھے حق اور عدل مین آپکے نزدیک دور اور نزدیک والے سب برابر تھے خدا نے آپکے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا تھا حتی کہ ہم خیال کرتے ہین کہ آپکی زبان پر روح القدس کی آواز تھی اور ملائکہ آپ کی اعانت کرتے تھے۔

کہا اور ہمکو ابن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن قاسم بزار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عبدالرحمن ہاشمی نے عبد خیر سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے علی بن ابی طالب سے روایت کی حضرت [illegible] نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے ابوبکر اور عمر کو قیامت تک کے بادشاہون کے لیے حجت بنایا پس خدا کی قسم وہ دونون سبقت لے گئے اور اپنے بعد والون کو سخت مشقت مین ڈال گئے اونکی یاد امت کو غمگین کرتی ہے اور [illegible] کے لیے موجب طعن۔

ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی سبرہ نے عبدالمجید بن سہیل سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جب [illegible]

کہا اور ہم کو عمرو بن عبد اللہ بن علقمہ نے ابی نضر سے روایت کرکے خبر دی اونھون نے عبد اللہ بہی سے روایت کی کہ جب ابوبکر صدیق بیمار ہوے تو عبد الرحمن یعنی ابن عوف کو بلایا اور اون سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبد الرحمن نے کہا آپ ہم سے وہ بات پوچھتے ہین جو آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہی پھر ابوبکر صدیق نے عثمان بن عفان کو بلایا اور اون سے حضرت عمر کا حال پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپکو خود ہم سے زیادہ معلوم ہی لیکن اسقدر مجھے معلوم ہی کہ حضرت عمر کا باطن اونکے ظاہر سے بہتر ہی اور ہم مین اون کے مثل کوئی نہین ہی پھر ابوبکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور اور اسید بن حضیر وغیرہ کو بلاکر مشورہ لیا اسید نے کہا کہ مین حضرت عمر کو آپکے بعد سب سے بہتر جانتا ہون اور اونکا باطن اونکے ظاہر سے بہت اچھا ہی پھر جب دیگر صحابہ نے عبدالرحمن اور عثمان کا ابوبکر صدیق کے پاس خلوت مین جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابوبکر کے پاس آئے اور اون مین سے کسی نے کہا ای ابوبکر جب خدا اسے تعالی تم سے عمر کے خلیفہ بنانے کی بابت سوال کریگا تو کیا جواب دوگے کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابوبکر نے کہا مجھکو اٹھا کر بٹھاؤ (لوگون نے آپکو بٹھایا تو) آپنے فرمایا تم لوگ مجھکو خدا کا خوف دلاتے ہو مین خدا سے کہونگا کہ ای پروردگار مینے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا ہو جو سب سے بہتر تھا یہ کہکر حضرت ابوبکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلاکر کہا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ عہد ہی جو ابوبکر بن ابو قحافہ نے دنیا سے دار آخرت کیطرف جاتے وقت لکھا بیشک مینے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگون پر خلیفہ بنایا تم سب لوگ اونکا حکم سنو اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کرین تو اونکے ساتھ میرا یہی خیال ہی اور اگر بدل جاوین تو ہر شخص کے لیئے وہی ہی جو وہ کری اور مین نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہی اور مین غیب کی خبر نہین رکھتا اور تم لوگون پر سلام اور خدا کی رحمت ہو یہ لکھکر حضرت ابوبکر نے اوسپر مہر کر دی حضرت عثمان وہ مہری تحریر لیکر باہر آئے اور اونکے ساتھ عمر بن خطاب اور اسد بن سعید قرظی بھی تھے حضرت عثمان نے لوگون سے کہا کیا تم لوگ اوس شخص کی بیعت کروگے جسکا نام اس تحریر مین ہی سب لوگون نے کہا ہان اور بعض لوگون نے یہ بھی کہا کہ مینے اوس شخص کو جان لیا ابن سعد نے اس کہنے والے سے کہا کہ وہ عمر ہین الغرض سب لوگون نے اقرار کیا اور راضی ہوگئے اور سبھون نے بیعت کر لی اسکے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلوت مین بلایا اور جو کچھ وصیت کرنا تھا وصیت کی پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابوبکر ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کرنے لگے ای پروردگار مینے یہ کام محض لوگون کی بھلائی کے لیے کیا ہی مجھکو لوگون پر فتنہ کا خوف ہوا اسلیئے مینے اون مین وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہی اور مینے خوب سمجھکر لوگون پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر اور تمام لوگون کی اصلاح چاہنے والا ہی۔

صالح بن کیسان نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مرض موت مین آئے اوسوقت آپکو کچھ افاقہ تھا عبد الرحمن نے کہا بحمد اللہ آپکو صحت ہی ابوبکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو اونھون نے کہا ہان ابوبکر نے فرمایا اس حالت مین بھی مجھکو نہایت شدید درد ہی اور ای گروہ مہاجرین جو صدمہ تم لوگون سے مجھکو پہونچا ہی وہ اس

میرے درد سے بھی زیادہ سخت ہی کیونکہ تمپر ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر ہی لیکن تم مین سے ہر شخص میرے
اس کام سے سخت ناراض اور خشمناک ہی اور یہ چاہتا ہی کہ خلافت اوسی کو ملے تم لوگ یہ دیکھتے ہو کہ دنیا آ رہی ہی
لیکن وہ آتی رہیگی یہانتک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنانا شروع کر دوگے اور تم لوگون کو صوف پر لیٹنے سے
ایسی تکلیف ہوگی جیسے ببول کے کانٹون پر لیٹنے سے ہوتی ہی۔

ہمکو ابو محمد بن ابو القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم بن سمرقندی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عیسی بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم
بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن عبد الملک بن حمید بن ابی
عتیبہ نے صلت بن بہرام سے روایت کرکے بیان کیا اوتھون نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر
صدیق رض سخت بیمار ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن سے جھانک کر فرمایا ای لوگو مینے ایک عہد لکھا ہی پس کیا تم سب
اوسپر راضی ہو جاؤگے سب لوگون نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہم لوگ راضی ہین حضرت علی نے
فرمایا ہم تو اوسیوقت راضی ہونگے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہون۔

ہمکو ابو القاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن مصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو شریف ابو طالب علی بن حیدرہ بن جعفر
علوی حسینی اور ابو القاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہم کو ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابو العلا
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن عبد الحمید بہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو عبد الغفار بن داود حرانی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن بن عبد القادری نے موسی بن عقبہ سے روایت کرکے بیان کیا
اونھون نے ابن شہاب سے اونھون نے سلیمان بن ابی خثیمہ سے اونھون نے اپنی دادی شفا سے روایت کی۔
یہ شفا اول ہجرت کرنیوالیون مین سے ہین اور حضرت عمر رض جب سوق مین آتے تو انکے پاس ضرور جاتے تھے۔ ابی خثیمہ نے
کہا کہ مینے اپنی دادی شفا سے پوچھا کہ حضرت عمر رض کو امیر المومنین کب سے لکھا گیا اونھون نے کہا کہ حضرت عمر نے عراق کے
عامل کو لکھا کہ دو دانشمند اور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیجدو تاکہ مین اون سے لوگون کے حالات دریافت کرون
عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمر رض کے پاس بھیجدیا یہ دونون آئے اور اپنے اونٹون کو مسجد کے
پاس بٹھلا کر مسجد مین داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور اون سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین
کے حضور مین حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو عمرو بن عاص کہتے ہین کہ مینے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ سے کہا

خدا کی قسم تم نے حضرت عمرؓ کا بہت اچھا نام رکھا کیونکہ وہ امیر ہین اور ہم لوگ مومنین ہین پھر مین حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا امیر المومنین جب حضرت عمرؓ نے اسکے بابت دریافت کیا تو مینے کہا یا امیر المومنین عراق کے عامل نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو یہان بھیجا وہ دونون جب یہان پہونچے تو اپنے اونٹون کو مسجد کے پاس بٹھلاکر میرے پاس آئے اور مجھسے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو مینے کہا کہ تمنے بہت اچھا نام رکھا کیونکہ حضرت عمرؓ امیر ہین اور ہم سب لوگ مومنین ہین۔ اسکے پہلے (فرمان ونامہ وغیرہ مین) یہ لکھا جاتا تھا من عمر خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر اوسی دن سے یہ لکھا جانے لگا من عمر امیر المومنین۔ بعضون نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ کو یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا تھا اور مجھکو یا خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ کہا جاتا ہے مگر اسمین طوالت ہے تم سب لوگ مومنین ہو اور مین تمھارا امیر ہون (لہذا امیر المومنین کہنا نہایت مناسب ہے) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت حضرت عمرؓ کو فتوحات بہت ہوئین اور آپنے بہت شہر آباد کئے عراق شام۔ مصر جزیرہ۔ دیار بکر۔ آرمینیہ۔ آذربیجان۔ آرانیہ۔ بلاد جبال۔ بلاد فارس اور خوزستان وغیرہ سب آپہی نے فتح کئے خراسان کی بابت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ اسکو بھی حضرت عمر ہی نے فتح کیا تھا مگر آپکے بعد نکل گیا پھر حضرت عثمانؓ نے فتح کیا اور بعضون کا قول ہے کہ حضرت عمر نے اوسکو نہین فتح کیا تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت مین فتح ہوا اور یہی صحیح ہے حضرت عمرؓ تمام لوگون پر عطا و بخشش کرتے اور اپنے کو بیت المال مین مثل اجیر کے سمجھتے تھے اور اپنے کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔ ہر قسم کے دفتر مرتب کئے اور ہر شخص کو اوسکے درجہ کے موافق رتبہ دیا پس اہل بیت کو آپکے پاس جانے مین سب لوگون پر اولیت تھی اور اہل بدر مین سے حضرت علی کو اولیت تھی اور یہی ترتیب عطا مین بھی تھی اور جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تھے جیسے بنی ہاشم اونکے نام سب سے پہلے درج کئے تھے پھر انکے بعد اون لوگون کے نام تھے جو بہ نسبت بنی ہاشم کے کچھ کم قربت رکھتے تھے وعلی ہذا القیاس۔

ہمکو قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو فاطمہ بنت حسین بن حسن بن فضلویہ نے خبر دی وہ کہتی تھین ہمکو ابو بکر احمد بن خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو العباس الاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے شافعی نے کہا ہمکو ہمارے تم محمد بن علی بن شافع نے کسی ثقہ یعنی محمد بن علی بن حسن یا کسی دوسرے سے روایت کرکے خبر دی اونھون نے

عثمان بن عفان کے غلام سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنون مین حضرت عثمانؓ کے پاس اونکے
مکان مین تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دو بچے ہانکے لیے جا رہا ہے اور تپش کی وجہ سے زمین پر اوسکے پیر جلے
جاتے ہین حضرت عثمان نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص ہے دیکھا عرض کیا ایک شخص چادر سر مین لپیٹے ہوئے اونٹ کے
دو بچے لیے جا رہا ہے پھر جب وہ شخص اور قریب آیا تو حضرت عثمان نے فرمایا اب دیکھو کون شخص ہے دیکھا تو حضرت عمر
بن خطاب تھے مین نے حضرت عثمان سے عرض کیا یہ تو امیر المومنین ہین حضرت عثمان کھڑے ہوگئے اور دیکھنے کے لیے دروازہ
سے سر نکالا مگر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سر اندر کر لیا جب حضرت عمرؓ سامنے آئے تو حضرت عثمان نے اون سے پوچھا کہ آپ
اسوقت کیون نکلے حضرت عمر نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرائی کے لیے آگے چلے گئے اور اونکے یہ دو بچے پیچھے
چھوٹ گئے مین نے چاہا کہ انکو چراگاہ مین اونٹون کے پاس پہونچا دون کیونکہ مجھکو خوف ہے کہ اگر یہ دونون بچے ضائع ہوگئے تو
مجھسے اللہ تعالی بازپرس کریگا حضرت عثمان نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ سایہ مین ٹھہرین ہم آپکا کام کر دینگے حضرت
عثمان نے کہا یا امیر المومنین آپ پانی کے قریب سایہ مین آکر ٹھہرین ہم آپکا کام کر دینگے حضرت عمر نے فرمایا تم سایہ مین بیٹھے رہو
اور اسکے بعد چلے گئے حضرت عثمان نے کہا جو شخص قوی امین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ انکو دیکھے۔

سری بن یحیی نے روایت کی کہ ہم سے یحیی بن مصعب کلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابوبکر عیسی سے
روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت
آیا حضرت عثمان سایہ مین بیٹھ گئے اور حضرت علی اونکے پاس کھڑے ہوکر وہ باتین اون سے کہتے جاتے جو حضرت عمر کہتے
تھے اور حضرت عمرؓ باوجود سخت گرمی کے دن ہونیکے دھوپ مین کھڑے تھے اور آپکے پاس دو سیاہ چادرین تھین
ایک کی تہ باندھلی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹ معاینہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور
اونکی عمرین لکھتے تھے حضرت علی نے حضرت عثمان سے کہا کہ کتاب اللہ مین تمنے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی کا یہ
قول سنا ہے ان خیر من استاجرت القوی الامین یعنی بیشک بہتر مزدور قوی امین ہے پھر حضرت علی نے حضرت عمر کی
طرف اشارہ کرکے کہا یہ وہی قوی امین ہین۔

مجھکو کئی آدمیون نے اجازۃً ابو غالب بن بنا سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی حسن بن محمد بن فہد علاف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن حماد موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسین
محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو محمد بن صبیح نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علی
بن ابی طالب رمضان کے مہینہ مین مسجدون پر گذرے اور اون مسجدون مین قندیلین روشن تھین حضرت علی نے فرمایا کہ

کہ اللہ تعالی حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیساکہ اونھون نے ہماری مسجدین روشن کردین - حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے روایت کی اونھون نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے آپنے قیام کے لئے کہین کوئی خیمہ نہین نصب کرایا بلکہ جب اوترتے تھے تو کسی درخت پر چادر یا چرم تان دیا جاتا اوسی کے سایہ مین ٹھہرتے تھے -

موسی بن ابراہیم مروزی نے فضیل بن عیاض سے اونھون نے لیث سے اونھون نے مجاہد سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے ایک مرتبہ حج کیا اور اوسمین مدینہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک اسی درہم خرچ کئے اسپر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اسلئے خلیفہ نہین بنائے گئے ہین کہ اللہ تعالے کے مال مین اسراف کرین -

ہمکو محمد بن ابو القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمکو یحیی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابن المبارک نے مالک بن مغول سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہی کہ اپنے نفسون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تمسے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہی اور اپنے نفسون کو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کئے جاؤ اور قیامت کے لیئے سامان مہیا کرلو اوس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤگے اور تمھارا کوئی راز مخفی نہ رہیگا حضرت عمر کی سیرت مین نہایت ہی عجیب باتین ہین جنکی استطاعت اوسی شخص کو ہوسکتی ہی جس کو اللہ تعالے توفیق دے اللہ تعالے اون سے راضی ہوا اور اپنے احسان و کرم سے اونکو راضی کرے -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت

ہمکو ابو البرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو العشائر محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الاعلی بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انس رضہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے اور آپکے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد ہلنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاے مبارک اوسپر مارا اور فرمایا ای احد ٹھہر جا کیونکہ تجھپر نبی اور صدیق اور دو شہید ون کے سوا کوئی اور نہین ہمکو محمد بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو قاسم

بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد بن طاوس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہمکو بسند عالی ابو الفضل عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو طراد بن محمد نے بطور اجازہ کے اگر سماع نہوا ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو الحسین ابن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر بن ابی دنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے یحیی بن سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام) منی سے لوٹے تو بطحا میں ٹھہرے اور وہان کنکریون کا ایک تودہ بناکر اپنی چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا اور اوسپر سر رکھکر دونون ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ مین بوڑھا ہوا اور میری قوت ضعیف اور میری عقل سست ہوگئی پس اے اللہ تو مجھکو اپنے پاس اوٹھا لے اسکے بعد ذی الحجہ کا مہینہ بھی نہین گذرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپکی وفات ہوگئی۔

ہمکو ابو محمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد بن الاکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبد العزیز کتانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو تمام بن محمد اور عبد الرحمن بن عثمان اور عقیل بن عبد اللہ نے خبر دی کہا اور مجھکو ابو محمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن عقیل بن کریدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد بن ابی نصر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو زرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو شعیب نے زہری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھکو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے مین حضرت عمر کے ہمراہ اوس حج مین تھا جو آپنے آخر مین کیا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے دور سے چلاکر یا خلیفہ کہا پس ایک شخص قبیلہ لہب کا جو قبیلہ ازد شنوءہ کی ایک شاخ ہے کہنے لگا تجھکو کیا ہوگیا ہے خدا تیری آواز قطع کرے خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ پر کبھی نہ ٹھہرینگے جبیر کہتے ہین کہ مین اوس لہبی سے لڑنے لگا اور برا بھلا اوسکو گالیان دین دوسرے دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جمار کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک کنکری آپکے سر مین آلگی اور خون بہنے لگا ایک شخص نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمرؓ کبھی اس جگہ نہ ٹھہرینگے جبیر کہتے ہین کہ مینے پھر کر جو اوس کہنے والے شخص کو دیکھا تو وہ وہی لہبی شخص تھا جسنے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدا کی قسم حضرت عمرؓ اس سال کے بعد کبھی اس پہاڑ پر نہ ٹھہرینگے۔

ہمکو ابو الفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ ابن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے سالم بن ابی جعد سے اونھون نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے

خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرغ نے ایک دو چونچ ماری ہین مین اسکی تعبیر یہی سمجھتا ہون کہ میری موت قریب ہو پس اگر میری موت جلد آجاوے تو خلافت اون چھ آدمیون مین بطور شوری کے ہونا چاہیئے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت تک راضی گئے۔

ہکو احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن جہم تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو محمد بن بشر نے مسعر بن کدام سے روایت کرکے خبر دی اونھون نے عبد الملک بن عمیر سے اونھون نے صقر بن عبد اللہ سے انھون نے عروہ سے اونھون نے عایشہ سے روایت کی حضرت عایشہ رضہ کہتی تھین کہ حضرت عمر رضہ کی وفات کے تین دن قبل جن رو رہے تھے پھر حضرت عایشہ رضہ نے یہ اشعار پڑھے۔

ابعد قتیل بالمدینۃ اظلمت ٭ لہ الارض تہتز العضاہ باسوق ٭ جزی اللہ خیرا من امیر و بارکت ٭ ید اللہ فی ذاک الادیم الممزق ٭ فمن یسع او یرکب جناحی نعامۃ ٭ لیدرک ما قدمت بالامس یسبق ٭ قضیت امورا ثم غادرت بعدہا ٭ بوائق فی اکمامہا لم تفتق ٭ فما کنت اخشی ان یکون مماتہ ٭ بکفی سبنتی ازرق العین مطرق ٭ کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شماخ کے یا اوسکے بھائی مزرد کے ہین۔

ہکو مسمار بن عمر بن عویس نیار نے اور ابو عبد اللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسمعیل تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو ابو عوانہ نے حصین سے روایت کرکے خبر دی اور اونھون نے عمرو بن میمون سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ مینے حضرت عمر بن خطاب کو اونکے مجروح ہونے کے چند روز پہلے مدینہ مین دیکھا کہ اونھون نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف سے فرمایا کہ تم نے کیسا کیا تمکو کیا اسبات کا خوف ہے کہ تمنے زمین پر ایسا بار ڈالا جسکی اوسکو طاقت نہین ہو اون دونون نے کہا نہین ہمنے زمین پر ایسا بار ڈالا جسکی اوسکو طاقت ہے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجکو سلامت رکھا تو مین عراق کے محتاجون کو ایسا کر دونگا کہ میرے بعد کسیکی طرف حاجت نہ لیجاوین اسکے بعد چوتھا دن نہین گزرا تھا کہ آپ زخمی کئے گئے۔ کہا جس صبح کو آپ زخمی ہوئے مین جماعت مین کھڑا تھا اور

ؔ ترجمہ کیا مدینہ مین ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہے جسکے غم مین زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام کانٹے دار درخت اپنی شاخون مین ہلتے ہین خدا تعالی امیر المومنین کو جزائے خیر دے اور خدا کا ہاتھ اس شق شدہ زمین پر بہت بابرکت ہے (ای امیر المومنین) جو کچھ آپ کل کر چکے ہین اوسکے حاصل کرنیکے لئے اگر کوئی شخص پاپیادہ یا سواری پر بھی دوڑے تو پیچھے رہجائیگا (یعنی آپکے مرتبہ پر کوئی شخص کسیطرح نہین پہونچ سکتا) ای امیر المومنین آپنے بہت کام انجام دیئے پھر اوسکے بعد آپ چلے گئے اور بہت سے فتنے (آپکے سامنے) ظاہر نہو سکے پس مجکو یہ خوف نہ تھا کہ اونکی وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو درازسر ہو اور آنکھ والا سست نظر ہوگا۔

میرے اور آپ کے درمیان مین عبداللہ بن عباس تھے جب آپ صف مین آتے تھے تو لوگون سے کہتے تھے کہ صف برابر کرو جب صفوف برابر ہو جاتی تو آپ آگے جاتے اور تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت مین سورہ یوسف یا نحل یا اسکے مثل پڑھا کرتے تھے تاکہ لوگ جمع ہو جاوین ۔ آپ نے فقط تکبیر کہی تھی کہ مین نے آپکو کہتے سنا کہ مجھکو ایک بدخصلت نے یا مجھکو کسی نے زخمی کر دیا پھر ایک غلام جو دو نوکون والا خنجر لئے ہوئے تھا چپ و راست لوگون کو زخمی کرنے لگا یہانتک کہ تیرہ آدمیون کو زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اوسپر لبادہ ڈالدیا اور اوسنے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائیگا تو اوسنے خودکشی کر لی حضرت عمر نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کے نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا ۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے اونھون نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگون کو کچھ نہین معلوم ہوا سوائے اسکے کہ جب اون لوگون نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے پس عبدالرحمن نے اونکو جلدی جلدی نماز پڑھائی جب نماز ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے فرمایا ای ابن عباس دیکھو کسنے مجکو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کر کے ایک ساعت کے بعد مسجد مین آئے اور کہا کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کاریگر غلام ابن عباس نے کہا کہ ہان حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ اوسکو ہلاک کرے مینے تو اوسکو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہو کہ اوسنے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر نہین کی جو اسلام کا دعوی کرتا ہو ای ابن عباس تم اور تمھارے والد دونون کو اس بات کی خواہش تھی کہ مدینہ مین غلامون کی کثرت ہو جاوے چنانچہ (ایک مرتبہ جب اونھون نے یہ پیشگوئی سنی کہ ایک غلام تجھے قتل کریگا) تو اونھون نے کہا کہ اگر آپ چاہین تو ہم غلامونکو قتل کر دین مینے کہا یہ رائے اچھی نہین ہے جب وہ لوگ تمھاری زبان بولنے لگے اور تمھارے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے اور تمھاری طرح حج کرنے لگے (تو قتل کرنا چہ معنی) اسکے بعد حضرت عمر اپنے گھر مین اوٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہین کہ ہم سب لوگ اون کے ساتھ چلے لوگون کی یہ کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے اونپر کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج (امیر المومنین اچھے ہو جاینگے) کوئی کہتا تھا کہ مجھے اندیشہ ہے (غرضکہ کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبیذ (وہ پانی جسمین کھجور تر کی گئی ہو) لائی گئی اور حضرت عمر نے اوسکو پیا پیتے ہی پیٹ کے زخم سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا وہ بھی اونھون نے پیا وہ بھی پیٹ کے زخم سے نکل گیا اوسوقت لوگون کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہے ہم سب لوگ اون کے قریب گئے اور لوگون نے اونکی تعریف کرنا شروع کی ایک نوجوان آیا اور اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین اور آپ قدیم الاسلام ہین جیسا کہ آپ خود جانتے ہین پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپنے بہت انصاف کیا ان سب پر مزید یہ کہ آپکو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ مین تو یہ آرزو کرتا ہون کہ (قیامت کے دن) برابر سرابر اوتر جاؤن نہ میرے اوپر عذاب کیا جائے نہ مجھکو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اوٹھکر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اوسکی ازار زمین سے

مس کر رہی ہی حضرت عمر نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا ای میرے بھتیجے ازار اونچی پہنا کرو اسمین صفائی بھی ہی اور پرہیزگاری بھی ہی بعد اسکے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ ای عبد اللہ حساب کرو میرے اوپر کسقدر قرض ہی چنانچہ حساب کیا گیا معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار روپیہ قرض ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میرا مال اسکے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض میرے ہی مال سے ادا کیا جائے ورنہ بنی عدی سے سوال کرنا اگر اونکا مال بھی کافی نہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض میرا ادا کردو اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور اون سے کہو کہ عمر آپ کو سلام عرض کرتا ہی میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب مین مومنون کا امیر نہین ہون اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت مانگتا ہی کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر گئے اور سلام کرکے اندر آنے کی اجازت مانگی جب اندر گئے تو دیکھا کہ ام المومنین بیٹھی ہوئی رو رہی ہین حضرت ابن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپکو سلام عرض کرتا ہی اور اسبات کی اجازت چاہتا ہی کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ مینے اپنے واسطے رکھی تھی مگر مین اونکو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہون یہ خوشخبری لیکر حضرت ابن عمر جب اپنے والد کے پاس پہونچے تو لوگون نے کہا دیکھئے عبد اللہ بن عمر آگئے حضرت عمر نے فرمایا مجھکو اوٹھاؤ چنانچہ ایک شخص نے اونکو اپنا سہارا دیکر اوٹھایا حضرت عمر نے پوچھا کیا خبر لائے ہو ابن عمر نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دیدی حضرت عمر نے کہا الحمد للہ اسوقت مجھے کوئی آرزو اس سے زیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھے لیجانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہی اگر اوسوقت بھی وہ میرے لئے اجازت دیدین تو مجھے (اوس روضہ مقدسہ مین) داخل کردینا ورنہ جہان اور مسلمانون کی قبرین ہین وہان مجھے بھی دفن کردینا اسی اثنا مین ام المومنین حفصہؓ مع چند عورتون کے آگئین ہم لوگ انکو آتا ہوا دیکھکر اوٹھ آئے وہ گئین اور تھوڑی دیر تک روتی رہین لتنے مین اور مرد آگئے اور اونھون نے اجازت مانگی وہ پردہ مین چلی گئین ہم لوگ اونکے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگون نے کہا کہ ای امیر المومنین کچھ وصیت کیجئے کسی کو خلیفہ بنا جائیے حضرت عمر نے فرمایا کہ مین خلافت کا مستحق اون لوگون سے زیادہ کسیکو نہین سمجھتا کہ جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضی گئے اسکے بعد اونھون نے علی کا اور عثمان کا اور زبیر کا اور طلحہ کا اور سعد کا اور عبد الرحمن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر بھی تمھاری خدمت مین حاضر رہا کریگا مگر خلافت مین اوسکا کچھ حق نہین ہی اگر سعد خلیفہ بنائے جائین تو نہو المراد ورنہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اوسکو چاہیئے کہ سعد سے مدد لے کیونکہ مین نے سعد کو نا قابلیت یا خیانت کی وجہ سے معزول نہین کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان بن عفان کے تذکرہ مین ہو چکی ہے۔

سماک بن حرب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا کہ میرا سر تکیے سے اوتار کر زمین پر رکھدو شاید اللہ میرے اوپر رحم کرے عمر کی خرابی اور عمر کی ماں کی خرابی اگر اللہ عز و جل اوسپر رحم نہ کرے جب میں مرجاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے متوسط درجہ کا کفن دینا اگر اللہ کے یہاں میرے لیے کچھ بھلائی ہے تو مجھے اس سے بہتر لباس عنایت کریگا اور اگر کوئی دوسری حالت ہوتی تو یہ بھی چھن جائیگا اسکے بعد یہ شعر پڑھنے لگے۔

ظلوم لنفسه غیر انی مسلم
اصلی الصلوة کلها واصوم[1]

ہمیں ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام المجتبی علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں کہ میرے سامنے ابراہیم بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ عطری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ثابت نے ابو رافع سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو لولو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا وہ چکیاں بنایا کرتا تھا مغیرہ ہر روز اوس سے چار درم لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ابو لولو حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین مغیرہ نے مجھ پر بہت بھاری روزینہ باندھ دیا ہے آپ اون سے کہئے کہ کچھ تخفیف کردیں حضرت عمر نے اوس سے کہا خدا سے ڈر اور اپنے آقا کے ساتھ نیک سلوک کر مگر حضرت عمر کا ارادہ یہ تھا کہ مغیرہ سے ملکر اوسکے بارہ میں سفارش کریں لیکن اوس بدبخت کو غصہ آگیا اور کہنے لگا کہ عمر کا عدل سب لوگوں پر پھیلا ہوا ہے سوا میرے اوسیوقت سے اوسکے دل میں امیر المومنین کے قتل کا ارادہ پیدا ہوگیا اوسنے آپکے لئے ایک خنجر بنایا جسمیں دو نوکیں تھیں اور اوسکو خوب تیز کیا اور زہر میں بجھایا بعد اوسکے ہرمزان کے پاس گیا اور اوس سے کہا کہ دیکھو یہ خنجر کیسا ہے ہرمزان نے کہا کہ میرے نزدیک یہ خنجر ایسا ہے کہ جسکو مارو گے مر جائے گا پس ابو لولو حضرت عمر کی گھات میں رہنے لگا چنانچہ ایک روز صبح کی نماز میں حضرت عمر کے پاس پہونچا اور حضرت عمر کے پیچھے کھڑا ہوگیا حضرت عمر کی عادت تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ صفیں برابر کرلو عادت کے موافق اونہوں نے اوس روز بھی کہا بعد اوسکے تکبیر تحریمہ کہی تکبیر کہتے ہی ابو لولو نے وہ خنجر اونکے پہلو میں مار دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چھ زخم اوسنے لگائے حضرت عمر گر گئے اوس بدبخت نے اپنے خنجر سے تیرہ آدمیوں کو اور زخمی کیا جنمیں سے سات مر گئے اور چھ اچھے ہوگئے بعد اسکے حضرت عمر اوٹھا کر گھر میں لائے گئے۔

بہت لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر نے ابو لولو سے کہا تھا کہ میرے لئے ایک چکی بنا دے اور اوسنے جواب دیا کہ بہت خوب میں آپکے لئے ایسی چکی بنا دونگا کہ تمام شہروں میں اوسکا چرچا ہوگا حضرت عمر اوسکی اس بات سے چونک

[1] ترجمہ میں سخت گنہگار ہوں مگر یہ ہے کہ مسلمان ہوں نمازیں پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں ۱۲

اوٹھے اور حضرت علی بھی اونکے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا ای امیرالمومنین وہ آپکو قتل کی دھمکی دیتا ہو۔
کہا اور ہمکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو حسن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو عبیداللہ بن موسی نے اسرائیل بن یونس سے روایت کرکے خبر دی اونھون نے کثیر النواء سے اونھون نے ابو عبید مولی ابن عباس سے اونھون نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے مین حضرت علی کے ساتھ تھا کہ یکایک " ہائے عمر" کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور مین بھی اونکے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونون اوس گھر مین آئے جسمین حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طبیب نے حضرت عمر کو نبیذ پلائی وہ نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طبیب نے یہ کہا کہ مجھے آپکے لئے شام کی بھی امید نہین ہو لہذا جو کچھ کرنا ہو کر لیجئے یہ سنکر ام کلثوم واعمراہ (ہاے عمر) کہکر رونے[1] لگین اونکے ساتھ کچھ عورتین اور بھی تھین وہ بھی رونے لگین اور تمام مکان رونے کی آواز سے گونج اوٹھا حضرت عمر فرمانے لگے کہ خدا کی قسم اسوقت اگر مجھے تمام روے زمین کی چیزین ملجائین تو مین اوس ہولناک منظر پر جو پیش آنیوالا ہی فدیہ کردون ابن عباس نے کہا خدا کی قسم مین امید رکھتا ہون کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا سواے اُس مقدار کے جو اللہ تعالے نے فرمایا ہی وان منکم الا واردہا[2] جہانتک ہمارا علم ہو آپ امیرالمومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہین کتاب اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے (ابن عباس کہتے ہین کہ) میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی معلوم ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ای ابن عباس کیا تم میرے لئے اسکی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہین کہ مینے اسکو پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا مینے کہا ہان ضرور گواہ رہونگا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے اونکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور نماز جنازہ مین چار تکبیرین کہین۔

ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو علی ابن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو

[1] خبر ہاے واے کرکے رونا ممنوع ہی لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم مین مسلوب العقل ہو جاتا ہی اور تکلیف شرع اوس سے مرتفع ہو جاتی ہو حضرت ام کلثوم کی اوسوقت یہی کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے مسلوب العقل ہو گئی تھین ورنہ ایسا نہ کرتین ۱۲ منہ۔

[2] ترجمہ تم مین سے کوئی بھی نہین ہی جسکو جہنم پر عبور نہ کرنا پڑے مراد اوس سے پل صراط کا عبور ہے ۱۲ منہ

علی ابن سعید ابن ابی حسین نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کرکے خبر دی اوتھون نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمرؓ کا جنازہ تیار ہوا تو لوگون نے اونکو گھیر لیا اور دعاءِ رحمت کرنے لگے مین بھی اون لوگون مین تھا یکایک ایک شخص نے آکر پیچھے سے میرا شانہ پکڑ لیا مینے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے اوتھون نے حضرت عمر کیلئے دعاے رحمت کرنیکے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسیکو ایسا نہین چھوڑا کہ اوسکے جیسے نامہ اعمال کی مین خواہش کرون بیشک مینے اکثر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گیا مین اور ابو بکر اور عمر اور نکلا مین اور ابو بکر اور عمر اور ایا مین اور ابو بکر اور عمر (غرض ہر کام مین ہم دونون کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے) میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی اون دونون کے پاس ہی جاے استراحت عنایت فرمائیگا جب حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد نبوی مین پڑھی گئی اور جس چارپائی پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ گیا تھا اوسی پر اونکا جنازہ بھی گیا اور غسل اونکو اونکے بیٹے عبد اللہ نے دیا تھا اور اونکی قبر مین اونکے بیٹے عبد اللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن زید اور عبد الرحمن بن عوف اوترے تھے ابو بکر بن اسمٰعیل بن محمد بن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسوین تاریخ سنہ ۲۳ھ کو چہارشنبہ کے دن (صبح کی نماز مین) زخمی کئے گئے اور محرم کی پہلی تاریخ سنہ ۲۴ھ کو یکشنبہ کے روز دفن کئے گئے حضرت عمر کی خلافت کی مدت دس سال پانچ مہینہ اور اکیس دن تھے عثمان بن محمد اخنسی نے کہا یہ غلط ہے حضرت عمر کی وفات چھبیس ذی الحجہ کو ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اونتیس ذی الحجہ کو دوشنبہ کے دن بیعت کی گئی اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو ابو لولو نے چھبیسوین ذی الحجہ کو دوشنبہ کے دن زخمی کیا تھا اسکے بعد وہ تین روز زندہ رہے پھر وفات ہو گئی اور حضرت صہیب نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے پاس دفن کئے گئے انکی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات انکی عمر ۶۳ سال تھی بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اونکی عمر پچپن سال تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوردی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد بن عبد الواحد بن عبد الرحمن بیلی اصبہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو سعید ہثیم بن کلیب بن شریح بن معقل شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو عیسی ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کرکے بیان کیا اوتھون نے ابی اسحاق سے اوتھون نے عباس بن سعد سے اوتھون نے جریر سے انھون نے معاویہ سے روایت کی کہ مینے امیر معاویہ کو خطبہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۶۳ برس کی عمر مین ہوئی اور ابو بکر اور عمر اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ چہارشنبہ کو زخمی ہوے اور

پنجشنبہ کو اونکی وفات ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونون ہاتھون سے یکسان کام کرتے تھے اوسی طرح بائین ہاتھ سے بھی کام کرتے تھے) اونکی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد اسقدر لانبا تھا کہ آپ سب لوگون سے ایسے بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری پر ہین۔ واقدی کا بیان ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جسپر سرخی غالب تھی اور وہ اپنی داڑھی مین زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے اونکا رنگ عام الرمادہ (نام قحط سالی کا) مین سیاہ ہو گیا تھا وجہ اوسکی یہ تھی کہ اونھون نے تمام زمانہ قحط سالی کے لیئے گھی اور دودھ کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور صرف روغن زیتون پر قناعت کر لی تھی اور سماک نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہین شباہت اونکی قبیلہ بنی سدوس کے لوگون سے ملتی تھی۔ زر بن جیش نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونون ہاتھون سے یکسان کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقدی نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہو شاید اونکو کسی نے زمانہ قحط مین دیکھا ہوگا (اوسنے اونکو گندمی رنگ بیان کیا ہو) ابو عمر نے لکھا ہو کہ زر ابن جیش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہو اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہو حضرت انس نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر خالص مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے حضرت عمر سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے درہ ہاتھ مین رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص ہین جنھون نے نماز تراویح کی ترویج کی اور وہ پہلے شخص ہین جو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے شعرا نے اونکے مرثیہ بہت موزون کئے منجملہ اون کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہو

ثلثۃ برزوا بفضلهم ... نضرهم ربهم اذا نشروا ... فلیس من مومن له بصر
ینکر تفضیلهم اذا ذکروا ... عاشوا بلا فرقة ثلثتهم ... واجتمعوا فی الممات اذ قبروا

اور عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہین یہ مرثیہ کہا ہو

عین جودی بعبرة ونحیب ... لا تملی علی الامام النجیب ... فجعتنی المنون بالفارس
المعلم یوم الهیاج والتلبیب ... عصمة الناس والمعین علی ... الدهر وغیث المنتاب والمحروب

۱؎ ترجمہ تین آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) تر و تازہ رکھا اونکو اونکے پروردگار نے جبکہ وہ ظاہر ہوئے۔ کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہین ہو جو ان تینون کے فضائل کا منکر ہو۔ یہ تینون زندگی مین بھی ایک دوسرے سے جدا نہین ہوئے اور موت کے بعد قبر مین بھی ملے ۲؎ اے آنکھ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بہا امام برگزیدہ کیلئے رونے مین تاخیر نکر ہمارے شخص تو نے مجھکو اوس کی خبر غم سنائی جس کی تلوار ملک فارس مین چمکتی تھی اور میدان کارزار کا وہ معلم تھا۔ لوگون کے لیئے جائے پناہ اور مسلمانون پر زمانہ کے لوگون کی اعانت کرنیوالا اور آفت رسیدون کا فریادرس تھا۔ ۱۲

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم خزاعی اور بعض لوگ انکا نام عمرو بتاتے ہین یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن غلبہ نے مقسم سے اونھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر ابن سالم خزاعی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

لاہم انی ناشد محمداً ٭ حلف ابینا وابیہ الاتلدا

اسکے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم اونکو عمرو بن سالم کے نام مین انشاء اللہ تعالے ذکر کرینگے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگون نے انکا نام عمرو بتایا ہے مین کہتا ہون کہ ابو نعیم ہی کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول مین غلطی ہوگئی ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن معتمر بن انس قریشی عدوی غزوہ بدر مین یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونون شریک تھے اور مصعب نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عمرو بن سراقہ ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندون کے ساتھ انکا نام عمرو بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عمرو ہی کے نام مین انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد انصاری کنیت انکی ابو کبشہ تھی انکا شمار اہل شام مین ہے انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگون نے عمیر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمیر اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالے انکا تذکرہ آیندہ اس سے زیادہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمی سلمی انکا تذکرہ وحدان مین لکھا ہے اور اوس مین اعتراض ہے یہ ابو نعیم نے کہا ہے۔ ہمکو ابو موسی حافظ نے اپنی سند کے ساتھ خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا اونھون نے جعفر بن زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عمیر بن سعد سلمی نے عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے میرے باپ اور دادا نے جو جنگ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے اور

دیت کا قصہ بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں اون مہاجرین میں سے ہیں جنھوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلمہ بن عبدالاسد قرشی مخزومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے کیونکہ انکی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ انکا تذکرہ اسکے قبل انکے باپ عبداللہ بن عبدالاسد کے ذکر میں ہو چکا۔ انکی کنیت ابو حفص ہے سنہ ۲ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن یہ نو برس کے تھے اور غزوۂ خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت علی نے انکو بحرین اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں سنہ ۸۳ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں انھوں نے روایت کیں ان سے سعید بن مسیب اور ابو امامہ بن سہل ابن حنیف اور عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے۔

ہمکو اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبداللہ بن صباح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی نے معمر سے روایت کرکے بیان کیا اونھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے اونھوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپنے فرمایا اے بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سلمی۔ انھوں نے ایک مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا انسے سلمہ یعنی ابو عبدالحمید نے روایت کی ہے۔ محمد بن احمد بن سلام نے یحیی بن وردہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان تیمی سے انھوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمر بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق کچھ پوچھا تو آپنے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر دوپہر تک نماز

پڑھنے کی اجازت ہی یہانتک کہ آفتاب سمت الراس پر آجائے تو نماز موقوف کردو پھر جب زوال ہوجائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو یہانتک کہ آفتاب غروب ہوجائے کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہی بعد غروب کے پھر نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگوں نے انکو ذکر کیا ہو اور اسی حدیث کو بعینہ بروایت یحیی بن ورد نقل کیا ہی حالانکہ اسمیں غلطی نماز کا مسئلہ پوچھنے کا واقعہ عمر بن عبسہ کا نہیں ہی بلکہ عمرو بن عبسہ سلمی کا ہی یہ حدیث انہیں کی روایت سے مشہور ہی۔ اسکو ابوامامہ باہلی نے اور ابوادریس خولانی وغیرہ نے روایت کیا ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ ہمیں احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاضی ابوبکر دینوری نے بذریعہ اپنے خط کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مہاجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن ورد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے عدی بن فضل سے انھوں نے عثمان تیمی سے انھوں نے عبداللہ بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن عبسہ سلمی سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نماز صبح پڑھ چکنے کے بعد الی آخر الحدیث۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالعزیز بن ابی زکریا۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہی مگر صحیح نہیں ہی۔ انکی حدیث ابوخیثمہ مصعبی انس بن عیاض نے حارث بن ابی ثابت سے انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ نماز مغرب میں سہو ہوگیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عکرمہ بن ابی جہل بن ہشام مخزومی جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنگ اجنادین میں۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو لیثی بعض لوگ انکا نام عبید بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ انکی حدیث قرہ بن خالد نے مروی ہی انھوں نے سہل بن علی نمیری سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے مجھے فتح مکہ کے وقت عمر بن عمرو لیثی کے عقد میں پانچ عورتیں تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ ان میں سے ایک عورت کو طلاق دیدیں۔ اس حدیث کو عبدالوہاب بن عطا نے قرہ بن خالد سے روایت کیا ہی کہ انھوں نے کہا یہ حدیث ہمیں عبید بن عمرو سے پہنچی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن عدی بن نابی۔ انصاری سلمی ثعلبہ بن غنمہ بن عدی بن نابی اور عبس بن عامر بن عدی کے چچا زاد بھائی ہیں۔

چند غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف نخعی بعض لوگون نے انکا نام عمرو بیان کیا ہی انکا تذکرہ محمد بن اسمٰعیل نے صحابہ مین لکھا ہی یہ ابن مندہ کا قول تھا
مالک بن عامر نے ابن سعدی سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کا حکم اسوقت تک قائم رہیگا جبتک
کہ کفار لڑتے رہین گے ۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہی ایک ہجرت یہ ہی کہ گناہون کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری
ہجرت یہ ہی کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کی خدمت مین آئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے
انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور کہا ہی کہ محمد بن اسماعیل نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور انکا نام عمر بیان کیا ہی مگر اسمین کلام ہے
ابو نعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی ہے جو ابن مندہ نے بیان کی ہی اور ابو عمر نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہی اور بجاے عمرو بن
عوف کے عبد الرحمن بن عوف کا نام روایت کیا ہی۔ اسمین شک نہین کہ اس بارہ مین راویون کا اختلاف ہی واللہ اعلم

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابو صالح سے
انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے عمر بن غزیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے ایک عورت سے چھوہارون کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلایا جب وہ آئی
اور تنہائی مین مجھسے ملی تو مینے سوا جماع کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا کیا انھون نے
کہا پھر مینے غسل کیا اور نماز پڑھی اسپر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰۃ طرفی النہار[1] عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ میرے لیے
خاص ہی یا تمام لوگون کے لئے ہی آپ نے فرمایا تمام لوگون کے لیئے ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے
یہ بھی لکھا ہی کہ یہ عمر بن غزیہ انصاری بیعت عقبہ کے شرکا مین سے ہین اور انھون نے حدیث مذکور کی روایت مین انکا نام
بجاے عمر کے تمرو روایت کیا ہی اور حق بھی یہی ہی ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ عمرو کے نام مین کیا ہی مگر یہان انسے غلطی ہوگئی
عمر اور عمرو مین اکثر اشتباہ ہو جاتا ہی۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن لاحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابی تھے۔ انسے حسن بن ابی الحسن نے روایت کی ہی کہ عورت کی شرمگاہ مس کرنیسے

---

[1] حاصل مطلب پوری آیت کا یہ ہی کہ نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہین ۔ ۱۲

وضو کی ضرورت نہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ابن عقبہ بن نوفل - زہری - فتح دمشق مین شریک تھے اور فتح جزیرہ انھین کے ہاتھون پر ہوئی - اس سے زیادہ انکا حال معلوم نہین -

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق مین شریک تھے اور فتوحات جزیرہ مین بھی شریک تھے سیف بن عمر نے ابو عثمان سے انھون نے خالد اور عبادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے فتح دمشق کے بعد حضرت ابو عبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیجدو اور سیف نے محمد اور طلحہ اور مہلب اور عمرو اور سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عتبہ جلولا سے مدائن واپس آگئے اور اس وقت اہل جزیرہ ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کیلئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیر المومنین حضرت عمر کو دی انھون نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دیکر ادہر بھیجدو چنانچہ وہ لشکر لیکر گئے اور جو لوگ وہان جمع تھے انکا محاصرہ کر لیا یہانتک کہ وہ لوگ جزیہ دینے پر راضی ہوگئے پھر وہ مقام قرقیسیا مین گئے وہان کے لوگون نے بھی جزیہ پر مصالحت کرلی - یہ سب حال حافظ ابو القاسم دمشقی نے تاریخ دمشق مین لکھا ہے -

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری - مصر مین رہتے تھے - انکا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بدر غانم بن علی اور عبد الکریم بن علی اور ابو بکر محمد بن احمد صغیر اور ابو بکر محمد بن ابی القاسم قرانی اور ابو غالب احمد بن عباس نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی - ابو موسی نے لکھا ہے کہ ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعیب بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے لہیعہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مین تمھین تین باتون کا حکم دیتا ہون اور تین باتون سے منع کرتا ہون مین حکم دیتا ہون کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور سب ملکر خدا کی اطاعت کرو یہانتک کہ تمھین موت آجائے اور جو لوگ تمپر حاکم ہون خدا کے حکم سے انکی خیر خواہی کرو اور منع کرتا ہون بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنیسے اور مال کے ضائع کرنے سے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور عمر بن محمد بن حسن اسدی نے

اپنے والد سے انھون نے نصر سے انھون نے علی بن زید سے انھون نے زرارہ بن اوفی سے انھون نے عمر بن مالک سے روایت کی ہے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنا تا ہے اللہ اسکے لیے ایک گھر جنت مین بنا تا ہے۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انھون نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک یا مالک بن عمرو ہے۔ اور ہشیم نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انھون نے انکا نام عمرو بن مالک بیان کیا۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری۔ انکی حدیث مین اختلاف ہے انسے ابن عائذ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اسنے کہا کہ یا نبی اللہ آپ اس شخص کے بارے مین کیا فرماتے ہین جسکے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہو نہ اُسے فی سبیل اللہ جہاد کرنیکی قوت ہو وہ لوگون کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہین کر سکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بد گوئی چھوڑ دے اللہ اسکو اسی سے ان لوگون کے ساتھ جنت مین داخل کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ خزاعی کعبی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے تھے اور آپ کی یہ حدیث انکو یاد تھی کہ قبیلہ اسلم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ غفار کو اللہ بخشدے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہین۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

یمانی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انھون نے عمر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابو سفیان نے قاصد بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ مین مسلمان ہوگیا۔ انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن احیحہ بن جلاح۔ انصاری۔ اسی نسب کو ہم بیان کر چکے ہین۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگون مین لکھا ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انھون نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے انسے عبداللہ بن علی بن سائب نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ مین نہین آتی اسلیے کہ عمرو بن احیحہ اخیافی بھائی ہین

عبدالمطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبدمناف کے نکاح مین سلمی بنت زید تھین جو قبیلۂ بنی عدی بن نجار سے تھین جب
ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمی سے احیحہ بن جلاح نے نکاح کیا انسے عمرو بن احیحہ پیدا ہوسنے لہذا یہ عمرو بن احیحہ عبدالمطلب کے
اخیافی بھائی ہوے پس یہ امر قرین قیاس نہین ہی کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے
روایت کرے ممکن ہی کہ یہ شخص عمرو بن احیحہ کے بیٹے ہون اور انکا نام بن عمرو ہو اور باپ دادا کی طرف منسوب کردیے گئے
ہون ورنہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہی وہ یقیناً غلط ہی اسمین کچھ شک نہین۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اخطب کنیت انکی ابو زید تھی انصاری ہین۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور رہین بیان کیا جاتا ہی کہ یہ بنی حارث بن
خزرج سے ہین اور بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ اوس سے نہ خزرج سے ہین ہم انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین انکا
تذکرہ پورا لکھینگے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے
سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہمین خطیب عبداللہ بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن
محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خیثمہ یعنی زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو نہیک ازدی نے عمرو بن اخطب سے روایت کرکے بیان
کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لئے پانی مانگا تو مین پانی لایا اسمین بال پڑا ہوا تھا مینے وہ بال
نکال لیا اور پانی آپ کو دیدیا آپنے فرمایا اللہم اس کو جمال عنایت کر۔ ابو نہیک کہتے تھے (اس دعا کا اثر یہ تھا کہ) مینے انکو ترانوے
برس سے زیادہ کی عمر مین دیکھا انکے سر مین اور ڈاڑھی مین کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگون کا بیان ہی کہ انکی عمر سو سے متجاوز
ہوگئی تھی اور انکے سر اور ڈاڑھی مین صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو والد ہین عزرہ بن ثابت کے انسے انس بن سیرین نے
اور ابو نہیک نے اور علباء بن احمر نے اور تمیم بن حویص وغیرہم نے روایت کی ہی انھون نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے
تھے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اراکہ۔ بعض لوگ انکو ابن ابی اراکہ کہتے ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی
حسن بصری نے روایت کی ہی کہ عمرو بن اراکہ زیاد کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوے تھے ایک شخص انکے سامنے آیا جس نے جھوٹی
گواہی دی تھی زیاد نے کہا اللہ کی قسم مین تیری زبان کاٹ ڈالونگا عمرو نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مثلہ کی

ممانعت کرتے ہوئے اور صدقہ کا حکم دیتے ہوئے سنا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الاسد حسن بن سفیان اور بغوی وغیرہمانے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ ہمین ابوموسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمر نے ابن شہاب سے انھون نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونون سرے آپ اپنے شانون پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاش دوری نے اور علی بن حرب نے اور ابوکریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ اسمین محمد بن بشر سے غلطی ہوگئی ہی صحیح وہی ہی جو ابواسامہ وغیرہ نے عبیداللہ سے انھون نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور ابونعیم نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی مگر انھون نے انکا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہی اور محمد بن بشر کی حدیث انکے متعلق روایت کی ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عامر۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنیکے لئے مختصر لکھا ہی۔

سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود عنسی۔ ابن ابی عاصم۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوالیمان نے ابوبکر بن ابی مریم سے انھون نے حکیم بن عمیر اور ضمرہ بن حبیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ دونون حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے فرمایا جس شخص کو اسبات کی خواہش ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اپنی آنکھون سے دیکھے اسکو چاہیئے کہ عمرو بن اسود کی روش کو دیکھ لے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ عمرو صحابی نہین ہین بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ انکا نام عمرو ہی مگر بعض لوگ عمیر بن اسود کہتے ہین۔ کنیت انکی ابوعیاض ہی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمن بیان کرتے ہین قبیلہ عنس سے تھے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ انھون نے مقام داریا مین سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگون مین سے تھے جنھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھون نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہی اسکے بعد انھون نے حضرت عمر کا قول انکی بابت بیان کیا ہی جو ہم لکھ چکے ان کا تذکرہ ابن

ابی عاصم نے صحابہ مین لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود سعید قریشی نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی شریح بن عبید حضرمی نے حارث بن حارث سے انھون نے عمرو بن اسود ابو امامہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤن مین سے جو لوگ اچھے ہونگے وہ تمام دنیا کے پیشواؤن سے بہتر ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ یہ تینون تذکرہ مین لکھ چکا ہون مگر مین نہین کہہ سکتا کہ یہ تینون ایک ہین یا جدا جدا ان تینون تذکرون کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہی لیکن نہ انھون نے کوئی نسب ذکر کیا نہ اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ انکے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہوسکے باقی رہین ہر تذکرہ کی حدیثین تو ممکن ہی ایک ہی شخص کی کئی کئی حدیثین مروی ہون واللہ اعلم

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن اقیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے انسے حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا ہمین ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد تک روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ عمرو بن اقیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے زمانہ جاہلیت مین انکے گھرانے مین سے کوئی شخص قتل ہوگیا تھا لہذا یہ قاتل سے انتقام لیئے بغیر اسلام لانا پسند نکرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ) آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہان ہین لوگون نے کہا احد مین ہین انھون نے (نام لیکر) پوچھا فلان فلان لوگ کہان ہین لوگون نے کہا احد مین ہین پس انھون نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہوکر احد کی طرف روانہ ہوئے جب (وہان) پہونچے اور (مسلمانون نے انکو دیکھا تو (انکو کافر سمجھکر) کہا کہ ای عمرو ہم سے الگ رہو انھون نے کہا مین ایمان لے آیا ہون پس انھون نے قتال شروع کیا یہانتک کہ زخمی ہوگئے اور گھر مین اٹھاکے لائے گئے۔ حضرت سعد بن معاذ انکو دیکھنے گئے تو انھون نے انکی بہن سے پوچھا کہ انسے پوچھو کہ محض حمیت جاہلیت کی وجہ سے انھون نے قتال کیا یا ان لوگون کی کسی بات پر انکو غصہ آگیا تھا اس سبب سے لڑے یا محض اللہ و رسول کے لیئے انھون نے جہاد کیا (چنانچہ انکی بہن نے انسے پوچھا انھون نے کہا مین محض اللہ و رسول کیلیئے لڑا اسکے بعد انکی وفات ہوگئی یہ ایسے جنتی ہین کہ انھون نے ایک وقت کی بھی نماز نہین پڑھی انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیز بن قصی بن کلاب قریشی اسدی۔ والدہ انکی زینب بنت نوفل بن

عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھین - یہ زبیر کا قول ہی انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہین وفات پائی - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خویلہ بن عبد اللہ بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ - کنانی ضمری کنیت انکی ابو امیہ ہی - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکمرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بناکر بھیجا تھا چنانچہ یہ وہان سے حضرت حبیب کی نعش مبارک بھی اُس لکڑی سے اتار کرلے آئے تھے جسپر انھین صلیب دیگئی تھی اور (ایکمرتبہ) آپ نے انھین نجاشی کے ہان وکیل بناکر بھیجا تھا چنانچہ انھون نے وہان آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کردیا تھا - اسلام انکا قدیم تھا پہلے انھون نے حبش کیطرف ہجرت کی تھی بعد ازان مدینہ کیطرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ انکا بیر معونہ تھا - یہ ابو نعیم کا قول ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ غزوہ بدر اور احد مین مشرکون کی طرف شریک تھے اور احد مین جب مشرک لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اکثر کامون پر بھیجا کرتے تھے یہ عرب کے شریف اور جوانمرد لوگون مین سے تھے - سب سے پہلا غزوہ انکا بیر معونہ تھا اسی غزوہ مین اعلاء عامر نے انکو گرفتار کرلیا تھا پس عامر نے (رائسے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہذا تم کو مین انکی طرف سے آزاد کرتا ہون اور اسنے انکی پیشانی کے بال کتر لیے - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے سنہ ہجری مین بھیجا تھا اور ایک خط بھی نجاشی کے نام انکے ہاتھ بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انھون نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردیجئے اور انکو اور نیز تمام مسلمانون کو جو آپ کے ملک مین ہین حضرت کی خدمت مین بھیجدیجئے - انسے انکے بیٹون یعنی جعفر اور فضل اور عبد اللہ نے اور انکے بھتیجے زبرقان بن عبد اللہ بن امیہ نے احادیث کی روایت کی ہی - انکا شمار اہل حجاز مین ہی - ہمین احمد بن عثمان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی اسماعیل بن ابی الحسن نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن مہریز نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زاذان نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے مامون بن ہارون بن طوسی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن عیسی بن حمران طائی نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد بغیر وضو کئے ہوئے نماز پڑھی -

انکی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ مین قبل ۶۰ھ ہجری کے ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ۔ دوسی جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ زیاد بکائی نے محمد بن اسحاق سے انھون نے زہری سے روایت کی ہی کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا مین کعبہ مکرمہ مین داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انھون نے کہا کہ جب سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمسے نہ ملنا اور انکی بات نہ سننا ورنہ تم انکے قریب مین آجاؤگے اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابو امیہ بن عبداللہ کے دادا تھے یعقوب بن محمد مدنی نے ابو امیہ بن عبداللہ بن عمرو سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے مجھے ہریسہ نامی ایک مرکب غذا بنا کر کھلائی جس سے میری کمر مین قوت زیادہ ہوگئی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس ثقفی۔ طائف مین فروکش تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے ان سے انکے بیٹے عثمان نے روایت کی ہی بعض لوگون نے انکا نام عبداللہ بیان کیا ہی مگر صحیح عمرو ہی۔ ولید بن مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن یعلی طائفی سے انھون نے عثمان بن عمرو بن اوس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مین قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب ہماری فرودگاہ مین تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتین کیا کرتے تھے ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کرکے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وظیفہ دیر مین ختم ہوا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے اور عمرو و مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ احد و خندق اور اسکے بعد کے غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے جسر ابی عبید کے واقعہ مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن اہتم۔ اہتم کا نام سنان بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ نام انکا حارث بن عمرو بن کعب

ابن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی منقری بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہین بلکہ خود اہتم ہین نام اہتم کا سنان بن خالد بن سمی تھا بعض لوگون کا بیان ہی کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے انکا منھ ٹوٹ گیا تھا اس سبب سے لوگ انکو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ منھ نہین بلکہ انکے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے جو انکو مارا اسکا واقعہ یون ہی کہ قیس قبیلۂ بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے سردار تھے انکے اور اہتم کے درمیان مین عبد یغوث بن وقاص بن صلارہ حارثی کی بابت جبکہ عصمہ تیمی انکو قید کرکے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے اہتم کو مارا۔ انکی والدہ قندلی بن اعبد کی بیٹی تھین کنیت انکی ابو ربعی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تمیم کے سردارون کے ساتھ ۹ھ ہجری مین وفد بنکر آئے تھے اس وفد مین زبرقان بن بدر اور قیس اور عاصم وغیرہ بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے زبرقان نے کچھ کلمات فخریہ کے کہ یا رسول اللہ مین قبیلۂ بنی تمیم کا سردار ہون اور قبیلہ مین میرا اثر بہت ہی لوگون مین بہت ذی وجاہت ہون اخذ و منع کا اختیار مجھے حاصل ہی اور یہ عمرو بن اہتم اس بات سے واقف ہین عمرو نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہی اپنی بات کی بیچ بہت کرتا ہی زبرقان نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہی عمرو نے کہا (ای زبرقان) مین تیرے اوپر حسد کرونگا خدا کی قسم تیرا ننہال بڑا لئیم ہی تو نو دولت ہی تیرے لڑکے سب احمق ہین تیرے خاندان کے لوگ تجھے برا سمجھتے ہین خدا کی قسم مینے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری بات بھی سچ کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر (کے مثل) ہوتا ہی بعض لوگون کا بیان ہی کہ اس وفد مین ستر یا اسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد مین تھے انھین لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے پیچھے سے[۱] آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہی۔ یہ لوگ مدینہ مین ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد اسکے اپنی قوم کے پاس گئے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے بعض لوگون کا قول ہی کہ عمرو اسی وقت بہت کمسن تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کے لوگون کو انعام دیا تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم مین کا باقی نہین رہگیا یہ عمر اسوقت وہان موجود تھے بلکہ فرودگاہ مین تھے قیس بن عاصم نے جو انکے ہم قبیلہ تھے اور انسے کچھ رنج رکھتے تھے کہا یا رسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہین ہی سوا ایک نوعمر لڑکے کے تو مین اسکو دینا مناسب بھی نہین جانتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی اسیقدر دیا جسقدر اور لوگون کو دیا تھا۔ عمرو کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو انھون نے (ان کی ہجو مین) یہ اشعار موزون کئے۔

---

[۱] اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الذین ینادونک من وراء الحجرات چونکہ یہ فعل خلاف ادب تھا لہذا اس آیت مین اسکی ممانعت ہی ۱۲

اظللت مفترش العلیاء تشتمنی ٭ عند النبی فلم تصدق ولم تصب ٭ ان تبغضونا فان الروم اصلکم ٭ والروم لا تملک البغضاء للعرب
فان سوددنا عود وسوددکم ٭ موخر عند اصل العجب والذنب ٭

یہ عمرو ان لوگون مین تھے جنھون نے سجاح (نامی عورت) کی جب سنے دعوے نبوت کیا پیروی کی تھی پھر بعد اسکے یہ تائب ہوئے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوگیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن وجمال کے لوگ انکو مکحل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے انکے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گویا حلّے پھیلا دیئے گئے۔ اپنی قوم مین شریف تھے یہ کلام انہین کا ہے۔

ذرینی فان البخل یا ام ہاشم ٭ لصالح اخلاق الرجال سروق ٭ لعمرک ما ضاقت بلاد باہلہا ٭ ولکن اخلاق الرجال تضیق ٭
انکی اولاد مین سے خالد بن صفوان بن عبد اللہ بن عمرو بن اہتم تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن زید بن جشم۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد مین شریک تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس ربیع بن ایاس کے بھائی تھے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلۂ بنی لوذان سے ہین انکے حلیف ہین۔ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے اُن لوگون کے نام مین جو خاندان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے نامون مین روایت کی ہے کہ قبیلۂ بنی لوذان بن غنم سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے رہنے والے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن البقع بن کرب ہمطی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ مالک بن البقع کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونون بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بنکے حاضر ہوئے تھے اور انکے ساتھ انکے بھتیجے مالک بن حمزہ بن البقع بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بجاد کنیت انکی ابوالنسب تھی۔ اشعری ہین۔ عمرو بن عبد اللہ بن عمران بن ابی انس نے خدیجہ بنت عمران

لہ ترجمہ (اے قیس تو بیٹھ کر کیا تو مجھکو نبی کے سامنے برا کہتا رہا اور تو نے [illegible] ... اور ہمارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے [illegible] ...
سہ ترجمہ [illegible] ... آدمی کی [illegible] ...

ابن ابی انس نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابوانس سے جنکا نام عمرو بن مجاشع مشعری ہی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے یہان سحاب (یعنی ابر) کا نام عنان ہی اور رعد (یعنی گرج) ایک فرشتہ کی آواز ہی جو سحاب کو ڈانٹتا ہی اور برق (یعنی بجلی) ایک فرشتہ کی چمک ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن بداح قیسی۔ انکا ذکر مشمرج بن خالد کی حدیث مین ہی۔ علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشمرج بن خالد کہتے تھے ہم قبیلۂ عبدالقیس کے وفد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنوان جو جنگل مین تھا دیا علی بن حجر کہتے ہین کہ مینے قبیلۂ بنی عوف کی ایک بوڑھیا سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشمرج وہان سے ہجرت کر گئے اور وہ کنوان اپنے ایک چچا کے بیٹے عمرو بن بداح کے لیے چھوڑ گئے جنکے بارے مین شاعر کا یہ شعر ہی۔

وانی لمختار الجھاد وتارک ❊ لعمرو بن بداح کتب الفوارس

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی مگر انکا اسلام معلوم ہی نہ صحابی ہونا صرف ایک شعر مین انکا ذکر آیا ہی اور وہی شعر ذکر کیا ہی جو ہم لکھ چکے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن بعکک۔ کنیت انکی ابوالسنابل ہی۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالے پورا آوے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

بکالی صحابی ہین شمار انکا اہل شام مین ہی۔ بنی بکال بن دعمی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن کہلان سے ہین۔ خلیفہ نے صحابہ مین انکا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہی۔ کنیت انکی ابوعثمان تھی۔ انسے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہی۔ ابوتمیمہ کہتے تھے کہ مین شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جوق جوق لوگ ایک شخص کی زیارت کیلیے جا رہے ہین مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین لوگون نے کہا جو صحابہ اب باقی رہگئے ہین یہ ان سب سے زیادہ علم رکھتے ہین انکا نام عمرو بکالی ہی (چنانچہ مین بھی ان کی زیارت کو گیا) مینے دیکھا کہ انکی انگلیان کٹی ہوئی تھین مینے پوچھا کہ انگلیان کیسے کٹین معلوم ہوا کہ واقعہ یرموک مین ملک شام مین بعہد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیان کٹ گئی تھین۔ انھون نے

لہ ترجمہ مین جہاد کو اختیار کرنا چاہتا ہون اور سب مال ومتاع عمرو بن بداح سردار قبیلہ سوارون کیلئے چھوڑنا پسند کرتا ہون ۱۲

تو تم لوگون کو انکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہی اور انکا برا کہنا تم پر حرام ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو نعیم نے ان کا نام عمرو بن سفیان بکالی بیان کیا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر جعفر نے بیان کیا ہی کہ یہ نام ابو الجعد ضمری کا ہی قبیلۂ بنی ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ بن قبیلۂ بنی ضمرہ مین انکا ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی انکا نام اور نسب اسی طرح لکھا ہی ابو حاتم بن حبان نے انکا نام ادرع بیان کیا ہی۔ ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ ابو الجعد بیٹے ہین جنادہ بن مراد بن عبد کعب بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ کے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکا نام عمرو بن عمیر ہی کنیت انکی ابو لیلی تھی انصاری ہین انکے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ داؤد کہتے ہین اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ یسار اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ بلال انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اور عمرو بن عمیر کے نام مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئے گا احد مین اور اسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے پھر صفین مین حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہی کہ یہ مہاجرین سے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن جبا جعفر نے کہا ہی کہ انسے انکے بیٹے صالح نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین تبوک مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن تغلب عنبری۔ قبیلۂ عبد القیس سے ہین اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے انکے نسب مین جو کچھ بیان کیا گیا ہی سب کا منتہی اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہی پس یہ بہر حال ربعی ہین بصرہ مین رہتے تھے انسے حسن بصری نے روایت کی ہی ہمین خطیب ابو الفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبارک بن فضالہ نے حسن بن عمرو بن تغلب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) ایک بات ایسی فرمائی جو مجھے سرخ اونٹون سے بھی زیادہ پسند آئی ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپنے

بعض لوگون کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگون کو محض اس خیال سے دیتے ہین کہ انکو نہ دیا جائے گا تو وہ رنجیدہ ہونگے اور صبر نکر سکین گے اور بعض لوگون کو محض اس بھروسہ پر نہین دیتے کہ اللہ نے اُنکے دلون مین ایمان قائم کردیا منجملہ ایسے لوگون کے عمرو بن تغلب ہین اور آپنے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ ہے کہ تجارت کی کثرت ہوجائے گی اور قلم ظاہر ہوگا مطلب یہ ہے کہ مال بہت بڑھجائے گا جسکے باعث سے تاجرون کی کثرت ہوجائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہوجائینگے کتابت کا رواج اس وقت عرب مین بہت کم تھا۔ قتادہ سے بیان کیا ہے کہ قبیلۂ بکر بن وائل سے چار آدمیون نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سدوس سے تھے اسود بن عبداللہ اور بشیر بن خصاصیہ اور عمرو بن تغلب اور فرات بن حیان۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ یہ عمرو احد مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے۔ عدوی نے کہا ہے کہ مین نہین جانتا عمرو بن تغلب سے کوئی کوئی واقف ہو۔ ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی۔ سلمہ بن ثابت کے بھائی اور عباد بن بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔ عمرو کا لقب اصیرم بنی عبد الاشہل زیادہ مشہور ہے۔ یہ حذیفہ بن یمان کے بہن کے بیٹے تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے انھین کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ ایسے جنتی ہین جنھون نے ایک وقت کی بھی نماز نہین پڑھی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمین ابو جعفر یعنی احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے ابو سفیان مولای ابن ابی احمد سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ اکثر لوگون سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون جنتی ہے جس نے اللہ کیلیے ایک وقت کی بھی نماز نہ پڑھی ہو جب لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبد الاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن وقش تھے انکا واقعہ یون ہے کہ یہ اسلام کیطرف کسی طرح راغب نہ ہوتے تھے مگر جب غزوہ احد ہوا تو خود بخود انکو اسلام کیطرف رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لائے بعد اسکے انھون نے اپنی تلوار اٹھائی اور جہاد شروع کردیا زخمی ہوکر گر گئے جب بنی عبد الاشہل نے اپنی قوم کے لوگون کو معرکہ مین تلاش کرنا شروع کیا تو انکو دیکھا کہ مقتولون کے ساتھ پڑے ہوئے ہین اور کچھ جان باقی ہے لوگون نے انکو دیکھتے ہی کہا کہ دیکھو یہ عمرو پڑے ہوئے ہین یہ یہان کیون آئے (یہ تو کافر تھے) پس لوگون نے اسسے پوچھا کہ اے عمرو تم کیون یہان آئے کیا تم اپنی قوم کی حفاظت کیلئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہوکر آئے تھے انھون نے کہا مین اسلام کی طرف راغب ہوکر آیا ہون مین مسلمان ہوکر قتال کرنے لگا یہانتک کہ یہ حالت ہوگئی جو تم دیکھ رہے ہو۔

اسکے بعد ہی انکی وفات ہوگئی لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت مین سے ہے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ میرے نزدیک اس قول مین اعتراض ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو عمرو بن ثابت بن قریش بن اصرم بن عبدالاشہل مگر یہ نسب صحیح نہین کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہو انکے دادا کا نام نہین ہو علاوہ اسکے عمرو کے دادا کا نام اس نسب مین نہین ہو کیونکہ اصیرم اور عبدالاشہل کے درمیان سے زعورا یا زعوار رہگیا ہو صحیح وہی ہو جو ہمنے بیان کیا ابن مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہو اور اسمین عمرو بن اقیش کا نام قائم کیا ہو اور لکھا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور آپ سے مسالہ پوچھا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہو مگر ہمنے وہ حدیث بھی لکھی ہو جو ابو داؤد سجستانی نے روایت کی ہو اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گذر چکی یہ دونون قصہ ایک ہی ہین۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن جبی سیف بن عمر نے اپنے راویون سے نقل کیا ہو کہ یہ پہلے شخص ہین جنھون نے نعمان بن مقرن کو جبکہ انھون نے اہل الرائے سے مشورہ لیا تھا اہل نہاوند پر لشکر کشی کی رائے دی تھی۔ عمرو بن جبی اس وقت عمر مین سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ جہنی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہو۔ یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطا بن یزید جہنی سے انھون نے وضاح بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے حضرت نے انھین اسلام کی ترغیب دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا انکی عمر سو برس سے زیادہ ہوگئی مگر جس مقام پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا اس مقام کے بال سفید نہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ خشنی۔ ابو ثعلبہ کے بھائی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسلام لائے تھے اس کو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کنیت انکی ابو حکیم یا ابو حکیمہ ہو انصاری خزرجی ہین پھر بنی عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے۔ ہمین عبیداللہ بن احمد نے

اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے نامون مین لکھا ہو کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔ انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوۂ احد مین بھی یہ شریک تھے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ انکی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطار سے انھون نے وضاح بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہو عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو برس کی ہوگئی تھی مگر انکے سر مین جس مقام پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جہنی کے تذکرہ مین لکھا ہو جو اس سے پہلے ہو چکا کہ یہ بدر مین شریک تھے اور انکا شمار اہل حجاز مین ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھون نے وہب بن عطاء سے انھون نے وضاح سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام سیالہ مین ملا اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن مندہ نے اس دوسرے تذکرہ مین بھی اس واقعہ کو ذکر کیا تعجب ہو کہ انھون نے اس ایک واقعہ کو دو کیون بنایا۔ صحیح وہی ہو جو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین یمانی۔ انکی حدیث شہر بن حوشب نے انسے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہمراہ کچھ ہدی قربانی کے لئے بھیجی تھین اور فرمایا تھا کہ اگر اِن مین سے کوئی جانور ہلاک ہونے لگے تو اس کو ذبح کر دینا اور اسکے پیر دن کو اسکے خون سے رنگ[1] دینا اور اسکے منھ پر بھی ایک چھاپہ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو وہین چھوڑ دینا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ ہمنے انکا تذکرہ محض حافظ ابوموسی کی پیروی کرنے کے لئے لکھدیا ورنہ ہم نہ لکھتے۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالخیر یعنی محمد بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابی القاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن نبہان عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوعیسی سلام نے

[1] مصلحت اسمین یہی تھی کہ جب کوئی اسکو دیکھیگا تو سمجھ لیگا کہ یہ ہدی کا جانور ہو اسکا گوشت غیر مستحقین کو نہ کھانا چاہیئے۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن معطل سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کیلئے جا رہے تھے جب ہم مقام عرج
مین پہونچے تو ہم لوگون نے ایک سانپ کو دیکھا جو تڑپ رہا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ مرگیا ہم مین سے ایک شخص نے
ایک کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اسمین لپیٹ کر زمین مین دفن کر دیا پھر جب ہم مکہ پہونچے تو ایک روز ہم کعبہ مین تھے کہ ایک
شخص آیا اور اُسنے ہم لوگون سے کہا کہ عمرو بن جابر کو تم مین سے کسنے دفن کیا تھا ہم لوگون نے کہا ہم عمرو بن جابر کو نہین
جانتے اُسنے کہا اس سانپ کو کسنے دفن کیا تھا ہم لوگون نے کہا اس شخص نے اسنے کہا اللہ تمھین جزائے خیر دے وہ قوم جن کے
ان نو آدمیون مین سے ایک شخص تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قرآن سننے کیلئے حاضر ہوئے تھے
اُسوقت قوم جن کے مسلمانون اور کافرون مین لڑائی ہو رہی تھی اُسی لڑائی مین وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو
تو اس کپڑے کے عوض مین دوسرا کپڑا ہم تمھین دین ہم لوگون نے کہا نہین ہم معاوضہ نہ لین گے۔ ان کا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن وائل بن قیس۔ ابن کلبی نے اور ابو عبیدہ نے انکا تذکرہ اُن صحابہ مین لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین وفد بنکے حاضر ہوئے تھے۔ ابو عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ سعید ابرش کلبی جو ہشام بن عبد الملک کے مصاحب تھے
انھین کی اولاد سے تھے۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جدعان۔ سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن جدعان سے فرمایا
کہ اے عمرو بن جدعان جب تم کپڑا مول لو تو اسکو جانچ لیا کرو اور جب جو کچھ مول لو تو اسکو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی
عورت سے نکاح کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد۔ ربیع بن بدر نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد کو بلا دینی مناسب ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ۔ انصاری سلمی۔ بنی جشم بن خزرج سے ہین بیعت عقبہ اور بدر مین شریک
تھے مگر ابن اسحاق نے انکو شرکائے بدر مین ذکر نہین کیا۔ احد کے دن شہید ہوئے تھے اور یہ اور عبد اللہ بن عمرو بن

حرام حضرت جابر کے والد ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے تھے یہ دونون سالے بہنوئی تھے شعبی نے روایت کی ہے کہ انصار کے خاندان بنی سلمہ سے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو آپنے پوچھا اے بنی سلمہ تمھارا سردار کون ہے لوگون نے جواب دیا کہ جد بن قیس مگر اسمین کچھ بخل ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے زیادہ اور کون مرض ہوگا لہذا تمھارا سردار یہ گھونگھر والا سفید رنگ کا آدمی یعنی عمرو بن جموح ہے اسی واقعہ کی طرف شاعر نی ان اشعار مین اشارہ کیا ہے

وقال رسول اللہ والحق قولہ ٭ لمن قال منا من تسمون سیدا ٭ فقالوا لہ جد بن قیس علے التی ٭ نبخلہ فیہا وان کان اسودا ٭ فتی ما تخطی خطوۃ لدنیۃ ٭ ولا مد فی یوم الی سوءۃ یدا ٭ فسود عمرو بن الجموح بجودہ ٭ وحق لعمرو بالندی ان یسودا ٭ اذا جاءہ السؤال اذہب مالہ ٭ وقال خذوہ انہ عائد غدا ٭

معمر نے اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بنی سلمہ سے) فرمایا تم لوگون کا سردار بشر بن براء بن معرور ہے ہم انکا حال بشر کے نام مین لکھ چکے ہین۔ ابن عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن جموح بنی سلمہ کے سردارون اور اشراف سے تھے انھون نے اپنے گھر مین لکڑی کا ایک بت بنالیا تھا جس کا نام مناف تھا اسکی بہت تعظیم کیا کرتے تھے جب قبیلہ بنی سلمہ کے نوجوان اسلام لائے جنمین انکے بیٹے معاذ بن عمرو اور معاذ بن جبل بھی تھے یہ سب لوگ بیعت عقبہ مین شریک تھے یہ لوگ رات کیوقت انکے بت کو لیکر مزبلہ پر ڈال آیا کرتے تھے جسمین غلیظ وغیرہ پڑتا تھا صبح کو عمرو جب اس بت کو نہ پاتے تو کہتے کہ خرابی ہو اسکی معلوم نہین کون ہمارے معبود کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے پھر اسکو جاکر ڈھونڈتے تو مزبلہ پر پاتے اسکو دھوتے اور خوشبو لگاتے اور کہتے کہ خدا کی قسم اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ یہ حرکت کسکی ہے تو مین اسے بہت ذلیل کرون یہی کیفیت روز ہوا کرتی ایک روز عمرو نے ایک تلوار لیکر اس بت کی گردن مین لٹکا دی اور کہا کہ خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ تیرے ساتھ یہ گستاخی کون کرتا ہے لہذا اگر تجھ مین کچھ بھی بھلائی ہو تو تو خود اپنی حفاظت کرے یہ تلوار تیرے پاس ہے جب شام ہوئی تو مسلمان پھر پہونچے اور انھون نے وہ تلوار اسکی گردن سے نکال لی اور ایک مرے ہوئے کتے کے ساتھ اس بت کو باندھکر ایک کنوین مین جسمین نجاست ڈالی جاتی تھی اسکو ڈالدیا صبح کو عمرو نے پھر دیکھا کہ بت غائب ہے اسکی تلاش مین نکلے اور دیکھا کہ وہ ایک کتے کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی ہدایت الٰہی نے انکی دستگیری کی اور اسلام لائے

لہ ترجمہ رسول اللہ نے فرمایا اور انکا قول سچا ہے جبکہ آپنے پوچھا کہ تم لوگ کس کو اپنا سردار کہتے ہو لوگون نے کہا جد بن قیس کو باوجودیکہ انکے مزاج میں بخل ہے جد بن قیس ایسے شخص ہین کہ کبھی کسی برائی پر ان کا قدم نہین اٹھا نہ کبھی انھون نے کسی برائی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا ٭ پس حضرت نے عمرو بن جموح کو سردار بنایا بوجہ انکی سخاوت کے اور وہ مستحق بھی تھے جب کوئی سوال کرتا ہے تو اپنا کل مال دیدیتے ہین اور کہتے ہین کہ مال پھر کل آ جائے گا ٭

اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا جب عمرو اسلام سے آئے اور اللہ کی معرفت انکو حاصل ہوئی تو انھون نے یہ اشعار نظم کیے جنمین اس بت کا بھی ذکر ہے اور خدا کا شکر کیا ہی اس رشد و ہدایت پر لایا گیا ہی۔

تاللّٰہ لو کنت الٰھا لم تکن ❊ انت وکلب وسط بیر فی قرن ❊ اف لمصرعک الٰھا یستدن ❊ الان فتشناک عن سوء الغبن ❊ فالحمد للہ العلی ذی المنن ❊ الواھب الرزق ودیان الدین ❊ ھو الذی انقذنی من قبل ان ❊ اکون فی ظلمۃ قبر مرتھن ❊[۱]

ابن کلبی نے کہا ہی کہ عمرو بن جموح سب انصار کے بعد اسلام لائے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو غزوہ بدر کی ترغیب دی تو انھون نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگر انکے بیٹون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت لیکر انکو روکا وجہ یہ بھی کہ انکے پیر مین لنگ تھا مگر جب غزوہ احد درپیش ہوا تو انھون نے اپنے بیٹون سے کہا کہ تم لوگون نے مجھے غزوہ بدر مین شریک ہونے نہ دیا لیکن اب غزوہ احد کی شرکت سے مجھے نہ روکو انکے بیٹون نے کہا کہ اللہ نے آپکو معذور کیا ہی (آپ ارادہ شرکت نہ کیجیے) پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے بیٹے آپ کے ہمراہ غزوہ احد مین جانے سے روکتے ہین حالانکہ خدا کی قسم مین امید رکھتا ہون کہ مین اپنے اسی لنگڑے پن کیساتھ جنت مین چلون گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمھین معذور کیا ہی جہاد تمپر فرض نہین ہی اور ان کے بیٹون سے کہا کہ تم لوگ اگر انکو منع نکرو تو کچھ ہرج نہین شاید اللہ انکو شہادت نصیب کرے پس انھون نے اپنے ہتھیار اٹھا لیے اور یہ کہتے ہوئے چلے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر اور نامراد بناکر پھر مجھے اپنے گھر کی طرف واپس نہ کر چنانچہ جب احد کے دن یہ شہید ہوئے تو انکی بی بی ہند جو حضرت جابر کی پھوپھی تھین آئین اور انھون نے انکی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام کی نعش اٹھائی اور دونون ایک ہی قبر مین مدفون ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم مینے انکو جنت مین اسی طرح لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا بعض لوگون کا بیان ہی کہ عمرو بن جموح کے چار بیٹے تھے اور وہ چارون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد مین جاتے تھے - احد کے دن جب مسلمانون کا قبضہ زائل ہوا تو انھون نے اور انکے بیٹے خلاد نے کافرون پر ایک سخت حملہ کیا تھا اور دونون ساتھ ہی شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جندب وداعی کنیت ابو عطیہ بھی علی عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے

---

[۱] ترجمہ اللہ کی قسم اگر تو معبود ہوتا تو کبھی کتے کے ساتھ ایک کنوین کے اندر نہ ہوتا۔ کیا بری جگہ تو پڑا ہوا اب ہم تجھے ترک کرتے ہین ❊ اللہ کا شکر ہے جو احسان کرنیوالا اور رزق دینا ہی ❊ اسی نے مجھے مرنے سے پہلے اس گمراہی سے نجات دی ۱۲

انھون نے علی بن اقمر سے انھون نے ابوعطیہ وداعی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے ساتھ کچھ عورتون کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار رہوگی تم کو ثواب نہ ملیگا انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے اور کہا ہی کہ یہ تابعی ہین حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہین۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

قوم جن سے تھے۔ ابوموسی نے کہا ہی کہ یہ ایک دوسرے شخص ہین اور کہا ہی کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہی بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ طارق کے بیٹے ہین ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہی۔ احمد بن سعید بن ابی مریم نے عثمان بن صالح سے انھون نے عمرو جنی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا مینے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے مینے عمرو بن طارق جنی کو دیکھا تو مینے پوچھا کہ کیا آپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انھون نے کہا ہان بلکہ مینے آپسے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپکے پیچھے نماز صبح پڑھی تھی جسمین آپنے سورۂ حج پڑھی تھی اور اسمین دو سجدے کئے تھے۔ انکا تذکرہ چونکہ ابوموسی نے کیا تھا لہذا مینے بھی لکھدیا تعجب ہی کہ یہ لوگ قوم جن کے لوگون کو صحابہ مین ذکر کرتے ہین۔ حالانکہ ان لوگون کا نام کسی سند صحیح سے منقول نہین ایسا ہی ہو تو جبریل و میکائیل کو صحابہ مین کیون نہین ذکر کرتے جنکے نام ایسی سند کے ساتھ منقول ہین جسمین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جہم بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ اور انکے بھائی خزیمہ اور انکے والد جہم سرزمین حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے اور (مع اور مہاجرین کے) دو کشتیون پر سوار ہوکر مدینہ واپس آئے تھے جعفر نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا جو لوگ حبش کی طرف ہجرت کرگئے تھے انمین قبیلہ عبدالدار بن قصی سے جہم بن قیس بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار اور ان کے بیٹے عمرو بن جہم بھی تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن زہیر بن شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مکہ مین بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ انکا نام عامر تھا اور کنیت ابونافع تھی حبش کی طرف انھون نے ہجرت کی تھی۔ یہ ابن اسحاق اور واقدی کا قول تھا۔ مگر ابن عقبہ نے اور ابومعشر نے انکو مہاجرین حبش مین ذکر نہین کیا ہان موسی

بن عقبہ نے انکو اصحاب بدر مین ذکر کیا ہی ابن اسحاق نے بھی انکو اصحاب بدرمین ذکر کیا ہو مگر انھون نے انکے نسب کی بعض باتون مین اختلاف کیا ہو اور زہیر کے بعد انکا نسب یون بیان کیا ہی ابن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ابی ضرار بن عائذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہی بیٹے تھے سعد بن کعب بن عمرو کے خزاعی مصطلقی ہین۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے انسے ابووائل اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہی۔ ابو حذیفہ نے زہیر سے انھون نے ابو اسحاق سبیعی سے انھون نے عمرو بن حارث سے جو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زوجہ کے بھائی تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی لونڈی چھوڑی اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز آپنے صرف ایک سفید خچر چھوڑا تھا اور کچھ ہتھیار اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہی اور ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہمنے بیان کیا۔ مگر ابو موسی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انھون نے نہین بیان کیا۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا خیال ہی کہ یہ عمرو عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی اور ہم انشاءاللہ اسکے بعد انکا تذکرہ لکھینگے ابو موسی نے انسے یہ حدیث بھی روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہی تو اسکو چاہیئے کہ ابن مسعود کے لہجہ مین پڑھے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہی کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمرو بن حارث بن مصطلق کے درمیان مین فرق نکالا ہو مگر یہ دونون ایک ہین ابن مندہ اور ابو نعیم دونون نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ ام المومنین جویریہ کے بھائی ہین اور وہ دونون حدیثین بھی لکھی ہین جو ابو موسی نے روایت کی ہین اسمین شک نہین کہ ان کو دوگنا غلطی ہی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب سے حارث اور مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہین ممکن ہی کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جسمین یہ نام نہ ہون اور ابو نعیم نے انکی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر تعجب یہ ہی کہ ابو نعیم نے حضرت جویریہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہمنے ذکر کیا اور عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی انکو بیان کیا ہی ابن مندہ نے حضرت جویریہ کے متعلق ایک عجیب بات یہ لکھی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ اوطاس مین کافر قیدیون کے ساتھ پایا تھا پھر انکو آزاد کر کے آپ نے انسے شعبان سنہ ہجری مین نکاح کیا حالانکہ غزوہ

اوطاس فتح مکہ کے بعد سنہ ۸ ہجری میں ہوا ہو پس ضرور ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے قبل قید ہونے کے نکاح کیا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن کندہ بن عمرو بن ثعلبہ۔ انصاری۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مصطلق۔ ام المومنین جویریہ کے بھائی تھے۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہی اور ان دونون نے روایت کی ہی کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپنے کوئی درہم و دینار نہین چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرات والی حدیث بھی روایت کی ہی۔ ہمین ابوبکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری اور ابو محمد یعنی عبدالعزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی وغیرہما سے روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے ہمین علی بن حسن بن ہبتہ اللہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن سمرقندی اور ابو عبداللہ یعنی محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبردی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبداللہ بن محمد بن ہزار مرد صریفینی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بغوی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن جعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زہیر نے ابواسحاق سے انھون نے عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی درہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز سوا اپنے ایک سفید مادہ خچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک زمین جو صدقہ تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور انکی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام مین ہوچکی ہی وہین اسکو دیکھنا چاہیے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہبشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ غزوہ احد مین یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن حارث شریک تھے ان دونون بھائیون کے اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ عدوی نے واقدی سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن عبد شمس بعض لوگ انکو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہین۔ یہ ابن مندہ کا قول ہی اور انھون نے عمرو بن ثعلبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ عمرو بن سمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ

یا رسول اللہ میں نے چوری کی ہے یہ حدیث پوری ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں بعض لوگ انکا نام عمرو بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انکو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے ابو راشد سے انھوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بندہ نامراد ہے جسکے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حجاج زبیدی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اسلام لا چکے تھے۔ جب قبیلۂ زبید کے لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تو انھوں نے بہت اچھا کام کیا اُن لوگوں کو ارتداد سے منع کیا اور اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی۔ عمرو بن فحیل انہیں کا نام ہے۔ یہ ابن دباغ کا قول تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت انکی ابو سعید ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ یہ سعید بن حریث کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبداللہ بن جاکر بھائی ہیں۔ یہ عمرو کوفہ میں رہتے تھے وہیں انھوں نے ایک گھر بنا لیا تھا۔ یہ پہلے قریشی ہیں جنھوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو انکی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا بیان کہ غزوہ بدر کے سال میں یہ اپنی والدہ کی شکم میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خرید فروخت میں برکت کی دعا دی تھی چنانچہ انھوں نے بہت مال کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ انکے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور انسے محبت رکھتے تھے جنگ قادسیہ میں شریک تھے اور وہاں انسے بڑے کار نمایاں ہوئے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمانی نے نضر یعنی ابو عمر خزاز سے انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے انھوں نے عمرو بن حریث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی سعید بن حریث رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اسوقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکڑا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھدونگا اسمیں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر آخر میں وہ سونا اسی گھر میں رکھا تھا ہمیں فقیہ ابو الفضل مخزومی نے اپنی سند ابو یعلی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں یحیی بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حریث کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی انکی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔ انکی اولاد کوفہ میں تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حریث۔ ابو یعلی موصلی نے انکا تذکرہ عمرو بن حریث مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو خیثمہ نے انکو ذکر کیا ہے اور انسے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہمسے ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا ابو یعلی کہتے تھے کہ ہمسے ابن دورقی یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن حریث نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جسقدر تخفیف کروگے اس کا ثواب تمھاری ترازوے اعمال میں ہوگا۔ ابو یعلی کہتے تھے کہ ہمسے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حیوہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ہانی یعنی حمید بن ہانی خولانی نے خبر دی کہ انھوں نے خبر دی کہ انھوں نے ابو عبدالرحمن جبلی اور عمرو بن حریث وغیرہا کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسے قوم کے پاس جاؤگے جنکے بال گھونگھر والے ہونگے تم انکے ساتھ عمدہ سلوک کرنا کیونکہ وہ تمھارے لئے قوت بازو ہونگے اور بحکم خدا دشمن کے سامنے تمھاری کامیابی کا ذریعہ بنینگے۔ مراد آپ کی اس قوم سے مصر کے قبطی تھے۔ ابو خیثمہ اور ابو یعلی نے جو دیکھا کہ ان عمرو سے اہل مصر فضائل مصر میں حدیثیں روایت کرتے ہیں تو انھوں نے انکو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرا شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حریث مخزومی کوفہ میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حزابہ بن نعیم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ نعیم بن مطرف بن معروف کے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا معروف بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد عمرو بن حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے لوٹے تو وہ دودھ پیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم النجاری۔ بعض لوگ

انکا نسب مالک بن جشم بن خزرج کے خاندان مین اور بعض ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک کے خاندان سے بیان کرتے ہین۔ انکی والدہ قبیلۂ بنی ساعدہ کی تھین کنیت انکی ابو ضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ انکا خندق تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اہل نجران پر عامل بھی بنایا تھا اسوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی انسے پہلے آپ خالد بن ولید کو اہل نجران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگون کو ایک تحریر بھی بھیجی تھی جسمین فرائض اور سنن اور صدقات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اتر و اور اس قبر والے کو تکلیف نہ دو انکی وفات مدینہ منورہ مین ۵۱ھ اور بقول بعض ۵۳ھ اور بقول بعض ۵۴ھ مین ہوئے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب۔ مدینہ مین وفات پائی صحیح یہ ہے کہ ۵۰ھ کے بعد انکی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے انسے روایت کی ہے کہ انھون نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انھون نے یزید کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین مین) شہید ہوئے تو انھون نے حضرت عمرو بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کریگا۔ انسے انکے بیٹے محمد اور نضر بن عبد اللہ سلمی اور زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان۔ انکا تذکرہ بسر کے نام مین گذر چکا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسن انصاری۔ سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے انھون نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اسمین ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک مین پانی لیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم قضاعی ثم القینی۔ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قین پر عامل بنایا تھا جب قضاعہ کے عمال مرتد ہو گئے

و عمرو بن حکم اور امرا القیس بن اصبغ ان لوگون مین تھے جو اپنے دین پر قائم رہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو اس سے زیادہ نہین جانتا۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حماس لیثی۔ انکا تذکرہ غیر محفوظ ہی سفیان نے ابن ابی ذویب سے انھون نے حارث بن حکم سے انھون نے عمرو بن حماس سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتون کو بیچ سڑک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مردونکے ساتھ اختلاط ہوگا بلکہ انکو یکسو ہو کر چلنا چاہیے) اس حدیث کو وکیع نے ابن ابی ذیب سے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ اس حدیث کو حارث نے حکم سے انھون نے عمرو سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہی۔ اور کہا ہی کہ بقول بعض انکی کنیت ابو عمرو بن حماس ہی اور یہی مشہور ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام بن جموح۔ انصاری۔ قبیلہ بنی سلمہ سے ہین انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہی یہ اُن رونے والون مین تھے جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا و اعینھم تفیض من الدمع حزنا الا یجدوا ما ینفقون۔ یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہی۔ یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے نقل کیا ہی۔ اور جعفر مستغفری نے کہا ہی کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور یہ اور عبد اللہ بن عمرو حضرت جابر کے والد ایک قبر مین مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہی یہ دونون باہم سالے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہی حالانکہ جو شخص عبد اللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن حمزہ بن سنان۔ اسلمی۔ حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ مدینہ مین آئے تھے بعد اسکے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کیطرف واپس جائین چنانچہ آپنے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صوعقہ مین جو مدینہ سے ایک منزل فاصلہ پر ہی تو ایک لونڈی عرب کی انکو ملی جو نہایت حسین تھی شیطان نے انکو بہکایا اور یہ اس سے متلوث ہو گئے اور یہ محصن تھے بعد اسکے اپر ندامت طاری ہوئی اور پھر نبی صلعم کے حضور مین واپس آئے اور آپسے سب حال بیان کیا آپنے اپر حد جاری کردی ایک شخص کو حکم دیا کہ انکو سو درے مارے درہ نہ بہت سخت ہو نہ بہت نرم۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ

لہ جمعہ انکو گرن پڑھی کچھ گناہ نہین جو تمہارے پاس آئے تاکہ تم انکو جہاد مین جانیکے لیے سواری دو اور تم کہدیتے ہو کہ سواری میرے پاس نہین ہی پس وہ روتے ہوئے لوٹ جاتے ہین ۱۲

اسی طرح لکھا ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی - انھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی - اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ حجۃ الوداع کے سال اسلام
لائے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھین - کوفہ
مین رہتے تھے اور پھر مصر مین چلے گئے تھے یہ ابونعیم کا قول ہے - اور ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ شام مین رہتے تھے بعد
اسکے کوفہ مین چلے گئے تھے اور وہین رہتے تھے مگر صحیح یہ ہی کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے - ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد
قتبانی وغیرہما نے روایت کی ہی - ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک
پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
حکم بن موسی نے یحیی بن حمزہ سے انھون نے اسحاق بن ابی فروہ سے انھون نے یوسف بن سلیمان سے انھون نے اپنی
دادی ناشرہ سے انھون نے عمرو بن حمق سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے (ایکمرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی
پلایا تھا تو آپنے یہ دعا دی کہ یا اللہ انکو انکے شباب سے برخوردار کر چنانچہ انکی عمر اسّی برس کی تھی اور انکی داڑھی مین
ایک بال بھی سفید نہ تھا - یہ ان چار آدمیون مین سے ایک شخص تھے جو حضرت عثمان کے گھر مین کودے تھے اور بعد شہادت
حضرت عثمان کے شیعہ علی مین شامل ہوگئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ انکے تمام غزوات جمل اور صفین اور نہروان مین
شریک تھے انھون نے حجر بن عدی کی اعانت کی تھی اور انکے اصحاب مین سے تھے انکو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا
کہ وہ عراق سے موصل چلے گئے تھے اور وہان ایک قریب کے غار مین مخفی ہوگئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل
کو جو موصل مین تھا لکھ بھیجا کہ عمرو کو میرے پاس بھیجدو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے انکو پکڑ لائے وہ آدمی جو گیا تو اسنے
دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہین انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اسوقت عبدالرحمن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کی
بہن کے بیٹے تھے - ہمین ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابوزکریا تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن اسحاق
نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے علی بن مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمنے عمار
دہنی سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلا سر مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا جو حضرت معاویہ
کے پاس بھیجا گیا - سفیان کہتے تھے کہ حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی قدر تھا کہ عمرو بن حمق کو گرفتار کر لاؤ مگر جب لوگون نے
دیکھا کہ انکو سانپ نے کاٹ لیا ہی اور یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آئیگا تو انکا سر کاٹ کر بھیجدیا

ابوزکریا کہتے تھے کہ مجھسے عبداللہ بن مغیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انھون نے یحییٰ بن حمزہ سے انھون نے اسحاق بن ابی فردہ سے انھون نے یوسف بن سلیمان سے انھون نے اپنی دادی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین عمرو بن حمق کے نکاح مین آمنہ بنت شرید تھین حضرت معاویہ نے انکو دمشق کے قیدخانہ مین قید کردیا تھا جب عمرو بن حمق کا سر آیا تو ان کے پاس بھیجا گیا اور انکی گود مین ڈالدیا گیا یہ حال دیکھکر انکی حالت بہت خراب ہوگئی انھون نے وہ سر اپنی گود مین رکھا اور انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور انکے منھ پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگون نے اس (ہمدم رفیق) کو مجھسے بہت دنون تک جدا رکھا پھر اب تمنے انکا سر میرے پاس تحفہ مین بھیجا کیا عمدہ تحفہ ہی جو کسی طرح واپس نہین کیا جاسکتا۔ اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ (انکا انتقال نہین ہوا تھا) بلکہ یہ بیمار رہتے نقل وحرکت کی انمین طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی انکے ساتھ تھے انھون نے رفاعہ سے کہدیا کہ تم چلے جاؤ ایسا نہو کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اسکے بعد عمرو کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیجدیا گیا انکا قتل ۵۰ھ ہجری مین ہوا تھا ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عیسیٰ قاری یعنی ابو عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سدی نے رفاعہ بن شداد قتبانی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین مختار کے پاس گیا تو اسنے ایک تکیہ میرے قریب ڈالدیا اور (دوسرے تکیہ کیطرف اشارہ کرکے) کہا کہ اگر میرے بھائی جبریل[1] اس تکیہ کے پاس نہ بیٹھے ہوتے تو مین یہ تکیہ تمھارے پاس رکھدیتا (یہ کلمہ سنکر مجھے ایسا غصہ آیا کہ) مینے ارادہ کیا کہ اسکی گردن ماردون پھر مینے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھسے عمرو بن حمق نے بیان کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی مومن کو اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اسکو قتل کردے تو مین اس قاتل سے بری ہون حضرت عمرو بن حمق کی قبر موصل مین مشہور ہی اسکی زیارت کیجاتی ہی اور انکی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہی جسکی تعمیر ابو عبداللہ سعید بن حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۶ھ مین شروع کی تھی اور اس قبہ کی تعمیر کے باعث سے سنی شیعہ مین ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حبہ انصاری۔ انکے نام مین اختلاف ہی۔ طبرانی نے اپنی مسند مین انکو اسی طرح ذکر کیا ہی۔ ہمین ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن اور کوشیدی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے ہین کہ ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قیس بن ربیع نے

[1] یہ بدنصیب آخر مین دعوے نبوت بھی کرنے لگا تھا کہتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لیکر آتے ہین ۱۲

اعمش سے انھون نے ابوسفیان سے انھون نے جابر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار مین سے ایک شخص جنکو لوگ عمرو بن حبہ کہتے تھے اور انکو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر وغیرہ سے ممانعت فرمائی ہی اور مجھے سانپ کا ایک منتر معلوم ہی چنانچہ وہ منتر انھون نے آپکو سنایا آپنے فرمایا اس قسم کے منتر مین کچھ مضائقہ نہین نیز ایک اور شخص انصار مین سے آئے اور وہ بچھو کا منتر جانتے تھے انسے آپنے فرمایا کہ جو شخص تم مین سے اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے وہ پہونچاے اس حدیث کو ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہی انھون نے انکا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہی اور ابوالزبیر نے جابر سے روایت کیا ہی انھون نے بھی انکا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہی یہی صحیح ہی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن قیس بن مالک ابن عدی بن عامر بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہی۔ ہمین عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو انصار سے شریک بدر تھے یہ روایت نقل کرکے سنائی کہ بنی عدی بن نجار سے عمرو بن خارجہ بن قیس تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن منفق اسدی۔ اور بعض لوگ انکو اشعری کہتے ہین حضرت ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بقول بعض انکا نام خارجہ بن عمرو ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔ انکا شمار اہل شام مین ہی۔ انسے عبدالرحمن بن غنم اشعری نے روایت کی ہی۔ ہمین بہت لوگون نے اپنی سند ابوعیسی یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہونچا کر خبر دی کہ انھون نے کہا ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوعوانہ نے قتادہ سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے عبدالرحمن بن غنم سے انھون نے عمرو بن خارجہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) منی مین خطبہ پڑھا اسوقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور مین اسکی گردن کے نیچے کھڑا تھا اسکا لعاب میرے شانون پر ٹپک رہا تھا وہ پاگر کرتی جاتی تھی آپنے اس خطبہ مین بیان کیا کہ اللہ تعالی نے میراث مین ہر حق دار کا حق قائم کر دیا ہی لہذا اب کسی وارث کیلئے وصیت جائز نہین اور لڑکا صاحب فراش کو دلایا جائے گا اور زانی کو پتھر ملینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن نافع سے انھون نے عبدالملک بن قدامہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے خارجہ بن عمرو جمحی سے روایت کیا ہی۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے بھی انکو جمحی بیان کیا ہی۔

ہین یحیی بن محمود نے اپنی سند ابو بکر تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے مطلع سے روایت کرکے بیان کیا نیز یعقوب نے کہا ہی کہ ہمسے حاتم نے محمد بن عبید اللہ سے انھون نے قتادہ سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے عمرو بن خارجہ جمحی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہی مگر انھون نے انکو انصاری بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو اسدی کہتے ہین نیز انھون نے ان سے ایک حدیث نماز کی فضیلت مین روایت کی ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

حضرت خباب کے غلام تھے انسے صرف ایک حدیث مروی ہی مگر اسکی سند صحیح نہین ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزاعہ۔ مکحول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک آدمی ہمارا قتل ہوگیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپنے اسکا فیصلہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن طلاس قبیلۂ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہین۔ انصاری اوسی ہین بعض لوگ انکو خزرجی کہتے ہین ان کا تذکرہ جعفر نے شرکاے بدر مین لکھا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تیمی۔ عمرو کا نام مہاجر بھی ہی۔ مہاجر کا تذکرہ انشاء اللہ تعالی میم کی ردیف مین آئے گا کیونکہ یہ مہاجر ہی کے نام سے مشہور ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع مزنی انسے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کے بعد قربانی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اسوقت آپکے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث بواسطہ عمرو بن رافع کے لڑکے والد سے بھی مروی ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی کنیت انکی ابو قتادہ تھی۔ انصاری ہین۔ محمد بن سعد نے واقدی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہیثم بن

عدوی نے بیان کیا کہ ان کا نام عمرو بن عثمان ہے اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام نعمان بن عدی ہے اور حبش کو گئے تھے اور ان کا نام حارث بن راشد ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ سعید نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے قیس بن حارث نے عمرو بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ ... کی طرف دیکھتا ہوں وہ ... کہ جب تم پر کوئی مصیبت آئی ہو تو ... ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن رئاب بن مہشم بن سعید بن سہم قرشی سہمی حبش کو گئے ہیں کہ ان کا ذکر ... مہاجرین حبش سے ہیں اور فحل میں عمر بن خالد بن ولید کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن زائدہ بن اصم۔ انہیں کی کنیت ابن ام مکتوم ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو بن قیس بن زائدہ بن اصم تھا۔ ان کی والدہ ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔ ابواسحاق نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جو شخص ہجرت کر کے ہمارے پاس آیا وہ مصعب بن عمیر تھے ان کے بعد ابن ام مکتوم آئے اور ابوالبختری طائی نے ابن ام مکتوم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب بلند ہونے کے بعد تشریف لائے اور آپ کے حجروں میں ... کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ ... اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ... چنانچہ ... گزر ... لوگ یہاں بیٹھے ہیں ... بہت کم ... اور بہت روئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ۔ انصاری۔ ابراہیم بن علی حمصی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ... بن ابی سائب سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک عمرو بن زرارہ آگئے ایک تہ بند باندھے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے مگر تہبند ان کا ٹخنوں سے نیچا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے کا کنارہ اٹھا لیا اور نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے یہاں تک کہ عمرو بن زرارہ نے آپ کا کلام سنا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری پنڈلیاں باریک ہیں (اس سبب سے میں نے تہبند نیچا کر لی ہے)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اے عمرو بن زرارہ اللہ تعالیٰ بند کرنے والوں کو دوست نہین رکھتا۔ اس حدیث کو ابن قانع نے اسماعیل بن فضل سے انھوں نے یعقوب بن کعب سے انھوں نے ولید بن مسلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انھوں نے انکا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ نخعی۔ ان کا حال انکے والد کے نام مین ردیف ز سے مین گذر چکا ہے۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنکو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انسے انکے بیٹے سعید اور سبیعی نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو زرعہ تھی۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ منصور بن ابی مزاحم نے اور سوید بن سعید نے خالد زیات سے انھون نے زرعہ سے انھون نے عمرو سے انھون نے اپنے والد سے جو اُن چار آدمیون مین کے ایک شخص تھے جنھون نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپنے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم انکو جاکر سلام کرینگے چنانچہ آپ تشریف لیگئے اور اُن لوگون کو سلام کیا اور فرمایا کہ اے اہل قبا کچھ پتھر میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ لائے آپنے اُن پتھرون سے قبلہ بنا دیا اس حدیث کو اسود بن عامر نے خالد سے روایت کیا ہو اور انھون نے زرعہ بن عمرو سے جو حضرت خباب کے غلام تھے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر بن مالک بن امرأ القیس۔ انصاری ہیں ابن عقبہ نے انکو اصحاب بدر مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن کلثوم خزاعی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے ہشام بن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن سالم بن حضیرہ شاعر تھے یہ شعر انھین کا ہے

لاہم انی ناشد محمدا ٭ حلف ابینا وابیہ الاتلدا

مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کعبی۔ ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھے زہری نے عروہ بن زبیر سے انھون نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ دونون

---

۵ ترجمہ کچھ غم نہین ہین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قسم دلاؤنگا اپنے اور انکے باپ دادا کی ۱۲

کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے جبکہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا انھوں نے مدینہ پہونچکر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اشعار بھی اپنے موزون کئے ہوئے آپکے سامنے پڑھے وہ اشعار یہ ہین۔

لاہم انی ناشد محمدا ٭ حلف ابینا وابیہ الاتلدا ٭ کنت لنا ابا وکنا ولدا ٭ ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا

فانصر رسول اللہ نصرا عتدا ٭ وادع عباد اللہ یاتوا مددا ٭ فیہم رسول اللہ قد تجردا ٭ ان سیم خسفا وجہہ تربدا

فی فیلق کالبحر یجری مزبدا ٭ ان قریشا اخلفوک الموعدا ٭ ونقضوا میثاقک الموکدا ٭ وزعموا ان لست تدعوا احدا

وہم اذل واقل عددا ٭ قد جعلوا لی بکداء رصدا ٭ ہم بیتونا بالوتیر ہجدا ٭ فقتلونا رکعا وسجدا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرو بن سالم تمنے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک ٹکڑا ابر کا آسمان پر نمودار ہوا تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابر بنی کعب کے فتح کی خوشخبری سنا رہا ہے اسی وقت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد (مکہ) کی تیاری شروع کردی اور یہ کسی پر ظاہر نہین کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہے اور آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش سے یہ خبر مخفی رہے تاکہ یکایک آپ وہان پہونچ جاین اسکے بعد آپ تشریف لیگئے اور مکہ فتح ہوگیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل مین پورا بیان کرچکے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

عمرو (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حضیرہ بن سالم۔ قبیلۂ بنی لیح بن عمرو بن ربیعہ سے ہین شاعر تھے۔ جو جھنڈے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی کعب کیلئے باندھ دیئے تھے انکو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لاہم انی ناشد محمدا معہ تمام اشعار کے۔

ابن شاہین نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لئے لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہین ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گذر چکا صرف فرق اسقدر ہے کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے شاید ابو موسی نے چونکہ پہلے تذکرہ مین دیکھا کہ نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ مین دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انھون نے خیال کیا کہ یہ کوئی اور شخص ہین۔ ہم نے جو نسب انکا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ مین نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونون

لہ ترجمہ کچھ غم نہین مین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قسم دلاؤن گا اپنے اور انکے باپ دادا کی ٭ اے محمد آپ ہمارے باپ ہین اور ہم آپ کی اولاد ہین ہم اسلام لائے اور دست کشی نہین کی ٭ پس ہے رسولخدا کی پوری مدد کرونگا اور بندگان خدا کو مدد کیلئے بلاؤنگا ٭ انمین رسولخدا ہین ایسے رحیم کہ خوف عذاب سے انکا چہرہ متغیر ہوجاتا ہے ٭ گویا کہ دریا پر کف ہے رہا ہے یا اسد قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی ٭ اور تیرا وعدہ توڑدیا اور کہتے ہین کہ تو کسیکو اپنی طرف نہین بلاتا ٭ اور وہ لوگ بہت ذلیل وقلیل ہین انھون نے مقام کدا مین ہمارے لئے کمین گاہ قائم کی ہے ٭ انھون نے مقام وتیر مین ہمپر شبخون مارا ٭ اور بحالت نماز ہمین قتل کیا ۱۲

ایک ہین شاید انکو دو سمجھنے کی یہ وجہ بھی ہو کہ ابو عمر نے جو نسب بیان کیا ہو اسمین سالم بن کلثوم ہو اور اس تذکرہ مین سالم بن ہی اور اس تذکرہ مین سالم بن حضیرہ بیان کیا گیا ہی مگر حقیقت یہ ایک قسم کا اختلاف ہی جیسا کہ اور نسبون مین اختلاف واقع ہوا ہی۔ جو شعر انکی طرف ابو موسی نے منسوب کیا ہو اس سے بھی صاف واضح ہی کہ یہ دونون ایک ہین۔ ہم یہان پر ابن کلبی کا وہ کلام نقل کیے دیتے ہین جس سے ان دونون کا ایک ہونا ظاہر ہوتا ہی وہ کہتے ہین کہ ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے سعد اور غنم پیدا ہوئے پھر لکھتے ہین کہ سعد بن ملیح کی اولاد سے عبد اللہ بن خلف بھی ہے اور انکا نسب اور انکے بیٹے طلحہ بن عبد اللہ کا نسب بیان کیا ہی جو طلحۃ الطلحات کے لقب سے ملقب تھے نیز انھون نے اسود بن خلف اور عثمان بن خلف کو بھی ذکر کیا ہی پھر لکھا ہی کہ عمرو بن سالم بن حضیرہ بن سالم شاعر جنکا یہ شعر ہی لاہم انی ناشد محمدا ۔ حلف ابینا وابیہ الاتلدا ۔
اس عبارت سے ظاہر ہی کہ یہ دونون تذکرہ ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ دوسرے شخص ہین سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور حزام بن ہشام انھون نے اپنے والد عمرو بن سالم سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انس بن زنیم نے آپ کی ہجو کی ہی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی جان بخشی فرمائی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سبیع رہاوی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ۱۰ھ ہجری مین وفد بنکے آئے تھے۔ ہشام بن کلبی نے عمران بن ہزان رہاوی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن سبیع رہاوی مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے ایک جھنڈا بنادیا تھا اور یہ اس جھنڈے کو لیکر حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک تھے جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے تو انھون نے یہ اشعار نظم کئے تھے

الیک رسول اللہ من سرو حمیر ۔ اجوب الفیافی فی اسملق بعد سملق ۔ علی ذات الواح اکلفہا السری ۔ تخب برحلی تارۃ ثم تعنق ۔ فمالک عندی راحۃ او تحلی ۔ ببا رب النبی الہاشمی الموفق ۔ عتقت اذا من حلۃ بعد حلۃ ۔ وقطع دیا میسم دہم مورق
ان کا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

ط؎ ترجمہ آپ کے پاس اے خدا کے رسول قبیلہ حمیر کے سرنامی محلہ سے مین آیا ہون مین جنگلون کو قطع کرتا ہوا بیابانون کو طے کرتا ہوا آیا ہون ۔ اونٹ کے کجاوہ پر جسکو اسکو الکتا تھا کبھی وہ سست چلتا تھا اور کبھی تیز چلنے لگتا تھا ۔ مین اس سے کہتا تھا کہ اب تجھے آرام نہ ملیگا یہانتک کہ تو مجھے نبی ہاشمی کے دروازہ پر پہونچا دے ۔ مینے اس سفر مین بہت کپڑے پرانے کر ڈالے اور کتنے جنگل قطع کیے اور کتنے مصائب اٹھائے ۔ ۱۲

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن معتمر بن انس بن اداۃ بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی- یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معتمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے-

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء بدر کے ناموں میں نقل کر کے بیان کیا کہ بنی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور انکے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے انکے کوئی اولاد نہ تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمرو احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے- عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے انکا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لانبا تھا انکو بھوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لیکر انکے شکم پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہونچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کہنے لگے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پیر اسکے پیٹ کو اٹھائے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیروں کو اٹھاتا ہے اور پیٹ جب بھوکا ہوتا ہے تو آدمی چل ہی نہیں سکتا- انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی- ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے جوان کو انصاری قرار دیا ہے یہ غلط ہے- ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے انکو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے-

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں- جعفر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے وادی القری میں انکو حصہ دیا تھا- جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے- اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اسکو روایت کیا ہے- ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابو عبداللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں- میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں تعجب انگیز بات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لا محالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری ہونگے واللہ اعلم

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبیہ بن حارث بن فہر قریشی فہری کنیت انکی ابوسعید ہے یہ اور انکے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی کا قول ہے اور واقدی اور ابومعشر نے کہا ہے کہ انکا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد اور

خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے شرکاے بدر کے نامون مین روایت کیا ہی کہ بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے نامون مین بھی عمرو بن ابی سرح بھی تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ انکی وفات مدینہ مین بعہد خلافت حضرت عثمان ۳۰؁ہجری مین ہوے طبری نے اسکو بیان کیا ہی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہین سعد کے بیٹے ہین جنکی وفات سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا کنیت انکی ابوقلد تھی بیعۃ الرضوان مین شریک تھے انسے لنکے بیٹے واقد نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبا پہنی جسمین ریشمی گھنڈیان لگی ہوئی تھین لوگ اس قبا کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپنے فرمایا کہ جنت مین سعد کے رومال اس سے بہتر ہین۔ انکی اولاد مین سے محمد بن حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہین جو علماے انصار مین سے ایک شخص ہین محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہین نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہی۔ ابوموسی نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد کنیت انکی ابوکبشہ ہی۔ انماری یحیی بن یونس نے نام انکا اسی طرح بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عمرو بن سعید ہی۔ یہی زیادہ مشہور ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی۔ قبیلہ بنی قریظہ سے ہین۔ بنی قریظہ کے قلعہ سے اسی شب مین اترے تھے جسکی صبح کو قلعہ فتح ہوا تھا شب کو یہ مسجد رسول خدا صلعم مین رہے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہان چلے گئے پھر اسوقت سے آجتک انکا پتہ نہ ملا ابن شاہین نے اسکو بیان کیا ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعوا بعض لوگ کہتے ہین شعوا یافعی تھے۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکا شمار صحابہ مین ہی انسے سلیمان بن زیاد اور

ابومعشر حمیری نے روایت کی ہی ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس قتبانی سے انھون سنے ابومعشر حمیری سے انھون نے عمرو بن شعواء یافعی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیون پر مینے لعنت کی ہی اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہی جن سات آدمیون پر مینے لعنت کی ہی وہ یہ لوگ ہین کتاب اللہ مین زیادتی کرنے والا اور تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عترت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرنے والا اور اپنی سلطنت کے غرور مین اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اسکو ذلت دینے والا جسے خدا نے عزت دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن ازعر بن زید بن عطاف اوسی انصاری جعفر نے انکا تذکرہ شرکائے بدر مین کیا ہی ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابوموسی سے اسمین غلطی ہوگئی ہی کہ انھون نے انکے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ انکا نام معبد ہی اور انھون نے خود بھی عمرو بن ادر عمیر بن معبد کے نام مین ان کا تذکرہ لکھا ہی اور بہتیرے بھی ان دونون نامون مین ان کا ذکر کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی۔ انکی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھین حضرت خالد بن ولید انکے چچا تھے انھون نے اور انکے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتین کی تھین ایک حبش کیطرف دوسری مدینہ کیطرف اور یہ دونون بھائی ایک ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے مگر عمرو خالد کے کچھ دنون بعد اسلام لائے تھے۔ واقدی نے جعفر بن محمد بن خالد سے انھون نے ابراہیم بن عقبہ سے انھون نے ام خالد بنت خالد بن سعید ابن عاص سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جانیکے کچھ دنون بعد حبش گئے تھے پھر وہین رہے یہانتک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیون مین سوار ہوکر وہان سے آئے جس وقت مدینہ پہونچے اس وقت آنحضرت خیبر مین تھے یہ ؁ہجری کا واقعہ ہی پس عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک مین شریک ہوئے نبی صلعم نے انکو خیبر کے میوہ جات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا جب یہ اور انکے بھائی خالد اسلام لائے تو انکے تیسرے بھائی نے یہ اشعار کہے انکے والد سعید مقام ظریبہ مین انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہین۔

الالیت میتا بالظریبۃ شاہد ؂۱ ٭ لما یفتری فی الدین عمرو و خالد ٭ اطاعا بنا امر النساء فاصبحا ٭ یعینان من اعدائنا من یکایدنا

؂۱ ترجمہ کاش مقام ظریبہ کا مردہ اسوقت دیکھتا کہ عمرو اور خالد دین مین کیسا افترا کر رہے ہین ہمین عورتکی اطاعت پر چلانا چاہتے ہین اور ہمارے دشمنونکی مدد کرتے ہین۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور اُن لشکرون کے ساتھ جنھین ابو بکر صدیق نے شام کیطرف بھیجا تھا گئے تھے اور واقعہ اجنادین مین بعہد خلافت ابو بکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہی اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ عمرو یرموک مین شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہین کیا بعض لوگون کا بیان ہی کہ مرج الصفر مین شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونون جمادی الاولی ۱۳ھ ہجری مین ہوئے تھے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سعید تھی - انصاری ہین - شرکاے بدر مین سے ہین - انسے انکے بیٹے سعید نے روایت کی ہی وکیع نے سعد بن سعید ثعلبی سے انھون نے سعید بن عمرو سے انھون نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالے اسپر دس بار رحمت نازل کرتا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید ہذلی کنیت انکی ابو سعید تھی - حاتم بن اسمعیل نے عبد اللہ بن یزید ہذلی سے انھون نے سعید بن عمرو بن سعید ہذلی سے انھون نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انھون نے جاہلیت اور اسلام دونون زمانے دیکھے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع مین تھا گیا اور کچھ ذبیحہ بھی ہمنے اسکے سامنے کئے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی - حنین مین مشرکون کے ساتھ آئے تھے - انکا شمار اہل شام مین ہی انسے قاسم یعنی ابو عبد الرحمن نے اسی طرح روایت کی ہی حاکم ابو احمد نے ایسا ہی بیان کیا ہی پھر حنین کے بعد اسلام لائے انسے مروی ہی کہ حنین کے دن جب مسلمانون کو ہزیمت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوا عباس اور ابو سفیان بن حارث کے کوئی نہ تھا پس آپنے ایک مشت خاک اٹھائی اور کافرون کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگون کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و حجر ہمین پکڑنے کیلئے دوڑا ہوا آتا ہی پس مین اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف مین آکر بیٹھ رہا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن وقس بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ ابن سلیم

کنیت انکی ابوالاعور تھی سلمی ہین۔ انکی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھین قبیلہ عمرو بن عصص سے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین حضرت معاویہ کے مشہور رفیقون مین ہین صفین مین تمام لڑائی کا مدار انھین پر تھا مسلم بن حجاج نے کہا ہی کہ الاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہین اور ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ صحابی نہین ہین جاہلیت کا زمانہ انھون نے پایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث جو انھون نے روایت کی ہی مرسل ہی کہ آپنے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق مین ایک حرص کا خوف ہی دوسرے ہواے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔ یہ حضرت معاویہ کے اصحاب مین سے تھے ابو عمر نے کہا ہی کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہی انسے عمرو بکالی نے روایت کی ہی ہم انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین لکھا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انکی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انھون نے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہو اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پیتا ہی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ میرے خیال مین یہ وہی پہلے شخص ہین۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلامہ بن سعد۔ ابوحدرد یعنی سلامہ بن عمرو اسلمی کے والد ہین انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکے حدیث کی سند مین اختلاف ہی۔ محمد بن یحیی قطعی نے حجاج سے انھون نے حماد سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انھون نے ابوحدرد اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور ابو قتادہ اور محلم بن جثامہ ایک چھوٹا سا لشکر دیکر اضم کی طرف بھیجا تھا راستہ مین انکو عامر بن اضبط اشجعی ملا اور اسنے انکو اسلام کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے اسکو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپسے سب واقعہ بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ کیا تم نے اسکو قتل کر دیا باوجودیکہ وہ مسلمان تھا بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی یاایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا[1] اس حدیث کو ابو خالد احمر نے ابن اسحاق سے انھون نے ابو قسیط سے انھون نے قعقاع سے انھون نے یزید بن قسیط سے انھون نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انھون نے اپنے والد عبداللہ بن ابی حدرد سے

[1] ترجمہ اے مسلمانو جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو اور بغیر تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو ۱۲

روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن نفیع۔ اور بعض لوگ سلمہ بن قیس و بعض سلمہ بن لاے بن قدامہ جرمی کہتے ہین کنیت انکی ابو برید تھی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ انکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اپنی قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اسوقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔ اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ایوب سے انھون نے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین ان لوگون مین تھا جو وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب مین زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو مین ہی سب سے زیادہ قاری قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہی۔ ہمین ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے مسعر بن حبیب جرمی روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین گئے تھے جب ان لوگون اپنے وطن واپس آنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگون کی امامت کون کرے آپنے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم مجھسے زیادہ قرآن کسی کو یاد تھا لہذا سب لوگون نے مجھی کو امام بنایا حالانکہ مین کمسن بچہ تھا پس مین قبیلہ جرم کے سب مجمع مین ہوتا تھا مین ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور مین ہی جنازہ کی نماز اب تک پڑھاتا ہون۔ سلیمان کہتے ہین کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب انھون نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین گئے تھے اور انھون نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت مین نہین ظاہر کیا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم عوفی۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی مین لکھا ہی۔ ہمین یحیی بن ابی الرجا نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عیاش نے قیس بن عبداللہ سے انھون نے عمرو بن سلیم عوفی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے قبائل کے اباواجداد (عالم مثال مین) میرے سامنے پیش کئے گئے تو مینے بنی عامر کے

جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ اونٹ ہی جو درختون کے پتے کھا رہا ہی اور قبیلۂ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ پتھر ہی جس سے نہرین بہ رہی ہین اور مینے بنی تمیم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا مینڈھا ہی کہ اسکے قریب کوئی نہین جا سکتا ایک شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ ایم کو آپنے کیا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکا ذکر نکرو انکے سر بڑے ہین ثابت قدم لوگ ہین حق کے مددگار ہین بنی عامر کے متعلق مینے یہ تعبیر لی کہ انمین بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہی اور غطفان کے متعلق یہ تعبیر لی کہ انکے مزاج مین سختی اور سخاوت ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ صحابی نہین عامر بن عبداللہ بن زبیر نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے مسجد مین جائے تو اسے چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مگر صحیح وہی ہی جو ہمسے ابو اسحاق یعنی محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسی تک پہونچا کر خبر دی ہی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مالک نے عامر بن عبداللہ سے انھون نے عمرو بن سلیم زرقی سے انھون نے ابو قتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہی یہ حدیث ابو قتادہ کی روایت سے مشہور ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان مزنی۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ مشمعل بن ایاس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے عمرو بن ایاس سے سنا وہ کہتے تھے مینے عمرو بن سلیمان مزنی سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہی۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس قریشی عبشمی۔ عبدالرحمن بن سمرہ کے بھائی ہین۔ اقطع انہین کا لقب ہی۔ یزید بن ابی حبیب نے عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ عمرو بن سمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مینے فلان شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہمنے انکا تذکرہ ثعلبہ اور عمرو بن حبیب کے نام مین لکھا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ عمرو بن سمرہ کا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہی مین خیال کرتا ہون کہ یہ وہی شخص ہین جنکا ہاتھ چوری مین کاٹا گیا تھا اور ابو موسی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس اور بعض لوگ کہتے ہین عمرو بن حبیب قطع۔ ابو زکریا نے انکا

تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کیلیے لکھا ہے حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہی صرف انھون نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ مین حبیب کا نام سمرہ سے پہلے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے عمرو بن حبیب کا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہین اور انھون نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہی پس ابوزکریا کے استدراک کی کوئی وجہ نہین شاید انکو معلوم نہین ہوا کہ یہ وہی شخص ہین مگر ابونعیم نے تو دونون تذکرے لکھے ہین اور پہلے تذکرہ مین انکو عمرو بن حبیب بیان کیا ہی اور انکے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہی کہ انھون نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نامراد ہی وہ شخص جسکے دل مین اللہ نے بشر پر مہربانی کرنیکی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ مین انھون نے چوری والی حدیث ذکر کی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ انکو دو سمجھتے ہین اگر انھون نے ابن مندہ کے کلام سے توانکا دو ہونا مفہوم نہین ہوتا اسی واسطے انھون نے کہا ہی کہ انکا نام عمرو بن حبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن سمرہ اقطع بیان کرتے ہین اور انھون نے انکا نسب عبد شمس تک بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ مجھے ان دونون کے ایک ہونے مین شک نہین اور ابن مندہ نے جو انکو عمرو بن حبیب بیان کیا ہی یہ غلط ہی صحیح نسب یہی ہی عمرو بن سمرہ بن حبیب اہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہی زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ سمرہ بن حبیب سے عمرو اور کریز پیدا ہوئے ان دونون کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ تھین اور سمرہ کے ایک بیٹے عبدالرحمن بھی ہین وہ صحابی ہین ابن کلبی عبدالرحمن بن سمرہ کا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ سمرہ بیٹے ہین حبیب کے ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی عبدالرحمن بن سمرہ کا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابوعمر نے انکا تذکرہ ہی نہین لکھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابوسعید خدری نے لکھا ہی۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم غزوہ خندق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدرہ مین سے ایک شخص کھڑے ہوئے جنکا نام عمرو بن سنان تھا انھون نے کہا کہ یارسول اللہ میرا نیا نکاح ہوا ہی آپ مجھے اجازت دین تو مین اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ بنی سلمہ مین ہی چلا جاؤن پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الظفری کنیت انکی ابولبیدہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ واقعہ جسر مین شہید ہوئے تھے۔ جب ایک زرہ کے چوری کی تہمت

انکو لگائی گئی تو اللہ عز وجل نے انکی برارت اپنی کتاب مقدس مین نازل فرمائی ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا الایہ پس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ نے تمھاری برارت نازل کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور
کہا ہو کہ حافظ ابو زکریا نے انکا تذکرہ لکھا ہو مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے انکی کنیت ابو لبید کہی یہ غلط ہو انکا نام لبید بن سہل ہو
انہین کی بابت بنی ابیرق نے روایت کی ہو کہ انھون نے رفاعہ بن زید عم قتادہ بن نعمان کا کچھ غلہ اور انکی زرہ چرائی تھی
حالانکہ خود بنی ابیرق نے یہ حرکت کی تھی پس اللہ عز وجل نے انکی برارت نازل فرمائی۔ ہمین اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے
اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے انکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم مین سے تھے جنکا لقب بنی ابیرق
تھا اور انھون نے چوری والا قصہ بیان کیا بنی ابیرق نے کہا کہ ہم سمجھتے ہین کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہو وہ ایک شخص ہم مین کا
ہو جو مسلمان اور نیکبخت ہو جب لبید نے یہ واقعہ سنا تو انھون نے اپنی تلوار کھینچ لی یہ حدیث پوری کتب تفسیر مین سورۂ نسا مین
مذکور ہو اور صحابہ کے تذکرہ نویسون نے لبید کے نام مین اس حدیث کو ذکر کیا ہو مین نہین جانتا کہ ابو زکریا کو یہ کہان سے
معلوم ہوا کہ ابو لبید کنیت عمر کی ہو شاید انکو کسی غلط نسخہ مین ایسا ہی ملا ہو واللہ اعلم

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویبہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور
بعض لوگ انکو تمیمی کہتے ہین قبیلہ بنی مجاشع بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین
حاضر ہوئے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہی یہ ابو عمر کا بیان ہو۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ عمرو بن شاس اسلمی ہین
اور اسکے سوا انکے نسب مین کوئی اختلاف نہین بیان کیا گیا۔ صحابی ہین۔ حدیبیہ مین شریک تھے بڑے رعب اور دلیری کے
آدمی تھے شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہو انھون نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بی بی ام حسان کے
بارے مین کچھ اشعار کہے تھے ام حسان عرار سے ناخوش رہا کرتی تھین اور انکو ستایا کرتی تھین عمرو ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے
تھے مگر وہ نہ مانتی تھین۔ وہ اشعار حسب ذیل ہین۔

ارادت عرارا بالہوان ومن یرد ٭ عرارا لعمری بالہوان لقد ظلم ٭ فان کنت منی او تریدین صحبتی ٭ فکونی لہ کالشمس ربت بہ الادم ٭
والا فسیری سیر راکب ناقۃ ٭ تیمم غیثا لیس فی سیرہ امم ٭ وان عرارا ان یکن غیر واضح ٭ فانی احب الجون ذا المنکب العمم ٭

پلہ ترجمہ اپنے عرار کو ذلیل کرنے کا ارادہ کیا اور قسم اپنی جان کی جو شخص عرار کو ذلیل کرنا چاہے وہ ظالم ہو۔ ام حسان اگر تو میری ہو اور میرے
ساتھ رہنا چاہتی ہو تو شل آفتاب کے ہو جا جو بکری رونق زمین ہو۔ ورنہ مین بہت مثل سوار ناقہ کے علیحدہ ہوکر چل دونگا جس کی رفتار میانہ ہو۔

عرار کا رنگ سیاہ تھا۔ عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بی بی کے درمیان مین صلح کرا دین مگر یہ نہ ہوا لہذا انھون نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی بعد اسکے نادم ہوئے اور یہ اشعار کہے۔

تذکرؔ ذکری ام حسان فاقشعر ٭ علی دبر لما تبین ما ائتمر ٭ تذکرتھا وھنا وقد حال دونہا ٭ رعان وقیعان بہا الماء والشجر

فکنت کذات البر لما تذکرت ٭ لہا ربعا حنت لمعہدہ سحر ٭

یہ حجاج وہی ہین جنکو حجاج نے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کا سر دیکر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک نے انسے کچھ باتین پوچھین تو انکو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اُسنے یہ شعر پڑھا۔

فانؔ عرارا ان یکن غیر واضح ٭ فانی احب الجون ذا المنکب العمم

عرار نے کہا یا امیرالمومنین آپ جانتے ہین کہ یہ شعر کس کا ہے والد میرا ہی نام عرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اور اپنا قصہ اپنی سوتیلی مان کے ساتھ بیان کیا۔ عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزون کیے ہین۔

اذاؔ نحن ادلجنا وانت امامنا ٭ کفی لمطایانا بوجہک ہادیا ٭ الیس تری العیس خفۃ اذرع ٭ وان کن حسری ان تکون امامیا

یہ شعر نہایت عمدہ ہین جنکو وہ فخر اخندف مین قیس کے سامنے پڑھتے تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انھون نے ابان بن صالح سے انھون نے فضل بن معقل بن سنان سے انھون نے عبداللہ بن نیار اسلمی سے انھون نے عمرو بن شاس اسلمی سے جو اصحاب حدیبیہ مین سے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین حضرت علی کے ساتھ یمن گیا تھا انھون نے اس سفر مین مجھپر کچھ ظلم کیا جسپر مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب مین لوٹا تو مینے مسجد نبوی مین انکی شکایت بیان کی اسکی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی ایک دن مین صحابہ کے ہمراہ مسجد مین تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اے عمرو میری طرف دیکھو ہے عمرو اللہ تمنے مجھے اذیت دی مینے کہا مین آپ کو اذیت دینے سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضرت نے فرمایا ہان جس نے علی کو اذیت دی اسنے مجھے اذیت دی۔

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

سلہ ترجمہ جب مین ام حسان کو یاد کرتا ہون تو میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین۔ افسوس مجھے بعد کام کرچکنے کے اصل حال معلوم ہوا + اب مین اُسکو یاد کرتا ہون حالانکہ اب میرے اور اُس کے درمیان مین بہت حجابات ہین + اب مین مثل اوس نیک عورت کے ہون جو اپنا باغ یاد کرکے صبح کو روتی تھی سلہ ترجمہ عرار اگر خوبصورت نہین ہے تو کچھ ہی مین ایسے سیاہ فام کو دوست رکھتا ہون کہ شانے بوجہ فربہی کے بلند ہون سلہ ترجمہ جب ہم سفر مین ہون اور تم ہمارے پیشرو ہو تو تمہارا رخ روشن ہماری رہبری کیلئے کافی ہے + ہر سافر طے مسافت کو چاہتا ہے کہ میرا نام اشتہا دی ہے کہ تم میرے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی بیعۃ الرضوان میں شریک تھے حبیبہ بنت مطعم بن عدی انکے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے مقبل بن خویلد ہزلی کی لڑکی سے نکاح کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ مدد کرے اسکی جو علی کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کر اسکی جو علی کی بزرگی کرے۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے انکا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شرحبیل ہمدانی نہیں ہیں کنیت انکی ابو میسرہ ہے حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن نسائی نے اپنی سنن میں ابو کریب سے انھوں نے ابو معاویہ سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو عمار سے انھوں نے عمرو بن شرحبیل سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ سے انھوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اسکے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں الخ ابو زکریا نے کہا ہے کہ عمرو بن شرحبیل سے ابو عطیہ وداعی نے جنکا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ اعمش کا قول ہے۔ دونوں ایک ہیں تابعی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن اشعث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انھوں نے عمرو بن شرحبیل سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور کہیگا کہ اے میرے پروردگار اس سے پوچھ کہ اسنے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تونے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہیگا کہ مینے اس واسطے قتل کیا کہ اللہ کی عزت قائم رہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہیگا کہ مینے اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلاں شخص کی عزت قائم ہو جائے اللہ فرمائیگا کہ اس دوسرے پر اسکا گناہ نہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شریح ہے خزاعی ہیں یحیی بن یونس نے انکا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا خویلد بن عمرو ہے

اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابوشریح کعبی کا نام خویلد بن عمرو ہی اور ابو شریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ یہ دونون ایک ہین۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن شعبہ ثقفی۔ ان کا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکا کچھ حال نہین جانتا

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن شعوار۔ یافعی۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہی۔ عمرو بن سوار کے نام مین انکا تذکرہ ہوچکا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضلیع محاربی صحابی ہین انسے صخر بن ولید نے روایت کی ہی۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی سیف بن اہیب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھسے ابوالطفیل نے بیان کیا کہ ہم مین سے ایک شخص تھے جنکا نام عمرو بن ضلیع تھا وہ صحابی تھے ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل۔ قاسم یعنی ابوعبدالرحمن نے ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن طفیل کو خیبر سے انکی قوم کے پاس بھیجا تاکہ وہ انسے مدد لین انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب لڑائی کا وقت آگیا تو آپ مجھے یہان سے ہٹائے دیتے ہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہین ہو کہ رسول اللہ کے رسول ہو۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہی اور ابوعمر نے کہا ہی کہ انکا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہی پہلے انکے والد اسلام لائے تھے اسکے بعد یہ خود اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ مین شریک ہوئے اسی دن انکا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک مین شہید ہوئے تھے طفیل کے اسلام کا حال انکے نام مین گذر چکا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عم طفیل بن عمرو بن طریف۔ انکا نسب طفیل کے نام مین گذر چکا ہی۔ یہ عمرو غزوہ شام مین شریک تھے اور یرموک مین شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد کے والد ہین۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب مین ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو مینے کہا کہ مجھسے علیحدہ رہو۔ کیونکہ مین مسلمان ہون انھون نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تمھارا ہی وہی میرا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق۔ قوم جن سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے انکا حال بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ عمرو جنی کے نام میں گذر چکا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق بن زید بن امیہ بن کعب بن غنم بن سواد۔ انصاری سلمی بقول اکثر جنگ بدر میں شریک تھے مگر ابو موسی نے انکا تذکرہ بدریوں میں نہیں لکھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ غزوہ احد میں شریک تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلق بن زید تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب۔ قریشی سہمی کنیت انکی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابو محمد ہے۔ والدہ انکی نابغہ بنت حرملہ تھین قبیلہ بنی جلان بن عتیک بن اسلم بن یذکر بن عنزہ سے قید ہوکر آئی تھین۔ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی عمرو بن اثاثہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس فہری تھے ایک شخص نے خود عمرو بن عاص سے انکی والدہ کا حال پوچھا تو انھون نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمی بنت حرملہ اور لقب نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عنزہ سے تھین۔ عرب کے کسی لڑائی میں گرفتار ہوگئی تھین اور عکاظ میں بیچڈالی گئی تھین انکو فاکہ بن مغیرہ نے مول لیا تھا پھر اسے عبداللہ بن جدعان نے انکو خرید لیا تھا بعد اسکے عاص بن وائل کے پاس آئین اور انسے وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انھین عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان انکے ملک میں ہین انکو واپس کردین مگر نجاشی نے اسکو منظور نہ کیا اور کہا کہ اے عمرو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے) چچا کے بیٹے (ہین اُن) کا حال تم سے کیون مخفی ہے اللہ کی قسم وہ خدا کے سچے رسول ہین انھون نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہین نجاشی نے کہا ہان خدا کی قسم تم میرا کہا مانو پس یہ وہان سے ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے آور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صفر سنہ ۸ھ مین فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انھون نے نجاشی کے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر کچھ توقف ہوگیا بعد اسکے یہ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبدری ایک ساتھ آئے پھر خالد نے آگے بڑھکر اسلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اسکے عمرو بن عاص آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جسقدر گناہ پہلے اُنسے ہوچکے ہین وہ معاف ہوجائین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہون کو معاف کرا دیتا ہے۔ بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بناکر غزوہ ذات السلاسل مین بھجدیا تھا جہان انکے والد کے ماموں رہتے تھے۔ انکی والدہ قبیلۂ بلی بن عمرو بن طاف بن قضاعہ سے تھین یہ وہان اسلیئے گئے تھے کہ ان لوگون کو اسلام کی ترغیب دین اور جہاد پر آمادہ کرین چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جسمین تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہان پہونچ گئے تو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لشکر مانگا چنانچہ آپنے اور لشکر انکی مدد کیلئے بھیجا ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس ابن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حصین تمیمی نے غزوۂ ذات السلاسل کے جو قبیلۂ بلی اور عذرہ کی سرزمین ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بھیجا تھا تاکہ وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلائین انکے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلۂ بلی کی ایک خاتون تھین لہذا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ انکی وجہ سے تالیف بھی ہوگی چنانچہ یہ روانہ ہوئے جب قبیلۂ جذام کی زمین مین ایک چشمہ پر پہونچے جسکو سلاسل کہتے ہین اور اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انھین کچھ خوف معلوم ہوا اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدد مانگی پس آپنے انکی مدد کیلئے ابو عبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جنمین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے بھیجا اور ابو عبیدہ سے کہا کہ تم دونون آدمی اختلاف نکرنا پس ابو عبیدہ گئے جب وہان پہونچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا نہین بلکہ جو کام تمھارے متعلق ہے وہی میرے متعلق کیا گیا ہے ابو عبیدہ ایک بہت نرم دل اور دنیا کو نفرت کی نظر سے دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہین اے ابو عبیدہ تم میری مدد کے لیے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ اے عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تھا کہ تم دونون آدمی باہم اختلاف نکرنا لہذا اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین تمھارا کہنا مانونگا عمرو بن عاص نے کہا تو مین تمھارے اوپر سردار ہون ابو عبیدہ نے کہا بہتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کا عامل بنایا تھا اور یہ وہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک رہے۔ ہمین ابراہیم اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مشرح بن ہاعان نے عقبہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اور سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے ابو عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انھون نے

ابن ملیکہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگون مین سے ہین پھر حضرت ابو بکر صدیق نے انکو شام
کی طرف سردار بناکر بھیجا اور یہ وہان کے فتوحات مین شریک رہے اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے فلسطین کے
حاکم بھی رہے بعد اسکے حضرت عمر نے انکو سردار لشکر بناکر مصر کی طرف بھیجا اور انھون نے مصر کو فتح کیا اور حضرت
عمر کی وفات تک مصر کے حاکم رہے پھر حضرت عثمان نے بھی انکو چار سال تک حکومت مصر پر قائم رکھا بعد اس کے
معزول کر دیا اور عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کو انکی جگہ پر مقرر کیا پس عمرو بن عاص نے فلسطین مین گوشہ نشینی
اختیار کرلی کبھی کبھی مدینہ آتے تھے اور حضرت عثمان پر معترض رہتے تھے جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو یہ حضرت
معاویہ کے پاس چلے گئے اور انکے معین بنگئے اور انکے ساتھ جنگ صفین مین شریک ہوئے اس جنگ مین انکا حال
بہت مشہور ہے واقعہ تحکیم مین ایک حکم یہ بھی تھے پھر حضرت معاویہ نے انکو مصر بھیجا چنانچہ انھون نے محمد بن ابی بکر سے
جو حضرت علی کی طرف سے وہان کے حاکم تھے مصر کو نکال لیا حضرت معاویہ نے انکو مصر کا حاکم بنا دیا یہانتک کہ ۴۳ھ
مین اور بقول بعض ۴۲ھ اور بقول بعض ۴۸ھ اور بقول بعض ۵۱ھ مین وفات پائی پہلا ہی قول صحیح ہی سیاہ رنگ کا
خضاب لگایا کرتے تھے اور عرب کے بہادرون مین سے تھے مصر مین انکی وفات شب عید الفطر مین ہوئی انکے بیٹے
عبد اللہ نے انکی نماز جنازہ پڑھائی اور انکو مقام مقطم مین دفن کیا بعد اسکے عید کی نماز پڑھائی اور اپنے والد کے بعد مصر کے
حاکم رہے پھر حضرت معاویہ نے انکو معزول کرکے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مصر کا حاکم بنایا۔ حضرت عمرو بن
عاص کے اشعار بھی اچھے ہوتے تھے چنانچہ چند اشعار جو انھون نے عمارہ بن ولید کے خطاب مین نجاشی کے
یہان کہے تھے وہ حسب ذیل ہین انکے اور عمارہ کے درمیان مین کچھ جھگڑا ہوگیا تھا جسکو ہمنے تاریخ کامل مین ذکر کیا ہی
ؔ۱ اذا المرء لم یترک طعاما یحبہ ٭ ولم ینہ قلبا غاویا حیث یمما ٭ قضی وطرا منہ وغادر سبۃ ٭ اذا ذکرت امثالہا تملأ الفما
جب زمانہ انکی وفات کا قریب آیا تو انھون نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے حکم دیا مگر مینے نہ مانا تو نے مجھے تنبیہ کی مگر مین متنبہ نہوا
بعد اسکے اپنی گردن پر ہاتھ رکھکر انھون نے کہا کہ یا اللہ مین کمزور ہون میری مدد کر مین گنہگار ہون میرا عذر قبول کر
فرما مین مغرور نہین ہون بلکہ استغفار کر رہا ہون تیرے سوا کوئی معبود نہین ہی اسی کی تکرار کرتے کرتے وفات
پائی۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہی کہ عبد الرحمن بن شمامہ نے انسے بیان کیا کہ جب حضرت عمرو بن عاص

ؔ۱ ترجمہ جب کوئی شخص اپنی پسند کا کھانا نچھوڑے اور گمراہ قلب کی خواہشونکو نہ روکے ٭ اور اپنی خواہش نفس کو پورا کرے اور ایسی شے
سے بیوفائی کرے کہ جسکے امثال کے ذکر سے منھ مین پانی بھر آتا ہی ٭

وفات ہونے لگی تو وہ رو رہے تھے انسے انکے بیٹے نے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہین انھون نے کہا نہین
خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئینگے انسے ڈر کر رو رہا ہون انکے بیٹے نے کہا کہ بحمد اللہ آپ کی بہت اچھی
حالت تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے
حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب سے بڑی فضیلت میری تو تمنے ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت۔ میری تین
حالتین ہوئین پہلی حالت تو یہ تھی کہ مین کافر تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین بہت سخت تھا اگر مین
اس حالت مین مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ
حیا کرنے لگا اگر اس حالت مین مرجاتا تو لوگ کہتے کہ خوشخبری ہو عمرو کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت مین مرے
انکے لیے جنت کی امید ہے تیسری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا مین مبتلا ہوا اب مین نہین جانتا کہ یہ
میرے لیے مضر ہوا یا مفید۔ مین جب مرجاؤن تو کوئی عورت میرے لیے نہ روئے نہ کوئی رونے والی میرے ساتھ
جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ مین فریادی ہونگا اور میرے اوپر ہر طرف سے
مٹی ڈالدینا اور میری قبر مین کوئی لکڑی یا پتھر نہ رکھنا اور جب مجھکو قبر مین بند کر چکنا تو اتنی دیر میرے پاس بیٹھنا جتنی دیر مین
ایک اونٹ ذبح کرکے اسکا گوشت بنایا جاتا ہے مین تمسے موانست کرونگا اور سوچونگا کہ اپنے پروردگار کے فرشتون سے
کیا گفتگو کرون انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے اور ابو عثمان نہدی اور قبیصہ بن ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمین خطیب
ابو الفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی عبید اللہ بن
عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بزاز نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہاد نے محمد بن ابراہیم تیمی سے
انھون نے بسر بن سعید سے انھون نے ابو قیس مولای عمرو بن عاص سے انھون نے عمرو بن عاص سے
روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر اجتہاد مین غلطی ہو جائے
تب بھی اسکو ایک ثواب ملتا ہے ابو الفضل کہتے تھے یہ حدیث مینے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھون نے کہا کہ مجھسے ابو سلمہ
بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ سے انھون نے نبی صلعم سے روایت کرکے ایسی ہی حدیث بیان کی حضرت عمرو بن عاص کا قد پستہ تھا۔

(سیدنا **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن بکار بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نلیا بنت عبد العزیز بن

مولہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا مولہ سے انھون نے ابو ہوذ و عرس اور عمرو بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہر کہ وہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپنے دونون کو انکے رہنے کے مقامات مین معافیان دی تھین۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت انکی ابوداود تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے انکا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ بدر مین شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ نام انکا عمیر تھا انسے مروی ہی کہ انھون نے کہا غزوۂ بدر مین ایک مشرک کے پیچھے اسکے قتل کرنیکے لیے چلا یکایک قبل اسکے کہ میری تلوار اس تک پہونچے اسکا سر گر گیا تو مینے سمجھ لیا کہ اسکو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد کنیت انکی ابو سلمہ۔ مخزومی تھی سعید نے انکا نام یہی بتایا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عبد مناف ہی اور بقول بعض عبد اللہ۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی ہمنے انکا حال عبد اللہ کے نام مین بیان کیا ہی اور عبد مناف غالباً انکا جاہلیت کا نام ہوگا ہم انکو کنیت کے باب مین انشاء اللہ ذکر کرینگے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اصم۔ تابعی ہین انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انصاری انسے مروی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے ایک بکری کے شانے کا گوشت کھایا بعد اسکے آپ کھڑے ہوگئے اور کلی کرکے نماز پڑھی وضو نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو اس سے زیادہ نہین جانتا مگر اسمین کلام کیا ہی بخاری نے انکی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ شامی۔ جعفر نے کہا ہی کہ بخاری نے تاریخ کبیر مین ایسا ہی لکھا ہی۔ ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی ہی کہ انھون نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن عبد اللہ بن ام حرام اور واثلہ

بن اسقع کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی کنیت ابو اُبی تھی اور انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ عبد اللہ بن ابی کہتے ہین اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہین ام حرام عبادہ بن صامت کی بی بی تھین اور بعض لوگون نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ضبابی۔ بنی حارث بن کعب سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنی قوم کے ایک جماعت کے ساتھ جنمین قیس بن حصین بن قنان ذو الغصہ اور یزید بن عبد المدان اور یزید بن محجل اور عبد اللہ بن قریط اور شداد بن عبد اللہ غسانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ قاری۔ کنیت انکی ابو عیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ یہ بنی غالب بن اثیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ سے ہین جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ اثیع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔ یہ عمرو عبید اللہ بن عیاض کے دادا ہین انکا شمار اہل حجاز مین ہے۔ عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونیکے باعث سے چلنے کے روانگی کے وقت آپ نے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جعرانہ سے عمرہ لیکر لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہین انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تہائی وصیت کی حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الحارث۔ یحیی بن یونس نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو حازم تھی قیس کے والد تھے جعفر نے کہا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ نام انکا عبد عوف ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن نضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ نام انکا عمیر بن عبد ود ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام انکا عمرو بن نضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد نہم اسلمی۔ یہ وہی ہین جو حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راہ بتاتے تھے پس انھون نے

ثنیۃ الحنظل کے راستہ پر جانا شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے تھے یہانتک کہ ثنیۃ الحنظل پر جاکر ٹھہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثنیہ کی مثال بالکل اس دروازہ کی سی ہے جسکی بابت اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطۃ کہو جو شخص آج شب میں اس ثنیہ سے باہر نکل جائے گا اسکے گناہ بخشدیئے جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبسہ بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن کلبی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے ہیں عبسہ بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم کے مازن بن مالک کی والدہ بجلہ تھیں لہذا یہ عمرو سلمی بھی ہیں اور بجلی بھی ہیں کنیت انکی ابو نجیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شعیب قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چوتھے مسلمان ہیں۔ ہمسے ابو الفرج ابن ابو الرجاء ثقفی نے اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہونچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمسے محمد ابن مصفی نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسلام حبشی نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے دلمیں یہ بات پڑگئی تھی کہ بتوں کی پرستش ناجائز ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنیں۔ تو اس نے کہا کہ اے عمرو مکہ میں ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسے تم کرتے ہو۔ عمر کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں مکہ پہونچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہوگئے ہیں بوقت شب اول سے ملاقات ہوسکتی ہے کہ اسوقت وہ طواف کرنے کے لیئے آتے ہیں پس میں کعبہ کے پردونکے پاس سو رہا یکایک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکل گیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انھوں نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپکو کس لیئے بھیجا۔ انھوں نے فرمایا اسلئے کہ اللہ کی عبادت کیجائے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اور خونریزی نہ کیجائے۔ اور صلہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپکی اتباع کی ہے انھوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزاد (یعنی ابو بکر صدیق) اور ایک غلام (یعنی زید ابن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں بھی آپسے بیعت کرونگا۔ بس آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے اسلام کیلئے آپکے ہاتھ پر بیعت کی اسوقت میں نے دیکھا کہ اسلام میں چوتھا شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپکے ساتھ ہی رہونگا آپنے فرمایا کہ نہیں تم اپنے وطن چلے جاؤ۔ جب تمکو میرے ہجرت کی خبر ملے تو تم میرے پاس آجانا۔ چنانچہ یہ کہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا۔ اور ایک زمانہ تک خبر ہجرت کا منتظر رہا یہانتک کہ

کہ ایک قافلہ یثرب کا آنکلا۔ مینے ان لوگون سے وہان کے حالات پوچھے اون لوگون نے کہا کہ ایک خبر یہ ہی کہ محمد (صلعم) مکے سے نکل چکے ہین مدینے آ رہے ہین۔ یہ خبر سنتے ہی مین وہان سے چلدیا اور مدینہ پہونچا حضرت سے ملاقات ہوئی مینے کہا آپ مجھے پہچانتے ہین۔ فرمایا ہان تم وہی شخص ہو جو مکے مین میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمرو جسوقت مدینہ پہونچے غزوہ بدر اور احد اور خندق ہوچکا تھا۔ پھر انھون نے مدینہ مین سکونت اختیار کی اور بعد اسکے شام چلے گئے (ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور ابو امامہ باہلی۔ اور سہل بن سعد ساعدی نے اور منجملہ تابعین کے ابو ادریس خولانی اور سلمان بن عامر۔ اور کثیر ابن مرہ اور عدی بن ارطاہ اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی ہی) ہمین عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو طالب ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ ابن رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن سلمہ ابن ابی ہشام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن منکدر نے بیان کیا اونھون نے عبد الرحمن ابن یزید سے روایت کی کہ اونھون نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی جوانی اسلام مین گذری قیامت کے دن اسکے لئے ایک نور ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ مین ایک تیر بھی مارے خواہ دشمن تک پہونچے یا نہ پہونچے۔ اوسکو ایک غلام کے آزاد کرنیکا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص ایک مسلمان غلام آزاد کرے اللہ تعالے اس غلام کے ہر عضو کے بدلے مین ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچالے گا۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ حضرمی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ہمسے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعید بن عبد الرحمن نے حسن بن عبد اللہ سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ عمرو بن عبید اللہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ بیان کرتے تھے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اسکے بعد کلی کرکے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ کیا ہی۔ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ اونکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا صحیح نہین ہی اور بخاری نے کہا ہی کہ انھون نے رسول اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی لیکن اونکی حدیث صحیح نہین ہی ان کا تذکرہ عمرو بن عبد اللہ انصاری کے نام مین گذر چکا ہی اور شاید کہ یہ حضرمی تے اور انکے حلیف انصار مین تھے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن نوفل - اہل حجاز مین شمار کئے گئے ہین - انکا ذکر محمد بن اسمٰعیل نے بشر بن حکم سے روایت کرکے بیان کیا ہی عاتکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سعد کی بہن سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین آئے تو مین آٹھ عورتون کے ساتھ آپکے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونون لڑکے بھی تھے پھر مینے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دونون آپکے چچا کے لڑکے ہین اور مین آپکی خالہ ہون پس آپنے میرے لڑکے عمرو بن عتبہ بن نوفل کو جو دونون مین چھوٹا تھا لیکر اپنی گود مین بٹھالیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرشی تیمی - انکی مان ہندہ بنت بیاع بن عبد یالیل بن عنزہ ابن بن لیث بن بکر ہین - یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہین دونون کشتیون مین سوار ہوکر لوٹے تھے بعد اسکے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ قادسیہ مین سنہ مین بعہد خلافت عمر بن خطاب شہید ہوئے انکے کوئی اولاد نہ تھی - ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

عجلانی - ابوزکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہی حالانکہ انکے دادا اس تذکرہ کو لکھ چکے ہین - ابونعیم اور ابوموسی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی عبدالرحمن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ آپنے قبلہ رو ہوکر پاخانہ یا پیشاب کرنے سے منع فرمایا - پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمرہ کے نام مین آئیگا - انشاء اللہ تعالے

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عنبسہ طبرانی انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اونھون نے اپنی سند کے ساتھ ابن لہیعہ سے انھون نے سلیمان بن خبلہ مین سے اونھون نے قاسم بن عبدالرحمن سے اونھون نے عمرو بن عنبسہ سے روایت کی ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمھارے ہاتھ پر بہت سے ملک فتح ہونگے اور محنت و مشقت کی تمھین ضرورت نہ رہیگی اور تیراندازی محض کھیل کے طور پر رہجائیگی انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعطیہ ہی سعدی ہین ان سے انکے بیٹے عطیہ نے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ قیامت مین (معاملات کے متعلق) سب سے پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اسکو بجا صرف کیا یا بیجا) آپ نے مجھسے میری قوم کی زبان مین گفتگو فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ سعید نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ اور اپنی سند کے ساتھ مکحول سے روایت کی ہی۔ کہ عمرو بن عتبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص اللہ کی راہ مین ایک دن بھی چلیگا آگ سے ایک سال کی مسافت پر دور کردیا جائیگا۔ سعید نے کہا ہی کہ مین انکو عمرو بن عنبسہ خیال کرتا ہون اور جعفر مستغفری نے کہا ہی کہ عمرو بن عقبہ بن یسار انصاری بدر مین شریک ہوے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقرب انکا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہی شبابہ نے خالد بن ابی عثمان سے انھون نے سلیط اور ایوب عرف ابو سلیمان عبداللہ بن بشار سے ان دونون نے عمرو بن ابی عقرب سے روایت کیا ہی کہ ان دونون نے عمرو بن ابی عقرب کہتے سناکہ واللہ نہین پایا مینے کچھ اون عہدون سے جنپر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا سوا دو کپڑون کے جو ازقسم معقدہ تھے وہ دونون کپڑے مینے اپنے مولی کیسان کو دیدیے اسکو شبابہ نے اسی طرح روایت کیا ہی اور انکو حرمی بن حفص نے خالد سے انھون نے ایوب سے انھون نے عمرو سے انھون نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیس جاہلیت مین انکا ایک حریف تھا جو انکو اسلام سے روکتا تھا یہانتک کہ انھون نے اسلام قبول کرلیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا تھا۔ اور انکی ایک حدیث روایت کی ہی۔ اور یہی ابن اقیش ہین اور بعض نے وقش کہا ہی اور بعض نے ابن ثابت ابن وقش کہا ہی۔ ابو موسی نے مختصراً انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمرو عجلانی کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض نے ابو عبداللہ بیان کی ہی۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبداللہ سے مروی ہی عبداللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی۔ کہ عبد الرحمن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے روایت کرکے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاخانہ یا پیشاب کے لیے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہی اور اسکو ایک جماعت نے ایوب سے نافع سے روایت کیا ہی کہ اونھون نے کہا مینے ایک شخص کو سنا کہ وہ

ابن عمر کو اپنے والد سے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے ایسی ہی حدیث سنا رہا ہی کہ انھون نے اسکو عاصم بن بلال سے انہوں نے اپنے والد ایوب سے اونھون نے نافع سے اونھون نے ابن عمر سے پہلا قول روایت کیا ہی مگر انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو نعیم نے دو دفعہ لکھا ہی اور دوسرے تذکرہ مین انکو عمرو عجلانی نے لکھا ہی اور نسب ان کا نہین بیان کیا ہی۔ اور اوسنے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہی۔ مین نہین سمجھتا کہ انھون نے انکا تذکرہ دو دفعہ کیون لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہین۔ حافظ ابو موسی نے بھی ہمارے موافق ہی لکھا ہی۔ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنیکے واسطے لکھا۔ حالانکہ انکے دادا انکا تذکرہ لکھ چکے ہین۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو عمرو بن شداد فہری۔ بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہین قرشی فہری ہین انکی کنیت ابو شداد ہی۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ واقدی کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ جب غزوہ بدر مین شریک ہوئے تھے تو انکی عمر بتیس برس کی تھی۔ اور ۳۶ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت علی وفات پائی یہ جعفر مستغفری کا قول ہی۔ اور سعید نے واقدی سے روایت کرکے بیان کیا کہ یہ عمرو جنگ جمل مین حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہی۔ اور ابو موسی نے کہا ہی کہ بعض نے انکو عمرو بن ابی عمیر بیان کیا ہی ابو زبیر نے کہا کہ مینے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہی کہ کوئی شخص بحالت مومن ہونیکے زنا نہین کرتا تو کہا کہ مینے خود نہین سنا مگر مجھکو عمرو بن ابی عمیر نے خبر دی ہی کہ اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو سنا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمرو مزنی انکی کنیت ابو رافع تھی۔ ان سے انکے بیٹے رافع نے روایت کی ہی۔ ہلال بن عامر رافع بن عمرو مزنی سے راوی ہین کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن مین پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد نے میرے نحر کے دن میرا ہاتھ پکڑکر مجھکو لیچلے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے تو مینے ایک شخص کو ایک سفید خچر پر سوار ہوکر خطبہ پڑھتے دیکھا تو مینے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہین۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس مینے قریب جاکر آپکی پنڈلی پکڑلی۔ پھر اوسپر مین ہاتھ پھیرنے لگا یہانتک کہ مینے اپنے ہتیلی کو آپکے دونون قدمون اور نعلین کے درمیان مین داخل کردیا گویا مجھے اپنی ہتیلی پر آپکے قدمونکی خنکی ابتک محسوس ہورہی ہی اسکو محمد بن حمید نے علی بن مجاہد سے اونھون نے ہلال ابن ابی ہلال سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے رافع سے

ایسی ہی روایت کی ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر انکے نام مین اختلاف ہی بعض نے انکو عمرو بن عمیر- اور بعض نے عمیر بن عمرو- اور بعض نے عامر بن عمیر اور بعض نے عمارہ بن عمیر- اور بعض نے عمرو بن بلال- اور بعض نے عمرو انصاری بیان کیا ہی- یہ ابو عمر کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ کل اختلاف ایک ہی حدیث مین ہی جسکو حماد بن سلمہ نے ثابت سے اونھون نے ابو یزید مدنی سے اونھون نے عمرو بن عمیر سے روایت کی ہی- کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک غائب رہے صرف نماز فرض کے لیئے باہر تشریف لائے اور نماز پڑھکر اندر چلے جاتے- بس ہملوگ اس بات سے ڈرے کہ شاید آپ کو کوئی بات پیش آئی ہی- تو ہملوگون نے آپ سے دریافت کیا- آپنے فرمایا کہ سوائے بھلائی کے اور کوئی بات نہین پیش آئی ہی بتحقیق میرے رب عز و جل نے مجھسے میری امت مین سے ستر ہزار آدمیونکو بغیر حساب کے جنت مین داخل کرنیکا وعدہ فرمایا ہی اور جب مینے اپنے رب سے اوسوقت زیادتی طلب کی تو مینے اپنے رب کو ماجد اور کریم پایا- پھر ستر ہزار مین سے ہر ایک کے مقابل ستر ہزار اور مجھکو دیا حضرت نے فرمایا کہ مینے عرض کیا کہ ای میرے پروردگار اگر میری امت کا شمار اسقدر نہو تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ انکو ہم اعراب سے پورا کردینگے- اسکو یحیی سیلحینی نے ضحاک بن نبراس سے اونھون نے ثابت سے اونھون نے ابو یزید سے اونھون نے عمرو بن حزم سے ایسی ہی روایت کی ہی اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اونھون نے ابو یزید سے اونھون نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کیا ہی ابو یزید سے اونھون نے عمر بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کی ہی- اور عثمان بن مطر نے ثابت سے اونھون نے ابو یزید سے اونھون نے عمارہ بن عمیر سے روایت کی ہی- انکا ذکر ابن اسحق نے ان لوگون مین کیا ہی جنھون نے عقبہ مین بیعت کی تھی اور اونھون نے یہ بھی کہا ہی کہ یہ عمرو بن عمیر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سوارہ بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن غنمہ بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ہین پھر سلمی ہین- غزوہ بدر اور بیعت عقبہ مین شریک تھے- اور یہ ثعلبہ بن غنمہ کے بھائی ہین یہ اونہین رونے والون مین سے ہین جنکے بارے مین آیہ کریمہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا و اعینھم تفیض من الدمع الایۃ[1] انکا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسی نے لکھا ہی-

---

[1] ترجمہ اون لوگون پر کچھ گناہ نہین ہی جو ای نبی تمھارے پاس آئے تاکہ تم انکو سواری دو تمنے انسے کہا کہ میرے پاس سواری نہین ہی تو روتے ہوئے لوٹ گئے-

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف انصاری - یہ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے - غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - ہمسے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام مین جو غزوہ بدر مین شریک تھے عمرو بن عوف مولاسے سہیل بن عمر کا نام بھی روایت کرکے بیان کیا ابن اسحق نے انکو سہیل مولی لکھا ہے مگر اور لوگون نے انکو انکا حلیف بیان کیا ہے - ابو جعفر نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہین - اور انکے کوئی اولاد نہ تھی - ان سے مسور بن مخرمہ نے ایک حدیث روایت کی ہے ہمسے اسمٰعیل اور ابراہیم وغیرہما اپنی سند دن کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے بیان کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے ہمسے سوید بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن معمر اور یونس نے زہری سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے عروہ نے بیان کیا اور عروہ سے مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور غزوہ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو (بحرین) کی طرف روانہ فرمایا تھا - تو وہ بحرین سے مال لیکر واپس آئے - پھر جب انصار نے ابو عبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نماز فجر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کو دیکھا تو تبسم فرمایا - پھر آپنے فرمایا کہ مین سمجھتا ہون کہ تم لوگون نے ابو عبیدہ کے کچھ لانے کی خبر سنی ہے لوگون نے عرض کیا ہان - تب آپنے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمھین خوش کرے اسکی امید رکھو واللہ مین تم لوگون پر فقر سے نہین ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہون کہ تم لوگون پر دنیا کشادہ کردیجائے گی جیسا کہ تمسے اگلون پر کشادہ کردیگئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کروگے جیسے اگلون نے کی تھی اور وہ تمکو بھی ہلاک کریگی جیسا انکو اسنے ہلاک کیا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن زید بن ملیحہ - اور بقول بعض طحہ بن عمرو بن بکر بن افرک بن عثمان بن عمرو بن ادبن طابخہ بن الیاس ابن مضر - انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے مزنی ہین - یہ قدیم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کرکے مدینہ مین آئے تھے - اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جسمین یہ شریک ہوئے خندق ہے یہ انہین لوگون مین سے ہین غزوہ تبوک مین (اپنی شرکت نہونے کے سبب) روتے تھے - انکا مکان مدینہ مین تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مزینہ کے ایسا نہ تھا جسکے بیٹھنے کی کوئی جگہ مدینہ مین ہو - یہ عمرو کثیر بن عبد اللہ بن

پھر غسل کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا میں تمھارے بارے میں کیا حکم جاری کروں۔ اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام انکے توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری لیکر آپکے پاس آئے پھر فرمایا اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الایۃ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن عمیر بن نابی بن قیس بن ابی صعصعہ جعفر کی میں جعفر نے انکا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جو غزوہ بدر میں شریک تھے اور انکا نام ان لوگوں میں بھی لکھا ہے جنکے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول تولوا و اعینھم تفیض من الدمع للسد نازل ہوا ہے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن غیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قسی قسی کا نام ثقیف ہے نسبۃً ثقفی ہیں انکی حدیث اہل شام نے روایت کی ہے انکی کنیت ابو عبداللہ ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر انکے والد غیلان بالاتفاق صحابی ہیں ان سے ابو عبداللہ بن مشکم نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن عاصم تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صدقہ بن خالد نے یزید بن ابی مریم دمشقی سے اونھوں نے ابو عبداللہ مسلم بن مشکم سے اونھوں نے عمرو بن غیلان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جو شخص مجھپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اسکو حق جانا تو اسکو مال اور اولاد کم عنایت فرما۔ اور اسکے دل میں اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور اسکے اعمال بد کے مکافات اسکو دنیا ہی میں دیدے اور جو شخص مجھپر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اسکو حق نہ جانے تو اسکو مال اور اولاد زیادہ دے اور اسکی عمر کو زیادہ کر دے انکے بیٹے عبداللہ بن عمرو حضرت معاویہ کے نامور مددگاروں میں سے تھے حضرت معاویہ نے انکو زیاد نے انتقال اور سمرہ بن جندب کے معزول کرنیکے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا پس چند ماہ تک انھوں نے وہاں قیام کیا اسکے بعد حضرت معاویہ نے انکو معزول کر کے عبیداللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلہ ترجمہ قائم کرو نماز کو دن کے دونوں وقت ۱۲

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو فراس ہے لیثی ہین - ابو یحیی تیمی سے سفیان بن وہب سے اونھون نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث کے جنکا نام فراس بن عمرو تھا اونکے سر مین سخت درد ہوا تو انکے والد آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے اور انکے دردسر کی حالت آپ سے بیان کی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراس کو اپنے پاس بلایا انکے دونون آنکھون کے درمیان والی کھال کو پکڑ کر کھینچا - بس فوراً دردسر جاتا رہا پھر انھین فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروراء کے ہمراہ حملہ کرنا چاہا - تو انکے والد نے انکو پکڑ کر قید کر دیا - یہانتک کہ انھوں نے اسکے بعد توبہ کی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے سند مین سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف ابن وہب ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن فغواء بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی - علقمہ کے بھائی ہین - انکو بعض نے ابن ابی فغواء بیان کیا ہے - ہمین عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحیی بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نوح بن یزید بن سیار مودب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن اسحق نے عیسی بن معمر سے اونھون نے عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے بعد فتح مکہ کے مجھکو بلایا - آپکا ارادہ تھا کہ میرے ہاتھ کچھ مال ابو سفیان کے پاس بھیجین - تاکہ وہ اسکو مکے مین اہل قریش پر تقسیم کر دین بس آپنے مجھسے فرمایا کہ اپنے ساتھ کے لیئے کسی کو تلاش کر لو اسی اثنا مین عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور اونھون نے کہا کہ مجھے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تمکو ساتھی کی تلاش ہے مینے کہا ہان. وہ بولے مین تمھارے ساتھ چلونگا - پس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا اور مینے عرض کیا کہ ساتھی مجھے ملگیا آپنے پوچھا کون مینے کہا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھسے فرمایا کہ جب انکی قوم کے آبادی کے قریب پہونچنا تو ہوشیار رہنا لوگون کا قول ہے کہ قبیلہ بکر کے لوگونکی دوستی پر اطمینان نکرنا چاہیئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قاری - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا تھا مسعود ابن عامر بن ربیعہ کے اولاد کو اس قبیلہ کیطرف منسوب کیا ہے مدینہ مین یہ لوگ قبیلہ بنی زہرا کے حلیف ہین یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن قرۃ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے عبدالرزاق نے بشر بن نمیر سے انھون نے مکحول سے انھون نے یزید بن عبداللہ سے انھون نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ عمرو بن قرہ آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ تعالی نے میری قسمت مین برائی لکھدی ہے میری روزی دف بجانے پر منحصر ہے پس آپ مجھے گانے کی اجازت دیجئے سوا ان امور کے جو فحش ہون انکو نہ گاؤنگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے اجازت نہ ملیگی نہ بزرگی اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے حلال رزق دیا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر تجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو مین تجھے سزا دیتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشج عبدی کے بھانجے تھے قبیلہ ربیعہ مین سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے کیفیت اسکی یون ہے کہ اشج نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اسکے اشج کے پاس آگئے اور آپکے حالات انسے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوئے۔ اسکو جعفر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف۔ انصاری خزرجی۔ بدر مین شریک تھے۔ اسکو یونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائدہ ابن اصم اصم کا نام جندب بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن معیص بن عامر بن لوی۔ قریشی عامری۔ ابن ام مکتوم نابینا موذن یہی ہین۔ انکی والدہ ام مکتوم تھین۔ نام انکا عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم تھا۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن اصم قیس کی بہن تھین انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ کہتے ہین اور بعض لوگ عمرو اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ مصعب اور زبیر کا قول ہے۔ انھون نے مصعب بن عمیر کے بعد مدینہ کیطرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض بدر کے کچھ دنون بعد ہجرت کی تھی انہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنایا جبکہ آپ غزوات مین تشریف لیجاتے تھے منجملہ انکے غزوہ ابوا مین اور بواط مین اور ذوالعسیرہ مین اور جبکہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب مین قبیلہ جہینہ کی طرف تشریف لے گئے

اور غزوہ سویق مین اور غطفان مین اور احد مین اور حمراء الاسد مین اور نجران مین اور ذات الرقاع مین اور جب بدر کیطرف آپ تشریف لیجاتے تب بھی انکو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ مین شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہین کے ہاتھ مین تھا اور اسی معرکہ مین یہ شہید ہوئے۔ واقدی نے بیان کیا ہو کہ قادسیہ سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہین وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد پھر انکا ذکر کسی روایت مین نہین ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ قتادہ نے جو انس سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدینہ پر سرفتہ دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات معلوم نہ ہونگے واللہ اعلم انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی لکھا ہو اور انھون نے عمرو بن زائدہ لکھا ہو قیس کا نام نہین ذکر کیا۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم۔ انصاری۔ بخاری کنیت انکی ابو عمر ہو اور ابو الحکم ہو۔ غزوہ بدر مین شریک تھے جیسا کہ ابو معشر اور واقدی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے ذکر کیا ہو اور ان سب لوگون نے بالاتفاق بیان کیا ہو کہ غزوہ احد مین شہید ہوئے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کیسا تھ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے نامون مین ذکر کیا ہو کہ بنی نجار کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار سے عمرو بن قیس اور انکے بیٹے قیس بھی تھے۔ ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو اور انکو بدری لکھا ہو بعض لوگون کا قول ہو کہ انکو نوفل بن معاویہ دیلی نے قتل کیا تھا انکے والد قیس اور نیز انکے بیٹے کے بدری ہونے مین اختلاف ہو۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ ابن دینا۔ بن نجار۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب یامی اور بعض لوگ انکو کعب بن عمرو کہتے ہین طلحہ بن مصرف کے دادا ہین لیث بن ابی سلیم نے طلحہ بن مصرف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ بیان کیا جاتا ہو کہ یہ طلحہ بن مصرف کے دادا ہین مگر بعض اہل حدیث کہتے ہین کہ طلحہ بن مصرف کے دادا صخر بن

عمرو تھے اور بعض نے بیان کیا ہو کعب بن عمرو ہین۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مازن قبیلہ بنی خنسا بن مبذول سے ہین انصاری ہین بدرئین شریک تھے اسکو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو مگر ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ غلط ہو کیونکہ عمرو بن غنم خنسار کے دادا ہین جنکی طرف بنی خنسا بن مبذول بن غنم منسوب ہین ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہو ابونعیم نے انکو شرکائے بدر مین بیان کیا ہو ایک ابوداؤد مازنی جنکا نام عمرو بن عامر بن مالک بن خنسا ہو اور دوسرے سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا اگر کوئی صحیح نسخہ دیکھا جائے تو یہ غلطی ظاہر ہو جاتی ہو عمرو بن مازن اسلام سے سو برس پہلے مر چکے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے جو ابن اسحاق سے شرکائے بدر مین عمرو بن مازن کا نام نقل کیا ہو یہ صحیح ہو۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے نامون مین روایت کی ہو کہ بنی خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار سے ابوداؤد یعنی عمیر بن عامر بن مالک اور عمرو بن مازن اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ تین آدمی تھے یہ روایت یونس کی ہو اور اسی پر ابن مندہ کو اعتماد ہو ہان یونس کے سوا اور لوگون نے مثل بکائی اور سلمہ کے اپنی روایت مین عمرو بن مازن کا نام نہین ذکر کیا لہذا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہین۔ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن والی روایت نقل کی ہو جسمین عمرو بن مازن کا نام نہین ہو ابن اسحاق کے شاگردون مین اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا ہو

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک شجعی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ ہمین ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوالولید بن مسلم ابن لہیعہ سے انھون نے ابوالنضر مولائے عمر بن عبید اللہ بن عمر سے انھون نے عمرو بن مالک شجعی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے کہا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہو کہ شاید مین آپکے بعد آپ کو نہ دیکھون حضرت نے فرمایا کہ تم جبل الخمر مین رہنا اختیار کرو مین نے پوچھا کہ جبل الخمر کیا چیز ہو فرمایا کہ سرزمین محشر یعنی ملک شام اور تم میرے بعض ساتھ جہاد مین شریک ہونا وہ لوگ دشمن کے مقابلہ سے بھاگ جائینگے اور اگر تم کو غنیمت ملیگی تو تمہین [illegible] ملیگا انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومالک تھی۔ اشعری تھے یحیی بن ابویونس نے اور سعید نے انکا نام اسی طرح بتایا ہو اور بعض لوگون نے [illegible]

بن مالک ہی اور بقول بعض عمرو بن عاصم ۔ ان سے عطا ابن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے ہم انشاء اللہ تعالے کینت کے باب مین انکا تذکرہ لکھینگے ۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ادسی معروف بہ رواسی ۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ۔ مکی بن ابراہیم نے موسی بن عبیدہ سے انھون نے محمد بن کعب سے انھون نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہی اسکو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہین مین نہین کہتا کہ الم ذلک الکتاب ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام عوف بن مالک ہے بعض لوگ انکو عمرو بن مالک اور بعض ابی بن مالک کہتے ہین ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمرو اور بعض لوگ ابی کہتے ہین ۔ ردیف ہمزہ مین انکا ذکر ہو چکا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ۔ عامری جعفری لقب انکا ملاعب الاسنہ ہے ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انھون نے ابو احمد زبیری سے انھون نے مسعر بن خشرم بن حسان سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کسی آدمی کو دوا لینے کیلئے بھیجا تھا ۔ اس حدیث کو بہت لوگون نے مسعر بن خشرم سے انھون نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن قیس بن بجید بن رواس ۔ انکا نام حارث بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ ہے عامری رواسی کوفی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے والد مالک کے ہمراہ آئے تھے ۔ وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انھون نے ایک شیخ سے جنکا نام طارق تھا انھون نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا (آپ مجھسے کچھ ناراض تھے) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھسے راضی ہوجائے پس تین بار میری طرف سے منھ پھیر لیا مینے کہا واللہ یا رسول اللہ اللہ بھی راضی ہوجاتا ہے آپ بھی راضی ہوجائے پس آپ راضی ہوگئے یہ حدیث یون بھی مروی ہے کہ عمرو بن مالک رواسی نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے عمرو بن مالک ادسی رواسی کا حال اس تذکرہ مین بھی

لکھا ہی جو اس سے پہلے ہوچکا۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ عکاشہ بن محصن کے بھائی ہین غزوہ احد مین شریک تھے ابن اسحاق نے کہا ہی کہ جب مہاجرین ہجرت کرکے پے در پے آنے لگے تو بنی غنم بن دودان بھی ملگئے ان لوگون کو مدینہ کی آب و ہوا نا موافق ہوئی عمرو بن محصن بھی انہین مین سے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابوموسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند کیساتھ ابن ابی عمرو سے انھون نے عمرو بن محصن سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کی علامات سے بھی یہ ہین کہ پانی بہت برسے اور پیداوار کم ہو اور قرا زیادہ ہون اور فقہا کم ہون امرا زیادہ ہون مگر اہل امانت کم ہون۔ لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہین ابن مندہ نے انکا تذکرہ کیا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ۔ انصاری۔ انکا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ہم انکے والد کے نام مین لکھینگے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اسکو ابن شاہین نے عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزوم غاضری۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے مین یہ اصفہان اور ارجان کے حدود مین گئے تھے انسے کوئی روایت منقول نہین ہی بیان کیا جاتا ہی کہ انھون نے مقام مارب مین جانے کیلئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب انکو اس پہاڑ پر چڑھنا دشوار ہوگیا تو انھون نے اسلئے رہبر سے کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہی اس وقت سے انکا لقب مارث مشہور ہوگیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس سلمی انکا نسب انکے بھائی عباس بن مرداس کے نام مین بیان ہوچکا ہی انکا تذکرہ مولفۃ القلوب مین کیا گیا ہی۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انھون نے ابوصالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب پندرہ آدمی تھے جنکے نام یہ ہین ابوسفیان بن حرب اقرع بن حابس عیینہ بن حصن فزاری سہیل بن عمرو عامری حارث بن ہشام مخزومی حویطب بن عبدالعزی خاندان بنی عامر بن لوی سے

سہیل بن عمرو جہنی ابو السنابل بن بعکک حکیم بن حزام قبیلہ بنی اسد بن عبد العزی سے مالک بن عوف نضری صفوان بن امیہ عبد الرحمن بن یربوع خاندان بنی مالک سے جد بن قیس سہمی عمرو بن مرداس سلمی علاء بن حارث ثقفی ان میں سے ہر شخص کو سو سو اونٹ دیئے گئے تھے اور یربوع اور حویطب کو پچاس پچاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے صالح بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے اسکو روایت کیا ہے مگر تین ناموں میں غلطی ہوگئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس بن مرداس ہے اور سہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جد بن قیس سہمی کے نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جد بن قیس انصار میں سے ہیں اگر وہ اسکو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن عبس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ انکو اسدی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے کنیت انکی ابومریم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکر آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ لائے ہیں اسپر میں ایمان لایا اگرچہ یہ بہت قوموں کو ناگوار گذرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اکثر مشاہد میں شریک رہے شام میں رہتے تھے انسے عیسی بن طلحہ اور سبرہ بن معبد اور مصر بن عثمان وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے علی بن حکم سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابوحسن نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ اے معاویہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اپنا دروازہ فقراو مساکین اور صاحبان حاجت کیلیے بند رکھتا ہے اللہ عز وجل بھی آسمان کے دروازہ اسکی حاجت وضرورت کے لیے بند کر دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو لوگوں کی حاجت براری پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس نشست رکھتے تھے اور انسے قرآن اور سنن اسلام کا علم حاصل کرتے تھے اسکے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

انی شرعت الان فی حوض لتقی ❊ وخرجت من عقد الحیاۃ عقیما ❊ ولبست اثواب الحلیم فاصبحت ❊ ام الغوایۃ من ہوای عقیما ❊

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

لہ ترجمہ میں اب پرہیزگاری کے حوض میں تیرنا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی گانٹھوں سے صحیح سالم نکل آیا ❊ میں نے حلم کا جامہ پہن لیا ہے ❊ شیطان میری گمراہ ہونیسے مایوس ہوگیا ۱۲

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیح بن کعب بن طریف بن عصر بن غنم بن جارثہ بن ثوب بن معن بن عتود بن عنبر بن سلامان بن ثعل طائی ثعلی ثعل بن عمرو بن غوث بن طی کیطرف منسوب ہین۔ عرب کے تیرانداز لوگون مین سے تھے ڈیڑھ سو کی عمر پائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کیخدمت مین وفد بنکے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امرأالقیس نے اپنے اس شعر مین انہین کیطرف اشارہ کیا ہے

رب رام من بنی ثعل ٭ مخرج کفیہ من سترہ

انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابوموسی نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے انھون نے انتقال کیا بعد اسکو قتبی نے معارف مین ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم خزاعی ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو یزید بن عمرو بن مسلم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے نقل کی ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مسلم کی ہے نہ عمرو کی

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف بن عمرو۔ اور بعض لوگ کہتے ہین مطرف بن علقمہ انصاری ہین خاندان بنی عمرو ابن مبذول سے۔ احد مین شہید ہوئے تھے۔ ہمین ابوجعفر نے اپنی سند کیساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے نامون مین روایت کرکے خبر دی کہ بنی عمرو بن مبذول عمرو بن مطرف بن عمرو بھی تھے یونس نے اور سلمہ نے ابن اسحاق سے انکا نسب اسی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے شہدائے احد کے نامون مین نقل کیا ہے کہ بنی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن علقمہ بن ثقف ہے انصاری ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مطعم بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی مین انکا تذکرہ لکھا ہے ہمین محمد بن عمر بن ابی عیسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلمہ نے

۱؎ ترجمہ۔ اکثر تیرانداز قبیلہ بنی ثعل کے اپنے ہاتھ آستین سے نکالنے والے ہین۔ ۱۲

عبدالرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عمرو بن محمد بن عمرو بن مطعم سے روایت کرکے بیان کیا کہ انکے والد انکے دادا سے نقل کرتے تھے کہ وہ حنین سے واپسی کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے آرہے تھے یکایک اعراب نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے مانگنے لگے یہانتک کہ وہ لوگ آپ کو ایک درخت کے نیچے لیگئے اور آپ کی چادر کھینچ لی آپ اسوقت سوار تھے آپنے فرمایا کہ میری چادر مجھے دیدو کیا تم لوگ مجھے بخیل سمجھتے ہو خدا کی قسم اگر اس جنگل کے کانٹون کی برابر مجھے بکریان ملجائین تو مین سب تم لوگون کو دیدون تم نہ مجھے بخیل پاؤگے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد ابن ابی علی نے بحوالہ ابن ابی عاصم کے ایسا ہی لکھا ہی اور بہت سے لوگون نے اسکو زہری سے یون نقل کیا ہی کہ معمر نے عمرو بن محمد بن جبیر بن مطعم سے انھون نے اپنے والد سے کہ جبیر کو انکے والد نے خبر دی اور یہی صحیح ہی زبیری نے اسکو عبدالرزاق سے اسی طرح روایت کیا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن نعمان۔ انصاری اشہلی۔ سعد بن معاذ کے بھائی ہین۔ انکا نسب انکے بھائی کے نام مین بیان ہوچکا ہی۔ یہ اپنے بھائی کے ساتھ بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے۔ انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس انصاری اوسی ضبیعی۔ بدر مین شریک تھے اور بعض لوگ انکو عمرو اور عمیر بھی کہتے ہین گر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی۔ ہمین عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شرکاے بدر کے نامون مین روایت کرکے خبر دی کہ بنی ضبیعہ بن زید سے عمرو بن معبد تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن معدیکرب۔ ابن عبداللہ بن عمرو بن عصم بن عمرو بن زبید اصغر زبید کا دوسرا نام منبہ بن ربیعہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد عشیرہ بن مذحج زبیدی مذحجی۔ کنیت انکی ابوثور تھی۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ہشام کلبی نے بجاے خصم کے عصم بیان کیا ہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قبیلہ مراد کے وفد کے ساتھ حاضر ہوے تھے یہ اپنی قوم سعد عشیرہ سے ملیحدہ ہوگئے تھے اور قبیلہ مراد ہی مین رہتے تھے اور انہین کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور انہین کے ساتھ اسلام لاے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ زبید کے

وفد کے ساتھ آئے تھے واللہ اعلم سنہ ۹ ہجری مین یہ اسلام لائے تھے اور واقدی نے کہا ہی کہ سنہ ۱۰ مین اسلام
لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو
اسود عنسی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص انکے یہان گئے خالد نے انکے شانہ پر ایک ضرب
ماری اور یہ بھاگے خالد نے انکی تلوار لے لی پھر جب عمرو نے دیکھا کہ ابو بکر صدیق کی طرف سے یمن مین مدد آ رہی ہی
تو وہ اسلام کی طرف پھر آئے اور مہاجر بن ابی امیہ کے پاس بغیر امان لئے ہوئے چلے گئے مہاجر نے انکو باندھکر ابو بکر
صدیق کے پاس بھیجدیا حضرت صدیق نے انسے فرمایا کہ تمھین شرم نہین آتی کبھی گرفتار آتے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو
اگر تم اس دین کی مدد کرتے تو اللہ تمھین عزت دیتا انھون نے کہا مین اب اسلام قبول کرتا ہون اور کبھی اب انحراف
نکرون گا حضرت صدیق نے انکو رہا کر دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے اسکے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابو بکر نے انکو شام
کیطرف بھیجا اور جنگ یرموک مین یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے انکو عراق کیطرف حضرت سعد بن وقاص کے
پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد کو یہ تحریر لکھدی تھی کہ انکے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ مین یہ شریک رہے اور اچھے
کار نمایان کئے اور اسی جنگ مین شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ تشنگی کی شدت مین انکا انتقال ہو گیا اور بعض
لوگ کہتے ہین کہ واقعہ نہاوند کی شرکت کے بعد سنہ ۲۱ ہجری مین انھون نے وفات پائی نہاوند کے قریب ایک موضع
روذہ نامی ہی وہین انکی وفات ہوئی کسی شاعر نے انکے مرثیہ مین یہ اشعار کہے ہین۔

لقد غادر الرکبان یوم تحملوا ✤ بروذۃ شخصا لاجبانا ولا غمرا ✤ فقل لزبید بل لمذحج کلہا ✤ رزئتم ابا ثور قریعکم عمرا ✤

انسے شراحیل بن قعقاع نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی
تھی لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ
جاہلیت مین تلبیہ اس عبارت مین ادا کرتے تھے ؎

لبیک تعظیماً الیک عذرا ✤ ہذی زبید قد اتتک قسرا ✤ تعدو بہا مضمرات شزرا ✤
یقطعن خبتا وجبالا وعرا ✤ قد ترکوا الاوثان خلفوا صفرا ✤

مگر اب ہم بحمد اللہ وہی عبارت کہتے ہین جو ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے

لہ ترجمہ۔ ہم حاضر ہوتے ہین تیرے پاس تیری تعظیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہین جو بڑے دوڑسے
تیرے پاس آئے ہین ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑون کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئین اور اپنے بتون کو پیچھے چھوڑ
آئے ہین ۱۲

مروی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ جب تم دونون یکجا ہو تو علی سردار ہین اور جب جدا ہو تو تم مین سے ہر ایک سردار ہی پس یہ دونون یکجا ہوے عمرو بن معدیکرب کو جوان دونون کے آنے کی خبر ملی تو وہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ چلے جب قریب پہونچ گئے تو انھون نے بلند آواز سے کہا کہ مین ابو ثور ہون مین عمرو بن معدیکرب ہون تو حضرت علی اور خالد دونون انکی طرف چلے اور ہر ایک کہتا تھا کہ مجھے جانے دیجئے عمرو بن معدیکرب نے جوان دونون کی گفتگو سنی تو کہنے لگے کہ تمام عرب تو مجھسے ڈرتا ہی مگر یہ لوگ مجھے قربانی کا جانور سمجھتے ہین عمرو بن معدیکرب ایک اعلی درجہ کے شاعر تھے انکے عمدہ اشعار مین سے یہ دو شعر ہین

امن ریحانۃ الداعی السمیع ٭ یورقنی واصحابی ہجوع ٭ اذا لم تستطع شیئاً فدعہ ٭ وجاوزہ الی ما تستطیع ٭

نیز انکے عمدہ اشعار مین سے یہ شعر بھی ہین۔

اعاذل عدتی بدنی ورمحی ٭ وکل مقلص سلس القیاد ٭ اعاذل انما افنی شبابی ٭ اجابتی الصریخ الی المنادی ٭ مع الابطال حتی سل جسمی ٭ واقرع عاتقی حمل النجاد ٭ ویبقی بعد حلم القوم حلمی ٭ ویفنی قبل زاد القوم زادی ٭ تمنی ان یلاقینی قبیس ٭ وددت وانما منی ودادی ٭ فمن ذا عاذری من ذی سفاہ ٭ یرود بنفسہ شر المراد ٭

ارید حیاتہ ویرید قتلی ٭ عذیرک من خلیلک من مراد

اس قصیدہ مین اس سے زیادہ اشعار ہین بعض لوگ ان اشعار کو درید بن صمہ کیطرف منسوب کرتے ہین مگر بقول مشہور یہ عمرو بن معدیکرب ہی کے ہیں۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن میمون اودی کنیت انکی ابو عبد اللہ ہی انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور نبی صلعم کے زمانے مین اسلام لائے تھے اور سو حج کئے تھے اور بقول بعض ستر حج کئے تھے اور اپنی زکوۃ بھی نبی صلعم کے حضور مین بھیجی تھی کہتے تھے کہ معاذ بن جبل ہمارے پاس یمن مین رسول خدا صلعم کے بھیجے ہوے گئے صبح کیوقت بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے ہمارے یہان پہونچے وہ بہت خوبصورت تھے انکی محبت میرے دل مین جم گئی پس مینے انکا ساتھ نہ چھوڑا یہانتک کہ مینے انکو دفن کیا پھر بعد حضرت معاذ کے یہ ابن مسعود کی صحبت مین رہنے لگے

لہ ترجمہ پکارنے والے باخبر کی آواز مجھے سلا رہی ہی اور میرے اصحاب بیدار ہین ۱۲ ای مخاطب جب تو کسی کام کو نہ کر سکے تو اسکو چھوڑ دے اور جو کام کر سکتا ہو اسکو کر ۱۲ لہ ترجمہ ای عاذل میرا سامان میرا جسم (زرہ بند) اور میرا نیزہ ہی اور وہ اونچا گھوڑا جو اپنے سوار کا مطیع ہو۔ ای عاذل مین نے جوانی اس بات مین صرف کرتا ہون کہ جو فریاد کرتا ہو اسکی فریاد سنون ۔ بہادرون کیساتھ رہتا ہون یہانتک کہ مین دبلا ہو گیا ہون اور میرے شانے تلوار اٹھاتے اٹھاتے ۔ جب کسی مین برداشت کی قوت نہین رہتی تو مین برداشت کرتا ہون اور کھانا سب کے پہلے میرا ختم ہو جاتا ہی ۔ مین چاہتا ہون کہ قیس مجھسے ملے گر میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہی پس اس بیوقوف کیطرف سے کون شخص معذرت کر سکتا ہی جو ایک بری آرزو رکھتا ہی ۔ مین اسکی زندگی چاہتا ہون اور وہ میرے قتل کا خواہشمند ہی ای مخاطب تجھے کون سی خوشی پسند ہی ۱۲

اہل کوفہ کے اعلی الطبقہ کے تابعین میں انکا شمار کیا جاتا ہی یہ ان میں جنھون نے روایت کی ہی کہ مینے زمانہ جاہلیت مین ایک بندر کو دیکھا کہ اسنے زنا کی پس سب بندر جمع ہوے اور سب نے اسکو سنگسار کیا یہ روایت صحیح بخاری مین ہی مگر اس روایت کا مدار عبد الملک بن مسلم ہی وہ عیسی بن حطان سے روایت کرتے ہین اور یہ دونون شخص مستند نہین ہین اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت مین نسبت زنا کی غیر مکلف کیطرف اور بہائم مین حدود کا قائم ہونا صحیح نہین ہی اور اگر صحیح ہو تو ممکن ہو کہ وہ بندر قبیل جن ہو کیونکہ عبادات انس و جن ہی پر ہین اور کسی پر نہین مین رجم کا حکم توریت مین بھی تھا انکی وفات ۷۴ھ مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ انکے نام مین اختلاف ہی معاذ بن رفاعہ نے ابو عبیدہ صاحب سے انھون نے عمرو بن نضلہ سے روایت کی ہی مگر صحیح یہ ہی کہ اوزاعی نے ابو عبید سے جو سلیمان بن عبد الملک کے دربان تھے انھون نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مقرن۔ مازنی۔ اور بعض لوگ انکو نعمان بن عمرو کہتے ہین۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہی۔ انکی حدیث بکر بن خلف نے علاء بن عبد الجبار سے انھون نے عبد الواحد ابن زیاد سے انھون نے اعمش سے انھون نے ابو خالد والبی سے انھون نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہی کہ بزرگ صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ انصار کی ایک مجلس مین ہوا انصار مین ایک شخص تھے جنکی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگون کی بدگوئی کیا کرتے ہین انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی بدگوئی فسق ہی اور اس سے لڑنا کفر تو اس انصاری نے عرض کیا کہ واللہ اب مین کسیکی بدگوئی کبھی نکرونگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ عمرو بن نعمان صحابی ہین اور ان کے والد اجلہ صحابہ مین سے تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ انسے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے روایت کی ہی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

لقب ان کا ذو النور تھا طفیل دوسی کے بیٹے ہین موسی بن سہل برکی نے انکا نسب بیان کیا ہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک مرتبہ دعا دی تھی تو انکے کوڑے مین روشنی پیدا ہو گئی تھی۔ واقعہ یرموک مین شہید ہوے انکو لوگ ذو النور کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکے والد طفیل کے کوڑے مین روشنی پیدا ہو گئی تھی ہم اسکو بیان کر چکے ہین اور انکے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے مین اختلاف ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم۔ بیان کیا گیا ہی کہ یہ بھی اُن لوگون مین تھے جنکے حق مین آیہ کریمہ تولوا واعینہم تفیض من الدمع نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کر چکے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ۔ کنیت انکی ابوالطفیل تھی۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابو محمد کوفی سے انھون نے عمرو بن واثلہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہانتک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپنے فرمایا کہ تم لوگ مجھسے کیون نہین پوچھتے کہ مین کیون ہنسا سب نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کو خوب علم ہی آپنے فرمایا اسوقت مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہین کہ وہ زنجیرون مین باندھکر کشان کشان جنت کیطرف لائے جاتے ہین اور وہ خود آنا نہین چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیا بات ہی آپنے فرمایا عجم کی کچھ قومین ہونگی جنکو مہاجرین قید کرکے اسلام مین داخل کرینگے حالانکہ وہ خود اسلام مین داخل ہونا نہ چاہتے ہونگے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب ثقفی۔ ہم انکا تذکرہ سعد سلمی کے نام مین کر چکے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن یثربی ضمری حجازی خبث الجمیش مین جو سیف البحر کا علاقہ ہی رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپسے احادیث کی روایت کی ہی۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کیساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالملک یعنی ابن حسن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عمارہ بن حارثہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ منی مین سنا آپکے خطبہ مین ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہین ہی مگر جو وہ اپنی خوشی سے دیدے یہ کہتے تھے جب مینے اسکو سنا تو مینے کہا کہ یارسول اللہ بتائیے اگر مین اپنے چچازاد بھائی کی بکریون مین سے کوئی بکری لے لون تو مجھ کیا ہو گا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بکری ایسی ہو کہ چھری چاقو کی برداشت کرسکتی ہی تو اس کو نہ لو انکو حضرت عمر بن خطاب نے اور بقول بعض حضرت عثمان نے بصرہ کا قاضی بنایا تھا۔

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید کنیت انکی ابوکبشہ تھی - انصاری ہین - ابوبکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے انکے نام مین اختلاف ہے جو کچھ اوپر بیان ہوچکا ہے اور انشاء اللہ تعالے ہم کنیت کے باب مین ذکر کرینگے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن یعلی ثقفی - بیان کیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مین شریک تھے - ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مہران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبدالاعلی نے ابوسہیل ازدی سے انھون نے عمرو بن دینار سے انھون نے عمرو بن یعلی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آگیا اور اسوقت ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی سواریون پر سوار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی مگر آگے نہین کھڑے ہوئے راوی کہتا ہے کہ مینے ابوسہل سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ تھی انھون نے کہا اسکی وجہ میرے خیال مین یہ تھی کہ جگہ تنگ تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ان کا نسب نہین بیان کیا گیا - انکا نام جبل تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عمرو رکھا ہم انکا تذکرہ جیم کی ردیف مین لکھ چکے ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) **عمرو** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب بھی نہین بیان کیا گیا - عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جنکا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انھون نے کہا کہ یارسول اللہ مین اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جا رہا تھا انکو زمین کی تپش زیادہ محسوس ہوئی تو انھون نے مجھسے کہا کہ اپنی جوتیان مجھے دیدو مینے کہا اس شرط پر دیتا ہون کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کردو انھون نے کہا اچھا مینے اپنی جوتیان انکو دیدین تھوڑی دیر تک وہ میرے جوتیان پہنکر چلے بعد اسکے میری جوتیان اتار دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمھارے لیئے اسمین بھلائی نہین ہے - پھر انھون نے کہا کہ مینے زمانہ جاہلیت مین نذر کی تھی آپنے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہین نہ اس چیز مین جو آدمی کے اختیار مین نہ ہو ان کا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کئی آدمیون نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہین کہ ان کا نام کردم تھا

اور بعض لوگون نے انکے چچا کا نام ابو ثعلبہ بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن تیم۔ بعض لوگ انکو عمران بن ملحان اور بعض عمران بن عبد اللہ کہتے ہین کنیت انکی ابو رجا ہے۔ عطاردی ہین یعنی بنی عطارد بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی عطاردی کے خاندان سے ہین۔ مخضرم[1] ہین انھون نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے جریر بن حازم نے ابو رجا عطاردی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سنی اسوقت ہم اپنے مال کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہان سے بھاگے اثناے راہ مین مجھے ایک ہرن کے پیر ملے مینے انکو اٹھالیا اور انکو بھگو دیا پھر ایک مٹھی بھر جو ہمین مانگے سے ملے تھے پیا بعد اسکے ایک دیگچی مین اسکو ڈالدیا پھر اپنے ایک اونٹ کی پسلی سے فصد لی اور اسکا خون بھی شریک کیا اور اسکو پکایا زمانہ جاہلیت مین سب سے زیادہ لذیذ کھانا یہی تھا جو ہمنے کھایا راوی کہتا ہے مینے پوچھا کہ اے ابو رجا خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انھون نے کہا کہ میٹھا ابو عمرو بن علا کہتے تھے مینے ابو رجا عطاردی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہے انھون نے کہا ہان مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے اصمعی نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ مین ہے۔ اکثر روایتین انکی حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہین۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگون نے حدیث کی روایت کی ہے انسے ایوب سختیانی وغیرہ نے روایت کی ہے ابو رجا نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مین اونٹ چرا رہا تھا ہم سب لوگ آپکے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہ چاہتے ہین کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمد کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونون باتون کی شہادت دیتا ہے اسکی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سنکر ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مینے ابو رجا عطاردی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت مین بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انھون نے کہا ہان جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان مین رکھدیتے تھے حتی کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قاتل کو سوتا ہوا بھی دیکھے تو اسکو

---

[1] مخضرم اصطلاح مین ان لوگون کو کہتے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان ہو چکے ہون مگر آپ سے نہ ملے ہون ۱۲

جگاتا نہ تھا اور اگر کوئی شخص حرم کی لکڑی لیکر اپنے گلے مین ڈال لیتا پھر وہ کسی ایسے شخص کے پاس پہونچ جاتا جسکے باپ کو اُسنے قتل کیا ہوتا تو وہ اس سے کچھ نہ بولتا کسی نے پوچھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اسوقت تم کیا کام کرتے تھے تو انہون نے کہا کہ مین اُس زمانہ مین اونٹ چراتا تھا اور انکا دودھ دوہا کرتا تھا ابو رجاء عطاردی کی وفات سنہ ۱۰۵ھ مین اور بقول بعض سنہ ۱۰۷ھ مین ہوئی ایکسو بیس سال اور بقول بعض ایکسو بیس سال زندہ رہے سر مین خضاب لگاتے تھے اور ڈاڑھی کو ویسا ہی سفید چھوڑ دیا تھا انکے جنازہ مین حسن بصری بھی تھے اور فرزدق شاعر بھی تھے فرزدق نے حسن بصری سے کہا کہ اس جنازہ مین سب سے اچھا آدمی بھی شریک ہو اور سب سے برا آدمی بھی شریک ہی حسن بصری نے کہا یہ ٹھیک نہین ہو مین سب سے اچھا نہین ہون اور تم سب سے برے نہین ہو ہان یہ بتاؤ کہ تم نے اس دن کے لیے کیا سامان کیا ہی فرزدق نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور یہ شعر پڑھے

۵ الم تران الناس مات کبیرہم ؛ وقد کان قبل البعث بعث محمد ؛ ولم یغن عنہ عیش سبعین حجۃ ؛ وستین لما بات غیر موسد

یہ اشعار اس سے زیادہ ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حجاج محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ مین انکا ذکر کیا ہی مگر انکی کوئی حدیث نہین بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حُصین بن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ عبد نہم بیٹے ہین سالم بن غاضرہ کے اور کلبی نے کہا ہی کہ عبد نہم بیٹے ہین جرمہ بن جہمہ کے اور باقی نسب مین سب کا اتفاق ہی انکی کنیت انکے بیٹے کے نام پر ابو نُجید تھی انکے بیٹے کا نام نُجید تھا۔ یہ فتح خیبر کے سال اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات مین شریک رہے۔ انکو حضرت عمر بن خطاب نے بصرہ بھیجا تھا تاکہ وہان کے لوگون کو علم دین سکھائین اور عبد اللہ بن عامر نے انکو بصرہ کا قاضی بنایا تھا چنانچہ یہ چند روز وہان رہے بعد اسکے انھون نے استعفا دیدیا۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا ہی کہ ہمنے بصرہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو نہین دیکھا جو عمران بن حصین سے کسی کو افضل کہتا ہو یہ بڑے مجاب الدعوات تھے کسی فتنہ مین شریک نہین ہوے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہی انسے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہی۔ ہمین اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن

۵ ترجمہ: (اے مخاطب) کیا تو نہین جانتا کہ بڑے بڑے لوگ مر گئے ؛ قیامت سے پہلے بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ؛ ستر سال برس کی زندگی کے بعد [illegible]

بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انھوں نے حسن بصری سے انھون نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا ہی عمران کہتے تھے کہ ہمنے جب داغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے انکو سلام کرتے تھے مگر لوگون نے انکے داغ دیدیا تو وہ سلام موقوف ہوگیا پھر چند روز کے بعد وہ جاری ہوگیا انکو استسقا کی بیماری تھی وہ کئی برس تک رہی انھون نے اسپر صبر کیا پھر انکا شکم چاک کیا گیا اور اس سے چربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چارپائی مین سوراخ کر دیا گیا تھا یہی حالت انکی تیس برس تک رہی ایک مرتبہ ایک شخص انکے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ای ابو نجید واللہ مین آپکی عیادت کو صرف اس وجہ سے نہین آتا کہ آپ کی یہ حالت مین آکر دیکھتا ہون تو انھون نے کہا کہ ای بھتیجے تم میرے پاس نہ بیٹھو خدا کی قسم جو حالت میری اللہ تعالی کو پسند ہو وہی مجھے زیادہ محبوب ہی ۵۲ھ ہجری مین بمقام بصرہ انھون نے وفات پائی انکے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے انکی اولاد بصرہ مین تھی۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن عبید اللہ قریشی تیمی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین بیان ہوچکا ہی۔ انکی والدہ حمنہ بنت جحش تھین۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوچکے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لڑکون کے نام موسی اور عمران رکھے تھے۔ بعد واقعہ جمل کے عمران بصرہ مین حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے والد کے املاک کی بابت انسے گفتگو کی حضرت علی نے انکے والد کی املاک انکو واپس کر دے محمد بن سعد نے کہا ہی کہ مدینہ کے تابعین کے طبقہ اعلی مین عمران بن طلحہ بن عبید اللہ تھے انکی والدہ حمنہ بنت جحش بن رباب تھین۔ عمران بن طلحہ کے لڑکے عبد اللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکون کے بھی اولاد تھی مگر یہ سب لوگ گذر گئے اور کوئی باقی نہین رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم ضبعی ابو حمزہ یعنی نصر بن عمران بن ضبعی شاگرد حضرت ابن عباس کے والد ہین بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین بصرہ مین قاضی تھے انسے انکے بیٹے نے اور ابو التیاح وغیرہ نے روایت کی ہی اور یہ خود عمران بن حصین سے روایت کرتے ہین۔ حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ترسٹھ برس کی عمر مین ہوئی تھی۔ اسکو حماد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابو جمرہ ہی نہ ابو حمزہ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ علی ابن سعید نے انکا تذکرہ افراد صحابہ مین لکھا ہے مگر انکی کوئی حدیث نقل نہین کی انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم۔ اور بعض لوگ انکو ابن عویمر کہتے ہین انکا ذکر عامہ ہذلی کے حدیث مین ہے ابو الملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم مین ایک شخص تھے جنکو لوگ حمل ابن مالک کہتے تھے اونکی دو بیبیان تھین ایک ہذلیہ اور دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے شکم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حمل ساقط ہوگیا پس مین مارنیوالے عورت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور اسکے ساتھ اوسکا بھائی بھی تھا جسکو لوگ عمران ابن عویم کہتے ہین ان لوگون نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہیے عمران نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دین جسنے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ رویا یہ تو معاف ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن فضیل ابن عائذ۔ انکا تذکرہ حافظ ابن یسین نے اون صحابہ مین کیا جو ہرات مین آئے ہے حجاج ابن عمران ابن فضیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین ہم اپنی قوم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا آپ نے میری بہت عزت کی تھی مینے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپکو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور ہمکو آپکے ذریعہ سے اور ایمان کیوجہ سے عزت دی بتائیے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپنے فرمایا یہ کہ اللہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اوسکی تابعداری کرو اور جھوٹ نہ بولو اور ہر حق مین ہر شخص کے مدد کرو اور لوگون کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتین چھوڑ دو اور جہانتک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین رہے یہانتک کہ وفات پائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور انکو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ ہرات مین آئے تھے غلط ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

آبی اللحم غفاری کے غلام تھے خیبر مین جب یہ شریک ہوئے ہین تو اس وقت غلام تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم نے انکو حصہ نہین دیا مگر ہان آپ نے انکو کچھ بطور خود دیدیا تھا ایک تلوار انکو دی تھی انسے یزید بن ابی عبید اور محمد
بن زید بن مہاجر بن قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن حارث نے روایت کی ہے حفص بن غیاث نے محمد بن زید مہاجر سے
انھون نے عمیر مولائے ابی اللحم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین حنین مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
شریک تھا اور اسوقت مین غلام تھا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی
تھی مگر حصہ نہین دیا اسی طرح ابو نعیم نے ہشام بن سعد سے انھون نے محمد بن زید سے حنین کے ذکر مین روایت کیا ہے
مگر اور لوگ اسکو خیبر کا واقعہ کہتے ہین ۔ ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کیساتھ ابو عیسی سے نقل کر کے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انھون نے عمیر مولای ابی اللحم
روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا
مالک نے میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور یہ بھی کہا کہ مین غلام ہون[1] تو آپ نے مجھے ایک تلوار دلوائی
وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ مینے جو اسکو باندھا تو زمین پر گھسلتی جاتی تھی پس آپ نے حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دیدیجائے
ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن اکرم ۔ انکا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام مین ہو چکا ہے ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود حضرمی شامی انسے جبیر بن نفیر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے مین روایت کی ہے کہ جھوٹ
بولنا خیانت ہے ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن افصی الاسلمی ۔ حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افصی قبیلہ اسلم کے چند لوگون کے ہمراہ آئے اور
انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سردار ان عرب سے ہین دشمن کا مقابلہ تیز نیزون اور مضبوط زرہون کیساتھ
جو ہمسے لڑتا ہے اسکو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہین اور ایک طویل حدیث انھون نے انصار کے فضائل مین
بیان کی اور یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کو اور انکے ساتھیون کو ایک تحریر لکھدی تھی جسکو ہمنے اس سبب سے

[1] یعنی مال غنیمت مین غلام کا حصہ نہین ہے۔

ترک کردیا کہ اسکے الفاظ بہت غریب اور راویون کے سبب سے غلط ہوگئے تھے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ - زید بن ابی حبیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہی وہ دونون عمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ انکی ایک بہن مشرکہ تھین وہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکے متعلق بہت ستایا کرتی تھین ایک روز انھون نے اپنی بہن کو مخفی طور پر قتل کردیا انکی بہن کے بیٹون نے جو اپنی مان کو مقتول پایا تو انھون نے بہت شور مچایا عمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کردینگے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کردیا انھون نے کہا ہان آپنے فرمایا کیون انھون نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپکے پاس آنے کی متعلق بہت ستایا کرتی تھین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہن کے بیٹو نکو بلوابھیجا اور انسے پوچھا کہ تمھاری مان کو کسنے قتل کیا ہی ان لوگون نے کسی شخص کا نام بتادیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے سب واقعہ بیان کردیا اور ان کا خون معاف کردیا ان سب لوگون نے نہایت خوشی سے اسکو منظور کرلیا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہی - اور ابو عمر نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف یہ کہا ہی کہ انکا نام عمیر خطمی ہی - اور اس قصہ کو انھون نے بھی بیان کیا ہی عمیر بن خرشہ ابن امیہ بن عامر بن خطمہ خطمی قاری - انھون نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی تھی -

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن عتیک بن عمرو بنت انصاری اوسی - زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے - عبدالاشہل وہی قبیلہ ہی جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عمیر احد مین اور اسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے - یہ عمیر اور انس اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے - یہ عمیر جنگ یمامہ مین شہید ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر کے والد ہین انسے انکے بیٹے ابو بکر نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت مین داخل ہونگے عمیر نے کہا یا رسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا (یعنی دس ہزار) عمیر نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمر[1] نے کہا کہ ای عمیر بس کرو عمیر نے کہا ای ابن خطاب تم کو اسمین کیا دخل ہی تمھارا کیا حرج ہی

[1] حضرت عمر کے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثون کو سنکر لوگ عمل ترک کردین ۱۲

اگر اللہ ہمین جنت مین داخل کرے حضرت عمرؓ نے کہا اگر اللہ چاہے تو ایک چشم زدن مین سب کو جنت مین داخل کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو بہیسہ ہے انکی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون چیز ہے جسکا کسی مانگنے والے کو ندینا جائز نہین آپنے فرمایا کہ پانی اور نمک انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر اس حدیث مین محفوظ نہین ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری - کنیت انکی ابو حبہ ہے یحیی بن یونس نے اور سعید نے انکا نام اسیطرح بتایا ہے مگر اور لوگون نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے - ہم عنقریب انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین کرینگے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان کنیت انکی ابو ضیاح تھی - انصاری ہین - انکا تذکرہ کنیت کے باب مین آئے گا-

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن خاضر بن اشرس کندی صحابی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے-

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جدعان - جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے قتادہ سے انھون نے حسن بصری سے انھون نے ابو ساسان یعنی حصین بن منذر سے انھون نے مہاجر بن قنفذ سے انھون نے عمیر بن جدعان سے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اسوقت آپ وضو کر رہے تھے آپنے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسوقت مینے جواب اس سبب سے ندیا تھا کہ بغیر وضو کے مینے اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا - یہ روایت جعفر نے عمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عمیر سے ہے عمیر نے تو میرے خیال مین زمانہ بعثت پایا ہی نہین - یہ عمیر عبد اللہ بن جدعان کے بھائی ہین واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جودان عبدی - ان سے محمد بن سیرین نے اور انکے بیٹے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے - یہ صحابی ہین یہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن ابی عمرو تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فضیل نے عطا بن سائب سے انھون نے اشعث بن عمیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا جب ان لوگون نے واپسی کا ارادہ کیا تو کہنے لگے کہ ہم چاہتے ہین ہم لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنی ہین سب یاد کرلی ہین اب نبیذ کے بارے مین آپ سے پوچھنا چاہیے اسکے بعد پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی کنیت انکی ابوظبیان تھی۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ اسمٰعیل بن خالد ازدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حنیفہ بن عبداللہ سے انھون نے ابوظبیان یعنی عمیر بن حارث ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنی قوم کے چند لوگون کے ہمراہ جنمین حجر بن مرقع یعنی ابو سبرہ اور مخنف اور عبداللہ فرزند ان سلیم اور عبد شمس بن عفیف بن زہیر بھی تھے جنکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور جندب بن زہیر اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر بن مخشی اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی جسکا مضمون یہ تھا قبیلہ غامد کے جو لوگ مسلمان ہوگئے ہین انکے حقوق وہی ہین جو اور مسلمانون کے ہین انکا جان و مال حرام ہے نہ وہ اپنے گھر سے نکالے جائین نہ انسے خراج لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اسکا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد انصاری خزرجی سلمی۔ بدر مین شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر مین شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے انکا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ یہ عمیر بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد مین شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ لوگ انکو مقرن کہا کرتے تھے وجہ اسکی یہ تھی کہ واقعہ بعاث مین یہ سب قیدیون کو یکجا کیا کرتے تھے۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند کیساتھ ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ عمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلۂ اوس سے تھے غزوہ بدر مین شریک تھے اور بعض لوگونکا بیان ہی کہ بیعت عقبہ اور احد مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن حباشہ اور بعض لوگ انکو خماشہ کہتے ہین وہ بیٹے تھے جویبر بن عبد بن عنان بن عامر بن خطمہ کے انصاری خطمی ہین۔ ابو جعفر خطمی محدث کے دادا ہین ابو جعفر کا نام عمیر بن یزید بن عمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہی کہ یہ ان لوگون مین تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی انکا نسب ور انکے والد کے نام مین گذر چکا ہی انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین وفات پا چکے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قبر پر جبکہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ ابو جعفر نے روایت کی ہی کہ میرے دادا عمیر بن حبیب ان لوگون مین تھے جنھون نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ ای میرے بیٹے بے وقوفون کی ہم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ انکی ہم نشینی ایک مرض ہی جو شخص بے وقوف کی بات پر درگذر کرتا ہی تو وہ اپنی بیوقوفی پر اصرار کرتا ہی اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہی وہ پشیمان ہوتا ہی اور جو شخص کسی بے وقوف کی ادنی بات سے بیزار نہ ہوگا وہ بہت باتون سے ضرور بیزار ہو جائے گا اور جب تم مین سے کوئی شخص امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اسکو چاہیئے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سہنے کے لیئے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہی اسکو تکلیف محسوس نہین ہوتی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

بن حرام بن عمرو بن جموح بن یزید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر مین شریک تھے یہ واقدی اور ابن کلبی اور ابن عمارہ کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

بن حسین اہل نہر انکے بہن ہین ہجر انکے ان لوگون مین ہین جو زمانہ ردت مین اسلام پر قائم رہے تھے انکا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام بن جموح بن زید بن حرام۔ انصاری سلمی انکا نسب اوپر گذر چکا ہی غزوہ بدر مین شریک تھے۔ یہ موسی بن

عقبہ کا قول ہی اور اسی غزوہ بدر مین یہ شہید ہوئے انصار مین پہلے شہید یہی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبیدہ بن حارث مطلبی کے درمیان مین مواخات کرادی تھی یہ دونون غزوہ بدر مین شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص آج لڑیگا اور خدا کی راہ مین مارا جائے گا وہ جنت مین داخل ہوگا عمیر اسوقت صف مین کھڑے ہوئے تھے انکے ہاتھ مین کچھ چھوہارے تھے یہ انکو کھارہے تھے یہ ارشاد نبوی سنتے ہی انھون نے کہا کہ بخ بخ (ایک کلمہ خوشی کا ہی) میرے اور جنت کے درمیان مین صرف اتنا ہی فصل ہی کہ یہ لوگ مجھے قتل کردین یہ کہکر انھون نے چھوہارے ہاتھ سے پھینکدیئے اور تلوار اٹھا کر لڑنے لگے اور یہ اشعار کہتے جاتے تھے

ہ رکضا الی اللہ بغیر زاد :: الا التقی وعمل المعاد :: والصبر فی اللہ علی الجہاد :: ان التقی من اعظم السداد ::

وخیر ما قاد الی الرشاد :: وکل حی للنفاد ::

پھر انھون نے حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہانتک کہ شہید ہوئے انکو خالد بن اعلم نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب بن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم۔ یہ کلبی اور ابن اسحاق کا قول ہی۔ اور واقدی نے کہا ہی کہ یہ عمیر بیٹے ہین رباب بن حذافہ بن سعید بن سہم کے اور زبیر نے کہا ہی کہ رباب بن مہشم کی اولاد سے عمیر بن رباب بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی تھے سابقین اسلام مین سے تھے ان لوگون مین سے تھے جنھون نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی عین التمر مین حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ابوبکر صدیق کی خلافت مین شہید ہوئے تھے۔ انکی کوئی اولاد نہ تھی اسکو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہی اور یونس اور بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن احمر جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ صحابی ہین مگر انکی کوئی حدیث نہین لکھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

سدوی۔ ابن قانع نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور اپنی سند کیساتھ عمرو بن عثان بن عمیر سے انھون نے انکے والد سے انھون نے

ہ ترجمہ اللہ کیطرف سوا پرہیزگاری اور آخرت کے اور کچھ زاد راہ نہین لیتا :: اور اللہ کی راہ مین جہاد پر صبر کرتا ہو بیشک پرہیزگاری تمام چیزون سے بہتر ہی اور ہدایت کیطرف ڈھونڈنا اور ہر شئ فنا ہونے والی ہین ۱۲

انکو دادا سے روایت کی ہی کہ وہ ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے جسمین آپ نے اپنا منہ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دہوئے تھے۔ صاحب کتاب وحدان نے اپنی سند کیساتھ عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمیر قدوسی سے انہون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لائے الخ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ان عمیر کے بیٹے عبداللہ صحابی ہین اور یہی صحیح ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن عوف۔ انکو ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید انصاری کہتے ہین ابن مندہ نے اسی نسب کو بیان کیا ہی فلسطین مین رہتے تھے ابن کلبی نے کہا ہی کہ عمیر بن سعد بن عبید بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بدر مین شریک تھے پھر اسکے بعد کہا ہی کہ عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن زید بن مالک بن اوس انصاری اوسی انکو حضرت عمر بن خطاب نے ایک لشکر کا سردار بنا کر شام کیطرف بھیجا تھا پس ابن کلبی نے ان کو دو شخص بنا دیا ہی۔ یہ عمیر فضلاے صحابہ اور زہادین سے تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا امراض مین تعدی نہین ہوتی۔ ان سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے اور ابوطلحہ خولانی وغیرہما نے روایت کی ہی۔ اور ابوعمر نے کہا ہی کہ عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان انصاری یہی ہین جنکی مان کے دوسرے شوہر جلاس بن سوید تھے اور انہین نے انکو پرورش کیا تہا۔ ایک مرتبہ عمیر نے جلاس کو غزوۂ تبوک مین یہ کہتے سنا کہ اگر وہ باتین حق ہین جو محمد بیان کرتے ہین تو یقیناً ہم گدھے سے بھی بدتر ہین عمیر نے کہا بن اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین اور بیشک تم گدھے سے بھی بدتر ہو عمیر کہتے تھے کہ چونکہ جلاس میرے باپ تھے انھون نے مجھے پرورش کیا تھا اور میں نے انہین ایسا پس اگر مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی رکھونگا تو اندیشہ ہی کہ قرآن مین برائی نازل ہو جائے لہذا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دیدی پس آپنے جلاس کو بلوایا اور کہا کہ تمنے ایسا کہا تھا انھون نے قسم کھالی اسکے بعد وحی نازل ہونے لگی تو سب لوگ چپ ہو گئے اور بوقت نزول وحی تمام صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور یہ آیت پڑھی یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر الخ پس جلاس نے کہا کہ مین اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہون بیشک عمیر سچ کہتے ہین جلاس نے پہلے قسم کھائی تھی کہ مین عمیر کو خرچ دیا کرونگا پھر انھون نے اپنی قسم سے بھی رجوع کیا۔

ترجمہ۔ قسم کھاتے ہین کہ انھون نے نہین کہا حالانکہ انھون نے کفر کی بات کہی تھی

عمروہ نے بیان کیا ہی کہ عمیر اسکے بعد عوالی مدینہ مین سکونت اختیار کرلی تھی اور آخر وقت تک وہین رہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس قصہ کو عمیر بن جلید کے نام مین ذکر کیا ہی ہم اسکو بھی انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے۔ باقی رہا اللہ تعالے کا قول وما نقموا الا ان اغناہم اللہ ورسولہ من فضلہ[1] کا شان نزول یہ ہی کہ جلاس کا ایک غلام قبیلۂ بنی عمرو بن عوف مین مارا گیا تھا بنی عمرو اسکی دیت دینے سے منکر تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے بنی عمرو بن عوف سے اسکی دیت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کا کان پکڑا اور فرمایا کہ ای لڑکے تیرا کان سچا ہی اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطاب نے انکو حمص کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اور اہل کوفہ کا بیان ہی کہ ابوزید جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین قرآن جمع کیا تھا انکا نام سعد تھا اور وہ انھین عمیر کے والد تھے مگر اور لوگون نے اس سے اختلاف کیا ہی کیونکہ حضرت انس کہتے ہین کہ وہ ابوزید میرے چچا تھے حضرت انس خاندان خزرج سے تھے اور یہ عمیر خاندان اوس سے ہین حضرت عمیر کی وفات ملک شام مین ہوئی حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ کاش عمیر کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہوتا کہ مین اس سے مسلمانون کے کام مین مدد لیتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن فہد۔ اور بعض لوگ کہتے ہین عمیر بن فہد عبدی ہین کنیت انکی ابوالاشعث تھی۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن فضیل نے عطاء بن سائب سے انھون نے اشعث بن عمیر عبدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عبدالقیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انھون نے آپسمین کہا کہ جو جو باتین ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنین وہ سب ہمنے یاد کرلی ہین اب چلو نبیذ کا مسالہ آپسے پوچھین چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ایک خراب آب و ہوا کے مقام مین ہین وہان شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہی حضرت نے پوچھا شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انھون نے عرض کیا کہ نبیذ[2] کو حضرت نے پوچھا کہ نبیذ کس چیز مین بناتے ہو انھون نے کہا نقیر[3] مین آپ نے فرمایا نقیر مین نہ بنایا کرو

---

[1] ترجمہ انکو صرف اس بات کی عداوت ہی کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے انکو غنی کردیا۔

[2] نبیذ اسی پانی کو کہتے ہین جسمین چھوارے جلگو دیئے جائین۔

[3] نقیر لکڑی کا ایک ظرف ہوتا تھا جسمین شراب بنتی تھی اسی وجہ سے ممانعت ہوئی چونکہ وہ شراب کا ظرف تھا لہذا اسمین بنانے سے نشہ پیدا ہوجائے گا۔

پس سب لوگ آپکے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم یہ گفتگو کی کہ واللہ ہماری قوم کے لوگ اس بات پر راضی نہ ہونگے چنانچہ پھر دوبارہ آکر حضرت سے عرض کیا آپنے پھر فرمایا کہ نقیر مین مت بناؤ ورنہ (نشہ پیدا ہو جائے گا اور) کوئی کسی کے پیر مین ماردیگا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سنکر وہ لوگ ہنسے آپنے فرمایا ہنستے کیون ہوان لوگون نے عرض کیا کہ قسم اسکی جسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہی ایک مرتبہ ہمنے نقیر مین بناکر نبیذ پی تو ہم مین سے ایک شخص نے اٹھکر دوسرے کو مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکا نام عمیر بن سعد ہی اسمین شک نہین۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید حمص مین حضرت عمر بن خطاب کیطرف سے عامل تھے انکا تذکرہ ابو زکریا نے لکھا ہی اور ابو موسی نے لکھا ہی کہ یہ عمیر بن سعد ہین۔ انکا تذکرہ سب لوگون نے لکھا ہی مگر اسمین شک نہین کہ ابو زکریا نے کسی غلط نسخہ مین دیکھکر یہ لکھا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہین۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن شاہین نے انکا ذکر کرکے بیان کیا ہی کہ ہمسے موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا۔ مین کہتا ہون کہ یہ دونون تذکرہ ابو موسی نے لکھے ہین حالانکہ یہ غلطی ہی یہ دونون ایک ہی شخص ہین اور انکا نام عمیر بن سعد ہی۔ انکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہی یہ حضرت عمر کی طرف سے عامل تھے اور جلاس کی بی بی کے بیٹے تھے۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ ضمری۔ صحابی ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہی ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن حمید نے عبد العزیز بن محمد بن ابی حازم سے انھون نے یزید بن ہاد سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عیسی بن طلحہ سے انھون نے عمیر بن سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روحا کے نواحی مین جارہے تھے یکایک ایک گورخر دکھائی دیا جو زخمی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا گیا آپنے فرمایا اسکو چھوڑدو عنقریب جسنے اسکو زخمی کیا ہی آن پہنچیگا اتنا مین وہ شخص آگیا جسنے اسکو زخمی کیا تھا وہ قبیلۂ بہز کا ایک آدمی تھا اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکو اس گورخر کا اختیار ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب رفقا کو تقسیم کردو

اسکے بعد آپ آگے بڑھے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک درخت کے سایہ مین پڑا ہوا تھا اور اسکے تیر لگا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسکو کوئی شخص نہ چھیڑے لہذا کسی نے اس سے تعرض نکیا - ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے - اور حماد بن زید نے اور ہشیم نے اور لیث نے یحیی بن محمد بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابو اویس اور عبدالوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف کیا ہے - صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عمیر بن سلمہ کی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور بہزی جنھون نے گورخر کا شکار کیا تھا انکے صحابی ہونے مین اختلاف نہین ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سیارہ متعی تھی - سعید نے انکا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب مین بھی انکو ذکر کیا ہے یہ نبی بجالہ کے غلام تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضبرمہ - عبید بن شریہ کے نام مین انکا تذکرہ ہو چکا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن صابی یشکری مرہ کے بھائی تھے حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مرتدین سے لڑنے کے لیئے مدینہ سے گئے تھے - انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیئے لکھا ہے -

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی - کنیت انکی ابو داؤد تھی - بدر مین شریک تھے - اسکو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے - ہمین عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے مشرکاے بدر کے نامون مین روایت کرکے خبر دی کہ بنی خنسا بن مبذول سے عمیر بن عامر بھی تھے -

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

انسے انکے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپنے فرمایا کہ تو ہین اللہ کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا اور کسی کو ناحق مار ڈالنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے بھاگنا اور پاکدامن عورتون پر تہمت لگانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور کعبہ کی بیحرمتی کرنا جو تمھارا قبلہ ہے زندون کا بھی اور

مردون کا بھی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع سے انھون نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جہاد مین اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا مگر مینے درگذر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ جہاد مین مینے اپنے والد کو مقابلہ مین دیکھا اور انسے مینے ایک بری بات سنی تو مینے انکو قتل کر دیا اسپر بھی رسول خدا صلعم نے سکوت فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

مالک کے والد ہین۔ ابو بکر اسماعیلی نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی۔ انسے انکے بیٹے مالک نے روایت کی ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ملی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپنے فرمایا کہ اسکی شناخت لوگون سے کرا لو اسکی شناخت کرنے والا کوئی ملجائے تو اسکو دیدو ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لوگون کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان مین بھی اسکا مالک آجائے تو اسکو دیدو ورنہ سمجھو کہ اللہ کا مال ہی جسکو چاہتا ہی دیتا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ذو مران القیل بن افلح بن شراحیل بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام ناعط بن مرثد ہمدانی ہی انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید ہمدانی کے دادا ہین عبد الغنی نے کہا ہی کہ عمیر ذی مران صحابی ہین۔ مجالد بن سعید بن عمیر ذی مران نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عمیر سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا جسکی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلم من ہمدان سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فانہ بلغنا اسلامکم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان اللہ تعالی قد ہداکم بہدایتہ وانکم اذا شہدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقمتم الصلوۃ واتیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ علی دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیہا سہلہا وجبالہا غیر مظلومین ولا مضیق علیہم وان الصدقۃ لا تحل لمحمد ولا لاہل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرہاوی قد حفظ الغیب واد ی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیرا فانہ منظور الیہ فی قومہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

۱؎ ترجمہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط ہی محمد رسول اللہ کی طرف سے عمیر ذی مران کے نام اور قبیلہ ہمدان کے مسلمانونکے نام سلام ہو تمپر مین تعریف کرتا ہون اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین اما بعد سرزمین روم سے واپسی کے وقت ہمکو تمھارے اسلام کی خبر ملی تمکو بشارت ہو کہ اللہ نے تمھین ہدایت کی اور جب تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دوگے اور نماز پڑھو گے اور زکوۃ دوگے تو تمھاری جان اور مال اللہ اور رسول کی حفاظت مین ہی اور تمھاری قوم کی زمینین جہانکی ہین اپر تنگی نہ کیجایگی اور صدقہ محمد اور انکی اہلبیت کیلئے جائز نہین ہی اور یہ بھی واضح رہے کہ مالک بن مرارہ رہاوی نے تمھاری امانت پہونچا دی اسکے ساتھ نیکی کرنیکا مین تمکو حکم دیتا ہون وہ اپنی قوم مین مشار الیہ ہی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ سلیمان نے انکا ذکر کیا ہی مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید انصاری اوسی۔ ابوموسی کا قول ہی اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ انکا نام عمرو بن معبد بن ازعر ہی۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ غزوۂ حنین میں یہ انہیں سو آدمیوں میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

معرف بن واصل کے دادا ابن اسباط بن محمد نے معروف بن واصل سعدی سے حفصہ بنت انس سے انھوں نے عمیر سے جو معرف کے دادا تھے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آپکے پاس لایا گیا اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن لویم انکا شمار اہل کوفہ میں ہی انکی حدیث شعبہ و مسعر نے عبید اللہ بن حسن سے انھوں نے عبد الرحمن ابن معقل سے انھوں نے غالب بن حر اور عمیر بن لویم سے روایت کی ہی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوا گدھوں کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کو ذبح کرکے اپنے بال بچوں کو کھلاؤ میں نے تمھیں صرف اُن گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہوں انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نیار انصاری بعض لوگوں کا بیان ہی کہ یہ ابوبردہ بن نیار کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہی انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہی۔ انکی حدیث میں اختلاف ہی۔ وکیع نے سعد بن سعید خطلی سے انھوں نے سعید بن عمیر سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہی اللہ اسپر دس رحمتیں نازل فرماتا ہی اور اسکے درجہ بلند کرتا ہی اور اسکے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہی اور دس برائیاں اسکی مٹا دیتا ہی۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن عمیر کے انکے چچا سے بھی مروی ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی مگر ابوعمر نے کہا ہی کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہی کہ شاید کوئی اور ہونگے حالانکہ یہ وہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ودقہ۔ مولفۃ القلوب مین سے ایک شخص ہین حنین کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور قیس بن مخرمہ کو اور عباس بن مرداس کو اور ہشام بن عمرو کو اور سعید بن یربوع کو سو اونٹ سے کم دیے تھے اور باقی مولفۃ القلوب کو سو سو اونٹ دیئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک بن اہیب تھا سعد بن ابی وقاص زہری کے بھائی تھے۔ انکی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھین۔ قدیم الاسلام تھے مہاجر بھی تھے۔ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غزوہ مین شہید ہوئے جب انھون نے بدر مین شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کمسن ہونیکے باعث سے منظور نکیا گریہ رونے لگے بالآخر حضرت نے انکو اجازت دی انکی تلوار بہت لانبی تھی لہذا حضرت نے خود اپنی تلوار انکو مرحمت فرمائی بوقت شہادت انکی عمر سولہ برس کی تھی۔ انکو عمرو بن عبدود نے شہید کیا تھا۔ ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے نامون مین عمیر بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہی اور زہری نے اور موسی نے اور عروہ نے بھی اسکی موافقت کی ہی۔ سعد نے بیان کیا ہی کہ مینے اپنے بھائی عمیر کو دیکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کا معائنہ فرما رہے تھے تو وہ چھپتے پھرتے تھے مینے پوچھا کہ ای بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انھون نے کہا مین اسلیے چھپتا ہون کہ حضرت کہین مجھکو کمسن سمجھکر واپس نکر دین اور مین اس غزوہ مین شریک ہونا چاہتا ہون اس امید پر کہ شاید اللہ تعالی مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ جو انکی تمنا تھی پوری ہوئی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عمیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ کنیت انکی ابو امیہ تھی قریش مین انکی بہت قدر و عزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچازاد بھائی تھے بدر مین مشرکون کے ساتھ شریک تھے اسوقت تک کافر تھے انھین نے قریش سے انصار کی بابت کہا تھا کہ مین انکے چہرے مثل زندگانی کے شاداب دیکھتا ہون یہ لوگ پیاسے نہین مر سکتے تاوقتیکہ اپنی ہی برابر ہمارے آدمیون کو نہ مار ڈالین پس میری مصلحت یہ ہی کہ تم لوگ ایسے روشن چہرون کا مقابلہ نکرو مگر لوگون نے انکی نصیحت نہ مانی پھر انھون نے اور لوگون کو بھی ترغیب شروع کی اور سب سے پہلے انھون نے اپنے آپ کو مسلمانون کے درمیان ڈالدیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ یہ قریش کے جوانمردون اور شریر لوگون مین سے تھے

بدر کے دن مسلمانون کی تعداد دریافت کرنے کے لیے لشکر کے گردہی گھومتے تھے جب مشرکون کو ہزیمت ہوئی تو عمیر بھی ان لوگون مین
تھے جنھون نے نجات پائی اُس دن انکے بیٹے وہب بن عمیر قید ہوگئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر
اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہماری زندگی مقتولین بدر کے بعد مکدر کردی عمیر نے کہا بیشک
یہی بات ہو مجھپر قرض ہو جسکے ادا کرنیکا کوئی سامان مجھے نظر نہین آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہین جنکے لیے میرے پاس کچھ نہین
ہو اگر ایسا نہوتا تو مین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاتا اور انکو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا انکا سامنا ہوجاتا اُنکے پاس جانے کے
لیے میرے پاس ایک بہانہ ہو مین کہونگا کہ مین اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہون یہ سنکر صفوان بہت خوش ہوا اور اُسنے کہا کہ
تمھارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہو اور بال بچے تمھارے میرے بال بچون سے پہلے کھانا کھایا کرینگے اور صفوان نے
انکے لیے سامان سفر مہیا کر دیا اور انکو ایک زہر آلود صیقل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فروکش
ہوے حضرت عمر بن خطاب نے انکو دیکھا حضرت عمر اُسی وقت انصار کے چند لوگون کے ساتھ بیٹھے ہوے واقعات بدر کا تذکرہ
کر رہے تھے اور اللہ تعالی کی نعمتین جو اس غزوہ مین نازل ہوئین انکا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا کہ انکے
پاس تلوار بھی ہو تو انکو اندیشہ ہوا اور انھون نے کہا کہ یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لیے آیا تھا اسکے بعد حضرت
عمر اُٹھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لیے ہوے مسجد مین آیا ہو یہ شخص بڑا
دغاباز فریبی ہو آپ اسکی کسی بات پر اعتبار نکیجیے گا حضرت نے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ یہ کہکر حضرت عمر باہر چلے گئے اور
اور اپنے ساتھیون سے کہہ گئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپکی حفاظت کرو اسکے بعد حضرت عمر
اور عمیر دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے
عمیر نے کہا انعموا صباحاً زمانہ جاہلیت مین سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمین حاجت نہین رہی
السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہو - ای عمیر تم یہان کیون آئے ہو انھون نے کہا مین اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لیے آیا ہون اسکو
فدیہ لیکر چھوڑ دیجیے کیونکہ آپ صاحب جود و کرم ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیون لائے ہو عمیر نے کہا
یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جواب کام آئیگی مین اسکو بھولے سے لے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای
عمیر سچ کہو کیون آئے ہو عمیر نے کہا مین اپنے قیدی کے رہا کرانیکو آیا ہون حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطین کیا تھین جو تمنے
حطیم کے پاس بیٹھکر صفوان بن امیہ سے کی تھین یہ سنکر عمیر ڈر گئے اور کہنے لگے کہ مینے کچھ بھی شرط اُس سے نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تمنے
اس سے میرے قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمھارے بال بچون کی کفالت کرے اور تمھارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا
میرے اور تمھارے درمیان مین ہو عمیر نے کہا مین اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور شہادت

دیتا ہون کہ آپ اللہ کے رسول ہین یارسول اللہ ہم آپکی وحی کی تکذیب کیا کرتے تھے مگر یہ شرائط میرے اور صفوان کے درمیان
مین حطیم کے اندر ہوے تھے کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہو جسنے مجھکو یہان بھیجدیا اور مین اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لایا
اس واقعہ سے مسلمانون کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ عمیر کو جب مینے دیکھا تو
خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت تھی مگر اب وہی عمیر مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہین بعد اسکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمیر بیٹھ جاؤ ہم تمسے کچھ باتین کرینگے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن
سکھادو اور انکے قیدی کو رہا کردو عمیر نے کہا یارسول اللہ ابتک مین اپنے امکان بھر نور خدا کے بجھا دینے پر آمادہ تھا خدا کا
شکر ہو جسنے مجھے ہلاکت سے بچایا اب آپ مجھے اجازت دیجیے تو مین قریش کے پاس جاؤن اور انھین اسلام کی طرف
بلاؤن شاید اللہ انھین ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچالے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اجازت دی اور یہ
مکے گئے (انکے مکہ پہونچنے سے پہلے) صفوان بن امیہ نے لوگون سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک ایسی فتح کی خبر آئی چاہتی
ہو کہ تم واقعہ بدر کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اُس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ مین کچھ حادثہ تو نہین ہوا یہانتک
کہ ایک شخص آیا اور اُسنے بیان کیا کہ عمیر اسلام لے آے پس سب مشرکون نے انکو لعنت کی اور کہا کہ وہ بیدین ہوگیا ہو
اور صفوان نے قسم کھائی کہ اب مین عمیر کو کوئی فائدہ نہ پہونچاؤنگا اور نہ اس سے کبھی کلام کرونگا اُسکے بعد عمیر بھی وہان پہونچ گئے
اور انھون نے لوگون کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ اُنکے ہاتھ پر اسلام لائے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا یہ صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا ذکر زہری کی حدیث مین ہو جو انھون نے حضرت انس سے
روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دوپہر کو گھر سے باہر نکلے اسوقت آپکے شکم پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا ایک
انصاری لڑکے نے کچھ آپکو ہدیہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہو اس لڑکے نے کہا میرا نام عمیر ہو اور
فلان عورت میری مان ہو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہوگئے پھر سب
لوگون نے دودھ پیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عُمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعرس۔ کنیت انکی ابوسیارہ تھی سعی ہین قبیلۂ قیس غیلان سے ہین پھر بنی عدوان سے پھر بنی حارثہ سے۔ یہ جعفر کا قول ہے
انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ مینے ابن حبیب کی کتاب مین انکا نام عمیلہ بن اعزل بن خالد بن سعد بن حارث بن راشی بن حارث
دیکھا ہو۔ ابوسیارہ کا تذکرہ عمیر کے نام مین ہوچکا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فروخ۔ جعفر مستغفری نے کہا ہو کہ یحییٰ بن یونس نے انکا نام اسی طرح لکھا ہو اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عمیرہ کے والد ہین اور انھون نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہمسے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اسنے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگون پر عذاب نہین کرتا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عمیرہ کے والد ہین غلط ہو کیونکہ عرس کے والد عمیرہ بن فروہ نہ عمیرہ بن فروخ اور اگر کاتب کی غلطی سے بجاے فروہ کے فروخ ہو گیا تھا تو ابو موسیٰ کو کہنا چاہیے تھا کہ فروخ غلط ہو یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہمسے یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے عدی بن عدی کندی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ ہمسے ہمارے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگون پر عذاب نہین کرتا یہانتک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتون کو ہوتے ہوے دیکھین اور باوجود قدرت کے اُسکو نہ روکین جب عام لوگون کی یہ حالت ہو جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ سب لوگون پر عذاب نازل کرتا ہو۔ ممکن ہو کہ فروخ غلط ہوا ور صحیح فروہ ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حازمی۔ قبیلۂ ہمدان کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے جبکہ آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مالک بن نمط کے نام مین کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

باب العین والنون

(سیدنا) عنان (رضی اللہ عنہ)

عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابہ مین سے ایک شخص ہین انسے صرف یہی ایک حدیث مروی ہو اور انھون نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن حنان سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھ لے تو اُسکو تمام سال کے روزہ دن کا ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عنبس** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بلوی - فتح مصر مین شریک تھے - یہ ابن یونس کا قول ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکی کوئی روایت معلوم نہین ہوتی -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف جمحی - کینت انکی ابو خلیط تھی بعض لوگون نے انکا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے کچھ اور بیان کیا ہے - انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کینت کے باب مین کیا جائیگا -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ جہنی - بقول بعض یہ صحابی ہین - انکا تذکرہ جعفر نے اسیطرح لکھا ہے - ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر نہ انکی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہے نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے - انسے ابو امامہ باہلی نے اور نعمان بن سالم نے روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ تابعی ہین -

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو عامری - ابو جندل کے بھائی ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عتبہ ہے مگر یہ صحیح نہین عنبسہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے تھے اور شام مین شہید ہوے تھے انکی بیٹی فاختہ بھی انکے ہمراہ شام مین تھین جب یہ شہید ہوے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام بھی آئے انکے والد بھی شام مین شہید ہوے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونون کا باہم نکاح کر دو پس عبد الرحمن نے انسے نکاح کیا عبد الرحمن کے لڑکے ابوبکر و عمر و عثمان و عکرمہ انھین کے بطن سے ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عنتر (رضی اللہ عنہ)

عذری - صحابی ہین - انکی حدیث صرف ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے - عبد الغنی نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگون نے انکا نام عبس بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے - انکا تذکرہ عبس کے نام مین ہو چکا ہے -

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عنترہ سلمی ذکوانی ہین بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہے حلیف تھے بدر مین شریک تھے ابن ہشام نے

ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ انصاری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے انکو نوفل بن معاویہ دیلی نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبید اللہ بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے غلام عنترہ بھی بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں میں نے اسطرح لکھا دیکھا ہے کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور عنترہ جو سلیم ابن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

شیبانی۔ کنیت انکی ابو ہارون تھی۔ عبد الملک بن ہارون بن عنترہ شیبانی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کسکو سمجھتے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا اب تو میری امت میں شہید بہت کم ہونگے جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرض سل میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص جل کر مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو سفر میں مرجائے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عنزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نقب۔ بنی کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عنبر کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبد اللہ بن قدامہ بن عنزہ قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دباغ نے انکا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے عنزہ بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر۔

(سیدنا) عنمہ (رضی اللہ عنہ)

ابراہیم بن عنمہ جہنی کے والد ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ابو عمر نے انکو مزنی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے انکی موافقت کی ہے محمد بن ابراہیم بن عنمہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے چہرہ کی حالت دیکھکر مجھے رنج ہوتا ہے آپنے انکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے الخ ہم یہ حدیث عنمہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے انکے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عنمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جمہ بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی بدرمین اور تمام مشاہدمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہو مگر اور لوگون نے انکو ذکر نہین کیا مین نہین کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہین۔

(سیدنا) عنیز (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ زمین وادی قری مین عنایت فرمائی تھی یہ وہین رہتے تھے یہانتک کہ انکی وفات ہوگئی بعض لوگون نے انکا عکس بیان کیا ہو اور کہا گیا ہو کہ یہی صحیح ہو اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسی وجہ سے نہین کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہین ہو واللہ اعلم۔

باب العین والواو

(سیدنا) عوام (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیل سامی۔ یغوث (نامی بت) کے مجاور تھے یہ ابو احمد عسکری کا قول ہو اور ابن درید سے مروی ہو وہ سکن بن سعید سے وہ محمد بن عباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہین کہ عوام بن جہیل سامی جو قبیلۂ ہمدان سے تھے اور یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہوجانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ مین ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے چند لوگون کے ساتھ کچھ باتین کر رہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے اپنے گھر گئے تو مین اُسی بت کے مکان مین رہگیا ہوا بہت تیز چل رہی تھی بجلی چمکتی تھی بادل گرجتا تھا مین سوگیا جب کچھ رات گئی تو مینے سنا کہ بت سے ایک آواز آرہی ہو اس سے پہلے ہمنے کوئی آواز نہ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اے ابن جہیل اب بتون کی خرابی آئی ہو دیکھو سرزمین مقدس سے یہ نور چمکا ہو اب تم یغوث کو اچھی طرح چھوڑ دو اس آواز کو سنتے ہی واللہ میرے دل مین بتون سے نفرت پیدا ہوگئی مگر یہ واقعہ مینے اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا پھر مینے ایک ہاتف کو سنا وہ کہتا تھا ؎

هل تسمعن القول یا عوام[1]	ام قد صممت عن مدی الکلام
قد کشفت دیاجر الظلام	واصفق الناس علی الاسلام

ان اشعار کے جواب مین مینے کہا ؎

یا ایہا الہاتف بالنوام[2]	لست بذی وقر عن الکلام
فبین عن سنۃ الاسلام	

[1] ترجمہ۔ اے عوام سنتے ہو؛ یا بہت باتین سنتے سنتے تم بہرے ہوگئے ہو؛ تمام تاریکیان دور ہوگئین؛ اور لوگون نے اسلام کے لیے بیعت کی ہے؛ ۱۲

[2] ترجمہ۔ اے سوتون کو جگانے والے؛ تو بات کرنے سے عاجز نہین ہو؛ پس مجھکو اسلام کا طریقہ بتادے؛

واللہ مین اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا ؎

ارحل علی اسم اللہ والتوفیق رحلۃ لاوان ولا شیق الی فریق خیر ما فریق الی النبی الصادق المصدوق

پس اسی وقت مینے بت کو پھینکدیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اثنائے راہ مین مجھکو قبیلۂ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جارہے تھے بالآخر مینے جاکر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا اس واقعہ کو مسلمانون سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے بتون کے توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے ہم لوگون کے دل اسلام کے لیے مضبوط کر دیے۔

(سیدنا) عوذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفراء- یہ انکی والدہ کا نام ہو والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہو- انصاری خزرجی نجاری ہین- حضرت معاذ اور معوذ فرزندان عفراء کے بھائی ہین انھین عوذ اور معوذ نے ابوجہل کو مارا تھا- انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام عوف ہو جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے۔

(سیدنا) عوسجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی فلسطین مین رہتے تھے- بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو- عروہ بن ولید نے عوسجہ بن حرملہ جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عوسجہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ مروہ مین فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھیرے ہوئے تھے اور دوپہر کو اس مقام پر آجاتے تھے جہان اب مسجد بنی ہوئی ہو ان دونون مقامون مین آپکا دورہ رہتا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور کوئی قبیلہ یہان نہین ہو تو آپنے فرمایا کہ اے عوسجہ مجھسے مانگو مین تمھین دونگا- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ انکا مشہور نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی ہو- کنیت انکی ابوعباد تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوعبداللہ- یہ واقدی کا قول ہو یہ مسطح وہی ہین جنکا ذکر واقعہ افک مین آتا ہو بدر مین شریک تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ صفین مین حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہین صفین سے چونتیس[34] برس پہلے وفات پاچکے تھے مگر پہلا قول

---

[1] ترجمہ- خدا کا نام لیکر اور اُسکی توفیق کے ساتھ سفر کر ایسا سفر جسمین کچھ تکلیف و مشقت نہوگی اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہو یعنے نبی صادق و مصدوق کے پاس ۱۲

زیادہ مشہور ہو - انکی والدہ ابورہم بن مطلب کی بیٹی تھین نام انکا سلمی تھا اور انکی مان ریطہ بنت صخر بن عامر تیمی ابوبکر صدیق کی خالہ تھین اسی قرابت کی وجہ سے ابوبکر صدیق انکے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عائشہ کی تہمت مین شریک ہوئے اور اللہ تعالی نے انکی برات ظاہر فرمائی تو ابوبکر صدیق نے قسم کھائی کہ مین انکو کچھ نہ دیا کرونگا اسپر یہ آیت نازل ہوئی ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ پس ابوبکر صدیق نے پھر انکو دینا شروع کردیا اور کہا کہ مین اس بات کو پسند کرتا ہون کہ اللہ تعالی میرے گناہ بخشدے (جیسا کہ اس آیت کے آخر مین تذکرہ ہو) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عبد الحارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلفہ بن عمرو بن لوی بن دہر ابن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی - احمسی - کینت انکی ابو حازم تھی قیس بن ابی حازم کے والد ہین - اور بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد عوف ہو - ہم انکا تذکرہ کینت کے باب مین انشاء اللہ تعالے کرینگے - ہمین عبد اللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس ابن ابی حازم سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے میرے والد کو دیکھا کہ دھوپ مین ہین تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ مین آجاؤ - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - کینت انکی ابو واقد تھی لیثی ہین - یہ جعفر کا قول ہو اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکا نام حارث بن عوف تھا - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حضیرہ - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا - انسے شعبی نے روایت کی ہو - یہ شام مین رہتے تھے - حصین بن عبد الرحمن نے شعبی سے انھون نے عوف بن حضیرہ سے جو اہل شام مین سے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ جمعہ کی وہ ساعت جسمین دعا قبول ہوتی ہو اسوقت سے شروع ہوتی ہو جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے نکلتا ہو اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم ہو جاتی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابو موسی نے انکا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے حالانکہ یہ استدراک بے وجہ ہو ابن مندہ سے انکا تذکرہ متروک نہین ہوا -

---

ف ترجمہ - تم مین جو صاحبان فضل ہین وہ اپنے عزیزون اور مسکینون اور خدا کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو دینے سے باز نہ آئین - اس آیت مین حضرت صدیق کی ایک اعلے فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالے نے انکو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فرمایا ۱۲

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

خثعمی۔ حصین بن عوف کے والد تھے۔ انکا ذکر روایت حامین انکے بیٹے کے نام کے ساتھ ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن دلہم۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے۔ اصمعی نے ابوعوانہ سے انھون نے عبدالملک بن عمیر سے انھون نے عوف ابن دلہم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا چار ہی بیان جائز ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ملقب بہ ذوالخیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور مقام رقہ مین فروکش تھے انکی اولاد وہین تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ علی بن احمد حرانی سے انھون نے محمود ابن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ انکا کچھ حال نہین بیان کیا۔ ابوعروبہ نے اور ابوعلی بن سعید نے تاریخ جزریین مین انکا تذکرہ نہین کیا۔

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ضمری۔ جعیل بن سراقہ کے بھائی ہین۔ دونون بھائی صحابی ہین۔ عبدالواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کے خود انھین کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی دیت نہین دلائی اور میرے بھائی جعیل بن سراقہ کی آنکھ قریظہ کی لڑائی مین جاتی رہی اسکی دیت بھی آپ نے نہین دلائی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن سلامہ بن وقش۔ انصاری۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابوسلمہ تھی۔ انسے انکے بیٹے سلمہ نے روایت کی ہے۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ اشہلی سے انھون نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ انصار کو بخشدے اور انصار کے بیٹون کو بھی بخشدے اور انصار کے پوتون کو بھی بخشدے اور انصار کے

غلامون کو بھی بخشندے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ مدنی ہین مگر انکی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی پر ہو اور یہ سند ضعیف ہو -

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوشبیل تھی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا - انسے انکے بیٹے شبیل نے روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن عفرا - عفرا انکی والدہ کا نام ہو وہ بیٹی ہین عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی اور انکے والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہو - انصاری خزرجی نجاری ہین - بدری ہین یہ اور انکے دونون بھائی معاذ اور معوذ شریک تھے - ہمین ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کارزار گرم ہوا تو عوف بن عفرا ابن حارث نے کہا کہ یا رسول اللہ پروردگار اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہو آپ نے فرمایا اس بات سے کہ اُسکا ہاتھ جنگ مین مشغول ہو اور بدن کھوئے ہوے (بیخوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اُتار ڈالی اور آگے بڑھکر لڑنا شروع کیا یہانتک کہ شہید ہوگئے - بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ بیعت عقبہ مین شریک تھے اور منجملہ چھ آدمیون کے تھے جو اُس شب مین تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عبدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی دارمی - انکا شمار بصرہ کے اعراب مین ہو - اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے - محمود بن یزید بن قیس بن عوث بن قعقاع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عوف سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور مین بہت کمسن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادرین دلوائین اور مجھے ایک چادر دلوائی جب ہم لوگ وہان سے لوٹ کر آئے تو ہم مین سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچ ڈالی (چنانچہ ایک چادر مینے بھی مول لے لی) پھر مین دو چادرین پہنے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپنے پوچھا کہ یہ دوسری چادر تمکو کہان سے ملی مینے عرض کیا کہ فلان شخص سے مینے خریدی آپنے فرمایا تمھین اسکے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہ کی دی ہوئی چیز ضائع کردی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی عوف اشجعی۔ کنیت انکی ابوعبدالرحمن تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوحماد اور بقول بعض ابوعمرو سب سے پہلا غزوہ جسمین یہ شریک ہوے خیبر تھا۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا انھون نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی اُنسے منجملہ صحابہ کے حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابوہریرہ اور مقدام بن معدیکرب نے اور منجملہ تابعین کے ابومسلم اور ابوادریس خولانی اور جبیر بن نضیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مصر مین بھی گئے تھے۔ ہمین ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسی یعنی محمد بن عیسی (ترمذی) سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدہ نے سعید سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابوالملیح سے انھون نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنیوالا میرے پاس آیا اور اُسنے مجھے اختیار دیا کہ یا نصف امت کا جنت مین جانا قبول کیجیے یا شفاعت کا اختیار لے لیجیے مینے شفاعت کا اختیار لے لیا مین تمام ان لوگون کے لیے شفاعت کرونگا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نکرتے ہون۔ کثیر بن مرہ نے عوف ابن مالک سے روایت کی ہے کہ انھون نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد مین وعظ کہہ رہے ہین تو عوف نے کہا کہ اسکی خرابی ہو کیا اُسنے نہین سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وعظ نہ کہے مگر وہ شخص جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے مقرر ہو ان دو کے علاوہ جو شخص وعظ کہے وہ ریاکار ہے۔ انکی وفات دمشق مین ۷۳ھ مین ہوئی۔ یہ عسکری کا قول ہے

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد کلال۔ اعرابی جشمی۔ کنیت انکی ابوالاحوص ہے۔ عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انھون نے عسکری سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن بجرہ۔ انکا تذکرہ بھی لکھا گیا ہے۔ فتح مصر مین شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ ابن عبدالاعلی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان شیبانی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ عوام بن حوشب نے لہب بن ابی الخندق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت مین کہا تھا کہ مجھے پیاسا مرجانا پسند ہے بہ نسبت اسکے کہ من وعدہ خلافی کرون۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب - قریشی ہاشمی - انکے والد حضرت جعفر طیار تھے جنکا لقب ذوالجناحین ہی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوچکے تھے - انکی والدہ اور انکے دونون بھائیون عبد اللہ اور محمد کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ تھین - تستر مین شہید ہوے تھے - انکی کوئی اولاد نہ تھی - عبد اللہ بن جعفر نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عون سے فرمایا تھا کہ تم سیرت و صورت دونون مین میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب - ابو عمر نے انکا تذکرہ انکے بھائی تمام بن عباس کے نام مین کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ بھی صحابی ہین -

(سیدنا) عویف (رضی اللہ عنہ)

ابن اضبط - اضبط کا نام ربیعہ بن ابیر بن نہیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد مناہ بن کنانہ تھا دیلی ہین حدیبیہ کے سال مین اسلام لائے تھے - یہ ابن کلبی کا قول ہو اور بعض لوگ انکو عویف بن ربیعہ بن اضبط بن ابیر کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہو انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے - ابن ماکولا نے بیان کیا ہو کہ یہی ہین جنسے خزاعہ نے کہا تھا جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تھے کہ کیا ایسے گھر کی تلاش ہو جو تمھارے مین سب سے زیادہ باعزت ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عویف کی عورتون کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہین انکو حضرت نے مدینہ مین خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ عمرۂ قضا کے لیے تشریف لے گئے تھے اور ابو عمر نے کہا ہو جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہین ہو کیونکہ حدیبیہ کے سال مین تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہو کہ سال آیندہ مین عمرۂ قضا کے وقت آپ نے انکو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو تمیم تھی - قبیلۂ بنی سعد بن ہذیل سے تھے - انکی حدیث عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جسکو لوگ ام عفیف کہتے تھے مسروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح مین تھی ایک ساتھ رہتی تھین ام عفیف نے میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھین وہ بھی مرگئین اور اُنکے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن کی دیت اور بچہ کے عوض مین ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کرنیکا حکم دیا تو علاء بن مسروح نے

کہا کہ یارسول اللہ کیا ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دین جسنے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ رویا ایسا جرم تو معاف ہونا چاہیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ہمیشہ مقفی عبارت بولا کروگے۔ عویم کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری مرتبہ عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے ہین حضرت نے فرمایا جب تم کسی شکار کو تیر مارو تو جس شکار پر تمھارا تیر گرجائے اُسکو کھاؤ اور جو تمکو بغیر تیر گرے ہوے مرا ہوا ملے اُسکو نہ کھاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور دونون نے انکا تذکرہ عویم کے نام مین لکھا ہو۔ انکا ذکر ہم بھی انشاء اللہ تعالی عویم کے نام مین کرینگے اور ابوعمر نے انکا تذکرہ بیان نہین کیا صرف عویم کے نام مین کیا ہو۔

(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ انکا نسب یون ہو عویم بن ساعدہ بن صلعجہ یہ قبیلہ بنی عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہین بنی امیہ ابن زید کے حلیف تھے۔ واقدی وغیرہ نے بیان کیا ہو کہ یہ منجملہ ان ستر آدمیون کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے اور عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہو کہ یہ تینون عقبون مین شریک تھے ابن قداح نے بیان کیا ہو کہ پہلے عقبہ مین آٹھ آدمی تھے اور دوسرے مین بارہ اور تیسرے مین ستر۔ ابن مندہ نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہو عویم بن ساعدہ بن حالبس حالانکہ یہ غلط ہو صحیح لفظ عابس ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوادریس نے شرجیل بن سعد سے انھون نے عویم بن ساعدہ انصاری سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین ہم لوگون کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ نے تمھاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہو تو کیا طریقہ تمھاری طہارت کا ہو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے پروس مین کچھ یہودی رہتے ہین وہ پاخانہ سے فراغت کرکے پانی سے آبدست لیتے ہین تو ہمنے انکا طریقہ اختیار کرلیا۔ ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین ہوچکی تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت مین بعمر پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال وفات پائی اور یہی صحیح ہو کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت مین انکا کچھ تذکرہ ہو ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب ابن حمید بن کاسب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عبید دبنت عویم بن

ساعدہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عویم بن ساعدہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس قبر کے رہنے والے سے بہتر ہوں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جھنڈا جہاد کے لیے کھڑا کیا تو عویم اُسکے نیچے ضرور ہوتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنی کتاب کے دو مقام میں لکھا ہے

(سیدنا) عویمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیض عجلانی۔ انصاری۔ واقعہ لعان انھیں کا ہے۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ عویمر بیٹے ہیں حارث بن زید بن حارثہ بن جد عجلانی کے۔ یہی ہیں جنھوں نے اپنی بی بی کو شریک بن سحمار کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان میں لعان کرایا یہ واقعہ شعبان سنہ ۹ ہجری کا ہے جبکہ حضرت تبوک سے واپس آئے تھے۔ ہمیں ابوالمکارم یعنے قتبان ابن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے نقل کر کے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ سہل بن سعد ساعدی نے انسے بیان کیا کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور انسے کہا کہ اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اسکو قتل کر دے تو کیا تم لوگ اُسکو قتل کر دوگے آیا ایسی حالت میں کیا کیا جائے اے عاصم تم اسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دو چنانچہ عاصم نے اسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو بہت مکروہ جانا عاصم پر یہ بات بہت شاق گذری جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر گئے تو عویمر اُنکے پاس گئے اور پوچھا کہ اے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں کیا جواب دیا عاصم نے کہا کہ مجھے اسکے متعلق کوئی جواب اچھا نہیں ملا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو بہت معیوب سمجھا عویمر نے کہا واللہ میں خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھونگا پس عویمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اسکو قتل کر دے کیا آپ لوگ اُسکو قتل کر دینگے آیا وہ ایسی صورت میں کیا کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمھاری اور تمھاری بی بی کے حق میں آیت نازل کی ہے جاؤ اس عورت کو لے آؤ سہل کہتے تھے کہ پھر دونوں میں لعان ہوا موطا میں یہ حدیث بروایت قعنبی اسی طرح ہے اور بروایت یحیی بن یحیی انکا نام عویمر عجلانی مروی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عویمر (رضی اللہ عنہ)

ابن اشقر بن عوف انصاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلۂ مازن سے ہیں۔ ہمیں ابوحرم یعنی مکی بن ریان بن شبہ نحوی نے اپنی سند کے ساتھ یحیی بن یحیی سے انھوں نے امام مالک سے انھوں نے یحیی بن سعید سے انھوں نے عباد بن تمیم سے روایت کی کہ عویمر بن اشقر نے عید اضحی کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی اور انھوں نے اسکا تذکرہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے کیا تو آپنے انکو دوسری قربانی کا حکم دیا- انکا تذکرہ تینون لکھا ہے-

(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو تمیم تھی- انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہے اور بعض لوگ انکو عویم کہتے ہین- انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کی بابت پوچھا تھا- انکی حدیث عمرو بن تمیم بن عویمر نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عویمر ہذلی ہین انکی صرف ایک حدیث اُن دو عورتون کی بابت ہے جنمین سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور مقتولہ کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابو عمر نے انسے شکار کے متعلق حدیث نہین روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے-

(سیدنا) عویمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر- اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام عویمر بن قیس بن زید ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عویمر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے- کنیت انکی ابوالدرداء تھی- انصاری خزرجی ہین- اور کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام عامر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے- ہم انکا تذکرہ عامر کے نام مین کر چکے ہین- ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ کوئی قول صحیح نہین ہے- یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اس مقام سے زیادہ کرینگے- یہ افاضل صحابہ اور فقہا و حکما مین سے تھے انسے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو امامہ اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابو ادریس خولانی اور جبیر بن نفیر اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے- یہ دیر مین اسلام لائے تھے لہذا بدر مین شریک نہ تھے احد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ احد مین بھی شریک تھے سب سے پہلا غزوہ جسمین یہ شریک ہوے خندق تھا- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سلمان فارسی کے درمیان مین مواخات کرادی تھی- ایوب نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ ابوالدرداء کا گذر ایک شخص کی طرف سے ہوا جسنے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اسکو برا کہہ رہے تھے ابوالدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اسکو کنوین مین گرا ہوا دیکھو تو نکالوگے یا نہین لوگون نے کہا ہان نکالین گے ابوالدرداء نے کہا تو اسکو برا نہ کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تمکو اُسنے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگون نے انسے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہین رکھتے انھون نے کہا مین اسکے کام سے بغض رکھتا ہون جس وقت وہ اس کام کو ترک کر دیگا تو میرا بھائی ہے- صالح مری نے جعفر بن زید عبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء کی جب وفات ہونے لگی تو یہ رونے ام الدرداء اور (انکی زوجہ) نے انسے کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر روتے ہین انھون نے کہا کیون نہ روؤن

مجھے خبر نہین کہ کن کن گناہون کا سامنا مجھے کرنا ہوگا۔ شمیط بن عجلان نے بیان کیا ہو کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت بیچین تھے ام الدرداء نے انسے کہا کہ آپ تو ہمسے بیان کرتے تھے کہ مین موت کو دوست رکھتا ہون انھون نے کہا ان قسم اپنے پروردگار کے عزت کی (یہی بات ہی) مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگی یہ کہکر رونے اور کہا کہ دنیا مین میری یہ آخری ساعتین ہین تم لوگ میرے سامنے لاالہ الااللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہے یہانتک کہ روح قبض ہوگئی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ اس وقت انھون نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اے بلال اسوقت کے لیے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہو اس وقت کے لیے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ اپنی حالت کا خیال کر۔ انکی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض ۳۳ھ یا ۳۲ھ ہجری مین شہر دمشق مین وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہو اہل علم یہی کہتے ہین کہ حضرت عثمان کی خلافت مین انکی وفات ہوگئی تھی اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ انکا ذکر یا تو گوشہ نشین صحابہ مین ہوتا یا لڑنے والون مین انکا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونون قسمون مین سے کسی قسم مین انکا نام نہین لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابومسہر نے بیان کیا ہو کہ میرے علم مین دمشق مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا ابوالدرداء اور بلال موذن اور واثلہ بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہین آیا حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تہا زرد رنگ کا خضاب کیا کرتے تھے ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے عمامہ کا شملہ دونون شانون کے درمیان مین رہتا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب العین والیاء

(سیدنا) عیاذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگ انکو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہین ازدی ہین۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہر نبوت کے بیان مین مروی ہو کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکرے کا کھر۔ انکی حدیث ابوعاصم نبیل نے بشر بن صحار بن معارک بن بشر بن عیاذ بن عبد عمرو سے مروی ہو انھون نے معارک بن بشر سے انھون نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے انکے لیے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ مینے مہر نبوت کی زیارت کی تھی حضرت نے انکو ایک اونٹنی سواری کے لیے دی تھی انھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے یہین لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ردیف بار موحدہ مین انکا نام عباد لکھا ہو۔ ہم انکا تذکرہ وہان بھی کرچکے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ صحابی ہین۔ عبید بن ابی رابطہ حداد نے عبد الملک بن عبد الرحمن سے انھون نے عیاض انصاری سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری رضامندی میرے اصحاب اور سسرالی رشتہ دارون کی رضامندی پر موقوف سمجھو جو شخص انکو راضی رکھیگا اللہ اسکو دنیا و آخرت مین محفوظ رکھیگا اور جو انکو ناراض کریگا خدا اُسکو چھوڑ دیگا اور جسکو خدا چھوڑ دیگا عنقریب وہ مواخذہ مین آجائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ عبد اللہ بن عیاض کے والد ہین۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیون کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ انکا شمار اہل طائف مین ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور بخاری نے انکو اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن جمہور۔ ابو بکر اسماعیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ حریث بن معلی کندی نے ابن عیاش سے انھون نے عیاض بن جمہور سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لیے ہوے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا قصد کرے تو مین کیا کرون آپنے فرمایا تم اسکو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اُسکے عذاب سے اُسکو ڈراؤ اگر اُسپر بھی وہ نمانے تو اُسکا خون تمھارے لیے حلال ہو اب تم کوتاہی نکرو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث تیمی۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا ہین مدنی ہین صحابی ہین۔ انسے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حماد بن ابی حماد بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہو کہ یہ عیاض بن حماد بن عرفجہ بن ناجیہ ہین بصرہ مین رہتے تھے۔ انسے مطرف نے اور یزید نے روایت کی ہو۔ ہمین عبد اللہ بن شخیر نے اور حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داود طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمران قطان نے اور ہمام نے قتادہ سے روایت کرکے بیان کیا نیز عمران نے بواسطہ مطرف بن عبد اللہ کے قتادہ سے نقل کیا

موہزید بن عبد اللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا ہو حالانکہ وہ مجھسے درجہ مین کم ہو حضرت نے فرمایا گالی دینے والے دونون شیطان ہین جھوٹ خرافات بکتے ہین ان دونون کی خطا چھیڑ کرنے والے کے ذمہ ہو جب تک کہ مظلوم زیادتی نکرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ عیاض حماد بن تمر کے بیٹے ہین یہ غلط ہو یہ لفظ اصل مین محمد ہو یہ عیاض اور اقرع بن حابس عقال بن محمد ابن سفیان مین جاکر ملجاتے ہین یہ نسب مشہور ہو ابن مندہ سے کئی نام درمیان کے چھوٹ گئے ہین۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابوسعید تھی مہاجرین حبش سے ہین۔ بدر مین شریک تھے۔ اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ ہمین ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی خبر دی کہ شرکاے بدر مین بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسی بن عقبہ نے اور واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو۔ انکی وفات شام مین سنہ ھ مین ہوئی۔ یہ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہین جنکا ذکر آگے آئیگا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہو اور انکا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہو جیسا ہمنے بیان کیا اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو عیاض بن غنم بھی کہتے ہین فتح شام مین انکا ذکر مشہور ہو۔ زبیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہین کیا سوا انکے چچا نے انکا تذکرہ کیا ہو اور اور لوگون نے ذکر کیا ہو واقدی نے انکا ذکر اس طرح کیا ہو عیاض بن غنم بھتیجے عیاض بن زہیر کے اور ابوموسی نے کہا ہو کہ عیاض بن زہیر یا ابن ابی زہیر فہری۔ بدر مین شریک تھے سعید قریشی نے انکا ذکر کیا ہو مگر انکی کوئی حدیث نہین لکھی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہو جیسا ہمنے پہلے بیان کیا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ نہین لکھا اور ابوعمر انکو دو شخص سمجھتے ہین ایک تو یہی اور ایک عیاض بن غنم جنکا ذکر آگے آئیگا محمد بن سعد کاتب نے بھی ابوعمر کی موافقت کی ہو چنانچہ انھون نے طبقہ اولی مین لکھا ہو کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال تھے انھون نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہو اور لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عیاض بن زہیر بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین شریک تھے اور مدینہ مین انھون نے سنہ ھ مین وفات پائی انکی کوئی اولاد نہ تھی اور چوتھے طبقہ ثالثہ مین لکھا ہو کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال مدینہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ مین شریک تھے اور شام مین سنہ ھ ہجری مین بعمر ساٹھ سال وفات پائی۔ ابن سعد نے ان دونون کا ذکر طبقات کبری اور صغری مین اسی طرح

کیا ہو اور ان دونون کے درمیان مین فرق بیان کیا ہو پھر اسی طبقات کبریٰ مین ایک دوسرے مقام پر ان دونون کو ایک کر دیا ہو ہم اسکو انشاء اللہ تعالی عیاض بن غنم کے نام مین ذکر کرینگے باقی رہے ابن اسحاق تو انسے یونس بن بکیر اور بکائی اور سلمہ نے شرکاے بدر کے نامون مین روایت کیا ہو کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے واللہ اعلم

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زید عبدی - ابو الشیخ ہنائی نے عیاض بن زید بن عبد القیس سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اے لوگون اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت مین پڑھا کرو اللہ تعالے تمہین دونا ثواب دیگا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن جبیر بن عوف ازدی حجری - فتح مصر مین شریک تھے انکا ذکر تو کیا گیا ہو مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین - ابو سعید ابن یونس نے انکا ذکر کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان - انسے مکحول نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین سب سے بہتر لوگ وہ ہین جو لوگون کے سامنے تو ہنسین مگر تنہائی مین عذاب الہی کے خوف سے روئین صبح شام اللہ کی یاد پاک گھرون یعنے مسجدون مین کرین اللہ کو امید وخوف کے ساتھ پکارین انکی مشقت دوسرون پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ ہو زمین پر نرمی سے چلین نہ کبر ونخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلین اور اعمال حسنہ سے تقرب چاہین - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی - کنیت انکی ابو عبید اللہ تھی - انکی حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی نے عبد اللہ بن عیاض سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ فہر کا آپ کے پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ مین ہدیتاً لایا ہون پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا پھر اس شخص نے کہا کہ میرے بھائی کی حفاظت کر دیجیے چنانچہ آپ نے اسکی حفاظت کر دی اور اسکو ایک تحریر لکھدی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الصمد بن ذباب مدنی - حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب نے اپنے چچا عیاض بن عبد اللہ بن ابی ذباب سے

روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے آپ مسجد مین نماز پڑھنے کے لیے تشریف لیگئے ایک شخص اور آپکے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ ضمری۔ عسکری نے ابوسعید پر استدراک کرکے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو۔ اور یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہو کہ زہری نے لکھا تھا کہ مجھسے عیاض بن عبد اللہ ضمری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپنے فرمایا مجھے امید ہو کہ ہم لوگون تک اسکا اثر نہ پہونچیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اشعری۔ کوفہ مین رہتے تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوعبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن ابی سفیان سے اور شرحبیل ابن حسنہ سے روایت کی ہو انسے شعبی نے اور سماک بن حرب نے اور حصین ابن عبد الرحمن سلمی نے روایت کی ہو۔ شریک نے مغیرہ سے انھون نے شعبی سے انھون نے عیاض اشعری سے روایت کی ہو کہ وہ مقام انبار مین عید کے دن تھے تو انھون نے کہا مین ان لوگون کو دیکھتا ہون کہ دف نہین بجاتے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بجتا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن بلیک بن اُحیحہ بن جلاح۔ صحابی ہین۔ احد مین اور اسکے مابعد غزوات مین شریک تھے ابن عبد الرحمن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انھین کی اولاد سے ہین۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غطیف سکونی۔ ابوبکر بن عیسی نے تاریخ اہل مصر مین انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ ابوعبیدہ بن جراح مین تھے لوگون نے انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی۔ کنیت انکی ابوسعد تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوسعید۔ صحابی ہین حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ مین شریک تھے۔ شام مین اپنے چچا ابوعبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ ابوعبیدہ کی بی بی کے بیٹے تھے جب

ابو عبیدہ کی وفات تو انھون نے اپنی جگہ پر انکو مقرر کر دیا تھا حضرت عمر نے بھی انکو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس سردار کو ابو عبیدہ مقرر کر گئے ہین اُسکو مین معزول نکرونگا انھون نے بلاد جزیرہ کو فتح کیا اور انسے وہان کے لوگون نے مصالحت کر لی۔ بقول زبیر یہ پہلے شخص ہین جنھون نے زرہ کو رواج دیا جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت عمر نے سعید بن عامر بن خریم کو شام پر حاکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات ۲۰ھ ہجری مین ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے لوگ انکو زادالرکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگون کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگون کو کھلا دیتے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوالمغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صفوان نے شریح بن عبید سے انھون نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے حاکم دارا کو بعد اسکے فتح کرنے کے درے مارے اسپر ہشام بن حکیم نے انسے کچھ سخت کلامی کی یہانتک کہ عیاض کو غصہ آگیا پھر چند روز کے بعد ہشام انکے پاس معذرت کرنیکو آئے اور کہا کہ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہین سنا فرماتے تھے کہ قیامت مین سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائیگا جو دنیا مین لوگون کو سب سے زیادہ ... عیاض نے کہا اے ابن سلیمان ... ہمنے سنا ہی جو کچھ تمنے سنا ہی اور ہمنے دیکھا ہی جو کچھ تمنے دیکھا ہی کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اُسکو چاہیے کہ تنہائی مین اسکو نصیحت کرے کہ اگر وہ قبول کر لے تو خیر ورنہ یہ اپنے حق سے ادا ہو جاے گر تم اسے ہشام بادشاہون پر بہت جرات کرتے ہو کیا تم نہین ڈرتے کہ بادشاہ اگر تمکو قتل کر دیگا تو تم خدا کے مقتول ہوگے۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو ابو موسے ... احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حکم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ... سے انھون نے ابوالزبیر سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے عیاض بن غنم سے روایت کر کے ہمین خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہی اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہین ہوتی اور وہ مرتا ہی تو دوزخ مین جاتا اور اگر توبہ کرتا ہی تو توبہ قبول ہوتی ہی اور اگر دوبارہ پیتا ہی تو پھر اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہین ہوتی اور اگر مرتا ہی تو دوزخ مین جاتا ہی اور اگر توبہ کرتا ہی تو توبہ قبول ہوتی ہی پھر اگر تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ پیتا ہی تو اللہ پر حق ہی کہ اسکو دوزخیون کا پیپ پلائے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی۔ ہمین یحیی بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے

نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انھون نے سعید بن سالم بن عیاض کندی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیے اُسکو درہ مارو اگر پھر پیے تو پھر مارو اور پھر پیے تو اُسکی گردن ماردو۔ انکا تذکرہ ابو موسے نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد غنوی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم مین انکا ذکر لکھا ہے ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین طبرانی اور ابو احمد جرجانی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوے سنا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون کام ایسا ہے جو مجھے جنت مین داخل کردے حضرت نے پوچھا کہ تمھارے والدین مین سے کوئی زندہ ہے مینے کہا نہین اسی کو آپنے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگون کو پانی پلاؤ جب لوگ نہون تو انکے گھرون مین پانی پہونچا دو اور جب ہون تو انکا کام کردیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انھون نے عاصم سے انھون نے عیاض بن مرثد بن عیاض سے انھون نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) عیسی (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن معقل کہتے ہین۔ انسے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جسکا نام حازم تھا لیکر گیا آپنے اسکا نام عبد الرحمن رکھا۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ لوگ اس حدیث کو مسند کہتے ہین مگر یہ غلط ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیسی (رضی اللہ عنہ)

ابن نعم جعسی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے دو سو وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو جعفر مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

ف یہ حکم تہدیدًا بطور تعزیر کے ہے حد نہین ہے ۱۲

(سیدنا عیینہ (رضی اللہ عنہ))

ابن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس غیلان فزاری - کنیت انکی ابو مالک ہی - بعض فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور بقول بعض قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور فتح مکہ مین شریک تھے اور حنین وطائف مین بھی شریک تھے - مولفۃ القلوب مین سے تھے اور بدتہذیب اعراب مین سے تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مہذب اور ناتعلیم یافتہ ہوتے ہین ویسے ہی یہ بھی تھے - بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایکمرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کیے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تمنے اجازت کیون نہین طلب کی انھون نے کہا کہ مینے قبیلۂ مضر کے کسی شخص سے کبھی اجازت طلب نہین کی - یہ ان لوگون مین سے تھے جو مرتد ہو کر طلیحہ اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور اسکی طرف سے لڑتے تھے انھین لڑائیون مین یہ قید ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے انکو دیکھکر کہتے تھے کہ اے دشمن خدا تو ایمان لانیکے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے کہ مین تو اللہ پر ایک چشم زدن کے لیے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اسکے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابوبکر صدیق نے انکو رہا کر دیا - زمانہ جاہلیت مین بھی یہ بڑے جرار لوگون مین تھے دس ہزار آدمیون پر سردار تھے - حضرت عثمان نے انکی بیٹی سے نکاح کیا تھا ایک روز انھون نے حضرت عثمان سے بہت سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی جرأت نکر سکتے انھون نے جواب دیا کہ عمر نے ہمین اسقدر دیا کہ مالدار کر دیا اور ہمین خوف دلا کر گناہون سے بچایا - ابووائل کہتے تھے کہ مینے (ایک روز) عیینہ بن حصن کو عبداللہ بن مسعود سے یہ کہتے ہوے سنا کہ مین برگزیدہ بزرگون کا بیٹا ہون حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق مین موزون ہی - یہ عیینہ حر بن قیس کے چچا ہین - حر ایک نیک مرد حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے یہان انکا تقرب تھا ایکمرتبہ عیینہ نے اپنے انھین بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص یعنے عمر بن خطاب کے پاس کیون نہین لے چلتے ہو انھون نے کہا مین اس لیے نہین لے چلتا ہون کہ تم کہین کوئی ایسی بات نہ کہدو جو شایان نہو انھون نے کہا مین ایسا نکرونگا الغرض حر انکو حضرت عمر کے پاس لے گئے تو انھون نے کہا کہ اے ابن خطاب تم واللہ انصاف کے ساتھ تقسیم نہین کرتے اور بخشش نہین کرتے یہ سنکر حضرت عمر کو غصہ آیا اور انھون نے کچھ سزا دینے کا ارادہ کیا حر نے کہا اے امیرالمومنین اللہ تعالی اپنی کتاب بزرگ مین فرماتا ہی خذ العفو[1] وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین اور یہ شخص جاہلون مین سے ہی پس حضرت عمر نے انکو چھوڑ دیا انکی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رک جاتے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

[1] ترجمہ حاجت سے زائد مال لو اور نیک کام کا حکم [illegible] جاہلون سے اعراض کرو ۱۲

(سیدنا) عیینہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائشہ مرانی - صحابہ مین سے ہین غزوۂ موتہ مین اور اسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے ابن معدان نے اسکو ذکر کیا ہو یہ ابن ماکولا کا قول تھا -

حرف الغین

(سیدنا) غاضرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ بن عمرو بن قرط بن خباب تمیمی عنبری - صحابی ہین - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا - یہ ابن کلبی کا قول ہے -

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر - مزنی - بعض لوگ انکو غالب بن دیخ مزنی کہتے ہین شاید یہ انکے دادا ہین - انکا شمار اہل کوفہ مین ہو - انسے عبداللہ بن مغفل نے روایت کی ہو اسکو شریک نے منصور سے انھون نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انھون نے عبداللہ بن مغفل سے انھون نے غالب بن دیخ سے پالے ہوے گدھون کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی ہو کہ بینے اُن گدھون کا گوشت تمھارے لیے مکروہ کیا ہو جو بستی کے قریب رہتے ہون - اور شعبہ نے اور مسعر نے انکا نام غالب بن ابجر بیان کیا ہو - ہمین عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیداللہ نے اسرائیل سے انھون نے منصور بن عبید بن ابی الحسن بصری سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے غالب بن ابجر سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو مین اپنے گھر والون کو کھلاتا صرف چند گدھے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پالے ہوے گدھون کا گوشت حرام کردیا تھا لہذا مین آپکی خدمت مین گیا اور مینے کہا اس طرح کی قحط سالی ہو اور آپنے گدھے کا گوشت حرام کردیا ہو تو آپنے فرمایا کہ فربہ گدھون کا گوشت کھلادو مینے صرف ان گدھون کا گوشت مکروہ قرار دیا ہو جو بستی کے گرد گھومتے ہون - انسے عبدالرحمن بن مقرن نے قبیلۂ قیس عیلان کی فضیلت مین روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر - یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے طلیحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جبکہ طلیحہ نے

بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا دعوی کیا تھا - یہ ابن اسحاق کا قول ہے -

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی - ابن کلبی نے انکا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام غالب بن عبید اللہ لیثی بیان کیا ہے شمار انکا اہل حجاز مین ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو کلبی کہتے ہین مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبید اللہ لیثی ہین - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مین بھیجا تھا تاکہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دین نیز ایک مرتبہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساٹھ سوارون پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ یعمر شداخ کی ہے یہ لوگ مقام کدید مین رہتے تھے اور حضرت نے انکو حکم دیا تھا کہ ان لوگون کو جا کر لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام قدید مین پہونچے تو حارث بن مالک بن برصاء لیثی انکو ملے سب مسلمانون نے انکو گرفتار کر لیا حارث نے کہا مین تو مسلمان ہو کر آیا ہون غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہین اور اگر تمھاری بات غلط ہے تو تمکو گرفتار رکھین گے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہین ہین لیثی ہین صحیح نہین کلبی اور لیثی مین کوئی فرق نہین ہے کلب بھی قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم - ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ مین شریک تھے اور آسان راستہ انھین نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی مرہ کی طرف مقام فدک مین بھیجا تھا مگر فدک پہونچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے واللہ اعلم - ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہین بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے انکو کلبی لیثی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے -

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ - کنانی - ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبد اللہ کنانی نہین ہین تو کوئی اور ہین - حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول[1] اسمین قری سے مراد قبیلۂ قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عرینہ کی بستیان ہین - قریضہ اور نضیر تو مدینہ ہی مین ہین اور فدک مدینہ سے تین میل ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جسپر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگون نے مقامات مذکورہ کو بزور فتح کیا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

---

[1] ترجمہ - جو کچھ نی دلاسے اللہ بستیون کے رہنے والون سے تو وہ اللہ کے لیے ہے اور اسکے رسول کے لیے ۱۲

مین کہتا ہون کہ کچھ بعید نہین ہو کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیثی ہون کیونکہ ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک مین بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ انکے والد کا نام فضالہ بیان کیا گیا ہو یہ کاتب کی غلطی ہوگی یا اسمین اختلاف ہوگا: اللہ اعلم۔

(سیدنا) غرفہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہو۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہو۔ انسے ابوصادق نے روایت کی ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے اور اصحاب صفہ مین تھے یہی ہین جنکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یا اللہ انکی خرید و فروخت مین برکت عنایت فرما۔ یہ کہتے ہین کہ میرے دل مین حضرت علی کے کامون کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ایک روز مین حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارہ گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہوگئے اور ہم لوگ بھی انکے گرد کھڑے ہوگئے انھون نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا کہ یہ مقام ان لوگون کی فرودگاہ ہے اور انکا خون یہان گرایا جائیگا جنکا کوئی مددگار نہ زمین مین ہوگا نہ آسمان مین سوا اللہ کے پس جب حسین شہید ہوے تو مین گیا جب مین اس مقام پر پہونچا تو دیکھا کہ یہ وہی مقام ہو جسکی بابت حضرت علی نے ہمسے کہا تھا پس مینے توبہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہو وہ کسی حکم کے موافق کیا ہو جو اب تک پہونچا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) غرفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کندی۔ کنیت انکی ابوالحارث ہو صحابی ہین۔ زمانہ ردت مین عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ ہوکر لڑے تھے۔ انسے کعب بن علقمہ اور عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہو۔ ہمین ابواحمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے ابن مبارک سے انھون نے حرملہ بن عمران سے انھون نے عبداللہ بن حارث ازدی سے انھون نے غرفہ بن حارث سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع مین شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لیے آپکے سامنے لائے گئے آپنے فرمایا ابوالحسن کو میرے پاس بلالاؤ چنانچہ حضرت علی بلالائے گئے آپنے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ پکڑا پھر دونون نے ملکر اونٹون کے مارنا شروع کیا پھر بعد اسکے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بٹھلالیا تھا۔ اور حرملہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انھون نے غرفہ بن حارث کندی صحابی سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک

نصرانی کو مصر مین سنا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا تھا یہ بھی مصر ہی مین رہتے تھے پس انھون نے اس نصرانی کی ناک پر ایک گھونسہ مارا یہ معاملہ عمرو بن عاص کے سامنے پیش ہوا عمرو بن عاص نے انسے کہا کہ دیکھو ہم ان لوگون سے عہد کر چکے ہین امان دیچکے ہین غرفہ نے کہا معاذ اللہ ہم انکو یہ عہد تھوڑے دیچکے ہین کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برملا بُرا کہا کرین ہمنے انکو صرف یہ عہد دیا ہو کہ اپنے کنیسون مین انکو اختیار ہو جو چاہین کہیںؔ اور اپنے احکام پر عمل کرین ہان اگر ہمارے پاس سے جانا چاہین تو ہم انسے تعرض نکرین تو عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غُرْقَدَہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شبیب تھی۔ صحابہ مین انکا تذکرہ کیا گیا ہو مگر صحیح نہین ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ حافظ ابو عبداللہ ابن مندہ نے انکی کوئی حدیث نہین لکھی مگر ابو بکر بن علی نے اپنی سند کے ساتھ زکریا بن عدی سے انھون نے سلام سے انھون نے شبیب بن غرقدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع مین فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی جرم کریگا اس کا نتیجہ اسی کو اُٹھانا پڑیگا کسی کے جرم کا نتیجہ اُسکے باپ یا بیٹے پر نہ پڑیگا۔

(سیدنا) غَزِیَّہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ انصاری حارثی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہو صحابی ہین۔ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین اور بعض خزاعی۔ انسے عبداللہ بن رافع مولاے ام سلمہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ بعد مکہ کے ہجرت باقی نہین اب جہاد اور نیک نیت (کا ثواب) البتہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غزیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری۔ بیعت عقبہ مین شریک تھے۔ یہ موسی بن عقبہ کا قول ہو۔ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ یہ سراقہ بن عمرو والد ضمرہ بن غزیہ کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غسان (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس۔ اسدی۔ ابن دباغ نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

لہ یعنی مسلمانون کے علم مین کوئی ناشائستہ بات نہ کہین ۱۲

(سیدنا) غسان (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ کنیت ابو یحییٰ تھی۔ قبیلہ عبد القیس کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انسے انکے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دبا، ونقیر وحنتم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا لہذا ہمنے نبیذ کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبیذ انھین ظروف مین بنتی تھی نبیذ کے ترک کر دینے سے ہم لوگون کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی پس ہم سال آیندہ مین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے ہمین ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی آپنے فرمایا اور جس ظرف مین چاہو نبیذ بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم مین سے چاہے وہ گناہگار ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غُشَیمِر (رضی اللہ عنہ)

ابن درید نے بیان کیا ہو کہ صحابہ مین قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غشیمر بن خرشہ قاری تھے انھین نے عصماء بنت مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی تھی اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا نام عُمیر تھا جیسا کہ اوپر گذر چکا

(سیدنا) غُضَیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کندی۔ بعض لوگ انکو سکونی اور بعض ازدی کہتے ہین۔ زنیم ثمالی کے بیٹے ہین۔ انکا شمار اہل حمص مین ہو کنیت انکی ابو اسماء ہو۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہین کہ یہ ثمالی ہین پس یہ ازدی بھی ہونگے کیونکہ ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہو اور بعض لوگ انکا نام غطیف بیان کرتے ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انھون نے غضیف بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جو باتین مین بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ مجھے خوب یاد ہو کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز مین اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھتے تھے۔ اور علاء بن یزید ثمالی نے غضیف سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مین بچہ تھا انصار کے باغون مین جا کر انکے چھوہارے کے درختون پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پکڑ لے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو چھوہارے گرا ہوا ملجائے اسکو کھا لیا کرو اور درخت پر ڈھیلہ نہ مارا کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

لہ نبیذ کی ... سے پانی کی اصلاح ہو جاتی تھی اسکے ترک کر دینے سے شکایت پیدا ہو گئی ۱۲

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کندی اور بعض لوگ انکو غضیف بن حارث کندی اور بعض سکونی کہتے ہین۔ صحابی ہین شام کے رہنے والے ہین انکی بابت اختلاف ہے۔ یونس بن سیعت نے کہا ہے کہ انکا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہے اور اور لوگون نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو غطیف کندی کہتے ہین اور بعض ابو غطیف اور بعض غضیف اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انکو پہلے غضیف کے علاوہ بیان کیا ہے۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کندی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہین۔ عیاض کے والد ہین انسے صرف انکے بیٹے نے عیاض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیے تو اُسکو مارو پھر پیے تو پھر مارو پھر پیے تو اُسکو قتل کر دو۔ انکا تذکرہ ازدی موصلی نے لکھا ہے مگر اسمین اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ مین اعتراض ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور انھون نے کہا ہے کہ اسمین بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

یا ابو غطیف۔ صحابی ہین۔ عبداللہ بن ابی فروہ نے مکحول سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے غطیف یا ابو غطیف سے روایت کی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین کسیکی ہجو کرے اسکی زبان کاٹ لو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا نام طاے مہملہ کے ساتھ لکھا ہے مگر علی بن عبد العزیز اور محمد بن عثمان اس بات پر متفق ہین کہ انکا نام غضیف یا ابو غضیف ہے۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہے مگر صحیح نہین ہے یہ تابعی ہین مکہ کے رہنے والے یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہین۔ ابن مبارک نے حکم بن ہشام سے انھون نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت حمل سے ہو اور مرجائے وہ جنت مین داخل ہوگی۔ انسے سعید بن سائب نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ناحق سوال کرینگے پس جو کچھ وہ مانگین دیدینا اللہ تعالیٰ تمکو اسکا ثواب دیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہے مگر چونکہ وہ لوگ اسطرح لکھ چکے تھے لہذا ہمنے بھی لکھدیے۔

(سیدنا) غنام (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ انصاری خزرجی بیاضی۔ غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی اور واقدی کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ غنام صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے اور انھوں نے نسب نہیں بیان کیا اگر میرے خیال میں انکی مراد یہی ہیں اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ انکی حدیث یحییٰ بن عبد الرحمن نے عبد اللہ بن عنبسہ سے انھوں نے غنام سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) غنام (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اسکے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھ لے تو گویا اسنے سال بھر روزہ رکھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غنی (رضی اللہ عنہ)

ابن قطیب فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) غنیم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس مازنی۔ انسے انکے بیٹے جناح نے روایت کی ہے۔ مگر نہ انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہے اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انھوں نے انکی کوئی حدیث بیان کی نہ ابو نعیم نے۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبد اللہ مازنی سے انھوں نے جناح بن غنیم بن قیس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ لوگ ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ کر رہا تھا یکایک ایک شخص آیا اور اُسنے یہ مصرعے پڑھے؎

الا لی الویل علی محمد قد کنت قبل موتہ بمقعد و لبست بعدہ بمخلد

اسکو شعبہ نے عاصم سے انھوں نے غنیم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعے یاد ہیں جو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہے تھے۔؎

لہ ترجمہ۔ آگاہ رہو محمد کے غم میں میری حالت خراب ہے۔ انکی وفات سے پہلے میں چین سے تھا۔ اور انکے بعد میں بھی ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔

الا ابلغ لیلی آمنا ای لیلی الغد ابیت[1] قبل موتہ بمقعد وقد کنت علی محمد الاسے الویل

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام غنیم بن قیس ہے کنیت ابو العنبر ہے مازنی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد ابن ابی وقاص اور ابو موسیٰ سے روایت کی ہے - انسے ثابت بن عمارہ اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی نے روایت کی ہے

(سیدنا) غیلان (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن - فتح طائف کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں انکے نکاح میں تھیں انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انمیں سے چار عورتیں منتخب کر لو - ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں نے معمر سے انھوں نے سالم بن عبید اللہ بن عمر سے انھوں نے اپنے والد سے - روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اسوقت انکے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب انکے ساتھ اسلام لائیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کر لو - قبیلۂ ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے - یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس وفد بنکر گئے تھے ایک عجیب خبر انسے مروی ہے انسے کسریٰ نے پوچھا کہ تمھیں اپنے لڑکوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے انھوں نے کہا چھوٹے بچہ سے یہانتک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہانتک کہ وہ اچھا ہو جائے اور غائب سے یہانتک کہ وہ آجائے کسریٰ نے انسے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہنے والے ہو جنمیں حکمت کا نام نہیں پھر اُسنے پوچھا کہ تمھاری غذا کیا ہے انھوں نے کہا گیہوں کی روٹی کسریٰ نے کہا یہ عقل گیہوں کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے دودھ سے اور چھواروں سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے آخر زمانے میں وفات پائی تھی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) غیلان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - انکا ذکر ابو الملیح ہذلی کی حدیث میں ہے جو انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام نجران اور اسپر ابو سفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے -

---

[1] یہ مصرعہ اوپر گذر چکے ہیں صرف میرے معرعہ میں فرق ہے اسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سوتا تھا ۱۲

(سیدنا) غیلان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھے - ابن سکن نے کہا ہو کہ انسے صرف ایک حدیث مروی ہو جسکو مقام برقہ کے رہنے والون نے انسے نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہو -

حرف الفاء

(سیدنا) فاتک (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو خریم تھی بشرطیکہ صحیح ہو - حجاج بن حمزہ نے حسین جعفی سے انھون نے زائدہ سے انھون نے رکین بن ربیع سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے یسیر بن عمیلہ بن خریم بن فاتک اسدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونون مین انکو وسعت دی گئی ہو دوسرے یہ کہ صرف دنیا مین انکو وسعت دی گئی ہو اور آخرت مین انپر تنگی کی گئی ہو تیسرے وہ کہ دنیا مین انپر تنگی کی گئی ہو اور آخرت مین انپر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونون مین بے نصیب ہو - حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہو اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا ہو مگر انھون نے ابو خریم کا ذکر نہین کیا اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) فاتک (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن واہب غنسی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسلام لے آئے تھے یہ وثیمہ کا قول ہو - اسکو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

(سیدنا) فاتک (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خطمی - طلیس بن عمرو بن قیس نے بنت فارعہ سے اور ایک روایت مین ہو کہ خود فارعہ سے اور انھون نے اپنے دادا فاتک بن عمرو خطمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپنے مجھے اسکی اجازت دی اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی وہ جھاڑ یہ تھی بسم اللہ و باللہ اعیذک باللہ من شر ما ذرا و برا و من شر ما اعتریت واعتراک واللہ ربی شفاک واعیذک باللہ من شر ملقوم و مجمل - یہ حدیث اُس

سلہ ترجمہ - اللہ کا نام لیکر اللہ سے پناہ مانگتا ہون برائی سے اُن چیزونکی جنکو اللہ نے پیدا کیا اور جو کام مین نے کیے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھ مین ہر چیز کے شر سے اللہ کی پناہ مین دیتا ہون ۱۲

حدیث کے مشابہ ہو جسکو فدیک بن عمرو نے روایت کیا ہو جنکا تذکرہ ہم آیندہ انشاء اللہ تعالی لکھین گے۔

(سیدنا) فاتک (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر اس حدیث مین ہو جو ایوب نے نافع سے انھون نے ابن عمر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضرت نے اسکا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اسکا عزیز مدینہ مین نہ تھا اور زمانہ سخت سردی کا تھا پس ایک شخص اُٹھے جنکا نام فاتک تھا انھون نے ایک خیمہ اُسکے لیے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شب کو باہر نکلے تو آپنے دیکھا کہ آگ جل رہی ہو آپنے پوچھا کہ یہ کیا ہو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شخص ہو جسکا آپنے ہاتھ کٹوا دیا تھا مسافر تھا فاتک نے اُسکے لیے خیمہ ایستادہ کر دیا ہو اور آگ جلادی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ فاتک کو بخشدے جسطرح اپنے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہونچائی۔ اس حدیث کو ابو احمد اور طبرانی اور ابن عدی وغیرہ نے عبدان سے انھون نے زید بن حریش سے انھون نے عبید اللہ بن عمر اور ایوب سے روایت کیا ہو۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور ابن ہشام نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خالدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ زریق قبیلۂ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہو۔ یہ فاکہ بدر مین شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن جبیر بن سنان بن خطمہ۔ انصاری اوسی خطمی۔ کنیت انکی ابو عقبہ تھی یہ عبد الرحمن بن سعد بن فاکہ کے دادا تھے۔ انسے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کیا ہو۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو جعفر خطمی نے عبد الرحمن بن عقبہ بن فاکہ بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا فاکہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عید الفطر اور عید الاضحی کے دن غسل کیا کرتے تھے فاکہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنون مین غسل کا حکم دیا کرتے تھے کلبی نے کہا ہے کہ یہ مہاجری ہین حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک تھے اور اسی جنگ مین شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سکن بن زید بن خنسا ابن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کیا کرتے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو داری۔ تمیم داری کے چچازاد بھائی ہیں صحابی ہیں بیت جبرین میں جو فلسطین کا ایک شہر ہے رہتے تھے۔ جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان داری۔ تمیم کے خاندان سے ہیں۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ قبیلۂ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جنکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ جعفر نے انکا تذکرہ پہلے فاکہ سے علحدہ کرکے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فجیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن جندح بن بکاء بن فجیع بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بکائی۔ انکا شمار اعراب بصرہ میں ہے کوفہ میں رہتے تھے۔ عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکائی نے اپنے والد سے انھوں نے فجیع عامری سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لیے حلال ہے آپنے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے جنہنے کہا ایک قدح صبح کو ایک قدح شام کو آپ نے فرمایا سخت بھوک کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے۔
ہمیں یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد ملک بن حماد بکائی نے ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں دیا اور کہا اسکی نقل کرلو اور انھوں نے کہا کہ امین بنت فجیع نے مجھسے بیان کیا تھا کہ یہ خط ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فجیع اور انکے تابعین اہل اسلام کے نام اس مضمون کا یہ تھا کہ جو مسلمان نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ اور رسول کی اطاعت کریں اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ کے لیے نکالتے رہیں اور نبی کی مدد کریں اور اپنے اسلام کا اعلان کردیں اور مشرکوں سے علحدہ ہوجائیں وہ خدا اور رسول کی امان میں ہیں۔
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

لہ یعنی جیسے جانب کا حرف ج ہے

(سیدنا) فدیک (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوبشیر تھی۔ زبیدی مجازی ہین صحابی ہین۔ اوزاعی نے اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انھون نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہو کہ انکے دادا فدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگ کہتے ہین کہ جسنے ہجرت نہین کی وہ ہلاک ہوگا حضرت نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور بُرائیون کو چھوڑ دو اور خدا کی زمین مین جہان چاہے رہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فدیک (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ جبیب کے والد ہین۔ دونون صحابی ہین۔ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہو اور طبرانی نے انکے بیٹے جبیب کے تذکرہ مین انکا نام فریک لکھا ہو اور بغوی اور ابوالفتح ازدی نے فویک بیان کیا ہو انکے بیٹے جبیب نے روایت کی ہو کہ انکے والد انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے تھے یہ حدیث عدی بن خویک کے نام مین گذر چکی ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان بن ثعلبہ بن عبد العزیٰ بن جبیب بن جبہ بن ربیعہ بن سعد بن عجل بن نجیم بن سعد بن علی بن بکر بن وائل ربعی بکری ثم العجلی۔ بنی سہم کے حلیف تھے یہ قبیلہ ربیعہ کے ان چار آدمیون مین سے تھے جو اسلام لے آئے تھے ان سب کا تذکرہ گذر چکا ہو۔ لوگون کو راستہ بتایا کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک لشکر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس غرض سے روانہ فرمایا تھا کہ قریش کے قافلہ کو درمیان مین روک کر قتال شروع کردین تو اسوقت قریش کے راہ بتانے والے یہی تھے بالآخر مسلمانون نے اس قافلہ کو شکست دی اور فرات بن حیان کو قید کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپنے انکے قتل کا حکم نہین دیا۔ پھر انسے انکا ایک انصاری حلیف ملا اس سے انھون نے کہا کہ مین مسلمان ہون اس انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ فرات بن حیان کہتے ہین کہ مین مسلمان ہوگیا ہون حضرت نے فرمایا تم مین کچھ لوگ ایسے ہین جنکو ہم انکے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہین انھین مین سے فرات بن حیان بھی ہین پھر آپنے انکو رہا کر دیا اور یہ برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے رہے یہانتک کہ آپ کی وفات ہوگئی پھر یہ کہ چلے گئے اور وہین سکونت اختیار کی۔ انکی اولاد بھی وہین تھی۔ جب یہ اسلام لائے تو انکا اسلام بہت اچھا ہوا اور علم دین انھون نے حاصل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک مین انکی عزت بھی خوب تھی یہانتک کہ آپنے انکو یمامہ مین ایک زمین دی تھی جسکی آمدنی چار ہزار روپیہ تھی۔

انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ بن اثال کے پاس مسیلمہ کے قتل کے لیے بھیجا تھا فرات بن حیان نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت کہ ایسے لوگون کی تمکو اقتدا کرنی چاہیے - ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن سعید نے ابو اسحاق سے انھون نے حارثہ بن مضرب سے انھون نے فرات بن حیان سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم مین سے کچھ لوگ ایسے ہین جنکو ہم انکے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہین فرات بن حیان بھی انھین مین ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

بحرانی - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے اس طرح بیان کیا ہو فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی اور یہی صحیح ہو - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہین - محمد بن حرب نے زبیدی سے انھون نے سلیم بن عامر سے انھون نے فرات بحرانی سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دوزخی کون لوگ ہین حضرت نے فرمایا تمنے ایک بڑی بات پوچھی اسکے بعد پوری حدیث بیان کی - یہ حدیث یون بھی مروی ہو کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات بحرانی سے روایت کیا ہو مگر یہ صحیح نہین صحیح نام انکا فرات بن ثعلبہ بہرانی حمصی ہو تابعی ہین اور ابو عمر نے کہا ہو کہ فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی کو بعض لوگون نے صحابی لکھا ہو اور بعض نے انکی حدیث مرسل قرار دی ہو - انسے ضمرہ اور مہاجر فرزندان حبیب نے اور سلیم بن عامر جبائری نے روایت کیا ہو واللہ اعلم -

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس - ابو عمر نے کہا ہو کہ مین انکو قبیلۂ بنی عنبر سے خیال کرتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابو موسی نے کہا ہو کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہین - ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تمیم کے وفد مین کیا ہو - ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے عبیدہ تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ بنی عنبر کی طرف بھیجا وہان ان لوگون نے کچھ مردون کو اور کچھ عورتون کو قید کر لیا تھا جنکے چھوڑانے کے واسطے قبیلۂ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزندان حابس بھی تھے اسکے بعد پورا قصہ بیان کیا ہو اس سے معلوم ہوگیا کہ یہ فراس اقرع بن حابس کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

صفیہ بنت بحرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک پیالہ جسمیں انھوں نے آپکو کھاتے ہوے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انھیں دیدیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آتے تھے تو فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اُسکو نکالتے تھے پس وہ اُسمیں آب زمزم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرالے گیا پھر جو حضرت عمر آئے اور انھوں نے پیالہ مانگا تو ہمنے بیان کیا کہ اسکو کوئی چرالے گیا حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کے لیے بس اتنا کہکر رہ گئے کوئی بددعا کا کلمہ اُس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو لیثی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابو الطفیل نے روایت کی ہو کہ ایک شخص قبیلۂ لیث کے جنکو لوگ فراس بن عمرو کہتے تھے دردِ سر میں مبتلا ہوے تو انکے والد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور آپ سے دردِ سر کی حالت بیان کی پس آپنے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھایا اور انکے آنکھوں کی درمیان کی کھال کو پکڑ کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور دردِ سر جاتا رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری۔ انھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہو اور ابن عقبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو مگر ابو موسیٰ نے انکے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہو اور ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہو جیسا ہمنے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہو زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی لکھا ہو۔

(سیدنا) فراسی (رضی اللہ عنہ)

بنی فراس بن مالک بن کنانہ سے ہیں۔ انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہو۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ

ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انھون نے بکر بن سوادہ سے انھون نے مسلم بن مخشی سے انھون نے ابن فراسی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین لوگون سے کچھ مانگ لیا کرون حضرت نے فرمایا نہین اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگون سے سوال کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فرزدق (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابوبکر بن ابی علی نے انکا نام لکھا ہو اور انھون نے حسن سے انھون نے صعصعہ ابن معاویہ سے انھون نے فرزدق سے روایت کی ہو کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تو آپنے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ[1] مینے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہو۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ اسمین غلطی ہو غالباً یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہو جو فرزدق کے چچا تھے۔

مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا بیان کیا ہو اس صورت مین معاویہ فرزدق کے دادا ہوگئے حالانکہ ایسا نہین ہو یہ فرزدق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہین انکے نسب مین معاویہ کا نام کہین نہین ہو ہان اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا یہ واقعہ ہو تو بیشک صحیح ہوتا۔ ابوموسی نے اس غلطی مین ابن مندہ کی پیروی کی ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

عجلی۔ ربعی۔ بعض لوگ انکو تیمی عنبری کہتے ہین۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہو۔ انکی والدہ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئی تھین اسوقت انکے گیسو دراز تھے حضرت نے انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور انکو دعا دی یہ ابوعمر کا قول تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ فرقد صحابی ہین اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ وہاب بن سہل بن طلاس بن فرقد انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا فرقد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انپر پھیرا تھا۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہو۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ محمد بن سلام نے حسین بن نہران سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے فرقد صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور انکے ساتھ کھانا کھایا ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پہ کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہو اور انمین کچھ نہین کی

[1] ترجمہ جو کوئی ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اسکا نتیجہ دیکھ لیگا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ نام ابوتمیم اسلمی کا ہو اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ بریدہ بن سفیان بن فروہ کے دادا ہین مسعود انھین کے غلام تھے جنکو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ مسعود کے نام مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی شامی۔ صحابی ہین۔ انسے بشیر مولائی معاویہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوے سنا تھا کہ جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گذشتہ مہینہ کو ہمارے لیے اچھا مہینہ کردے اور اسکا انجام ہمارے حق مین اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمین نصیب کر۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب نہین بیان کیا اور صرف اسقدر بیان کیا ہو کہ فروہ صحابی ہین۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش ازدی۔ انسے ابولبید نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا تھا کہ اہل یمن بہت دقیق القلب ہوتے ہین اور وہ دین الٰہی کے مددگار ہین اور وہی لوگ ہین جو اللہ کے محبوب اور محب ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ اور بعض لوگ انکو فروہ بن عمرو کہتے ہین اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نباتہ اور بعض ابن نعامہ جذامی کہتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھون نے اپنا ایک سفید خچر ہدیۃً دیا تھا عمان شام مین رہتے تھے۔ ہمین ابوجعفر ابن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن عمرو ابن نافدہ جذامی نفاثی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی اور ایک سفید خچر ہدیۃً فروہ سلطنت روم کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے انکا مکان معان مین اور اسکے گرد نواح سرزمین شام مین تھا جب اہل روم کو انکے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگون نے انکو بلایا اور گرفتار کرکے قید کردیا جب تمام لوگ انکو سولی دینے کے لیے فلسطین مین ایک پانی کے چشمہ پر جسکا نام عفرا تھا جمع ہوے تو انھون نے یہ اشعار کہے تھے ؎

الا ہل اتی سلمی بان حلیلہا علی ماعفری فوق احدی الرواحل علی ناقۃ لم یضرب الفحل امہا مشذبۃ اطرافہا بالمناجل

ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ زہری کہتے تھے جب لوگون نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو انھون نے یہ شعر بھی کہا

بلغ سراۃ المسلمین باننی سلم لربی اعظمی و بنانی

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ودفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر مین اور انکے بعد کے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے انکے اور عبداللہ بن مخرمہ عامری کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہو کہ تم مین سے کوئی قرآن پڑھنے مین ایک دوسرے پر آواز بلند نکرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا مین یحیی بن سعید سے انھون نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انھون نے ابوحازم تمار سے انھون نے بیاضی سے روایت کیا ہو امام مالک نے موطا مین انکا نام نہین لکھا ابن وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے انکا نام اس سبب سے نہین لکھا کہ یہ ان لوگون مین تھے جنھون نے حضرت عثمان کے قتل مین اعانت کی تھی مگر ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ بات کچھ صحیح نہین علوم ہوتی اور یہ کوئی وجہ جی ذکر کرنیکی نہین ہوسکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اہل مدینہ کے باغون مین میوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے چنانچہ جب یہ باغ مین جاتے تھے تو خوشون کا شمار کرلیتے تھے پھر انمین باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کرکے حساب بتلاتے تھے اسمین غلطی نہوتی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ کنیت انکی ابوالمخارق تھی۔ ابوالقاسم بن ابی عبید اللہ نے کتاب العمر مین انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ابوامامہ باہلی نے فروہ بن قیس یعنی ابوالمخارق سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اسکے نہین لکھے جاتے بعد اسکے آپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی حتی اذا بلغ اشدہ و بلغ اربعین سنۃ۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ اس اسناد سے حجت

۱؎ ترجمہ۔ کیا سلمی کو یہ خبر پہونچی کہ اسکا شوہر عفری نامی چشمہ پر ہو ایک نوجوان اونٹنی پر سوار ہو جسکے ہاتھ پیر بندھے ہوے ہین ۱۲

۲؎ ترجمہ۔ مسلمانون کے سردار کو خبر پہونچادے کہ میری ہڈیان اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطیع فرمان ہین ۱۲

۳؎ ترجمہ۔ جب وہ اپنی پختہ عمر کو پہونچگیا اور چالیس برس کا ہوگیا ۱۲

ثابت نہین ہوسکتی اور آیت مین کوئی دلیل اس امر کی نہین ہو کہ چالیس برس تک کے گناہ نہین لکھے جاتے -
اسی حدیث کو ابو امامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا ہو جسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام مین آئیگا -

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہین ہو - فضل بن شبیب نے عدی بن عدی کندی سے انھون نے انکے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے زمانہ جاہلیت مین ایک غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انھون نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہان دعوی دائر کیا تھا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ مینے اس لڑکے کی مان سے اس حالت مین نکاح کیا کہ وہ سمجھدار تھی جب یہ لڑکا بالغ ہوا تو میرا آقا اسپر دعوی کر رہا ہو حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسیکو ملیگا جسکے نکاح مین وہ لونڈی ہو بعد اسکے کہا کہ ای لوگون اپنے باپ سے علیحدہ نہو یہ بڑی ناشکری ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ حضرت عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہوتا -

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اشجعی - انسے ابو اسحاق سبیعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہو - بعض لوگ انکو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہین - فروہ بن نوفل خوارج مین سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اور مستورد کے ساتھ انھون نے حضرت معاویہ کے شروع زمانہ مین خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر انکے مقابلہ پر بھیجا تھا - اور بعض لوگون نے انکو فروہ بن معقل اشجعی بیان کیا ہو وہ بھی خوارج مین سے ہین مگر انھون نے مقام نہروان مین خوارج سے علیحدگی اختیار کی تھی - پس یہ فروہ اگر نوفل اشجعی کے بیٹے ہین تو نہ صحابی ہین نہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اپنے والد سے اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہین - ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الواحد بن غیاث یعنی ابو بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے ابو اسحاق سے انھون نے فروہ بن نوفل سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین مدینہ گیا تو مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیون آئے مینے عرض کیا اس لئے آیا ہون کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دین جو مین سوتے وقت پڑھ لیا کرون آپ نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اسمین شرک سے بیزاری ہو - اس حدیث کو ثوری نے ابو اسحاق سے انھون نے فروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ انکا نام فروہ بن نوفل ہو -

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجالد۔ خمسین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر اکثر محدثین انکی روایت کو مرسل کہتے ہین۔ انسے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہو یہ فروہ ابدال مین شمار کیے جاتے تھے مستجاب الدعوۃ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی۔ یہ فروہ حارث بن سلمہ بن حارث ابن ذویہ بن مالک بن منبہ بن عطیف بن عبد اللہ بن ناجیہ بن مراد کے بیٹے ہین۔ اصل مین یمن کے رہنے والے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین سنلہ ہجری مین آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو حضرت نے قبیلۂ مراد اور زبید اور مذحج پر سردار بنا کر انکو بھیجا تھا۔ ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن مسیک مرادی بادشاہان کندہ سے جدا ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اسلام سے پہلے قبیلۂ ہمدان اور مراد کے درمیان مین ایک واقعہ ہو گیا تھا جسمین ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انھون نے قبیلۂ مراد کے لوگون کو بہت قتل کیا تھا اس دن کا نام عرب مین یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلۂ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدع بن مالک تھا اُسنے ان لوگون کو بہت فضیحت کیا اسی کے بارہ مین فروہ نے یہ اشعار کہے تھے ؎

فان نغلب فغلابون قدما | وان نهزم فغير مهزمينا
وما ان طبنا جبن ولكن | منايانا ودولة آخرينا
كذاك الدهر دولته سجال | تكر صروفه حينا فحينا

اس قصیدہ مین اس سے زیادہ اشعار ہین۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ فروہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تو انھون نے یہ شعر کہے ؎

لما رأيت ملوك كندة اعرضت | كالرجل خان الرجل عرق نسائها
يممت راحلتي أؤم محمدا | ارجو فواضلها وحسن ثرائها

ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ جب یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے تو آپنے پوچھا کہ اے فروہ

لہ ترجمہ۔ اگر ہم غالب آجائین تو کوئی بات نہین ہم ہمیشہ سے غالب رہتے ہین اور اگر مغلوب ہو تو تب بھی ہم بھاگنے والے نہین ہین ہم نامرد نہین ہین مگر ہماری موت اور دوسرے کا اقبال ہو تو اسمین کیا چارہ۔ دنیا کا یہی حال ہی کہ آج اسکے پاس تو کل دوسرے کے پاس ۱۲

سلہ ترجمہ جب مین نے بادشاہان کندہ کو دیکھا کہ وہ اعراض کرتے ہین جس طرح عرق النسا ئین ایک دوسرے سے اعراض کرتا ہی تو مین محمد کا قصد کرکے آیا اُنکی احسانات ... بہرہ مند ہون ۱۲

کیا تمکو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمھاری قوم کو یوم ردم مین پیش آیا انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جسکی قوم پر ایسا سانحہ گذر جائے جیسا میری قوم پر گذرا اور اسکو ملال نہو حضرت نے فرمایا سنو اس واقعہ سے تمھاری قوم کے لیے اسلام مین اور خوبی پیدا ہو گئی۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسے یعنی محمد بن عیسی ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو کریب اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو سبرہ نخعی نے فروہ بن مسیک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لیکر اپنی قوم کے کافرون سے قتال کرون حضرت نے مجھے اجازت دی جب مین حضرت کے پاس سے چلا آیا تو آپنے پوچھا کہ فروہ کہان ہین لوگون نے کہا وہ تو گئے پس آپنے آدمی بھیجکر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام لے آئے اُسکا اسلام قبول کر لینا اور جو انکار کرے اُسکے بارے مین جلدی سے توقف کرنا یہانتک کہ مین تمکو کوئی حکم بھیجون۔ اسی اثنا مین ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ سبا کسی مقام کا نام ہے یا کسی عورت کا نام ہے حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام ہے نہ عورت کا نام ہے وہ ایک مرد تھا جسکے دس لڑکے تھے چھہ لڑکے تو یمن چلے آئے تھے اور چار لڑکے شام چلے گئے تھے اسکے نام یہ ہین۔ لخم۔ جذام۔ غسان۔ عاملہ۔ اور جو یمن چلے گئے تھے اُنکے نام یہ ہین۔ ازد۔ اشعر۔ حمیر۔ کندہ۔ مذحج۔ انمار۔ ایک شخص نے پوچھا کہ انمار کون تھا حضرت نے فرمایا جسکی اولاد مین قبیلہ خثعم اور بجیلہ ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **فروہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیکہ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے انکے اور فروہ بن مسیک کے درمیان مین فرق بیان کیا ہے اور انھون نے مجالد سے انھون نے عامر سے انھون نے فروہ بن مسیکہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو وہ دن یاد ہے جب تمھارے قبیلہ سے اور قبیلۂ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انھون نے عرض کیا کہ ہان یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہو گئے تھے آپنے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے انکے لیے وہ واقعہ اچھا رہا عسکری نے بیان کیا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام مین روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو مسکین کہتے ہین۔

مین کہتا ہون کہ یہ فروہ بن مسیکہ وہی ہین جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو انکے تذکرہ مین گذر چکی بعض لوگ انھین کو فروہ بن مسیکہ بھی کہتے ہین باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھنا یہ غلطی ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوے احد اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا صحابی ہین۔ انکی حدیث معاویہ بن صالح نے ابو عمرو سے انھون نے بشیر سے روایت کی ہے۔ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ثم الظفری۔ ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہین۔ ادریس نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ اسما بن حارثہ کے بھائی ہین۔ انکی حدیث عبد الرحمن بن حرملہ نے روایت کی ہے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار خزاعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ بخاری نے انکو ذکر کیا ہے۔ یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسے نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اہل یمن سے ہین۔ اسکو جعفر نے بیان کیا ہے اور انھون نے ایک مقام پر یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ شام مین فروکش تھے۔ ابو بکر بن جریر نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامون مین ذکر کیا ہے۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکی وفات شام مین ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکا حال اس سے زیادہ کچھ نہین جانتا۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نافذ بن قیس بن صہیب ابن اصرم بن جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی عمری۔ کنیت انکی ابو محمد ہے انکا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اسکے بعد تمام مشاہد مین شریک رہے۔

ان لوگون مین تھے جنھون نے بیعۃ الرضوان کی تھی - بعد اسکے یہ شام چلے گئے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے شام ہی مین رہتے تھے - حضرت معاویہ جب صفین جانے لگے تو انکو دمشق کا قاضی بنا گئے تھے اور انسے کہہ گئے تھے کہ اس سے مقصود تمھین فائدہ پہونچانا نہین ہی بلکہ مین تمھارے ذریعہ سے دوزخ سے بچنا چاہتا ہون - پھر انکو حضرت معاویہ نے سردار لشکر بناکر روم بھیجا چنانچہ یہ دریا مین لڑے اور کچھ لوگون کو بھی قید کیا انسے حنش صنعانی اور عمرو بن مالک جنبی اور عبد الرحمن بن جبیر اور ابن محیریز وغیرہم نے روایت کی ہو - ہمین ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابو شجاع یعنی سعید بن یزید سے انھون نے خالد بن ابی عمران سے انھون نے حنش صنعانی سے انھون نے فضالہ بن عبید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے غزوہ خیبر مین ایک بار بارہ اشرفی کو مول لیا اسمین کچھ سونا تھا اور کچھ مہرہ مینے سونا علحدہ کیا تو اسمین بارہ اشرفی سے زیادہ مال نکلا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا تو آپنے حکم دیا کہ جب تک سونا علحدہ نہ کر لیا جاے ایسی چیزین نہ بیچی جائین - فضالہ نے ۵۳ھ مین بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بقول بعض ۶۹ھ مین انکا جنازہ حضرت معاویہ نے خود اٹھایا اور اپنے بیٹے عبد اللہ سے کہا کہ اے بیٹے آؤ تم بھی اٹھاؤ اب انکے بعد کسی ایسے شخص کا جنازہ تم نہ اٹھاؤگے - انکی وفات دمشق مین ہوئی تھی اور وہین انکی اولاد تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

لیثی - انکے والد کے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ انکو فضالہ بن عبد اللہ کہتے ہین اور بعض فضالہ بن وہب بن بحرہ بن بحیرہ بن مالک بن عامر - بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ سے ہین لیثی ہین اور بعض لوگ انکو فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی کہتے ہین - فتح مکہ کے دن بتون کے توڑنے کے متعلق یہ اشعار انھین کے ہین سے[۱]

لو ما رأیت محمدا و جنودہ ۔ بالفتح یوم تکسر الاصنام
لرأیت نور اللہ اصبح بینا ۔ والشرک یغشی وجہہ الاظلام

بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ اشعار کسی اور کے ہین - ابو نعیم نے کہا ہی کہ فضالہ لیثی زہرانی کے لقب سے مشہور ہین انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو ہمین یحیی بن ابی الرجا نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابو حرب بن ابی الاسود سے انھون نے عبد اللہ بن فضالہ سے

---

[۱] ترجمہ - اگر تم محمد کو اور انکے لشکر کو دیکھتے فتح مکہ کے دن جب انھون نے بتونکو توڑا تو تم دیکھتے نور خدا کو آشکار اور شرک کو تاریکیون مین چھپا ہوا۔ ۱۲

انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ باتین تعلیم کی تھین جنمین ایک بات یہ تھی کہ پانچون وقت کی نماز کی پابندی کرو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ان اوقات مین بہت کام رہتے ہین لہذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجیے کہ جسکو مین کرلیا کرون اور وہ میرے لیے کافی ہوجایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین[1] کی پابندی رکھو مینے پوچھا کہ عصرین کیا فرمایا کہ نماز فجر اور نماز عصر یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے بیان کیا اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو زہرانی کہتے ہین یہ غلط ہے زہرانی تابعی ہین۔ فضالہ لیثی کا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے انسے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ انکا ذکر ان لوگون مین کیا گیا ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ علی بن عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند اسلمی۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ انکی حدیث عبداللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بن حارثہ کو انکی قوم قبیلۂ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگون کو یوم عاشورا کے روزے کا حکم دو۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت مین عبداللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسمعیل اور وہب نے عبدالرحمن بن حرملہ سے انھون نے یحیی بن ہند بن حارثہ سے روایت کی تو یہ ہند۔ اسماء بن حارثہ کے بھائی ہین۔ یحیی بن ہند نے اسماء سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ انکی ابوعبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابومحمد۔ انکی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن تھین حضرت عباس کے بیٹون مین سب سے بڑے یہی تھے حضرت عباس کی کنیت انھین کے نام پر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین مین شریک تھے اور جب لوگون کو ہزیمت

---

[1] اس حدیث کا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہیے کہ اور نمازین انسے معاف کردی گئی تھین کیونکہ نماز معاف نہین ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نماز ون مین وقت مستحب کی رعایت نہو سکے تو خیر مگران نماز ون مین ضرور اسکی رعایت ہونی چاہیے ۱۲

ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپکے ساتھ حجۃ الوداع مین شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے - نہایت حسین آدمی تھے - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو - ہمین اسمعیل اور ابراہیم وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے انھون نے عطاء سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ سوار کرلیا تھا ہم برابر تلبیہ کہتے رہے یہانتک کہ رمی جمرہ کی - یہ فضل بن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل مین شریک تھے حضرت علی کو پانی بھی دیتے تھے - واقعہ مرج الصفر مین شہید ہوے اور بقول بعض واقعہ اجنادین مین یہ دونون واقعہ ۱۳ھ ہجری کے ہین اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ واقعہ یرموک مین جو ۱۵ھ ہجری کا واقعہ ہو شہید ہوے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہین چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی اُنکے بعد ابو موسیٰ اشعری کے نکاح مین آئین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ہاشمی - سری بن یحییٰ نے حرملہ بن اسیر سے جو انکے چچازاد بھائی تھے انھون نے فضل بن عبد الرحمن ہاشمی سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی مین رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین سردارون کا بیٹا ہون انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو - حافظ ابو مسعود نے انکا تذکرہ لکھا ہو -

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن قیوم ازدی - انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو شام کے رہنے والے ہین فلسطین مین رہتے تھے - انکی حدیث عبد الجبار بن یحییٰ بن فضل نے روایت کی ہو موسیٰ بن سہل نے کہا ہو کہ یہ فضل ازدی ہین کنیت انکی ابو یحییٰ تھی قیوم کے بیٹے ہین انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا قیوم سے روایت کی ہو یہ وہی شخص ہین جو ابو راشد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ یہ غلطی ہو کیونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہین جنکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیوم رکھا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) فضیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ - انکی کنیت ابو الحساس تھی - انکا تذکرہ انکے بیٹے حساس کے نام مین گذر چکا ہو - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) فضیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان انصاری- خیبر مین شہید ہوے- ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھول نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام مین جو خاندان بنی سلمہ سے خیبر مین شہید ہوے لکھا ہو کہ بشر بن براء ابن معرور زہر سے شہید ہوے اور فضیل بن نعمان بھی- انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو- اور ابو عمر نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہو فضیل بن نعمان انصاری سلمی خیبر مین شہید ہوے- انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے- محمد بن سعد نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے-

(سیدنا) فلتان (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم جرمی- بعض لوگ انکو منقری کہتے ہین مگر پہلا ہی قول صحیح ہو- خلیفہ نے کہا ہو کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو انہین فلتان بن عاصم جرمی بھی ہین یہ کلیب بن شہاب جرمی کے ماموں ہین اور عاصم ابن کلیب کے والد ہین- انکا شمار اہل کوفہ مین ہے- عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھون نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے آپنے ایک شخص کو مسجد مین چلتے ہوے دیکھا تو آپنے اُسکو پکار اکہ اے فلان اسنے عرض کیا کہ لبیک یا رسول اللہ پس اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ مین خدا کا رسول ہون اُسنے کہا نہین آپنے فرمایا کہ کیا تو توراۃ پڑھتا ہو اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا انجیل اُسنے کہا انجیل بھی پھر آپنے اُسے قسم دیکر پوچھا کہ کیا تو میرا تذکرہ تورات و انجیل مین دیکھتا ہو اُسنے کہا دیکھیے مین بیان کرتا ہون بیشک ہمین تورات مین ایک شخص کی صفت ملتی ہے جو بالکل آپکے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم مین سے ہونگے لیکن جب آپ ظاہر ہوے تو ہمنے تورات والی صفت سے آپکو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہین ہین آپنے پوچھا کیون اُسنے کہا اس نبی کی صفت مین لکھا ہے کہ اُسکی اُمت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت مین داخل ہونگے اور آپکے پیرو بہت کم ہین اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی مین ہی ہون بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہوگی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے-

(سیدنا) فتح (رضی اللہ عنہ)

ابن دحرج اور بعض لوگ ابن برج کہتے ہین- فارسی دینباری ہین- بعض لوگون نے انکا نام فتح بیان کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے- انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انکی حدیث یعلی بن امیہ سے مروی ہے وہ ایک غیر

معلوم ام اسم صحابی سے روایت کرتے ہین وہ حدیث درخت نصب کرنے کے ثواب مین ہے - ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے داؤد بن قیس صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن وہب نے اپنے والد سے انھون نے فنج سے روایت کرکے بیان کیا کہ مین مقام رشاد مین کچھ کام کیا کرتا تھا یعلی بن امیہ اہل یمن پر حاکم ہو کر آئے اور انکے ساتھ کچھ اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے انمین ایک شخص میرے پاس آئے جنکی آستین مین کچھ اخروٹ تھے اور وہ انکو توڑ توڑ کر کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اُسکی خدمت کرے یہانتک کہ وہ پھلنے لگے تو اسکا پھل جس کسی کو بھی ملجائیگا اسکا ثواب اُسی شخص کو ملیگا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) فویک (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تھے انکی آنکھین بالکل سفید ہوگئی تھین کہ کچھ دکھائی ندیتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا سبب پوچھا انھون نے کہا کہ ایک مرتبہ مین سانپ کے انڈون پر گر پڑا اسکا کچھ اثر آنکھ پر پہونچ گیا اُسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھون پر کچھ پڑھکر پھونک دیا تو انکی آنکھون مین پوری روشنی آگئی یہانتک کہ اسّی برس کی عمر مین یہ سوئی مین تاگہ ڈال لیتے تھے مگر آنکھون کا رنگ ویسا ہی سفید تھا - اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انھون نے عبد العزیز بن عمر سے انھون نے قبیلہ سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انھون نے اپنی والدہ سے انھون نے اپنے ماموں حبیب بن فویک سے روایت کی ہے کہ انکے والد فویک نے انسے بیان کیا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے انکا نام فدیک بن عمر وسلامانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا نام دال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے راے مہملہ کے ساتھ اور بغوی اور ابو الفتح ازدی اور جعفر نے واو کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمعیل ابن محمد بن فضل اصفہانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے -

(سیدنا) فہم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس عیلان - کنیت انکی ابو ثور فہمی ہے - ابو بکر بن علی نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے احاد مین لکھا ہے - ابو موسی نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے -

مین کہتا ہون کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس عیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہین اسی قبیلہ کا ایک شخص تابط شرا کے لقب سے مشہور ہے جسکا نام ثابت بن جابر بن سفیان

ابن عدی بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہو یہ شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہو حالانکہ اسکے اور فہم کے درمیان مین سات پشتین ہین پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہین - ہان تابط شرا کا ذکر البتہ صحابہ مین کیا گیا ہے - واللہ اعلم -

(سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

دیلمی - کنیت انکی ابو عبداللہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبدالرحمن اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود عنسی جو یمن مین دعوی نبوت کرتا تھا اسکو انھین نے قتل کیا تھا ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو حمیری کہتے ہین بوجہ اسکے کہ حمیر مین رہتے تھے اہل فارس مین سے تھے مقام صنعا کے رہنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے - انکی حدیث پینے کی چیزون کے متعلق صحیح ہو جب انھون نے اسود عنسی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور زادویہ اور قیس بن مکشوح اس بات پر متفق ہوے چنانچہ فیروز اسکے پاس گئے اور انھون نے اسکو قتل کر دیا فیروز نے اسود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اسوقت آپ مرض وفات مین مبتلا تھے حضرت کو اسکے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپنے لوگون سے بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دیلمی نے قتل کر دیا ضمرہ بن ربیعہ نے یحیی بن عمرو شیبانی سے انھون نے عبداللہ دیلمی سے انھون نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اسود کا سر لیکر گیا تھا - یہ روایت صرف ضمرہ کی ہو درحقیقت اسود کا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہین گیا - اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل مین ہمنے بالتفصیل بیان کیا ہو - ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حکم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہقل بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی عمرہ شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابن دیلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے فیروز دیلمی نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہین اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہین بتایئے ہمارا رفیق کون ہو آپنے فرمایا اللہ اور اسکا رسول انھون نے عرض کیا تو بس ہمارے لیے کافی ہو - نیز ہمسے بہت سے راویون نے اپنی سند ابو عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ ابو وہب حیشانی سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے ابن فیروز دیلمی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوے سنا کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اب مسلمان ہو گیا ہون اور میرے نکاح مین دو حقیقی بہنین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان دونون مین سے ایک کو رکھ لو - فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی - وادعی - عمرو بن عبد اللہ وادعی کے غلام تھے - جاہلیت اور اسلام دونون کا زمانہ پایا تھا - زکریا بن ابی زائدہ بن میمون بن فیروز ہمدانی کوفی کے دادا ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

حرف القاف ٭ باب القاف والالف

(سیدنا) قارب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے بھتیجے ہین ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو قارب بن عبد اللہ بن اسود بن مسعود - اور ابن مندہ نے انکو صرف قارب تمیمی لکھا ہو اور ان سب نے انسے یہ حدیث روایت کی ہو کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے وقت) سر منڈوانے والون پر - حمیدی نے ابن عیینہ سے انھون نے ابراہیم بن میسرہ سے انھون نے وہب بن عبد اللہ بن قارب یا مارب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے - حمیدی کے علاوہ اور لوگ انکا نام بغیر شک کے قارب کہتے ہین اور یہی صحیح ہو قارب قبیلہ ثقیف کے سردارون مین سے تھے مشہور معروف شخص ہین جب احلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو انکا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہو قبیلہ ثقیف کی دو شاخین ہوگئی ہین بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب مین یہ سب حالات بتفصیل لکھ چکے ہین - اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے - ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ابو ملیح بن عروہ اور قارب بن اسود دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد آنے سے پہلے جب کہ انھون نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونون قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کرکے اس ارادہ سے آئے تھے کہ اب کبھی کسی بات مین انسے متعلق نہونگے چنانچہ یہ دونون اسلام لائے انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جسکو چاہو اپنا دوست بنالو ان دونون نے کہا کہ ہم اللہ اور اسکے رسول کو اپنا دوست بناتے ہین - پھر جب قبیلہ ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کو اور مغیرہ کو بتخانہ کے منہدم کرنے کیلیے بھیجا تو ابو الملیح بن عروہ بن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے الد عروہ پر کچھ

قرض ہو اسکو ادا کر دیجیے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہو اسکو بھی ادا کر دیجیے عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا ہو قارب نے کہا یہ تو سچ ہو مگر اسکا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھی سے کیا جاتا ہو لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی تبخانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ اور ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہو مگر یہ استدراک بے وجہ ہو۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ انکا ذکر جابر کی حدیث میں ہو اعمش نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اسنے اپنے لڑکے کا نام ابو القاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اسکو ابو القاسم کہکر نہ پکارینگے چنانچہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا میرا نام رکھلو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بغوی اور یحیی بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا ہی لکھا ہو مگر مشہور نام انکا ابو القاسم ہو یہ ابو موسی کا قول ہو اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انھوں نے ابو الجہم غلام براء سے انھوں نے قاسم غلام ابو بکر صدیق سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس بودار ترکاری (لہسن) کو کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب[1] نہ آئے تا وقتیکہ اسکی بو دفع نہو جائے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس۔ کنیت انکی ابو العاص تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے انکے نام میں اختلاف ہی بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔ زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو العاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔ زبیر نے کہا ہو کہ یہی نام انکا صحیح ہو سلہ ہجری میں انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

[1] یہ ممانعت بنظر کراہت کے ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)
فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انھیں کے بطن سے تھے۔ بعض علما کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوے تھے جنکا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوے تھے قاسم اور عبداللہ۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ متقدمین میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپکے پلوٹھی کے بیٹے تھے انھیں کے نام پر آپکی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپکی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انھیں کی وفات ہوئی تھی۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ قاسم سات دن ہو کر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہے کہ دو برس کے تھے اور قتادہ نے کہا ہے کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں سے چلتے تھے۔ قاسم کا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں بیشک کیا جاتا ہے مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ آپکی اولاد ذرینہ سب آپکے سامنے ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہے کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہو چکی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابوعبداللہ جعفی سے انھوں نے جابر سے انھوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قاسم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہو لیتے تھے جب انکی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہو گئے (یعنی انکی نسل منقطع ہو گئی) اسپر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطیناک الکوثر یعنے اے محمد اس مصیبت کے بدلہ میں ہمنے تمھیں حوض کوثر عنایت کیا ہے پس تم اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبدالرحمن تھی۔ معاویہ کے غلام تھے۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ داؤد بن حصین نے عبدالرحمن بن ثابت سے انھوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہے انھوں نے غزوۂ احد میں ایک کافر پر حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اپنے کو انصاری کیوں نہ کہا حالانکہ تم انصار سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے یہ قاسم حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک ہے جو انصار کے ایک شاخ ہے اور سیاق حدیث بھی

اسی پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس بن مخرمہ کے بھائی ہین انھین اور انکے بھائی صلت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے سو اونٹ دیے تھے ان دونون کی والدہ سمر بنت امیہ بن عامر کی بیٹی تھین جنکی ام قیس ام ولد تھین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین قاسم اور صلت کی روایت کوئی نہین جانتا۔

(سیدنا) قاطع (رضی اللہ عنہ)

ابن سارق۔ کنیت انکی ابوصفرہ تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابوصفرہ رکھی تھی۔ انکی حدیث محمد بن عبد الرحمن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے اباواجداد سے روایت کی ہے کہ ابوصفرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور وہ اسوقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوے تھے جو دو گز انکے پیچھے لٹک رہا تھا انکا قد دراز اور حسن وجمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ انکے جمال سے خوش ہوے اور انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو ابن شہاب بن مرہ بن الھقام بن جلندی بن مستکبر بن جلندی۔ جلندی وہی شخص ہے جسکی بابت اللہ تعالی نے حضرت خضر کے قصہ مین بیان کیا تھا کہ وہ کشتیان چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان مین سلطنت کئی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تمھارا نام ابوصفرہ رکھتا ہون اور سارق وظالم نامون سے درگزر کرو انھون نے کہا مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور آپ اسکے بندے اور اسکے رسول برحق ہین۔ میرے اٹھارہ بیٹے ہین اور آخر مین مجھے خدا نے ایک بیٹی دی ہے جسکا نام مینے صفرہ رکھا ہے۔ ہشام بن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام ظالم ابن سراق بن صبیح کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السماء ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب القاف والیاء

(سیدنا) قباث (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہین اور بعض لوگ انکو لیثی اور بعض تمیمی کہتے ہین۔ دمشق مین رہتے تھے

بدر مین مشرکون کے ساتھ آئے تھے اسکے بعد اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا بہت معمر آدمی تھے عبد شمس کا زمانہ انھون نے پایا تھا اور واقعہ فیل مین سن تمیز کو پہونچ چکے تھے اس ہاتھی کی لید بھی انھون نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک مین شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے - انسے عبد الملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھون نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑے تھے مگر مین عمر مین آپ سے زیادہ تھا - اصبغ بن عبد العزیز نے انس سے انھون نے انکے دادا سلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے قباث بن اشیم لیثی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہی کہ انکی قوم کے کچھ لوگ انکے پاس گئے اور انسے کہا کہ محمد بن عبد اللہ عبد المطلب (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگون کو ایک نئے دین کی طرف بلاتے ہین پس قباث حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے جب یہ آپکے پاس پہونچے تو آپنے فرمایا کہ اے قباث بیٹھو تمھین نے کہا ہی کہ اگر قریش کی عورتین چاہین تو محمد اور اُنکے اصحاب کا رد کردین قباث نے کہا قسم اُسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹون نے اسکے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانون نے اسکو سنا یہ بات صرف میرے دل مین آئی تھی مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک نہین اور شہادت دیتا ہون کہ محمد اللہ کے رسول ہین اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہین سب حق ہی - انسے عامر بن دینار لیثی وغیرہ نے روایت کی ہی - انکی حدیث نماز جماعت کی فضیلت مین ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو کہا ہی کہ بعض لوگ انکو کنانی کہتے ہین اور بعض لوگ لیثی کہتے ہین ان دونون قولون مین کوئی اختلاف نہین ہی کیونکہ لیث قبیلۂ کنانہ کی ایک شاخ ہی - ابن درید نے کہا ہی کہ مینے اہل عرب کو قباث کا لفظ بولتے ہوے سنا مگر اسکا اشتقاق مجھے معلوم نہین ابو حاتم سے بھی مینے پوچھا مگر انکو بھی معلوم نہ تھا - انکے نام مین قاف کو فتحہ صحیح ہے -

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن جہان بن ثعلبہ - ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہی - قبیلۂ طے سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے - یہ ابن کلبی کا قول ہی -

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

بجلی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہی ہشام دستوائی نے قتادہ سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابو قبیصہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ مین ایک مرتبہ آفتاب مین گرہن پڑا تو آپنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لیے ہین جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو - اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا ہو اور اُنیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ہلال بن عامر سے انھون نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا ہو - اور ہند بن عمرو نے اس حدیث کو قبیصہ ہلالی سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو - ابن مندہ نے کہا ہو کہ ہشام کی حدیث غلط ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہو مگر میرے نزدیک انکا نام قبیصہ بن مخارق ہلالی ہو -

(سیدنا) **قبیصہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن براء - انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہو مگر ثابت نہین ہو - مجاہد بن جبر نے قبیصہ بن براء سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا جب فلان سرزمین مین خسف ہوگا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو سیاہ خضاب لگایا کرینگے اللہ تعالے انکی طرف نظر نہ فرمائیگا مجاہد نے کہا ہو کہ مینے اس سرزمین کو دیکھا ہو وہان خسف ہوا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر اس حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہین ہو -

(سیدنا) **قبیصہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن برمہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی - انکا نسب ابو نعیم نے لکھا ہو - انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو - انکے بعض لڑکون نے کہا ہو کہ یہ صحابی ہین - ابو حاتم نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو - انسے انکے بیٹے یزید بن قبیصہ نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپکے پاس آئی اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے میرا کوئی لڑکا زندہ نہین رہتا آپنے پوچھا کہ تمھارے کے لڑکے مرچکے ہین اُسنے کہا تین آپنے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کیلیے مضبوط کٹھرا بنالیا - اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیصہ بن برمہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انھون نے اپنے والد یزید سے انھون نے اُنکے دادا قبیصہ سے روایت کی ہو - نیز قبیصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا کہ جو لوگ دنیا مین اہل خیر ہین وہ آخرت مین بھی اہل خیر ہونگے بیان کیا گیا ہو کہ انکی حدیث مرسل ہو کیونکہ یہ ابن مسعود اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) **قبیصہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر - انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انکا شمار تابعین مین ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دموں بن عبید بن مالک بن ہقل بن ستی بن نعمان بن ذی الم بن صدف صدفی - انھوں نے اور انکے بھائی ہمیل بن دموں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی - ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں ٹھیرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انکا نسب اسطرح ہے دموں بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صباہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدف - واللہ اعلم -

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن طلحہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم - انکے والد کے نام میں انکا نسب بیان ہو چکا ہے یہ خزاعی کعبی ہیں - کنیت انکی ابو سعید ہے - اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر انکا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے اور آپنے انھیں دعا دی تھی - انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور ابو الدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے - انسے زہری نے اور جابر بن حیوۃ اور مکحول وغیرہم نے روایت کی ہے - اس امت کے علما میں انکا شمار کیا گیا ہے عبد الملک بن مروان کی انگشتری انھیں کے پاس رہتی تھی - ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حرملہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے وہب نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص پھوپھی بھتیجی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یکدم نکاح کرے - انکی وفات ۸۶ھ میں ہوئی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے انکا نام قبیصہ بن شبرمہ بیان کیا ہے - ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے - نصیر بن عبید بن یزید بن قبیصہ بن شبرمہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے شبرمہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے قبیصہ بن شبرمہ اسدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخارق بن عبد اللہ بن شداد بن ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامری ہلالی - انکا شمار اہل بصرہ

ہین ہو - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوے تھے کنیت انکی ابو بشر تھی - ابو العباس یعنے محمد بن زید نے بیان کیا ہو کہ قبیصہ صحابی ہین - انسے ابو عثمان سندی اور ابو قلابہ نے اور انکے بیٹے قطن بن قبیصہ نے روایت کی ہو - ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن یحیی نے اور قتیبہ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ہارون بن رباب سے انھون نے کنانہ ابن نعیم عدوی سے انھون نے قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرض ہو گیا تھا تو مین بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور آپ سے سوال کیا آپنے فرمایا کہ تم یہان رہو صدقہ کا مال آجائے تو ہم تمکو دلا دین بعد اسکے آپنے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال صرف تین آدمیون کے لیے حلال ہو ایک وہ کہ جسپر قرض ہو دوسرا وہ کہ جسکا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ مین مبتلا ہو حتی کہ اُسکی قوم کے تین آدمی کہدین کہ فلان شخص فاقہ مین مبتلا ہو بس ان تین کے سوا اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہین ہو - ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد یعنے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ایوب نے ابو قلابہ سے انھون نے قبیصہ ہلالی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک مرتبہ آفتاب مین گرہن پڑا تو آپ نہایت خوفناک ہو کر باہر نکلے آپکا کپڑا زمین پر لوٹتا جاتا تھا مین اسوقت مدینہ مین آپکے پاس ہی تھا بس آپنے دو رکعت نماز پڑھی اور انمین بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے آپنے فراغت کی تو گرہن موقوف ہو گیا - آپنے فرمایا کہ ان نشانیون کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندون کو ڈراتا ہو جب تم ان نشانیون کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب[۱۵] پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو - یہ حدیث انھین لوگون کی تائید کرتی ہو جو کہتے ہین کہ قبیصہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہو - صحیح یہ ہو کہ وہ ہلالی ہین اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ قبیصہ ہلالی مخارق کے بیٹے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص - سلمی - صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے - ابو الولید طیالسی نے ابو ہاشم صاحب زعفران سے انھون نے صالح بن جبید سے انھون نے قبیصہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ تمپر حاکم ہونگے جو نماز کو اسکے وقت سے ہٹا دیا کرینگے تم نماز انھین کے ساتھ پڑھنا تمھین ثواب ملیگا اور انپر گناہ ہوگا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

---

[۱۵] مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑ ہو ظہر کے بعد ہو تو چار رکعت مغرب کے بعد ہو تو تین رکعت ۱۲

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

وہب کے والد ہین۔ انکا تذکرہ عسکری نے صحابہ مین لکھا ہے اور انھون نے حیان بن مخارق سے انھون نے وہب بن قبیصہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چڑیونکے ذریعہ سے فال لینا اور کہانت کرنا اور بت پرستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھے تھے انسے ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ہلالی ہین۔ ہمین ابوالبرکات یعنے حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر محمد ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلا مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواسحاق یعنے ابراہیم ابن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہلال بن معلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خلیل بن مرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فضل نے عطار بن ابی رباح سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آپکے ماموں کے خاندان کے ایک شخص قبیصہ نامی آئے اور انھون نے آپکو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مرحبا اور فرمایا کہ اے قبیصہ تم اب آئے جب تمھارا سن زیادہ ہوگیا ہڈیان تمھاری پتلی ہوگئیں اور موت تمھاری قریب آگئی انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اب مین آپکے حضور مین حاضر ہوا اگر حاضر ہونیکی قوت مجھ مین نہ تھی سیرا سن بہت زیادہ ہوگیا ہو اور ہڈیان میری پتلی ہوگئی ہین موت کا وقت قریب ہو اور مین محتاج ہون اور لوگون کی نظر مین ذلیل ہون آپکے پاس آیا ہون کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت مین مجھے نفع دے اور بہت باتین نہ بتائیے گا کیونکہ مین بوڑھا ہون نسیان کا زیادہ غلبہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قبیصہ کیا کہا پھر تو کہو چنانچہ انھون نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فرمایا قسم اسکی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ یہان تمھارے گرد جسقدر درخت اور پتھر ہین سب تمھاری گفتگو سے رونے لگے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ صبح کو بعد نماز فجر کے تم یہ دعا چار مرتبہ پڑھ لیا کرو سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالی تمھین چار چیزین دنیا مین دیگا اور چار آخرت مین دنیا کی چار چیزین یہ ہین کہ تم جنون سے اور جذام سے اور برص سے اور فالج سے

محفوظ رہوگے اور آخرت کے لیے یہ دعا پڑھ لیا کرو اللہم اہدنی من عندک وافض علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک اس حدیث کو نافع بن عبد اللہ یلئنے ابو ہرمز نے عطا سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے قبیصہ بن مخارق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم ہوتا ہو کہ یہ قبیصہ اور قبیصہ بن مخارق اور قبیصہ بجلی تینون ایک ہین واللہ اعلم۔

باب القاف والتاء

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی۔ محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انھون نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان سے ہین روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی ہو مین چاہتا ہون کہ اسکو ہبہ کردون حضرت نے فرمایا اسکو مطلق العنان نکرو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعور بن ساعدہ بن عوف بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناہ تمیمی۔ جون بن قتادہ کے والد ہین بغوی نے انکا ذکر وحدان مین کیا ہو اور کہا ہو کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے قبل وفات آپکے مشرف ہوچکے تھے اور آپنے انکو تحریر موضع شبکہ کے لیے جو مقام دہنا مین ہو لکھدی تھی اور انھون نے کہا ہو کہ مین انکی کوئی حدیث نہین جانتا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ عرفطہ کے بھائی ہین اور بعض لوگ انکو قتادہ بن ابی اوفی کہتے ہین محمد بن سعد نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ قتادہ بیٹے ہین اوفی بن موالہ بن عتبہ بن ملادس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے تمیمی جشمی ہین۔ والد ہین ایاس بن قتادہ کے۔ یہ معلوم نہین کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہو۔ انکے بیٹے ایاس وہی ہین جنھون نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دیتین اپنے ذمہ لے لی تھین جبکہ قبیلہ تمیم اور ازد مین بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلۂ تمیم نے مسعود بن عمر سردار ازد کو قتل کردیا اس واقعہ مین انھون نے دس دیتین ادا کی تھین۔ احنف بن قیس کے بھانجے ہین یہ اشعار انھین کے ہین ؎

فلو انا سقیتہم عسلا مصفی[1]	بماء المزن او ماء الفرات
لقالوا انہ ملح اجاج	اراد بہ لنا احدی الہنات

[1] ترجمہ اگر ہم ان لوگون کو شہد آب باران یا آب فرات مین گھولکر پلاؤن تب بھی وہ کہینگے کہ اسنے ہمین کھاری پانی پلایا اس سے ہمین تکلیف پہونچانا مقصود تہا۔

انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش۔ کنیت انکی ابوہشام ہے۔ جرشی ہین اور بعض لوگ رہاوی کہتے ہین۔ انسے انکے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو مینے حضرت سے مصافحہ کرکے رخصت چاہی اسوقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقوی کو تمھارا زادراہ بنائے اور تمھارے گناہ بخشدے اور جہان تم رہو خیر کے ساتھ تمکو رکھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حبشی صدفی۔ صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ مصر مین انکی کچھ زمین لوگون نے بیان کی ہے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

لیثی۔ کنیت انکی ابوعمیر ہے۔ اوزاعی نے عبداللہ بن عمیر لیثی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز مین ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید کے دادا عمیر بن قتادہ تھے اور یہ حدیث انھین کی معلوم ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے انس ابن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان روزون مین سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انھون نے عبدالملک بن منہال یا ملحان سے روایت کیا ہے مگر صحیح ملحان ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری

کنیت انکی ابو عمر تھی اور بعض ابو عبد اللہ کہتے ہین ۔ ابو سعید خدری کے اخیافی بھائی ہین بیعت عقبہ مین اور
غزوۂ بدر اور احد اور تمام مشاہد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے غزوۂ بدر مین انکی ایک آنکھ
شہید ہوگئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین غزوۂ احد مین اور بعض لوگ کہتے ہین خندق مین ابو عمر نے بیان
کیا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ انکی آنکھ احد مین شہید ہوئی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر درست کر دیا تھا
اور وہ انکی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہوگئی تھی ۔ ہمین ابو الربیع یعنے سلیمان بن ابو البرکات محمد بن محمد خمیس
عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو النصر یعنے احمد بن عبد الباقی
ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد الرحمن ارزقی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن عمران نے عبد الرحمن بن حارث بن عبید سے انھون نے اپنے دادا سے روایت
کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد مین شہید ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اسمین
لگادیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی تھی نیز وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے
یحیی بن عبد الحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن سلیمان غسیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے
انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا قتادہ کی آنکھ غزوۂ بدر
مین زخمی ہوئی اور بہکر رخسارہ پر آگئی لوگون نے چاہا کہ اسکو کاٹ ڈالین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو دریافت کیا
آپنے فرمایا نہین اور انکو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتیلی سے انکے حدقہ چشم کو دبادیا اُسکے بعد یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ انکی کون
آنکھ زخمی ہوئی تھی ۔ ہمین ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے
انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور بہکر انکے
رخسارہ پر آگئی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر حدقہ کے اندر رکھدیا پس وہ آنکھ انکی دوسری آنکھ سے بھی
اچھی ہوگئی ۔ اصمعی نے ابو معشر مدنی سے روایت کی ہو کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق
عمر بن عبد العزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد مین سے ایک شخص کو لیگئے عمر بن عبد العزیز نے پوچھا کہ تم کس
خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے ؎

انا ابن الذی سالت علی الخد عینہ[١] فردت بکف المصطفی احسن الرد
فعادت کما کانت لاول امرہا فیا حسن ما عین ویا حسن ما رد

عمر بن عبد العزیز نے اسکے جواب مین یہ شعر پڑھا ؎

[١] ترجمہ ۔ مین اسکا بیٹا ہون جسکی آنکھ رخسارہ پر بہکر آگئی تھی پہر مصطفی کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آ گئی ۔ جیسے پہلے تھی ویسی ہو گئی ۔ کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی ۔

تلک المکارم لا قعبان من لبن   شیبا بماء فعادا بعد ابوالا

یہ قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی ظفر کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا ابو سلمہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو نماز عشا کے لیے تشریف لے گئے اسوقت تاریکی بہت تھی پانی برس رہا تھا اور بجلی کوند رہی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں آپنے پوچھا کہ قتادہ ہیں انھون نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ مینے خیال کیا کہ آج شب کو نماز مین حاضر ہونے والے بہت کم ہونگے تو مینے کہا کہ مین آج ضرور حاضر ہونگا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہوکر جانا چنانچہ آپنے مجکو ایک خمیدہ لکڑی دی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمھارے آگے پیچھے دس دس گز تک روشنی کردے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن عمرو بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہین۔ محمد بن اسحاق نے انسے بہت روایتین نقل کی ہین۔ ابو قتادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ انسے ابو سعید خدری وغیرہ نے روایت کی ہو۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن محمد ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے محمود بن لبید سے انھون نے قتادہ بن نعمان سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہو تو اسکو دنیا سے اس طرح بچاتا ہو جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات ۲۳ھ ہجری مین بعمر ۶۵ سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اور ابو سعید خدری اور محمد بن مسلمہ انکی قبر مین اترے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکی دونون آنکھین زخمی ہوگئی تھین اور بہکر رخسارون پر آگئی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون آنکھون کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہین ہو انکی صرف ایک آنکھ زخمی ہوئی تھی جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

یزید کے والد ہین۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابو ہلال مزنی سے روایت کی ہو کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین مین شریک تھے جب انکی وفات ہوئی تو مین انکے ترکہ کا مالک ہوا انکے ترکہ مین صرف ایک باغ تھا اسکے بعد میری بہن

ــــــــــــــــ

۵ ترجمہ۔ اصلی بزرگیان یہ ہین نہ یہ دودھ کے قدح تھین ہین۔ جنمین پانی ملاکر پیشاب کے ہمرنگ کردیا گیا ہو ۱۲

اسلام لائین اور انھون نے میراث مین مجھسے جھگڑا کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبد اللہ بن ارقم نے انسے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کرچکے کہ جو شخص اسلام لائے اور اسکی میراث تقسیم نہوئی ہو تو اسکو بھی حصہ ملیگا چنانچہ میری بہن بھی اس باغ مین میری شریک ہوگئین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) قثم (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ تھین - وہ پہلی خاتون ہین جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ مین اسلام لائین یہ کلبی کا قول ہو - عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز مین اور عبید اللہ اور قثم فرزندان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر گزرے آپنے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھکو آپنے اپنے آگے بٹھلالیا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور انکو اپنے پیچھے بٹھلالیا حضرت عباس کو عبید اللہ سے زیادہ محبت تھی مگر انکو حضرت نے نہین بلایا - زہیر نے ابو اسحاق سے روایت کی ہو کہ کسی[1] نے قثم سے پوچھا کہ علی کیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہوے اور تم لوگ کیون وارث نہوے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر باش رہتے تھے لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ سوال کرنے والے عبد الرحمن ابن خالد تھے انھون نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جسقدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا تو قثم نے وہ جواب دیا تھا جو اوپر مذکور ہوا - یہ قثم وہ شخص ہین کہ سب سے آخر مین انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپکی قبر اقدس مین جو لوگ اُترے تھے اُنمین یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اسکو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہو - ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین حضرت عمر کے زمانہ مین حضرت علی ابن ابی طالب کے ہمراہ عمرہ کررہا تھا جب حضرت علی اپنے عمرہ سے فارغ ہوے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے انکے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ ای ابو الحسن ہم آپسے ایک بات پوچھنے آئے ہین چاہتے ہین کہ آپ

---

[1] یہ روایت صحیح نہین ہو اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیا کا وارث نہین ہوتا بلکہ انکے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وارث ہوتی ہو اور اگر وراثت سے وراثت مال دنیا مراد ہو تو وہ انبیا کے لیے قطعاً مفقود ہو لہذا یہ معلوم ہوتا ہو کہ حدیث مین تصحیف ہوگئی ہو اصل لفظ تقرب تھا جسکو راوی نے ارث کر دیا جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہو کہ سوال تقرب سے تھا نہ وراثت سے واللہ اعلم ۱۲

وہ بات ہمسے بیان کردیں حضرت علی نے کہا شاید تمسے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہو - جب حضرت علی خلیفہ ہوے تو انھوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہدہ پر رہے یہانتک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہو اور زبیر نے بیان کیا ہو کہ انکو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوے - یہ قثم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمشکل تھے - ہمیں یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبدالرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب انکے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اسوقت وہ سفر میں تھے انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور راستہ سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور انمیں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سواری پر یہ پڑھتے ہوے سوار ہو گئے واستعینوا بالصبر والصلوۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین - قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ - ثقفی - انکا شمار اہل حمص میں ہو - انسے غضیف بن حارث نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپکے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عمار بن معاویہ - بنی نفیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں - کنیت انکی ابو عبداللہ تھی - قدیم الاسلام ہیں مکہ میں رہتے تھے انھوں نے ہجرت نہیں کی حجۃ الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام ہدو جو بلاد نجد سے ہو مقیم تھے - ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مروان بن معاویہ نے ایمن بن نابل سے انھوں نے قدامہ بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ جھڑکا نہ یہ کہا کہ ہٹ جاؤ اعراب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انھوں نے قدامہ کلابی سے روایت

کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب عرفہ مین دیکھا آپ حبرہ (نامی مقام) کا بنا ہوا لباس پہنے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خارجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشیرہ کے خاندان سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ مصر مین جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ کنیت انکی ابوعمرو تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوعمر۔ عثمان ابن مظعون کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبداللہ فرزندان حضرت عمر کے ماموں تھے اور صفیہ بنت خطاب انکے نکاح مین تھین۔ سابقین اسلام سے ہین حبش کی طرف اپنے بھائیون عثمان اور عبداللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور موسی اور ابن اسحاق کا قول ہو۔ ابن عمر کہتے تھے کہ جب میرے ماموں عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انھون نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اُسی وصیت کے موافق قدامہ نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اُس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور انھون نے مال کا لالچ دلاکر اپنی طرف راغب کر لیا اور لڑکی بھی راضی ہوگئی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپنے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یارسول اللہ وہ میرے بھائی کی لڑکی ہو اور مینے اسکے لیے بہت اچھی جگہ تجویز کی ہو آپنے فرمایا اسکو اسکی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود اپنے نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہو پھر آپ نے مجھسے علحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہان جارود عبدی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یا امیرالمومنین قدامہ نے شراب پی اور نشہ مین مست ہوگئے مینے جو نکہ دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہو لہذا میرے اوپر حق تھا کہ مین آپکو اُسکی اطلاع دون حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تمھارے ساتھ ہو جارود نے کہا ابوہریرہ حضرت عمر نے ابوہریرہ کو بلایا اور کہا کہ تم کیا گواہی دیتے ہو حضرت ابوہریرہ نے کہا مینے شراب پیتے نہین دیکھا ہان یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت مین وہ قی کر رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا تمنے صاف شہادت ندی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آگئے جارود نے پھر حضرت عمر سے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ مین تمھین سزا دونگا جارود نے کہا کہ اے عمر خدا کی قسم

یہ انصاف نہین ہو کہ تمھارے چچا کا بیٹا شراب پئے اور سزا مجھکو دو حضرت ابوہریرہ نے کہا اگر آپکو ہماری شہادت
مین شک ہو تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھیے جو قدامہ کی بی بی ہو حضرت عمر نے اُسکو بلوا بھیجا اور اس سے پوچھا
اُسنے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی حضرت عمر نے قدامہ سے کہا کہ اب مین تمپر حد جاری کرونگا قدامہ نے کہا
بالفرض اگر مین پیتا بھی تو جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہین تب بھی آپ لوگون کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار
نہ تھا حضرت عمر نے پوچھا کیون قدامہ نے کہا دیکھیے اللہ تعالی فرماتا ہو لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما
طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات حضرت عمر نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقوی کرتے تو اللہ کی
حرام کی ہوئی چیز سے پرہیز رکھتے بعد اسکے حضرت عمر نے اور لوگون کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامہ پر
حد جاری کرنیکی بابت کیا کہتے ہو لوگون نے کہا ہماری راے نہین ہو کہ جب تک وہ مریض ہین آپ انکو سزا دین
حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے نزدیک انکا دُرون کے نیچے خدا سے ملنا بہتر ہو بہ نسبت اسکے کہ انکی حد میری گردن
رہ جاے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اُسکے بعد حکم دیا کہ قدامہ پر حد جاری کرو اس واقعہ سے قدامہ کو حضرت
عمر سے رنج ہو گیا اور انھون نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج مین قدامہ بھی حضرت عمر کے ساتھ تھے مگر حضرت
عمر سے بولتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیا مین حضرت عمر نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار
ہوے فرمایا کہ قدامہ کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنیوالا خواب مین میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ قدامہ
سے صلح کر لو وہ تمھارا بھائی ہو لہذا جلد انکو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ انکے پاس گئے انھون نے انکار کیا حضرت
عمر نے حکم دیا کہ انکو گھسیٹتے ہوے لاؤ پھر حضرت عمر نے انسے معافی مانگی۔ اسوقت سے دونون مین صلح ہو گئی ابن
جریج نے ایوب سختیانی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر مین سے کوئی شخص قدامہ بن مظعون کے سوا
شراب پینے کے جرم مین ماخوذ نہین ہوا۔ قدامہ کی وفات ۳۶ھ ہجری مین بعمر ۶۸ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو
مین کہتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیمان کو بھی شراب پینے کے جرم مین سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب
بدر مین سے ہین لہذا ایوب کا قول بے دلیل ہو واللہ اعلم۔

سلہ بعض تبرہ کارون نے حضرت فاروق اعظم پر یہ طعن بھی قائم کیا ہے کہ قدامہ پر حد جاری کرنے مین انھون نے بہت حیل حجت کی
بوجہ اسکے کہ وہ انکے عزیز تھے مگر وہ آنکھین کھولکر اس واقعہ کو دیکھین۔ ثبوت سے پہلے بیشک انھون نے حیل حجت کی تھی مگر ثبوت کے
بعد تو انھون نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرض سے وہ فراغت پالین۔ فاروق اعظم اور اجراے حدود الہی مین سستی
معاذ اللہ معاذ اللہ ۱۲

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان - جمحی - عبد الملک کے والد ہین - ابو سعود نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن رجاء نے عبد الملک بن قدامہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تمسے جاہلیت کی رسمین اور نسبی تفاخر کی عادتین دور کردی ہین الخ - ہمین یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبد الرحمن یعنے احمد بن شعیب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد الملک بن قدامہ بن ملحان نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو شب ماہ کی تین راتون یعنے تیرہوین چودہوین پندرہوین کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور بیان کیا ہو کہ یہ جمحی ہین اور انھون نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن ملحان کے نام مین انکا تذکرہ لکھا ہو اور انکو قیسی قرار دیا ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ علیحدہ کرکے بیان کیا ہو اور انھون نے عزرب بن ابراہیم ثقفی سے انھون نے حمید ابن کلاب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو دیکھا آپ حبرہ کا حلہ پہنے ہوے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ یہ قدامہ بیٹے ہین عبد اللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو اور اسی حدیث کو اسطرح روایت کیا ہو کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھسے میرے چچا قدامہ بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا - پس نمعلوم کیا وجہ ہوئی کہ حافظ ابو موسی کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہوئی - ابن شاہین نے صرف اسقدر کیا ہو کہ انکا نسب نہین بیان کیا مگر یہ اور کوئی نہین ہو سکتے واللہ اعلم -

(سیدنا) قدد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار - سلمی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے - ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد مداینی سے انھون نے ابو معشر سے انھون نے یزید بن رومان سے اور مداینی کے راویون سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین

فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے ہین ایک ہزار لوگون نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لیے آئے ہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین سے ایک لڑکے کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق الایمان خوشرو لڑکا کہان ہے لوگون نے کہا آپ قدد بن عمار کو پوچھتے ہین اسکا انتقال ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعاے مغفرت مانگی قدد اس سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آچکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے عہد کیا تھا کہ مین بنی سلیم کے ہزار آدمیون کو لیکر آؤنگا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انھون نے حضرت کے حالات بیان کیے اور نو سو آدمی لیکر وہان سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ مین چھوڑ دیے انکو لیکر آرہے تھے کہ اثناے راہ مین موت آگئی پس انھون نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیون کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور انکو تین سو آدمیون پر سردار بنایا تھا اور اخنس بن یزید کو اور انکو بھی تین سو آدمیون پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور انکو بھی تین سو آدمیون پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہونچے تو آپنے پوچھا کہ وہ لڑکا کہان ہے اور انکی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہان ہین لوگون نے کہا وہ قبیلہ مین رہ گئے ہین حضرت نے حکم دیا کہ انکو بھی بلا بھیجو چنانچہ وہ لوگ آئے اور انپر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جنکی شان مین عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہے ؎

القائد المائۃ التی وفی بہا ۔۔۔ تسع المئین فتم الفا اقرعا

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قداد (رضی اللہ عنہ)

ابن حدرجان بن مالک یمانی۔ ہم انکا تذکرہ انکے بھائی حر بن حدرجان کے نام مین لکھ چکے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

باب القاف والراء

(سیدنا) قرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفاثہ بن عمرو بن ثوابہ بن عبد اللہ بن ثمیمہ سلولی۔ مُرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہین۔ مرہ بھائی ہین عامر بن صعصعہ کے مرہ کی اولاد انکی مان سلول بنت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہے یہ قرہ شاعر تھے اور انکی بڑی عمر تھی بنی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تھے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لاچکے تھے اسوقت انھون نے یہ اشعار پڑھے ؎

۱؎ ترجمہ۔ وہ سردار جو سو آدمیون کو لیئے آرہا تھا۔ جس سے ہزار کی تعداد پوری ہو گئی ۱۲

بان الشباب فلم احفل بہ بالا | واقبل الشیب والاسلام اقبالا | وقد اروی ندیمی من مشعشعۃ | وقد اقلب اوراکا واکفالا
فالحمد للہ اذ لم یاتنی اجلی | حتی اکتسبت من الاسلام سربالا

بعض لوگون نے کہا ہے کہ آخری شعر لبید کا ہے اسلام کے بعد لبید کے سوا اور کسی نے یہ شعر نہین کہا یہ ابو عبید کا بیان ہے نیز قردہ کے اشعار یہ بھی ہین ؎

اصبحت شیخا اری الشخصین اربعۃ | والشخص شخصین لما مسنی الکبر | لا اسمع الصوت حتی استدیر لہ | وحال بالسمع دونی المنظر العسر
وکنت امشی علی الساقین معتدلا | فصرت امشی علی ما تنبت الشجر | اذا اقوم عجنت الارض متکئا | علی البراجم حتی یذہب النضر

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو الفتح ازدی اور ابن شاہین نے بھی انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح نام انکا قردہ ہے جو اوپر گذر چکا۔

(سیدنا) قرط (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر ازدی۔ جریر بن عبد الحمید ازدی کے دادا ہین۔ محمد بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد عبد اللہ بن قرط سے انھون نے انکے دادا قرط بن جریر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میری امت کو صبح کے وقت مین برکت دے۔ نیز اسی سند سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آدمیون کا شکر ادا نکرے وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہین کرتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قرط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ قاضی ابو احمد بن عسال نے انکا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مینے کہا کہ آپکا حلیہ شریف مجھسے بیان کیجیے انھون نے کہا مینے دیکھا کہ آپکے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے انکو حضر موت مین کچھ زمین دی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

ترجمہ۔ جوانی رخصت ہوگئی مگر کچھ پروا نہین ہوئی۔ بڑھاپا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔ میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ مین سیراب ہوگئے اور انکے سرین و شانے بھی گل گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجکو موت نہین آئی یہانتک کہ مین نے اسلام سے کچھ حصہ حاصل کرلیا ۱۲ ترجمہ مین بوڑھا ہوگیا دو آدمی چار دکھائی دیتے ہین اور ایک شخص دو معلوم ہوتے ہین یہ سب بڑھاپے کیوجہ سے ہے۔ اب مین آواز نہین سن سکتا یہانتک کہ اسکی طرف میرے اور سماعت کے درمیان مین کوئی سخت چیز حائل ہوجاتی ہے مین اپنے پیرون کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کیطرح جھک کر چلتا ہون۔ جب مین کھڑا ہوتا ہون تو زمین کو گوندھ ڈالتا ہون۔ اپنے پیرون سے یہانتک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔ ۱۲

(سیدنا) قرظہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ۔ انصاری خزرجی۔ یہ ابو عمر کا قول ہی۔ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ (انکا نسب اسطرح ہی) قرظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بن کلبی نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی۔ انکی والدہ جندبہ بنت ثابت بن سنان تھین اور انکے اخیافی بھائی عبداللہ بن ایاس تھے۔ یہ قرظہ غزوہ احد مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے۔ یہ انصار کے ان دس آدمیون مین سے تھے جنکو حضرت عمر نے عمار بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔ بہت بزرگ آدمی تھے انھون نے ۲۳ سنہ ہجری مین بعہد خلافت حضرت عمر ری کو فتح کیا تھا اور حضرت علی نے انکو کوفہ کا حاکم بنایا جبکہ وہ جنگ جمل کے لیے جانے لگے اور جب صفین کے لیے جانے لگے تو انکو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابو مسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابو اسحاق سے انھون نے عامر بن سعد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین ابو مسعود بدری اور قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت مین گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح مین آئے ہوے تھے اور وہان کچھ لڑکیان گا رہی تھین مینے کہا آپلوگ اصحاب نبی ہوکر گانا سنتے ہین ان لوگون نے کہا نکاح مین گانے کی اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہی۔ قرظہ حضرت علی کے ساتھ انکی لڑائیون مین شریک رہے اور انکی خلافت مین اپنے گھر مین بمقام کوفہ وفات پائی حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ خلافت مین جبکہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے انکی وفات ہوئی مگر پہلا قول صحیح ہی۔ یہ پہلے شخص ہین جنپر اہل کوفہ روئے یہ علی بن ربیعہ کا بیان ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) قترہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بھی ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزنی۔ یہ دادا ہین ایاس بن معاویہ بن قرہ کے جو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے۔ یہ قرہ بصرہ مین رہتے تھے شعبہ نے ابو ایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اسوقت وہ کمسن بچہ تھے تو حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے مینے ان سے پوچھا کہ وہ صحابی تھے انھون نے کہا نہین وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین ہمسے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسوقت اہل شام مین خرابی آجائے اسوقت تم مین خیریت نہ رہیگی میری امت مین

ہمیشہ ایک گروہ فتحیاب رہیگا جو شخص انکی مخالفت کریگا انکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیگا قیامت تک یہی کیفیت رہیگی۔ ہمین ابوالفضل یعنے عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے مہر نبوت دکھا دیجیے آپنے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ مینے اپنا ہاتھ آپکے گریبان مین ڈالا اور مہر نبوت پر ہاتھ پھیرا اور اسکو دیکھا تو وہ آپکے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپکے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لیے دعا مانگ رہے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ان قرہ کو ازارقہ نے قتل کیا تھا واقعہ اسکا اس طرح ہو کہ عبدالرحمن بن عبیس بن کریز عبشمی حضرت معاویہ کے زمانہ مین قریب بیس ہزار فوج کے لیکر ازارقہ کی لڑائی کے لیے نکلے انکے ساتھ بھائی مسلم بن عبیس بھی اور یہ دونون عبداللہ بن عامر بن کریز کے چچازاد بھائی تھے اسی لشکر مین قرہ بن ایاس مزنی اور انکے بیٹے معاویہ بھی تھے قرہ اس لڑائی مین شہید ہوے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) قرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیعہ بن عبس ابن بغیض عبسی۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیون مین ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے اور قیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور غبرا کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا اور قرہ کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریع بن حارث بن نمیر نمیری۔ بنی نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہین بصری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی قوم کے ایک جماعت کے ہمراہ جنمین قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے حاضر ہوے تھے جریر بن حازم کہتے تھے مینے ایوب کی مجلس مین ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے ہوے تھا جب اسنے لوگون کو حدیث بیان کرتے ہوے دیکھا تو اسنے کہا کہ مجھسے میرے آقا قرہ بن دعموص کہتے تھے کہ مین مدینہ گیا تو مینے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے ہین اور آپکے اصحاب آپکے گرد ہین مینے بہت چاہا کہ آپکے قریب بیٹھون مگر آپ تک نہ پہونچ سکا پس مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس غلام نمیری کے لیے استغفار کیجیے آپنے فرمایا اللہ تیرے گناہ بخشدے اور وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن قیس کو زکوۃ وصول

کرنے کے لیے ہمارے یہان بھیجا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) قرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن قرہ - انصاری اشہلی - یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے اور وہ دونون بیان کرتے ہین کہ یہ احد مین شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) قرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے یہ وفد کے سردارون مین سے تھے - عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے ابو سعید سے جو ساحل کے رہنے والے ایک شیخ تھے انھون نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے اور انھون نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت مین ہمارے کچھ مذکر اور کچھ مونث خدا تھے الی آخر الحدیث - ہمین ابو القاسم ابن علی بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن صالح اور یحیی ابن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھون نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے انکو پکارا چنانچہ یہ آپکے قریب گئے آپنے پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تمنے مجھسے کیا کہا تھا انھون نے عرض کیا مینے یہ کہا تھا کہ اللہ[1] کے سوا کچھ خدا ہمارے مذکر تھے کچھ مونث تھے ہم انکو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے اور ہم انسے سوال کرتے تھے مگر وہ ہمارا سوال پورا نہ کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم انکو چھوڑ کر آپکے پاس آئے اور آپکی دعوت قبول کی یہ کہکر جب یہ چلے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل دی گئی ہو وہ کامیاب ہوگا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بحرین بھیجا تو یہ قرہ بھی انکے ساتھ تھے اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے استعمال کیے ہوے دو کپڑے عنایت کیے تھے - ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ قرہ صمتہ قشیری شاعر کے دادا تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

---

[1] کفار عرب اللہ کو بھی مانتے تھے اور اسکے سوا اور بھی بہت سے خدا انھون نے بنا رکھے تھے ۱۲

(سیدنا) **قریط** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی رمثہ۔ امرء القیس بن زید مناۃ بن تمیم کے خاندان سے ہین۔ اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہجرت کرکے آئے تھے جب یہ لوگ آپکے پاس پہونچے اور آپنے ابو رمثہ کو اور اُنکے ہمراہ اُنکے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمھارا لڑکا ہے انھون نے کہا ہان آپ گواہ رہین حضرت نے فرمایا آگاہ رہو اسکے کسی قصور کا اثر تم تک پہونچ سکتا ہے نہ تمھارے کسی قصور کا اثر اس تک اُسکے بعد آپنے قریط کو بلایا اور انکو اپنے زانو پر بٹھلا لیا اور انکو برکت کی دعا دی اور انکے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ قریط لاہز بن قریط کے والد ہین ان سردارون مین سے ایک شخص ہین جو ابو مسلم کے ساتھ تھے ابو رمثہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر بان اکثر روایات مین انکے بیٹے کا نام نہین مذکور ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

باب القاف والزاء والسین والشین

(سیدنا) **قزعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قس** (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ۔ ایادی۔ یہ ایک مشہور شخص ہین۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکی حدیث بھی روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قسامہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث مین انکا تذکرہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قسامہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے۔ یزید رقاشی نے موسی بن سیار سے انھون نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی مومن کے قاتل (کی مغفرت) سے انکار کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسامہ اکثر ابو موسی (اشعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہین۔

(سیدنا) **قشیر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو اسرائیل تھی- یہ وہی شخص ہین جنھون نے آفتاب مین کھڑے ہونے کی اور کلام نکرنیکی نذر کی تھی- بغوی نے انکا نام قشیر بیان کیا ہو اور انھون نے اسی طرح کریب سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو اسرائیل یعنے قشیر نے یہ نذر کی تھی- انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہو- واللہ اعلم-

باب القاف والصاد والضاد

(سیدنا) **قصلی** (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخضب بن جریر بن لبید بن سنبس طائی سنبسی- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے- یہ ابن کلبی کا قول ہو-

(سیدنا) **قصی** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو- انکا ذکر علاء بن حضرمی کی کتاب مین ہو- اوپر انکا تذکرہ ہوچکا ہو- جعفر نے انکا نام قصی بن ابی عمرو حمیری بیان کیا ہو- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) **قضاعی** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر دیلی- جعفر نے کہا ہو کہ انکا ذکر ایک حدیث مین ہی جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہو- اوزاعی نے ابن سراقہ سے روایت کی ہو کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھدی تھی کہ مینے ان لوگون کی جان اور مال اور عبادت خانون کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر مین یہ عبارت تھی گواہ شد ابو عبیدہ بن جراح و شرجیل بن حسنہ و قضاعی بن عامر یہ تحریر ۱۳ہجری کی لکھی ہوئی تھی- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو-

مین کہتا ہون کہ اس روایت مین کلام ہو کیونکہ تاریخ کا رواج حضرت ابو بکر کی خلافت مین اور حضرت عمر کی خلافت کے شروع زمانہ مین نہ تھا بعد اسکے ہوا ہو واللہ اعلم-

(سیدنا) **قضاعی** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہو- ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو واللہ اعلم-

لہ یہ نذر زمانے جاہلیت کی ہے اسلام مین ایسی نذر جائز نہین واللہ اعلم ۱۲

باب القاف والطاء والعين

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی - اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہین - کنیت انکی ابوالحوصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوالحوصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی - انسے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہو صحابی ہین - انکی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انھون نے انسے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ مین آپسے اپنے لیے اور اپنی بیٹی حویصلہ کے لیے مضبوط اسلام پر بیعت کرتا ہون مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ کے رسول ہین - ابوحاتم رازی نے کہا ہو کہ یہ پہلے شخص ہین جنھون نے مقام ایلہ کو فتح کیا انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو - اور انھون نے کہا ہو کہ یہ قطبہ بن قتادہ کے علاوہ ہین باقی ان دونون نے صرف قطبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو ابن جریر کہتے ہین - ان دونون کے ایک ہونیکی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ ابوعمر نے قطبہ بن قتادہ کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ خالد نے انکو بصرہ کا حاکم اپنی جگہہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ انسے مقاتل نے روایت کی ہو اور یہان انھون نے بیان کیا ہو کہ سب سے پہلے ایلہ کو انھون نے فتح کیا تھا اور یہ کہ انسے مقاتل نے روایت کی ہو - بخاری نے بھی انکو قطبہ بن قتادہ لکھا ہو اور امیر ابونصر نے قطبہ بن جریر ابوالحوصلہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ ابوالحویصلہ کہتے ہین صحابی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین انسے

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی - کنیت انکی ابوزید ہو بیعت عقبہ اولی وثانیہ مین شریک تھے اسمین کسی کا اختلاف نہین ہو بدر اور احد مین اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلمہ کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا - غزوۂ احد مین انکے جسم پر نو زخم لگے تھے غزوۂ بدر مین انھون نے ایک پتھر دونون صفون کے درمیان مین ڈالدیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائیگا تو مین بھی بھاگ جاؤنگا ورنہ نہین - ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بحالت احرام ایک باغ مین تشریف لے گئے قطبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ مین سے تھے آپکو دیکھ لیا تو وہ آپکے پیچھے ہو لیے آپنے جو انکو دیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوے ہو تم یہان کیسے آئے انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین آپکی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہون اسپر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی

لیس البر بان تاتوالبیوت من ظہورہا۔ قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی دینار۔ غزوہ بیر معونہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قطب (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ سدوسی۔ اور بعض لوگ انکو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہین۔ بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے ہین اور عمران بن جدیر نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہو قطبہ بن قتادہ بن جریر۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو۔ یہی ہین جنکو خالد بن ولید نے ۱۲ھ ہجری مین بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔ قطبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ انسے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھائیے مین آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی حویصلہ کی طرف سے بیعت کرتا ہون۔ یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دیکر ہم لوگون کی طرف بھیجا تھا ہم لوگون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس خالد نے ہمین چھوڑ دیا۔ یہ پہلے شخص ہین جنھون نے مقام ایلہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سب سے پہلے جسنے مقام ایلہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزوان تھے۔ قطبہ سرزمین بصرہ مین برابر حاکم رہے یہانتک کہ عتبہ بن غزوان وہان پہونچے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ۔ عذری۔ غزوۂ موتہ مین مسلمانون کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ ہمین ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوۂ موتہ مسلمانون کے میمنہ کے سردار تھے جب انھون نے مالک بن رافلہ پر جو مستعربہ کا سردار تھا حملہ کیا اور اُسکو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے ؎[1]

طعنت ابن رافلۃ الراشی ... برمح مضی فیہ ثم انحطم
ضربت علی جیدہ ضربۃ ... فمال کما مال غصن السلم
وسقنا نساء بنی عمہ ... غداۃ دقوقین سوق النعم

یہ قطبہ عذری ہین اور جو انسے پہلے ہین وہ سدوسی ہین اگر انھین کوکسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

---

[1] ترجمہ۔ مین نے ابن رافلہ کو جو شاہان یمن کے خاندان سے تھا ایک نیزہ مارا۔ وہ نیزہ اُسکے جسم مین گھسکر ٹوٹ گیا۔ مین نے اسکی گردن پر ایک ضرب ماری وہ اسطرح جھک گیا جیسے سلم کی شاخ جھک جاتی ہو۔ اور ہم اُسکے خاندان کے عورتون کو اسکے قتل کے دوسرے ہی دن گرویون کیطرح ہانک لائے۔ ۱۲

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ ثعلبی۔ اور بعض لوگ تغلبی کہتے ہین اور صحیح بھی ثعلبی ہے۔ قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہین اور بعض لوگ انکو ذبیانی کہتے ہین اہل کوفہ سے ہین۔ زیاد بن علاقہ کے چچا ہین۔ اور ابن عقدہ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ قبیلہ بنی ثعل سے ہین مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہین۔ ہمین ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انھون نے زیاد بن علاقہ سے انھون نے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی پہلی رکعت مین والنخل باسقات لہا طلع نضید پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قطن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ کلبی۔ علیمی۔ بنی علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے دعا کی درخواست کی تھی تاکہ پانی برسے یہ ایک بہت بڑی حدیث ہے جسکے الفاظ بہت نادر ہین اسکو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ انکی ایک دوسری روایت بھی ہے جسکو ہشام بن کلبی اپنے والد سے وہ ابراہیم ابن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلیب اور انکے حلفا کو بھیجی تھی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی۔ اور بعض لوگ انکو قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہین۔ عبداللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے انھون نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جفاکشی اور محنت کی عادت ڈالو جوتیاں پہنو اور برہنہ پا بھی چلو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور انکے والد دونون صحابی ہین اور بعض لوگون نے قعقاع کے صحابی ہونیکو ضعیف کہا ہے کیونکہ انکی حدیث بسند عبداللہ بن سعید عن ابیہ مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو تمیمی۔ انسے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مین حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ مین اہل فارس کی لڑائی مین قعقاع سے بڑے بڑے کارنمایان ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جفاکش تھے

حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیز انکی دوسری لڑائیون مین شریک رہے انکو حضرت علی نے طلحہ وزبیر سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ انھون نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور تمام کو فرمین سکون ہوگیا تھا یہی وہ ہین جنکی بابت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا کہ قعقاع کی آواز لشکر مین ہزار مرد سے بہتر ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قعقاع** (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سردارون مین سے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوے۔ حضرت ابوبکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم میری مخالفت کیا کرتے ہو یہانتک کہ دونون مین کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اسپر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قعقاع** (رضی اللہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے انکا تذکرہ اور لوگون سے علیحدہ کرکے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انھین مین سے ہون اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انھون نے زہری سے انھون نے کثیر بن عباس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قعقاع کو خبر لانے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انھون نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اسنے اپنے ساتھ والون کو جمع کرکے لڑائی کے لیے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

باب القاف والفاء واللام والمیم

(سیدنا) **قفیر** (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ابوبکر بن عبید اللہ بن انس نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے جنکا نام قفیر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قلیب** (رضی اللہ عنہ)

محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول ولاتقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا کی

تفسیر مین روایت کیا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ ایسے شخص کو قتل نکرو یہ ایک شخص تھے جنکا نام مرداس تھا یہ اپنی قوم سے جبکہ وہ اس لشکر سے شکست کھاکر بھاگے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا جسپر قلیب سردار تھے علیحدہ ہوگئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قمندا (رضی اللہ عنہ)

ابوالفتح ازدی نے اسماے مفردہ مین انکا ذکر کیا ہو۔ صالح بن سماعہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمسے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑکر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور معمر تھے انکے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہو جسمین قمندا نے بیان کیا ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاسے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپنے فرمایا تھا کہ تمھین اسمین ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب القاف والنون والہاء

(سیدنا) قنان (رضی اللہ عنہ)

ابن دارم بن افلت بن ناشب بن ہرم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ قبیلۂ عبس کے ان نو آدمیون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ کلبی اور دارقطنی اور امیر ابونصر کا بیان ہو۔

(سیدنا) قنان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ تھی۔ اسلمی ہین عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ عبیداللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انھون نے عبداللہ بن قنان اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت مین صدقہ دیتا ہو تو اسکی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے گھوڑے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قنفذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن جدعان تیمی۔ صحابی ہین۔ حضرت عمر نے انکو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اسکے معزول کردیا اور نافع بن عبدالحارث کو انکی جگہ پر مقرر کیا۔ سعید بن ابی ہند نے قنفذ تیمی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان مین ایک باغ ہو جنت کے باغون سے ابوموسی نے

کہا ہی کہ اس حدیث کو حارث بن محمد نے دو جگہ روایت کیا ہی ایک کی سند اس طرح بیان کی ہو کہ سعید سے مروی ہی وہ کہتے تھے مجھسے قنفذ تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے زبیر کو نماز پڑھتے ہوے دیکھا اور دوسری کی سند اس طرح بیان کی ہو کہ مجھسے ابن قنفذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے ابن زبیر کو دیکھا اور انھون نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قہید (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی۔ یہ غفاری ہین حجاز مین رہتے تھے مقام طلوح مین جو عرج اور سقیا کے درمیان مین ہو انکی سکونت تھی۔ ہمین ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے قہید سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو مین کیا کرون تو حضرت نے انکے لئے حکم دیا کہ تین مرتبہ اسکو منع کرو انھون نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے انکو لڑنے کی اجازت دی انھون نے پوچھا کہ اس لڑائی مین ہماری کیا حالت ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمھین قتل کر دیگا تو تم جنت مین جاؤگے اور اگر تم اسکو قتل کروگے تو وہ دوزخ مین قہید نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب القاف والیاء

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الاقلح تھی۔ بیٹے ہین عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ کے اوس کے حلفا مین سے ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔
مین کہتا ہون کہ یہ قیس دادا ہین عاصم بن ثابت ابی الاقلح کے ابو الاقلح کا نام قیس بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ ابن زید بن مالک تھا۔ یہ صحابی نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے تھے انکے پوتے عاصم وہی شخص ہین جنکی حفاظت بھڑون[1] نے کی تھی قصہ انکا مشہور ہی۔ شاید انکا نام اور انکے والد کا نام رہ گیا ہی۔ ابو موسی نے اس قول کو

[1] یہ قصہ حضرت عاصم کے نام مین بیان ہو چکا ہی مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافرون نے انکو شہید کیا تو انھون نے دعا مانگی کہ میری نعش ان کافرون کے تصرف سے محفوظ رہی چنانچہ بھڑون نے آکر انکی نعش کو گھیر لیا جسکی وجہ سے کوئی کافر نعش کے پاس نہ جا سکا ۱۲

کسی سے نقل نہین کیا۔ ابوموسی نے جوانکو قبیلہ اوس کے حلفا مین لکھا ہو یہ بھی صحیح نہین ہو انکا نسب قبیلہ اوس مین مشہور ہو بنی ضبیعہ بن زید ایک مشہور شاخ اوس کی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ عدی بن ثابت کے دادا ہین۔ انکی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہو ہمین اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شریک نے ابوالیقظان سے انھون نے عدی بن ثابت سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ مین یعنی جس زمانہ مین اسکو حیض آتا تھا نماز ترک کردے اس زمانہ کے ختم ہوجانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ عدی بن ثابت کے دادا کے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ انکا نام قیس بتاتے ہین اور ترمذی نے کہا ہو کہ مینے بخاری سے عدی بن ثابت کے دادا کا نام پوچھا تو انھون نے کہا مجھے نہین معلوم پھر مینے انسے یحیی بن معین کا قول بیان کیا کہ وہ کہتے تھے انکا نام دینار تھا مگر انھون نے اسپر توجہ نہین کی اور حسن ابن سفیان نے اور مطین نے انکا نام قیس بیان کیا ہو اور ابونعیم اور ابوموسی نے کہا ہو کہ انکا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام عبداللہ بن یزید خطمی تھا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام عبداللہ بن یزید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن بجرا۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن بجر بن طریف بن تحمہ بن عبداللہ بن ہلال کہتے ہین۔ اشجعی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین انکے کچھ اشعار بھی ہین جنکو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی مین نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ انسے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا لباس پہنے ہوے دیکھا تھا اور مینے دیکھا تھا کہ آپ (نماز مین) بائین جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن غنم بن وودان۔ مہاجرین اولین مین سے ہین ابوموسی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو مگر یہ غلط ہو انکے نسب سے کچھ نام گرگئے ہین کیونکہ غنم بن وودان بیٹے ہین اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور

شخص ہین تو چاہئے تھا کہ دونون مین کچھ فرق بیان کیا جاتا تاکہ اشتباہ نرہتا واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو جبیرہ تھی۔ ضحاک کے بیٹے ہین کہتے تھے کہ یہ آیت ہمین لوگون کے حق مین نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقاب۔ انکی حدیث مین اضطراب بہت ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حجدر بن ثعلبہ بن عبدرضا بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے طرماح شاعر کے دادا تھے طرماح کا نسب اس طرح ہے طرماح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن حجدر۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

جذامی۔ انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ عامر کہتے ہین اور بعض لوگ زید اور بعض لوگ قیس بن زید بیان کرتے ہین۔ شام مین رہتے تھے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ انکے بیٹے نائل شام مین قبیلۂ جذام کے سردار تھے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زید بن یحیی بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ثوبان نے اپنے والد مکحول سے انھون نے کثیر بن مرہ سے انھون نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شہید کو اللہ کے ہان چھ فضیلتین ملتی ہین جیسے ہی اسکا خون گرتا ہے اسکے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہین[1] اور اسکو جنت مین اسکا مقام دکھا دیا جاتا ہے اور حورعین کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا جاتا ہے اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اسے بیخوف کر دیا جاتا ہے اور زیور ایمان سے اسکو سج دیا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ قیس بن زید کے نام مین اس سے مفصل ہوگا۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جروہ بن کشفث بن وائلہ بن عمرو بن عامر بن جعصن بن خرشہ بن حیہ طائی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے جسکو ابن دباغ نے نقل کیا ہے۔

---

[1] ترجمہ کسی کو برے لقب سے یاد نہ کرو۔ [2] صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہین ہان حق العباد مین گفتگو ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالی انکو بھی صاحبان حقوق سے بخشوا دے گا ۱۲۔

(سیدنا) **قیس** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ تمیمی۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تمیم کے وفد مین کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قیس** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اسدی۔ اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن عمیرہ کہتے ہین۔ انسے حمیضہ بن شمردل اور عائذ بن نصیب نے روایت کی ہے اور قیس بن ربیع نے کہا ہے کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب انسے اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے تھے۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بکر بن عبد الرحمن نے عیسی بن مختار سے انھون نے ابن ابی لیلی سے انھون نے حمیضہ سے انھون نے قیس بن حارث سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب مین اسلام لایا تو میری آٹھ بی بیان تھین سو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انمین سے چار رکھ لو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قیس** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ براء بن عازب کے چچا ہین۔ واقدی کا بیان ہے کہ قیس ابن محرث ہین اور انھون نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہین جو مسلمانون مین سے غزوۂ احد مین ہزیمت کے بعد ایک گروہ انصار کے ساتھ شہید ہوے ان لوگون کو مشرکون نے گھیر لیا تھا ایک بھی انمین سے نہ بچ سکا یہ قیس کافرون سے لڑے اور انمین سے کئی آدمیون کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافرون نے اپنے نیزون مین انکو پرو لیا انکے جسم پر چودہ زخم نیزون کے تھے جنمین سے دس جوف تک پہونچ گئے تھے۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن محمد ابن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ مین یہ واقعہ قیس بن حارث بن عدی کا نہین سمجھتا بلکہ واقدی نے اس واقعہ کو قیس بن محرث کے نام مین بیان کیا ہے اور شاید قیس بن محرث کوئی اور صحابی ہین۔ قیس بن حارث تو جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قیس** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حازم بجلی احمسی۔ انکا نسب انکے والد کے نام مین گذر چکا ہے۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی مگر انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا آپکی حیات ہی مین اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ بھی ادا کیا تھا۔ انسے اسمعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین مسجد مین اپنے والد کے ہمراہ گیا اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جب مین مسجد سے نکلا تو مجھسے میرے والد نے کہا کہ ای

قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اسوقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہو کہ انھون نے حضرت کو نہین دیکھا چنانچہ انسے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے مین حضرت سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر صدیق آپکے جانشین ہوے ہین پس انھون نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کیے اور بہت روئے - یہ قیس تابعین کے اعلی طبقہ مین ہین عبدالرحمن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہو سنہ ۸۷ یا سنہ ۸۸ ہجری مین وفات پائی - عثمانی تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم منقری - بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ بخاری نے انکا تذکرہ لکھا ہو - ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو -

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین ذی الغصہ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحجی حارثی انکو لوگ ابن ذی الغصہ کہتے تھے بخاری نے انکو ذکر نہین کیا اور دارقطنی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہو - ہمین عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور انکے ہمراہ بلحارث بن کعب کے لوگ تھے جنمین قیس بن حصین اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی اور عمرو بن عبداللہ ضبابی تھے جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہین کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور آپ اللہ کے رسول ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بھی اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہین بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حصین بن یزید تھا ہم اسکو ذکر کرچکے ہین ابوعمر نے قنان ذی الغصہ کا ذکر کیا ہی اور ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ یزید کا لقب ذوالغصہ تھا ذوالغصہ انکو اس سبب سے کہتے ہین کہ غصہ گرہ کو کہتے ہین اور انکے حلق مین گرہ تھی - سو برس تک انھون نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ - حضرمی - اور بغوی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو - اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انھون نے قیس بن خارجہ سے

---

۵۱ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانون کے تین گروہ ہوگئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور انکا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کے مخالف کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور طالبان قصاص کے مخالف تھے اور تیسرا گروہ دونون سے الگ تھا یعنی کسی کا مخالف تھا اہلسنت نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہو کیونکہ

روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فریب کی بات کرنے سے منع فرمایا ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خرشہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہین گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہو کہ انکو محمد بن یزید بن ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے ہوے سنا کہ قیس بن خرشہ اور کعب احبار دونون ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہانتک کہ صفین مین پہونچے کعب تھوڑی دیر وہان ٹھہر گئے اور کہنے لگے لا اکرالا اللہ اس مقام پر مسلمانون کا خون اسقدر بہایا جائیگا کہ کسی زمین پر اسقدر نہ بہایا گیا ہوگا قیس کو اس بات پر غصہ آیا اور انھون نے کہا کہ اے ابو اسحاق یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتین ہین جنکا علم اللہ کے سوا کسی کو نہین کعب نے کہا زمین کے چپہ چپہ کا حال توراۃ مین لکھا ہوا ہو جو اللہ نے اپنے نبی موسی علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتین اسمین درج ہین۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خرشہ کون یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم انکو نہین جانتے وہ تمھارے ہی شہرون کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ مین انکو نہین جانتا یزید نے کہا قیس بن خرشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور عرض کیا تھا کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہو اسپر ایمان لاتا ہون اور ہمیشہ سچ بولونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قیس عنقریب کچھ زمانہ کے بعد تمکو ایسے حاکمون سے سابقہ پڑیگا کہ تم انکے سامنے حق نہ کہہ سکوگے قیس نے کہا نہین خدا کی قسم مین جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہون اُسکو پورا کرونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انشاء اللہ تمکو کوئی نقصان بھی نہ پہونچے گا چنانچہ قیس زیاد اور اسکے بیٹے عبید اللہ کو برا کہا کرتے تھے اسکی خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہونچی اُسنے انکو بلوا بھیجا اور کہا کہ تم ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا کرتے ہو انھون نے کہا نہین خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو مین بتا دون کہ کون اللہ و رسول پر افترا کیا کرتا ہو اسنے کہا بتاؤ انھون نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہو قیس نے کہا تو اور تیرا باپ عبید اللہ نے کہا تو ہی کہتا ہو کہ مجھکو کوئی نقصان نہ پہونچے گا قیس نے کہا ہان عبید اللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائیگا کہ تو اپنے قول مین جھوٹا ہو اچھا جلاد کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خشخاش بن جناب بن حارث۔ تمیمی عنبری۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے والد اور بھائی عبید بن خشخاش کے ہمراہ حاضر ہوے تھے حضرت نے انکو ایک فرمان امان کا لکھدیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہوگ۔

اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہین - انکے نام مین اختلاف ہو - انکا تذکرہ قیس انصاری کے نام مین گذر چکا ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع - عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو - قتیبہ نے لیث سے انھون نے حسن بن ثوبان سے انھون نے قیس ابن رافع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونون چیزون مین کسقدر شفا ہو صبر مین اور فتنہ سی علیحدہ رہنی مین عبدان نے کہا ہو کہ مین خیال کرتا ہون اس حدیث کی پوری سند نہین بیان ہوئی صحابی کا نام چھوٹ گیا ہو مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو مینے دیکھا کہ انھون نے اسکو مسند حدیثون مین داخل کیا ہو اس لیے مینے بھی ذکر کر دیا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع - ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو العباس یعنی احمد بن منصور زنادہ اصفہانی نے اپنی کتاب الروضہ مین جسکی نقل انسے ابو منصور یعنی معمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہو کہ مینے ابو عبد اللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی ابن موسی رضا سے وہ اپنے والد موسی بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ مین جسکو ذوی الاضغان کہتے تھے بھیجی تا کہ فقیرون مین تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ مین ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اسکا نام قیس بن ربیع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اسپر اسکو غصہ آگیا اور اسنے آپکی ہجو کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا کہ قیس نے آپکی ہجو کہی ہو تو آپکو ناگوار گذرا - قیس کو بھی اسکی اطلاع پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ہجو کی خبر ہو گئی پس وہ مدینہ مین آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کر آپکو سلام کیا آپنے انکی طرف سے منھ پھیر لیا اسپر قیس نے یہ اشعار پڑھے ؎

حلفٌ ذوی الاضغان تسب قلوبھم تحیتک الحسنی فقد یرقع النغل وان جنحوا للسلم فاجنح لمثلھا وان کتموا عنک الحدیث فلا تسل

حلفٌ ترجمہ - قبیلہ ذوی الاضغان کے قلوب کو آپکا عمدہ سلام مسخر کر لیتا ہو + جبکہ وہ صلح کیطرف مائل ہین تو آپ بھی صلح کر لیجیے اور اگر کوئی بات وہ آپسے چھپائیں

فانّ الذی یوذیک منہ سماعۃ　　　وان الذی قالوا وراءک لم یقل

ان اشعار کو سنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب خوش ہوگیا کیونکہ معذرت انھون نے عمدہ کی تھی اور آپنے فرمایا کہ جو شخص کسی معذرت کرنے والے کا عذر قبول نکرے خواہ وہ عذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ حوض کوثر پر نہ آسکیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن وہیر بن عامر بن عائشہ بن نمیر بن سالم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جہنی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن یزید۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہو۔ انسے شعبی نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اُسکے لیے جنت مین ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ مجہول شخص ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ انسے ابو عمران جونی نے روایت کی ہو مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہین بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکی حدیث مرسل ہو انکی حدیث یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کو طلاق دی تھی پس جبریل آپکے پاس آئے اور کہا کہ حفصہ سے رجوع کیجیے وہ روزہ دار اور قائم اللیل ہو اور جنت مین بھی وہ آپکی بی بی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حبا بن امرء القیس بن ثعلبہ بن حبیب بن ذبیان بن عوف بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن سعد بن مالک ابن زید بن افصیٰ بن سعد بن ایاس بن حرام بن جذام جذامی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اپنی قوم کے سردار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی سعد بن مالک پر سردار مقرر فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ ابن الکلبی نے لکھا ہو۔ کلبی سے ابو عمر نے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو قیس جذامی کہتے ہین اور بعض لوگ قیس بن زید کہتے ہین شام مین رہتے تھے۔ پس کوئی وجہ استدراک کی نہین ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن کعب بن ظفر انصاری۔ اوسی ظفری صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

سلہ اسکے سننے سے آپکو تکلیف ہوئی اور جو بات آپکے پیچھے کہی گئی گویا وہ نہین کہی گئی ۱۲

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم- یہ ابو عمر اور زبیر بن بکار کا قول ہو- ابو نعیم نے کہا ہو کہ قیس بن سائب ابن عائذ بن عبد اللہ بن عمر و بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے- ابراہیم بن یسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہینے قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا قدیم لوگ یہ دیتے ہین کہ ہر روزہ کے عوض مین ایک مسکین کو کھلاتے ہین مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض مین ایک صاع دو انکی عمر اسوقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ جاہلیت مین میرے شریک تھے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ سائب بن ابی سائب آپکے شریک تھے اور بعض لوگون نے کسی اور کا نام بتایا ہو غرض اسمین اختلاف ہو جسکو ہم بیان کر چکے ہین بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ مجاہد کے غلام عبد اللہ بن سائب تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہو- انکی حدیث مین بہت اختلاف ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثابت- انصاری- جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو عقیل نے زہری سے انھون نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انھون نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے روایت کی ہو کہ انھون نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر مین ایک جانب کنگھی کر چکے تھے کہ انکے غلام نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا پس یہ دیکھکر انھون نے سر کے دوسرے جانب کنگھی نہین کی- انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو- اور کہا ہو کہ مین انکو قیس بن سعد بن عبادہ سمجھتا ہون-

مین کہتا ہون کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ ہین سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہو کہ انکے نسب مین بجاے ابو ثابت کے ابن ثابت غلطی کاتب سے بن گیا ہو- یہی شخص ہین جو بعض غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے- ابن شہاب نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اُٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ تھے- ہمین سمار بن عمر وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعد ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے حج کا ارادہ کیا اور کنگھی کرنے لگے الخ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ ہمنے لکھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی کنیت انکی ابوالفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوعبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابوعبدالملک۔ والدہ انکی فکیہہ بنت عبید بن دلیم بن حارثہ تھین۔ فضلاے صحابہ مین سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم مین سے تھے راے انکی صائب ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ ہمین ابراہیم اور اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ثمامہ سے انھون نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان وہ تقرب حاصل تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے یہان ہوتا ہی۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے ابوعیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوموسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کرتے تھے کہ انکے والد نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کام کرنے کے لیے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف سے گزرے مین نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے میرے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مارکر فرمایا کہ کیا مین تجھے جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤن مینے عرض کیا کہ ہان بتائیے تو آپنے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ابن شہاب نے کہا ہی کہ قیس بن سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہی کہ ایک مرتبہ یہ ایک لشکر مین تھے جسمین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے لیکر لوگون کو کھلاتے تھے حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے کہا اگر ہم اس جوان کو اسکے حال پر چھوڑ دین تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالیگا چنانچہ انھون نے اسکا تذکرہ لوگون سے کیا سعد نے جب اسکو سنا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کرسکتا ہی وہ دونون میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہین۔ ابن شہاب نے کہا ہی کہ جب فتنہ پھیلا تو عرب مین پانچ آدمی بڑے عقلمند سمجھے جاتے تھے اور انکو عرب کا اہل الراے کہا جاتا تھا وہ پانچ آدمی یہ ہین معاویہ عمرو بن عاص قیس بن سعد مغیرہ بن شعبہ عبداللہ بن بدیل بن ورقا۔ قیس اور ابن بدیل حضرت علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طائف مین خانہ نشین ہوگئے تھے اور عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے تھے اگر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مکر و فریب دوزخ مین لیجائیگا تو یقیناً اس امت مین سب سے

زیادہ مکار ہوتا۔ انکی بخشش کی بھی بہت سی روایتین ہین جنکو ذکر کرکے ہم طول دینا نہین چاہتے۔ حضرت علی سے جب
بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور انکی تمام لڑائیون مین شریک ہوے حضرت علی نے انکو مصر کا حاکم
بنادیا تھا حضرت معاویہ نے انکے ساتھ بہت حکمت عملی کے کارروائیان کین مگر انسے پیش نہ پایا پھر انھون نے حضرت
علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہوگئے ہین اور عثمان کا قصاص طلب کرتے ہین یہ خبر حضرت علی کو
پہونچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کرکے انکو معزول کرادیا اسکے بعد حضرت علی نے اشتر کو مصر کا حاکم بنایا مگر اشتر کا
اثنائے راہ مین انتقال ہوگیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر انسے لے لیا گیا اور وہ قتل
کردیے گئے۔ جب قیس معزول ہوکر مدینہ پہونچے تو مروان ابن حکم نے انکو ڈرایا پس وہ حضرت علی کے پاس کوفہ چلے گئے
اور انھین کے ساتھ رہے اور انکی ہمراہی مین شہید ہوگئے پھر حضرت حسن کے ساتھ حضرت معاویہ کی طرف گئے اور انکے
لشکر کے مقدمۃ الجیش تھے جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کرلی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت مین
داخل ہوگئے اور مدینہ لوٹ آئے۔ انھین نے صفین مین یہ اشعار پڑھے تھے ؂

ھذا اللواء الذی کنا نحف بہ ... مع النبی وجبریل لنا مدد
ما ضر من کانت الانصار عیبتہ ... ان لا یکون لہ من غیرہم احد
قوم اذا حاربوا طالت اکفہم ... بالمشرفیۃ حتی یفتح البلد

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ انسے ابو عمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی لیلی
اور شعبی اور عمرو بن شرحبیل وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمین فقیہ ابو الفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انھون نے
اپنے والد سے انھون نے قیس بن سعد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا مین چلا جائے تو فارس
کے کچھ لوگ اسکو لے آئینگے انکی وفات ۵۹ھ مین اور بقول بعض ۶۰ھ مین ہوئی۔ انکے چہرہ پر داڑھی کا ایک بال بھی
نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہین کہ اپنے مال کے عوض مین قیس کی داڑھی نکلنے کی کوئی تدبیر کرتے مگر باوجود اسکے
یہ نہایت حسین تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا واقعہ سرادیل کے متعلق حضرت معاویہ کے
بیان بالکل غلط ہے اسکی کچھ اصل نہین ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سکن بن قیس بن زعورا بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کنیت انکی ابو زید ہے۔ انصاری ہین

ترجمہ۔ یہ وہ جھنڈا ہے جسکو ہم رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل ہماری مدد کرتے تھے ۔ مددگار انصار ہون اُسکو نقصان نہین پہونچ سکتا اچاہے پھر کوئی نہو جو
جو لوگ جب لڑتے ہین تو ہمارے ہاتھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہین یہانتک کہ وہ شہر فتح ہو جاتے ہو ۱۲

خمزرجی ہین۔ انکی کنیت ہی زیادہ مشہور ہی۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ سعد بن عمیر کہتے ہین اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا ہی کہ میرے ایک چچا ان لوگون مین سے تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین قرآن کو حفظ کیا تھا اور یہ چار آدمی انصار کے تھے زیدؓ بن ثابت معاذؓ بن جبل ابیؓ بن کعب ابوزیدؓ۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انس کی مراد اس حدیث مین انصار کے حفاظ قرآن ہین ورنہ مہاجرین مین تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی وحضرت عثمان وحضرت ابن مسعود وحضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص وسالم مولی ابی حذیفہ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلع اور بعض لوگ کہتے ہین قیس بن اسلع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی یہ انصاری ہین مدینہ کے رہنے والے انسے نافع مولی حمنہ نے روایت کی ہی کہ انکے بھائیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی اور کہا کہ انھون نے فضول خرچی بہت شروع کی ہی اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ اے قیس یہ کیا معاملہ ہی تمھارے بھائی تمھاری فضول خرچی کی شکایت کرتے ہین یہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنے حصہ کے چھوہارے لے لیتا ہون اور انکو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہون اور اپنے ساتھیون کو کھلا دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمھین زیادہ دیگا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اسکے اپنے گھرانے مین میرے برابر مال کسی کے پاس مال نہ تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکا نام قیس بن اصلع تھا مگر یہ صحیح نہین ہی۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اصہب اصہب کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمرو بن ذہل بن مرحان بن جعفی بن سعد العشیرہ آو جعفی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہی۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن یزید بن سمعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی معروف با بن ملیکہ۔ یہ اور انکے والد اور انکے بھائی یزید سب صحابی ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہی

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن شماس عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ جراح بن منہال سے انھون نے ابن عطار

ابن سلیم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ثابت بن قیس بن شماس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہوکہ وہ کہتے تھے مین مسجد مین گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت نماز مین تھے جب آپنے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوے مین اسوقت نماز پڑھ رہا تھا جب مین نماز سے فارغ ہوا تو آپنے پوچھا کہ کیا تمنے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی مینے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپنے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے ہو مینے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتین ہین میے نہین پڑھی تھین پھر آپنے کچھ نہین فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابن جریج نے عطا بن ابی رباح سے انھون نے قیس بن سہل سے اسکو روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صرمہ۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن قیس کہتے ہین اور بعض قیس بن مالک بن ادس بن صرمہ مازنی۔ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو ابو موسی نے لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے براء سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ جب انمین سے کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کرنے سے پہلے شب کو سوجاتا تو پھر وہ دوسرے دن تک کچھ نہ کھا سکتا تھا چنانچہ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ دار تھے اور دن بھر اپنی زمین کا کام کرتے رہے الخ انکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور ابو عمر نے انکا تذکرہ قیس بن مالک کے نام سے لکھا ہو۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن انس بھی کہتے ہین اور بعض لوگ صرمہ بن ابی انس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ مین انکا نسب نہین جانتا انکی حدیث ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے انھون نے اپنے والد واسع بن حبان سے انھون نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین کتنے دنون مین قرآن ختم کیا کرون الخ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہو۔ انصاری خزرجی مازنی ہین۔ بیعت عقبہ اور بدر مین شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر مین ایک حصہ لشکر کا سردار بنادیا تھا۔ یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو۔ یحیی بن بکیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لہیعہ سے انھون نے حبان بن واسع سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے عرض کیا

یارسول اللہ مین کتنے دنون مین قرآن ختم کیا کرون آپنے فرمایا پندرہ دن مین انھون نے عرض کیا کہ مین اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہون چنانچہ یہ چند روز تک ایک ہفتہ مین قرآن ختم کیا کیے جب انکی عمر بہت زیادہ ہوگئی اور یہ اپنی آنکھون مین پٹی باندھنے لگے اسوقت پندرہ روز مین قرآن ختم کرنے لگے کہتے تھے کاش مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول کر لی ہوتی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

مین کہتا ہون ابو عمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ مین نہین لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ مین یعنے قیس بن صعصعہ کے نام مین لکھا ہے یہ دونون درحقیقت ایک ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار - انصاری - احد مین شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے - اور انھون نے انکو مالک بن صعصعہ کا بھائی بیان کیا ہے اسکو ابن دباغ نے بیان کیا ہے -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن سلت انصاری - یہی ہین جنکے والد کی منکوحہ انکے والد کے وفات کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئی تھین اور عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہوگیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک اچھے آدمی ہین انھون نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے لہذا مین کیا کرون اُسپر یہ آیت نازل ہوئی ولا تنکحوا ما نکح اباءکم من النساء الآیہ - ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ - ابو حاتم بستی نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو جبیرہ تھی انصاری ہین جعفر نے کہا ہے کہ حافظ احمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہین اور بعض لوگون نے انکو کلابی بیان کیا ہے بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین - ابو جبیرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمین لوگون کے حق مین نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقاب - انکی حدیث مین بہت اضطراب ہے - انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین آئیگا - ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابو جبیرہ کا نام قیس تھا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ - کنیت انکی ابو یعیش غفاری تھی اور ابو جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طخفہ ہندی ہین اور انکی روایت سے انھون نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے - انکا مشہور نام طخفہ ہے اور انکے اصلی نام مین بہت اختلاف ہے بعض لوگون کا بیان ہے

کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے۔ یحیی بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی ہو کہ یعیش بن قیس بن طہفہ نے انسے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا اور کہا کہ اے فلان اسکو اپنے ساتھ لیتے جاؤ غرض ہم چار آدمی بچ گئے تو ہم لوگون سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے گھر مین گئے ہمین ابومنصور بن مکارم ابن احمد بن موذب نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ مین طہفہ بن ابی زہیر نہدی بھی تھے اور بعض لوگون نے انکا نام قیس بن زہیر بیان کیا ہو بنی مالک بن نہد کے خاندان سے موصل مین گئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر انکے پاس تھی یا یہ کہا کہ اہل موصل آئے تھے اور وہ تحریر انکے پاس تھی نیز انھون نے کہا کہ مجھسے عبداللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاویہ بن بکر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن جبیش محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انھون نے مجاہد سے روایت کرکے بیان نیز وہ کہتے تھے ہمسے زکریا بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محبوب بن مسعود بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وہب اسدی نے بنی نہد کے چند شیوخ سے روایت کرکے بیان کیا کہ انمین سے ایک شخص جنکا نام قیس بن طہفہ تھا اور بنی مالک بن نہد کے خاندان سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ عرض کرنیکی اجازت دیجیے آپنے فرمایا کہ کہو تو انھون نے عرض کیا کہ امابعد یارسول اللہ ہم آپکے حضور مین تہامہ کی نشیب سے اونٹون پر سوار ہوکر آئے ہین پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو ہم طہفہ کے نام مین ذکر کر آئے ہین۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق۔ عبدان اور جعفر وغیرہما نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو۔ عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک بچھو نے کاٹ کھایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زخم پر کچھ پھونک دیا اور اسپر ہاتھ پھیر دیا۔ انکی حدیث وفد عبدالقیس کے متعلق مروی ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص ابن قیس بن عدی بن سعد بن سہم فتح مصر مین شریک تھے اور ایک گھر وہان انھون نے بنالیا تھا اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اسکو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہو یہ ابن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن اسد بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے تھے اور آپ نے انکے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا دی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اسکے ساتھیوں پر برکت نازل فرما انھین کے متعلق شاعر نے یہ شعر کہا ہے ؎ اتیک ابن خیر الناس قیس بن عاصم ٭ شمت من الاعز الاعظم المباشما ٭ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تھا۔ تمیمی منقری ہیں۔ حارث کا نام مقاعس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انھوں نے بنی سعد بن زید کے حلف سے تقاعس (یعنی انکار) کیا تھا۔ کنیت انکی ابو علی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو طلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو قبیصہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ انکی والدہ ام اسفر بنت خلیفہ تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوے تھے اور ۹ھ ہجری میں اسلام لائے تھے جب انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ بدویوں کا سردار ہے یہ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔ بردباری انکی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تمنے بردباری کس سے سیکھی انھوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے انکو دیکھا کہ اپنے گھر کے سامنے بیٹھے ہوے تھے اپنی تلوار کی حمائل پہنے ہوے اپنی قوم کے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جسکی مشکیں کسی ہوئی تھیں اور ایک مقتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھیے آپ کے ابن عم نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انھوں نے تلوار کی حمائل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو قطع کی گفتگو ختم ہونے کے بعد اپنے بھتیجے سے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا خدا کا گنہگار ہوا اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا تیر تو نے اپنے ہی مار لیا اور خود اپنی جماعت کم کر دی بعد اسکے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اسے بیٹے اپنے چچا زاد بھائی کی مشکیں کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو سو اونٹ اسکے بیٹے کی دیت میں دیدے کیونکہ وہ غریبہ ہے۔ قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی اسکا سبب یہ ہوا کہ انھوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھدیا تھا اور اسکے ماں باپ کو گالیاں دی تھیں اور چاند کو دیکھکر کچھ باتیں کہی تھیں اور شراب فروش کو اپنا بہت سا مال دیدیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات انسے بیان کیں افسوس سے انھوں نے

---

۱۵ ترجمہ۔ اے بہترین شخص کے بیٹے اے قیس بن عاصم میں ایک سخت ضرورت سے تیرے پاس آیا ہوں ۔۔

شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے ؎ رأيت الخمر صالحة وفيها ÷ خصال تفسد الرجل الحليما ÷ فلا واللہ اشربها صحيحا ÷ ولا اشفي بها ابدا سقيما ÷ ولا اعطي بها ثمنا حياتي ÷ ولا ادعو لها ابدا نديما ÷ فان الخمر تفضح شاربيها ÷ وتجنيهم بها الامر العظيما
ان سے مروی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ مین نے بارہ یا تیرہ لڑکیان زندہ دفن کردی تھین تو آنحضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض مین ایک غلام آزاد کرو - ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد
بن عیسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مہدی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے سفیان بن اغر بن صباح سے انھون نے خلیفہ بن حصین سے انھون نے قیس بن عاصم سے روایت کرکے
خبر دی کہ جب وہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین حکم دیا کہ بیری کی پتی پانی مین جوش دیکر اس سے غسل کرین
حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انھون نے اپنے بیٹون کو بلایا اور کہا کہ ای بیٹو
یہ چند باتین میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ تمھارا خیر خواہ نہین ہوسکتا جب مین مرجاؤن تو جو تم مین بڑا ہو اُسکو سردار
بنانا چھوٹے کو سردار بنا دگے تو لوگ تمھارے بڑون کو بے وقوف سمجھین گے اور تم انکی نظرون مین ہلکے ہو جاؤ گے اور
اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھو کیونکہ مال کریم کے لیے باعث عزت ہے اور لئیم سے محفوظ رکھتا ہے اور لوگون سے سوال نہ کیا کرو
کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے درجے مین جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے ہوتا کیونکہ مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے رونے والی عورتون کے حرکات سے منع فرمایا ہے - ان سے حسن
اور احنف اور خلیفہ بن حصین نے اور انکے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے - ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی
سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن عبد الوہاب یعنی ابو صالح مروزی
نے نضر بن شمیل سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انھون نے مطرف بن شخیر سے
انھون نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے اپنی وفات
کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب مین مرجاؤن تو میرے اوپر نوحہ نکرنا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نوحہ
نہین کیا گیا - انھون نے تینتیس اولاد نرینہ چھوڑی تھین ابو الاشہب نے حسن بصری سے انھون نے قیس بن عاصم منقری
سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدویون کے سردار ہین
کہتے تھے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ مال کسقدر رہے جسمین میرے اوپر کچھ گناہ نہو

ترجمہ مین نے شراب کو دیکھا کہ وہ اچھی ہے مگر اسمین چند اثر ایسے ہین کہ بردبار آدمی کو بھی خراب کردیتی ہے ÷ پس خدا کی قسم مین نہ اسکو حالت صحت مین پیونگا اور نہ حالت مرض مین بھی دوا اسکا استعمال کرونگا ÷ نہ اپنی زندگی مین کبھی اسکی قیمت دونگا نہ کبھی یاران جلسہ کو بلاؤنگا بیشک شراب اپنے پینے والون کو فضیحت کردیتی ہے ÷ اور ان سے بڑے بڑے گناہ سادر کرا دیتی ہے ÷

آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اونٹ اور زیادہ ہون تو ساٹھ اور سو اونٹ والون کے لیے تو خرابی ہے مگر وہ شخص جو اپنے چراگاہ مین اللہ کا حق ادا کرے اور انکے نر کو جفتی کے لیے عاریتاً دے اور فقیرون کو سوار کرائے اور انکا دودھ خیرات کرے اور فربہ جانورون کو ذبح کرے اور قناعت گزین اور محتاج لوگون کو کھلائے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اوصاف تو بہت ہی اچھے ہین آپ نے پوچھا کہ اے قیس تمھین اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثون کا مین نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمھارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کردو یا پہنکر کہنہ کردو یا دیکر گذر جاؤ اور جو باقی رہگیا وہ تھارے وارثون کا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ اگر مین زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ جاؤنگا حسن بصری کہتے تھے انھون نے ایسا ہی کیا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ۔ کنیت انکی ابو کاہل تھی۔ احمسی ہین۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین۔ انکے نام مین اختلاف ہے بعض نے عبداللہ بن مالک کہا ہے یہ بخاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہے ہم انکا حال کنیت کے باب مین یہان سے زیادہ انشاءاللہ تعالی لکھینگے۔ ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انھون نے کہا ہے کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ ہمین ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائذ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی (غالباً یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہونگے) اُس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خودکشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ اسدی۔ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہین۔ کنیت انکی ابوآمنہ ہے یہ آمنہ وہی ہین جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھین قیس نے حبش کیطرف اپنی بی بی برکہ بنت یسار کنیز ابوسفیان کے ساتھ ہجرت کی تھی موسی بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن جحش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عدس۔ نابالغہ جعدی۔ شاعر ہین اپنے لقب نابغہ سے زیادہ مشہور ہین ہم انشاء اللہ تعالی ردیف نون مین انکا تذکرہ یہان سے زیادہ لکھینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ یحیی بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا ہی جسکو انھون نے ابن ہبیرہ سے انھون نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ احزاب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر فوت ہوگئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہین سمجھتے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن قیس بن وہب بن بکیر بن امرء القیس بن حارث بن معاویہ کندی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی۔ ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب الہی کو دفع کرتا رہیگا یہان تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہینگے مگر اپنے دین کو دنیا کے لیے خراب کرنے لگین گے اسوقت اللہ تعالی فرمائیگا کہ تم جھوٹے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر۔ انصاری۔ انکا نسب انکے بھائی رفاعہ کے نام مین بیان ہو چکا ہے۔ غزوۂ بدر مین شہید ہوئے تھے انکے اور ان کے ساتھیون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ مین مہاجرین کے چھہ آدمی شہید ہوے تھے عبیدہ بن حارث عمیر بن ابی وقاص ذو الشمالین بن عمرو عاقل بن بکیر مہجع غلام عمر بن خطاب صفوان اور انصار کے آٹھہ آدمی شہید ہوے تھے سعد بن خیثمہ قیس بن عبد المنذر زید بن حارث تمیم بن حمام رافع بن معلی حارثہ بن سراقہ معوذ بن عفرا عوف بن عفرا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکے نام مین کچھہ غلطی ہوگئی ہی صحیح نام انکا مبشر بن عبد المنذر ہے بنی عمرو بن عوف سے ہین اسمین کسی کا اختلاف نہین اور تمیم بن حمام کے نام مین بھی غلطی ہوگئی ہے صحیح نام انکا عمیر بن حمام ہے یہی اہل سیر کا قول ہی اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بن مکشوح۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جو اسود عنسی کے قتل مین شریک تھے انکا ذکر قیس بن مکشوح کے ذکر مین پورا آئیگا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہین یہان انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن حریر بن عبید بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ کنیت انکی ابوبشر تھی صحابی ہین احد مین اور تمام مشاہد مین شریک تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوگئے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انکے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہین یہ دونون غزوۂ احد مین شریک ہوے تھے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے شہداے احد کے نامون مین لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اور انکے بیٹے قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ عمرو کے نام مین اس سے زیادہ ہوچکا ہے قیس کی شرکت بدر مین اختلاف ہی ابن کلبی نے انکو شرکاء بدر مین شمار کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انھین قیس بن قہد کہتے ہین اور بعض لوگ قیس بن سہل۔ یحیی بن سعید انصاری کے دادا ہین پس بعض لوگ انکا نسب یون بیان کرتے ہین قیس بن عمرو بن قہد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یون بیان کرتے ہین قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ انکے نسب مین اختلاف ہی انسے انکے بیٹے سعید نے اور عطاء بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہی۔ ہمین ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کرکے انکو خبر دی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوے دیکھا تو پوچھا کہ کیا صبح کی نماز تونے دو مرتبہ پڑھی اُسنے عرض کیا کہ آج سنت فجر مین نے نہ پڑھی تھی اسکو اب پڑھ لیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اس حدیث کو لیث بن یحیی بن سعید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لبید زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے یہ ابن قداح کا قول ہے الکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ ابن قانع نے الکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبد الرحمن سے انھوں قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کر دیا تھا الکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی غرزہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انھیں جہنی کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خطیب عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو وائل کو قیس بن ابی ابی غرزہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بازار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید فروخت کر رہے تھے ہم لوگ اپنے کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہمنے خود اپنے لیے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجار تمھاری اس بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہذا اسکو صدقہ کے ساتھ مخلوط کر دو (یعنی نفع میں سے کچھ صدقہ دیدیا کرو) الکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن غربہ۔ کنیت انکی ابو غربہ تھی احمسی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دی تھی۔ انکو مستغفری نے کتاب الوفود میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسی نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو غنیم تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ شعبہ نے عاصم احول سے انھوں نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انھوں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ مین کہے تھے ؎ الا لی ویل علی محمد ؛ قد کنت حیاتہ بمقعد ؛ ابیت لیلی آمنا الی الغد ؛ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب ضبی۔ دار قطنی نے انکو ذکر کیا ہی جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انھون نے قیس بن قارب ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس دن تک مواخذہ نہین کرتا تاکہ وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فردہ بن قیس سے بھی مروی ہی جو انکے نام مین بیان ہو چکی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قبیصہ۔ عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ بقیہ نے عبد اللہ مولای عثمان بن عفان سے انھون نے عبد اللہ بن یحیی الہانی سے انھون نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وصیت[2] نہ کریگا اُسکو دوسرے مردون سے بات کرنے کی اجازت نہ ملیگی۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا مردے بھی بات کرتے ہین فرمایا ہان وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قہد۔ انصاری۔ بنی مالک بن نجار سے ہین۔ یہ قیس بیٹے ہین قہد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری خزرجی ہین۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحیی بن سعید انصاری کے دادا ہین اور انھون نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے یحیی بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہین اور قیس بن قہد کی کنیت ابو مریم اور نام عبد الغفار بن قاسم ہی انصاری کوفی ہین۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ کا قول ہی کہ مصعب سے غلطی ہوگئی ہے سب لوگون نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہی امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہین انسے قیس بن ابی حازم نے اور انکے بیٹے سلیم نے روایت کی ہی۔ بدر مین اور اسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی۔

---

[1] ترجمہ۔ میری خرابی ہو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غم مین ؛ انکی زندگی مین مین آرام سے بیٹھا ہوا تھا ؛ شام سے صبح تک چین سے سوتا تھا ؛ ۱۲

[2] یہ حکم اُس وقت کا ہی جب کہ میراث کی فرضیت نہوئی تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزون کے لیے وصیت کر جائے ۱۲

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک تھے۔ ابن کلبی نے انکو ان لوگون سے ذکر کیا ہو جو حضرت علی کے ساتھ صفین مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی قیس بن اسلت۔ یہ قیس بیٹے ہین صیفی کے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو۔ انھین کے متعلق انکے والد نے یہ شعر کہا تھا ؎ اقیس ان ہلکت وانت حی ٭ فلا یحرم فوا نضلک العدیم ٭ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ انکا ذکر ارطاہ کے نام مین ہو چکا ہو۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کلاب۔ کلابی صحابی ہین یمن کے رہنے والے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن حکیم کنانی سے مروی ہو محمد بن عبد الحکم نے سعید بن بشیر قریشی مصری سے جو یمن کے ایک شخص تھے انھون نے قیس بن کلاب کلابی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ مکرمہ کی چھت پر یہ اعلان کرتے ہوے سنا کہ بیشک اللہ نے تمھارے خون اور تمھارے مال اور تمھاری اولاد ہمیشہ کے لیے اسی طرح حرام کیے ہین جیسے آج کے دن اس مہینہ مین اور جیسے یہ مہینہ اس سال مین یا اللہ مین نے تیرا حکم پہونچا دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ارحبی۔ ارحب ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہو۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر بھیجی تھی اُس تحریر کے بعد یہ اسلام لے آئے تھے۔ عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے [illegible] دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک کو یہ خط بھیجا تھا سلام علیکم۔ اما بعد ذلک فانی استعملتک علی قومک عربھم وحمورھم وموالیھم واقطعتک من ذرۃ نسار مائتی صاع ومن زبیب خیوان مائتی صاع جار ذلک ولعقبک ابدا ابدا ابدا۔ قیس کہتے تھے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدا ابدا ابدا فرمانا بہت محبوب ہوا اس سے مجھے امید ہے کہ میری نسل ہمیشہ قائم رہیگی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] ترجمہ [illegible] اگر مین مرجاؤن اور تم زندہ رہو تو تمھاری بزرگیون مین سے ایک معدوم شخص محروم نہ رہے یعنی مجکو ایصال ثواب کرتے رہنا ۱۲ [2] یعنی باہم خونریزی کرنا کسی مسلمان کا مال مارنا یا اسکو قتل کرنا ۱۲ [3] ترجمہ تم پر سلام ہو بعد اسکے واضح ہو کہ مین نے تمکو تمھاری قوم پر خواہ بدوی ہون یا شہری یا غلام سب پر حاکم بنایا اور مقام نسار کے غلہ سے دو سو صاع اور [illegible] کے انگور سے دو سو صاع تمھارے لیے مقرر کیے۔ یہ عطیہ تمھارے لیے اور تمھاری اولاد کے لیے ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ جاری رہیگا ۱۲

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حبان بن ہانی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لای ہمدانی ارحبی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای ارحبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبکہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوے تھے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن کلبی نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن انس۔ کنیت انکی ابو صرمہ تھی۔ انکا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن محسر۔ زید بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انھیں نے ام قرفہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبد اللہ اور نعمان فرزندان مسعدہ غزاری کو قتل کیا۔ ابن اسحاق نے انکا ایک شعر نقل کیا ہے جبکہ یہ غزوۂ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ ام قرفہ کا نام فاطمہ بنت یزید بن ربیعہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن۔ بعض لوگ انکو قیس بن حصن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بدر میں اور احد میں شریک تھے ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاے بدر کے ناموں کے متعلق روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک ثم من بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد تھی۔ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راسبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو میسرہ نہاوندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی داؤد نے ابن جریج سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جسمیں رسّی نہ تھی تو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے

فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رسّی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل ہی اور جمال کو دوست رکھتا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اور کہا ہی کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہی مگر اس روایت سے کچھ نہین معلوم ہوتا کہ قیس صحابی ہین مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

محمد بن اشعث قیس کے دادا ہین۔ محمد نے اپنے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہی احمد بن سیار نے جعفر بن مسافر سے انھون نے محمد بن تمیم سے اسکو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جو مجھسے بزدعی نے سمرقند مین بیان کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسیطرح مختصر لکھا ہی۔ میرا غالب گمان یہ ہی کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کندی وہی امیر مشہور ہین جو عبدالرحمن کے والد تھے جنھون نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہین تو انکے دادا قیس صحابی نہین ہین اور اگر یہ کوئی اور ہین تو مین انکو نہین جانتا۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ قریشی مطلبی۔ کنیت انکی ابو محمد تھی۔ اور بعض لوگ ابو سائب بیان کرتے ہین انکی والدہ عبداللہ بن سبع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھین قبیلۂ بنی عنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے۔ یہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واقعۂ فیل کے سال مین پیدا ہوے تھے۔ اسکو ابن اسحاق نے مطلب بن عبداللہ بن قیس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کی پیدائش ہون ہم دونون واقعۂ فیل کے سال مین پیدا ہوے تھے۔ یہ ان مؤلفۃ القلوب مین سے تھے جنکا اسلام آخر مین بہت اچھا ہو گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین مین سو اونٹ نہین دیے اور خیبر مین آپ نے انکو پچاس وسق دیے تھے انکی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے پاس کھڑے ہوکر پہنچتے تھے تو انکی آواز کوہ حرا پر سنائی دیتی تھی۔ انسے انکے دونون بیٹے عبداللہ اور محمد روایت کرتے ہین۔ عبداللہ بزرگ لوگون مین سے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر مین شریک تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہی اور احد مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب مین دو جگہ کیا ہی ایک جگہ تو یون لکھا ہے

کر قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے شرکاے بدر کے نامون مین انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن مخلد کا نام روایت کیا ہی اور دوسرے مقام مین یون لکھا ہی قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن نجاری بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے - ابو موسی نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا کہ وہ احد مین شریک ہوگئے تھے اور دوسری جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان مین کئی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اسمین نہین دیکھا لہذا انھون نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ یہ دونون ایک ہین اسمین کوئی شبہ نہین واللہ اعلم -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مسحر کنانی - شاعر - کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کی اولاد سے ہین - یہ ہشام بن کلبی کا قول ہی اور ابو موسی نے انکو قیس بن مسحل یعمری لکھا ہی اور کہا ہی کہ یعمری منسوب ہی یعمر شدلخ بن عوف کنانی لیثی کیطرف - یہ بھائی ہین کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کیطرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کردی جاتی ہی غزوۂ جذام مین جو بمقام حسمی ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوۂ موتہ مین بھی شریک تھے اور اسدن انھون نے ایک شعر بھی کہا تھا جسکو ابن اسحاق نے مغازی مین نقل کیا ہی اور انھون نے مثل ابن کلبی کے انکا نام قیس بن مسحر بیان کیا ہے - ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو قیس بن مسحر لکھا ہی اور بیان کیا ہے کہ زید بن حارثہ کے ساتھ ام قرفہ کے جہاد مین شریک تھے اور ام قرفہ کو انھین نے قتل کیا تھا مگر ابو موسی نے انکو قیس بن مسحل لکھا ہی - ابن ماکولا نے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہی جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہی اور ابو موسی نے جو لکھا ہی کہ مقام حسمی مین غزوۂ جذام مین یہ شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہی ہے کہ زید کے ساتھ بنی فزارہ پر انھون نے جہاد کیا تھا اور ام قرفہ کو قتل کیا تھا یہ دونون غزوہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات مین ہوئے ہین دونون مین جمع ممکن نہین واللہ اعلم -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد حنفی - یزید بن معبد کے بھائی ہین - انکا تذکرہ انکے بھائی یزید کے نام مین ہوچکا ہی - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مکشوح کنیت انکی ابو شداد تھی - انکے والد کے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ عبد یغوث کہتے ہین اور بعض ہبیرہ

ابن ہلال اور یہی زیادہ مشہور ہی اور بعض لوگ خود انکو بجاے قیس کے عبد یغوث بن ہبیرہ بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن احمس بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کہتے ہین - یہ بجلی ہین اور قبیلہ مراد کے حلیف ہین یہ ابو عمر کا بیان ہی - اور ابو موسی نے ان کو قیس بن عبد یغوث بن مکشوح لکھا ہی اور اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا اور ابن کلبی نے قیس ابن مکشوح لکھکر کہا ہی کہ مکشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن غزیل بن بدا بن عامر بن عوتبان بن زاہر بن مراد تھا پس انھون نے انکو قبیلہ مراد کی نسب مین کر دیا - ابو عمر نے کہا ہی کہ مکشوح انکو اس سبب سے کہتے ہین کہ انکے پہلو مین داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آگئی تھی بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض کہتے ہین صحابی نہین ہین اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکا اسلام ابو بکر صدیق کے زمانہ مین ہوا ہی اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ مین - یہی ہین جنھون نے اسود عنسی کے قتل مین فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور انکو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین مسلمان ہو چکے تھے قبیلۂ مذحج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق مین چلے گئے تھے اور وہان حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمۃ الجیش تھے - قادسیہ وغیرہ مین اہل فارس کی لڑائی مین انسے کار نمایان ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہاوند مین بھی شریک تھے پھر صفین مین حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے -

بڑے شہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے - عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے - زمانہ جاہلیت مین بھی اپنے ماموں سے مخالف رہتے تھے اور اسلام مین بھی دونون مین باہم بغض رہا انھون عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا ؎

فلولا قیتنی لاقیت قرنا ٭ وودعت الحبائب بالسلام

اسکے علاوہ اور اشعار بھی ہین - انکی شہادت کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ قبیلۂ بجیلہ کے لوگون نے انسے کہا کہ ای ابو شداد آج ہمارا جھنڈا تم لو انھون نے کہا کوئی دوسرا شخص تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگون نے کہا کہ ہم تمھارے سوا کسی کو نہین چاہتے انھون نے کہا واللہ اگر مین لونگا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہرونگا - سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا - الغرض انھون نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہونچے پس حضرت معاویہ کا ایک رومی غلام سامنے آیا اور اسنے ایک ضرب انکے پیر پر ایسی ماری کہ انکا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اسکے بعد نیزون مین یہ گھر گئے اور شہید ہو گئے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ قیس عبد یغوث کے بیٹے ہین -

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن منتفق۔ مغیرہ بن عبداللہ لشکری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں گئے کہتے تھے وہاں میں نے قیس بن منتفق کو دیکھا وہ یہ بیان کرتے تھے کہ قیس بن منتفق کا حلیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا میں نے انکو مکہ میں اور منی میں اور عرفات میں تلاش کیا کہیں نہ پایا آخر کوفہ کی مسجد میں مل گئے پھر سکے بعد پورا قصہ نقل کیا ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے کئی نام مروی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسے نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نشبہ سلمی۔ ابو معشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو واقع ہوا تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا شاق تھا پھر جب غزوہ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہروں میں لوٹ کر گئے تو قیس بن نشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے انسے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا اور انکی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اسکو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم و فارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی باتیں سنی ہیں مگر محمد کا کلام انمیں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم انکے ماموں ہو دیکھو اگر فتحیاب ہو گئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر پیشقدمی نکرینگے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشبہ جنھوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرداس کے چچا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس علی تھے مگر صحیح قیس بن نشبہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان سکونی۔ اور بعض لوگ انکو عبسی کہتے ہیں۔ انکی حدیث اہل کوفہ و اہل بصرہ سے مروی ہے۔ ان سے ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابو القموص نے روایت کی ہے ابو نعیم اور ابو عمر نے انسے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ابو القموص والی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبد القیس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس ابن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ چھوہارے ہدیتاً

پیش کیے تھے ابو القموس کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت مین اُسکو پورا کیا۔ انسے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر انکا گذر ہوا جو بکریان چرا رہا تھا ان دونون نے اُس سے دودھ طلب کیا اُسنے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہین ہے جو دوہی جاسکے پس حضرتؐ نے ایک بکری کو پکڑ کر اُسکے تھن پر ہاتھ پھیرا اور ابو بکرؓ نے اُسکو دوہا پھر سب لوگون نے اُسکو پیا اُس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہین حضرت نے فرمایا مین محمد رسول اللہ ہون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عبدی۔ وفد عبد القیس کے ایک شخص یہ بھی ہین۔ انسے ابو القموص نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ ہمین عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے خالد بن عوف سے انھون نے ابو القموص یعنی زید بن علی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبد القیس کے ایک شخص نے جنکا نام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیر اور مزفت اور دبا اور حنتم مین نبیذ نہ پیو بلکہ چمڑے کے ظرف مین پیو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے انکو علٰحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونون کو ایک کردیا ہے اور کہا ہے کہ انسے ایاد بن لقیط اور ابو القموص نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابو ہیرہ کے دادا ہین۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجاء سے روایت کیا ہے۔ اور ابو ہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ابو ہریرہ وہ اپنے دادا قیس سے راوی ہین کہ وہ کہتے تھے مین سحری کھا کر مسجد نبوی مین گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ابو یحیٰی ہین مین نے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ مین نے عرض کیا کہ آج میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا مین بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہون (ابھی وقت سحری کھانیکا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دیدی ہے شاید اسکی آنکھ مین کچھ فرق آگیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابو ہریرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ہیثم۔ شامی۔ بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہین۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے انکو سلمی بیان کیا ہے یعنی قبیلہ بنی سلیم سے عبد القاہر سلمی کے دادا ہین صحابی ہین۔ ان سے عطیہ نے روایت کی ہو اور کہا ہے کہ بخاری نے انکو کتاب وحدان مین صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر انکی کوئی حدیث نہین لکھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن وہرز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سودہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن ابی و دیعہ کہتے ہین۔ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھہ پر مشرف باسلام ہوے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور خراسان مین حکم بن عمرو کے ساتھہ گئے تھے۔ اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ انسے انکی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپ نے انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھہ پھیرا تھا۔ انھون نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھکر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہوگئے ان کے سر پر جس مقام مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ پھیرا تھا وہان کے بال سفید نہ ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید جہنی۔ انسے شعبی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اسکے لیے جنت مین ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا شاید یہ گذشتہ نامون مین سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس نامی ایک شخص کو پوچھا اور فرمایا کہ زمین مین اسکو ٹھکانا نہ ملے بس وہ جب کسی مقام مین جاتے تھے تو وہان انکا قیام

نہ ہوتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قلیسی** (رضی اللہ عنہ)

قیس کی طرف منسوب ہین۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قلیسی سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونون ہاتھون پر پانی گرایا اور انکو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنا منھ دھویا اور کہنیان ایک مرتبہ دھوئین پھر دہنے ہاتھ سے اپنے دونون پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اسکی سند مین اختلاف ہے۔

(سیدنا) **قلیسہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن کلثوم بن حباشہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت نہین ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **قیظلی** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا نام نبیت بن مالک بن اوس ہے۔ اوسی انصاری ہین۔ انکی والدہ لیلی بنت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھین۔ بقول واقدی یہ اور انکے تین بیٹے عقبہ اور عبداللہ اور عبدالرحمن احد مین شریک تھے اور تینون جسر ابو عبیدہ مین شہید ہوے اور انکے بھائی عباد بن قیظلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مگر احد مین شریک نہ تھے۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد مین شریک تھے۔ حافظ ابو القاسم بن عساکر دمشقی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو قیظلی ابن قیس لوذان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین مین شہید ہوئے تھے۔ ابن قداح نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **قین** (رضی اللہ عنہ)

اشجعی ہین۔ انکا ذکر حضرت ابو ہریرہ کی حدیث مین ہے۔ اسکو یحیی بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین اشجعی نے کہا کہ اوکھلی (ایک ظرف ہے جسمین غلہ وغیرہ موسل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر اسکی کچھ اصل نہین ہے۔

(سیدنا) قیوم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو یحیی ہے۔ ازدی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد مین کے ساتھ حاضر ہوے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد القیوم رکھا ہے ہم حرف عین مین انکا تذکرہ لکھ چکے ہین۔ انکی حدیث عبد الجبار بن یحیی بن مفضل بن یحیی بن قیوم سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے

حرف الکاف و باب الکاف و الباء والثاء

(سیدنا) کبابۃ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہین۔ غزوۂ احد مین شریک تھے۔ عرابہ بن اوس اوسی کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) کبیش (رضی اللہ عنہ)

ابن ہودہ۔ بنی حارث بن سدوس مین سے۔ ایک شخص ہین۔ ابن سیف بن عمر نے عبد اللہ بن عبد بن شمر سے انھون نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انھون نے کبیش بن ہودہ جو بنی حارث بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحریر انکو لکھدی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ یہ کثیر بیٹے ابو کثیر کے ہین۔ صحابی ہین۔ انکا شمار اہل مصر مین ہے۔ ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے عقبہ بن مسلم سے پوچھا کہ کیا آگ کی پکی ہوی چیز کے کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے انھون نے کہا کہ کثیر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہتے تھے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہم سب لوگون کیلئے کھانا لایا گیا اور ہمنے کھایا اسکے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہمنے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو کثیر ازدی لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہین ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

براء بن عازب کے ماموں ہین شعبی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے ماموں کا نام قلیل تھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ اے کثیر ہم عید ضحیٰ کی قربانی نماز کے بعد کرتے ہین - انکا تذکرہ تینوں نے

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن شاس بن ربیعہ بن رباح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شمخ بن فزارہ فزاری - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور جنگ قادسیہ مین شریک تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول -

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب - علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابو جعفر خطمی سے انھون نے محمد بن کعب سے انھون نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ حنین مین (بحالت کفر جنگ مین گرفتار ہو گئے اور) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے پس جسقدر لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو مسلم کجی نے حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قریظہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حنین مین تو کوئی بھی قتل نہین کیا گیا نہ بالغ نہ نابالغ - مین کہتا ہون کہ یہی صحیح ہے -

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد عبدی حکم بن رفید نے روایت کی ہے کہ مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے انھون انکے دادا عباد بن عمرو بن شیبان سے انھون نے کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے اور آپنے انکو ایک زمین عمق نامی جو ملک شام مقام بیت جبرین مین تھی دی تھی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب حارثی - انکے صحابی ہونے مین کلام ہے - انکا شمار اہل کوفہ مین ہے - یہی ہین جنھون نے قادسیہ مین جالینوس فارسی کو قتل کیا تھا -

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن معدیکرب - کندی - انکا شمار بنی جمح مین ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہین - انکا نام قلیل تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا - عبید اللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

انکا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام مطیع رکھا اور ام عاصم خواہر حضرت عمر کا نام عاصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے فال نیک لیتے تھے۔ کثیر نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہی۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہین سنہ۔ ہجری مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چندماہ پہلے پیدا ہوے تھے کنیت انکی ابو تمام ہی انکی والدہ ایک رومی کنیز تھین اور بقول بعض انکی والدہ کا نام حمیر یہ تھا۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ انسے عبدالرحمن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہی۔ یزید بن ابی زیاد نے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور عبداللہ و عبید اللہ و قثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہونچ جائیگا اسکو فلان چیز ملیگی۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر اسمین کلام ہی کیونکہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چندماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہوسکتا ہی کہ حضرت اسکو بلائین اور وہ چلا آئے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ بقول بعض بخاری نے انکو ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسیطرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی اسد بھی بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہی زیاد نے اسکو روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ غزوۂ بدر مین انکے دونون بھائی ساا‌لک اور ثقف بھی شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہی اور کہا ہی کہ سوا اس روایت کے اور کسی روایت مین مین نے کثیر کا نام نہین دیکھا۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص طلب علم کیلئے سفر کرتا ہی اللہ تعالی اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہی۔ یہ ابن قانع کا قول ہی مگر یہ غلط ہی یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے مروی ہی اور وہ ابوالدرداء سے روایت کرتے ہین واللہ اعلم۔

سلہ جسطرح لڑکے کو پیار مین کھلاتے ہین اسی حالت کا ذکر ہی ۱۲

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مُرہ۔ عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی قتیبہ نے لیث سے انھون نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابوالزاہریہ سے انھون نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلطان زمین مین خدا کا سایہ ہی کہ ہر مظلوم اسکے سایہ مین پناہ لیتا ہی لہذا اگر وہ عدل کریگا تو اسکو ثواب ملیگا اور رعیت پر اسکا شکر واجب ہی اور اگر وہ ظلم کریگا تو اوسپر گناہ ہوگا اور رعیت کو صبر کرنا چاہیے جب بادشاہ لوگ ظلم کرتے ہین تو زمین مین قحط پڑجاتا ہی اور جب زکوۃ بند ہوجاتی ہی تو مویشی ہلاک ہوجاتے ہین اور جب زنا علانیہ ہونے لگتی ہی تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہوجاتا ہی اور جب بدعہدی کیجاتی ہی تو دشمن کا غلبہ ہوجاتا ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہو کہ یہ حدیث مرسل ہی کثیر کو ابوموسیٰ کے سوا اور کسی نے صحابہ مین نہین ذکر کیا

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ہاشمی۔ بیان کیا جاتا ہی کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہین جنکا ذکر اوپر ہوچکا انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز پڑھ چکتے تھے اور اسکے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائین طرف ہٹ جاتے تھے اور جسقدر جی چاہتا تھا پڑھتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی آپنے حکم دیا تھا کہ بائین طرف ہٹ جایا کرین داہنی طرف نہ ہٹا کرین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ حسن بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے کثیر سے کہا جو صحابی تھے الخ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر کیا ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ حدیث منکر ہی۔

باب الکاف والدال والراء

(سیدنا) کدن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو ابن عبید کہتے ہین عتکی ہین اور بقول بعض عکی فلسطین مین رہتے تھے انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور آپسے بیعت کی تھی انسے انکے بیٹے لفافہ بن کدن نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یمن سے آیا اور مین نے آپ سے بیعت کی اور آپکے ہاتھ پر اسلام لایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) کدیر (رضی اللہ عنہ)

ضبی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکے والد کا نام قتادہ تھا۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی کوفے مین رہتے تھے

انسے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہی۔ ہمین خطیب ابو الفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے تے وہ کہتے تھے مین نے لدر ضبی سے سنا ابو اسحاق کہتے تھے مجھے لدر سے سنے ہوے پچاس برس ہوگئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابو اسحاق سے سنے ہوے چالیس سال ہوے ابو داؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سنے ہوے پینتالیس یا چھیالیس سال ہوے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین آیا اور اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھکو جنت مین لیجائے آپنے فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمھاری حاجت سے جسقدر زائد ہوا کرے لیکر دیدیا کرو اُسنے عرض کیا کہ اگر ایسا نکرسکون تو آپنے فرمایا لوگونکو کھانا کھلایا کرو اور ہر شخص کو سلام کیا کرو اُنسے کہا اگر ایسا بھی نکرسکون تو آپنے فرمایا تمھارے پاس کچھ اونٹ ہین اُسنے کہا ہان ہین تو آپنے فرمایا کہ ایک اونٹ اُن مین سے لیلو اور ڈول لیلو اور جن لوگون کو دوسرے دن پانی ملتا ہو اُنکو پانی پلاؤ جب وہ آئین اور جب وہ نہون تو انکا کام کردیا کرو امید ہی کہ تمھارا اونٹ بیکار نہونے پائیگا اور تمھارا ڈول پھٹنے نہ پائیگا کہ جنت تمھارے لیے واجب ہوجائیگی۔ یہ حدیث ابو اسحاق کی روایت سے مشہور ہی اور ابو اسحاق سے اسکو معمر اور ثوری اور قطر بن خلیفہ اور یزید بن عطار وغیرہم نے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ اکثر لوگون کے نزدیک انکی حدیث مرسل۔

(سیدنا) کرامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری۔ صفین مین حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکے صحابی ہونے مین کلام ہی ابن کلبی نے انکا ذکر ان صحابہ مین کیا ہی جو صفین مین حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) کردم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی۔ انسے انکی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہی یزید بن ہارون نے عبداللہ ابن یزید بن مقسم سے انھون نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انھون نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین دیکھا آپکے ہاتھ مین ایک درہ تھا جیسا معلمون کے ہاتھ مین ہوتا ہی لوگون کے رفتار کی آواز سے زمین گونج رہی تھی میرے والد آپکے قریب گئے اور انھون نے آپکا قدم مبارک پکڑ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھین کہ مجھے خوب یاد ہی کہ آپکے پائے مبارک کے بیچ کی انگلی باقی سب انگلیون سے بڑی تھی۔ میرے والد نے آپسے عرض کیا کہ مین جیش عسران مین شریک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیش کو پہچان لیا اسی جیش مین طارق بن مرقع نے کہا تھا کہ کون شخص مجھے اپنا نیزہ مع اسکے ثواب کے دیتا ہی الخ ہم یہ حدیث طارق بن مرقع کے نام مین ذکر کرچکے ہین۔ ہمین ابن ابی حبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبردی وہ کہتے تھے مجھسے میرے

والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوالحویرث لیثی حفص نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے مجھسے عبداللہ بن عبدالرحمن بن یعلی بن کعب نے میمونہ بنت کردم سے انھون نے اپنے والد کردم بن سفیان سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق جو انھون نے زمانۂ جاہلیت مین کی تھی مسألہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ نذر کسی بت کیلئے تھی میرے والد نے عرض کیا کہ نہین بلکہ اللہ کیلئے تھی تو آپنے فرمایا کہ اللہ کے لیے جو نذر تھی اُسکو پورا کرو اسکا ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) کردم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی السنابل۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی سائب کہتے ہین۔ انصاری ہین۔ صحابی ہین مدینہ مین رہتے تھے۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہی۔ قرہ بن ابی المعزاء نے قاسم بن مالک مزنی سے انھون نے عبدالرحمن بن اسحاق سے انھون نے اپنے والد کردم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مین اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کیطرف گیا یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا مکہ مین شروع ہو چلا تھا اتفاقا ہمکو رات کے وقت ایک چرواہے کے یہان رہنا پڑا انصف شب کو ایک بھیڑیا آیا اور اُسنے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھکر اُٹھا اور اُسنے کہا کہ ای عامر الوادی (نام ایک جن کا ہی) اپنے پڑوسی کی مدد کر بس ایک آواز دینے والے نے جسکی صورت ہمنے نہین دیکھی کہا کہ ای بھیڑیے اسکو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ مین ملگیا اور اسکے کہین زخم نہ تھا اسیکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال فزادوہم رھقا[۱] انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) کردم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ثقفی۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خشنی لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابو حاتم نے انکے اور کردم بن سفیان کے درمیان مین فرق بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ طبرانی نے بھی ان دونون مین فرق کیا ہی مگر ابن مندہ نے کہا ہی کہ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون کیونکہ ان دونون کی حدیث بلفظ ایک ہی انکی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمرو سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے کردم بن قیس سے سنا وہ کہتے تھے مین اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جسکا نام ابو ثعلبہ تھا چلا انھون نے مجھسے کہا کہ اپنی جوتیان مجھے عاریتاً دیدو مین نے کہا اس شرط پر دونگا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھسے کردو اُسدن گرمی بہت سخت تھی ابو ثعلبہ نے کہا اچھا جوتیان مجھے دیدو مین نے اسکا نکاح تمہارے ساتھ کردیا بعد اسکے جب گھر ہو گئے تو ابو ثعلبہ نے میری جوتیان مجھے واپس بھیجدین اور کہلا بھیجا کہ مین نکاح نکرون گا مین نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا

---

[۱] ترجمہ اور بیشک کچھ انسان جنون سے پناہ مانگتے تھے مگر ان جنون نے انکی ہلاکت زیادہ کردی ۱۲

آپنے فرمایا اسکو چھوڑ دو تمہارے لیے اسمین بہتری نہین ہی - مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے یہ نذر کی تھی کہ فلان مقام مین کچھ اونٹ قربانی کرونگا آپنے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پوری نہین کیجاتی وہ وہ ہی جو صلہ رحم کے قطع کرنے مین ہو یا اُس چیز مین ہو جسمین ابن آدم کا اختیار نہین ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ مین ان دونو کو ایک سمجھتا ہون باوجودیکہ انھون نے کردم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہی اور انکو خشنی بیان کیا ہی ایک تعجب کی بات ہی اگر وہ ان دونون کو ثقفی بیان کرتے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا تو بیشک ایک بات ہوتی واللہ اعلم -

(سیدنا) کردوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر اور حسن بن سفیان اور عبداللہ بن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی مگر اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہی - انسے ابو وائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہی اسمین یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو مصیبت مین بتلا کرتا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ اسکے فریاد کی آواز سنے - اور مروان بن سالم نے ابن کردوس بن عمرو سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب اور پندرھوین شعبان شب کو عبادت کرے اُسکا قلب نہ مریگا جبکہ اور سب قلب مرجائینگے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) کردوس (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - احمد بن سیار نے ابو عباد بصری سے انھون نے مفضل بن فضالہ قتبانی یعنی ابو معاویہ سے انھون نے عیسی بن ابراہیم سے انھون نے سلمہ بن سلیمان جزری سے انھون نے شداد بن سالم سے انھون نے ابن کردوس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب مین شب بیداری کرے اُسکا قلب نہ مریگا جسدن کہ اور قلب مرجائینگے اس حدیث کو یحیی بن بکیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا ہی اور انھون نے بجای شداد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام بیان کیا ہی اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اسکو اسیطرح روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے یہ حدیث اس تذکرہ مین لکھی ہی اور اسکو کردوس ابن عمرو کے تذکرہ سے علیحدہ کرکے بیان کیا ہی مگر ابو نعیم نے یہ حدیث کردوس بن عمرو کے تذکرہ مین لکھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون ایک ہین پھر نہین معلوم کہ ابو موسی نے انکو کیسے دو سمجھ لیا - ابو نعیم نے ان دونون کو ایک قرار دیا ہی اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہین لکھا یا نام بھی ایسا ہی کہ بہت کم نے مین آیا ہی

(سیدنا) کردوس (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ دوسرے شخص ہین ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - وہب بن جریر نے

شعبہ سے انھون نے عبدالملک بن میسرہ سے انھون نے کردوس سے جو صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے روایت کی ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجلس ذکر مین بیٹھنا مجھے چار غلامون کے آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہی۔ اس حدیث کو علی بن جعد نے
شعبہ سے انھون نے عبدالملک سے انھون نے کردوس صحابی سے روایت کیا ہی اور یہ حدیث مرفوع نہین بلکہ خود کردوس ہی کا
قول ہی اور یہی صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ۔ بعض لوگ انکو ابن سامہ کہتے ہین۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہین بعض لوگ انکو ابن سلمی کہتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے ہمین ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم
سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمر بن بشر یعنی ابو حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن راشد نے رحال بن منذر سے
روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے کرز سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ بنی عامر پر لعنت فرمائیے حضرت نے فرمایا مین لعنت کرنے والا بناکر نہین بھیجا گیا۔
انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔ اور ابوموسی نے کہا ہی کہ ابوزکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرکے
لکھا ہی حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ کرینہ کے نام مین لکھا ہی انکے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ کرز کہتے ہین اور بعض لوگ کرینہ
ابن مندہ نے انکو کرینہ بن سلمہ بیان کیا ہی مگر یہ غلط ہی لفظ صحیح سامہ ہی نہ سلمہ۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

تیمی۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ابوحاتم اور حضرمی وغیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ اسحاق بن منصور نے نافع سے انھون نے عبد
اللہ بن بدیل سے انھون نے بنت کرز تیمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوے دیکھا آپکے پیچھے دو صفین تھین جنھون نے پورے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ ابن مندہ کا
قول ہی اور ابونعیم نے کرز سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن
دیکھا تھا آپکے پیچھے دو صفین تھین یہی صحیح معلوم ہوتا ہی۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے
نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین
نافع بن عمر نے عبداللہ بن بدیل سے یا انکے چچا سے انھون نے بنت کرز سے انھون نے اپنے والد سے کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے
مین نے حدیبیہ کے پہاڑ پر چڑھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے
آپکے پیچھے دو صفین مقتدیون کی تھین جنھون نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اس روایت سے بھی ابونعیم کے

قول کی تائید ہوتی ہی اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ کرز کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ لہٰذا انکے بیٹے نے روایت کی ہی میں نہیں کہ سکتا کہ یہ وہی کرز ہیں جنسے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہی یا کوئی اور ہیں۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا کرز رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن جسیل اور بقول بعض حسل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن غیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ کرز بن جابر فہری نے ایکمرتبہ مدینہ میں شبخون مارا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے تعاقب کیلیے تشریف لیگئے یہانتک کہ وادی صفوان تک پہونچگئے مگر یہ نہیں ملے اسکے بعد یہ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جسکو قبیلہ عرینہ کے تعاقب پر آپنے مامور کیا تھا قبیلہ عرینہ کے لوگون نے صدقہ کے اونٹ لیلیے تھے اور چرواہے کو قتل کردیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ سنہ ہجری میں ہوئی ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانون سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیون سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حسل اور حبیش جو دونون حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جارہے تھے دونون شہید ہوگئے پہلے حبیش شہید ہوے تو کرز نے انکو اپنے دونون پیرون کے درمیان میں رکھکر لڑنا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے ؎ قد علمت صفراء من بنی فہر ٭ نقیة الوجہ نقیة الصدر ٭ لاضرب الیوم عن ابی صخر ٭ حبیش کی کنیت ابو صخر تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ہلال بن جریبہ بن عبد نہم بن حلیل بن حبیشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام خزاعی۔ کعبی ہیں۔ یہی عمرو بن لحی قبیلہ خزاعہ کے جد امجد ہیں۔ زہری نے انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہی اور عروہ نے انکو کرز بن حبیش لکھا ہی یہ کرز فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور بڑی عمر پائی تھی۔ یہی ہیں جنھون نے حرم کی نشانیان حضرت معاویہ کی خلافت میں جبکہ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم اور ابو محمد یعنی عبد العزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی برکات بن ابراہیم بن طاہر عشوعی وغیرہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی حافظ علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی محمد اور ابو بکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی محمد بن علی سہلکی بسطامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عتبہ یعنی احمد بن فرج نے

لہ قبیلہ بنی فہر کے خوبصورت لڑکے مشہور ہیں کہ چہرہ بھی انکا صاف ہوتا ہی سینہ بھی انکا صاف ہوتا ہی۔ آج میں ابو صخر کی طرف سے لڑون گا ۱۲

خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے عبد الواحد بن قیس سے انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے کرز بن علقمہ خزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اُسنے پوچھا کہ اسلام کی انتہا بھی ہوگی آپنے فرمایا ہان اللہ جس عرب یا عجم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیگا اسکو اسلام سے مشرف فرمائیگا اسکے بعد فتنے پیدا ہونگے کہ ایک دوسرے کی گردن ماریگا بس اسوقت سب سے بہتر وہ ہوگا جو پہاڑ کے کسی درہ مین جاکر بیٹھ جائے اور اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس سے کسی آدمی کو ضرر نہ پہونچے۔ یہ کرز وہی ہین جنھون نے شب غار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا تھا مگر جب انھون نے غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہا کہ یہین سے نشان پا گم ہوگیا ہے انھین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو دیکھکر کہا تھا کہ یہ قدم اسی قدم سے ملا ہی جسکا نشان مقام ابراہیم مین ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن وبرہ حارثی۔ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی نہین ہین ایک حدیث بھی انکی لکھی ہی جسکو انھون نے مرسلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

انسے عبد اللہ بن ولید نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) کرکرہ (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہین مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا ذکر ایک حدیث مین ہی جو ہمسے بہت سے لوگون نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے عمرو سے انھون نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ مال غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جنکو لوگ کرکرہ کہتے تھے جب وہ مرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین جائیگا لوگون نے جاکر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انھون نے چرائی تھی بخاری نے کہا ہی کہ ابن سلامہ نے بھی انکا نام کرکرہ بیان کیا ہی۔

(سیدنا) کُریب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابرھہ۔ انکے صحابی ہونے مین کلام ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ ہمنے کوئی روایت نہین دیکھی مگر صحابہ سے حضرت حذیفہ بن یمان سے ابو الدرداء سے ابو ریحانہ سے اور انسے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہی کعب احبار نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب وغیرہ نے۔ مستغفری نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا ابو حاتم کے نزدیک ثابت نہین ہی بخاری نے انکی کنیت ابو راشد بیان کی ہی

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا کریب رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - ابان بن یزید نے یحیی بن کثیر سے انھون نے فرید سے انھون نے ابو سلام سے انھون نے کریب غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو پانچ چیزین میزان اعمال مین کسقدر وزنی اور زبان پر کسقدر ہلکی ہین ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ پانچ چیزین کون ہین آپنے فرمایا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جسکو خدا موت دیدے اور اسکا والد صبر کرے - اس حدیث کو دستوائی نے یحیی سے انھون نے ابو سلام سے انھون نے ابو امامہ سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ ابو سلام دو تھے ایک ابو سلام کبیر جنکا نام ممطور حبشی تھا اور وہ تابعین مین سے تھے دوسرے ابو سلام صغیر انکا نام زید تھا پس اس سند مین زید عن ابی سلام غلط ہی کیونکہ زید ہی کی کنیت ابو سلام ہی -

(سیدنا) کریز (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ - اور بعض لوگ بن اُسامہ کہتے ہین - عامری ہین - یہ ابو عمر کا قول ہی - اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ کریز بن سلمہ صحابی ہین انکا شمار اہل بصرہ مین ہی خاندان بنی عامر مین ہی اور بعض لوگ انکو کرز بن اسامہ بھی کہتے ہین جیسا کہ کرز کے نام مین کذرچکا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے لکھا ہی -

(سیدنا) کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوے تھے - انکی حدیث کی سند مین کلام ہی عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انھون نے خالد بن جزی سے انھون نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین خشاش[1] ارض کا مسالہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تھا - اس حدیث کو ابن داؤد نے کثیر بن عبید سے انھون نے بقیہ سے روایت کیا ہی مگر یہ غلط ہی اس حدیث کو بہت سے لوگون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے عبد الکریم بصری سے انھون نے حبان بن جزی سے انھون نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) کرثم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - زرارہ کے دادا ہین - انکا شمار اہل بصرہ مین ہی محمد بن اسمعیل بخاری نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہی مگر انکی کوئی حدیث نہین لکھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی واللہ اعلم -

[1] یعنی حشرات ارض کے متعلق کہ انکا کھانا حلال ہے یا حرام - ۱۲

باب الکاف مع الشین والعین

(سیدنا) کشذ (رضی اللہ عنہ)

جہنی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - انکی حدیث محمد بن عمرو اقدی نے عبد العزیز بن عمران سے انھون نے واقد بن عبد اللہ سے انھون نے کشذ جہنی سے روایت کی ہو بشرطیکہ محفوظ ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انصاری - ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ عبد اللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہو کہ یہ کعب بن مالک نہین ہین اور انھون نے ابن نمیر سے انھون نے حجاج سے انھون نے نافع سے انھون نے کعب انصاری سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر[1] سے کسی جانور کو ذبح کر دیا آپنے فرمایا کچھ حرج نہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن جماز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ - اور بعض لوگ انکے والد کا نسب اس طرح بیان کرتے ہین جماز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ انکا نام حمان بیان کرتے ہین اور بقول بعض یہ غسانی ہین بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہین ابن شہاب نے ان لوگون کے نام ہین جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوۂ بدر مین شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ قبیلۂ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے ان انصار کے نام مین جو قبیلہ طریف بن خزرج سے غزوۂ بدر مین شریک تھے کعب بن حجاز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلۂ جہینہ کے ہین - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو کہ یہ بنی ساعدہ کے حلیف ہین اور ان دونون نے یہ بھی لکھا ہو کہ بقول بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہین اس سے معلوم ہوتا ہو کہ انکا خیال ہی ہو بنی طریف اور ہین اور بنی ساعدہ اور ہین حالانکہ وہ دونون ایک ہی ہین ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق انکو جہنی لکھا ہو اور دار قطنی نے انکے والد کا نام حمان بیان کیا ہو واللہ اعلم -

---

[1] بعض پتھرون کے کنارہ پتلے ہوتے ہین وہ بالکل چاقو چھری کا کام دیتے ہین ۱۲

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن خداریہ ابوبکر بن کلاب کے خاندان سے ہین۔صحابی ہین۔انکا تذکرہ ابوزرین عقیلی کی حدیث مین ہے۔انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن خزرج انصاری۔بنی حارث سے ہین۔بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔محمد بن میمون بن کعب بن خزرج نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حکم بن ابی الحکم غزوۂ تبوک مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرے ہم سفر تھے اور وہ کیا عمدہ ہم سفر تھے۔انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن ابی سلمیٰ۔ابوسلمیٰ کا نام ربیعہ بن قرط بن حارث بن مازن بن حلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم ابن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ تھا۔مزنی ہین۔صحابی ہین۔کعب اور انکے بھائی بجیر جو زہیر کے بیٹے تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے جب مقام ابرق العزاف مین پہونچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم اسی مقام مین ہماری بکریون کو دیکھتے رہو تاکہ مین اس شخص سے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل آؤن اور سنون کہ وہ کیا کہتے ہین چنانچہ کعب وہین ٹھیرے رہے اور بجیر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچے حضرت نے اسلام کی انکو ترغیب دی چنانچہ یہ مسلمان ہوگئے یہ خبر کعب کو پہونچی تو انھون نے یہ اشعار نظم کیے ؎[1]

الا ابلغا عنی بجیراً۔ سالۃً علی ای شئی ویب غیرک دلکا
علی خلق لم تلف اما ولا ابا علیہ ولم تدرک علیہ اخالکا
سقاک ابوبکر بکاس رویۃ وانہلک المامون منہا وعلکا

جب ان اشعار کا علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپنے انکا خون معاف کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص کعب کو پائے وہ اسکو قتل کردے بجیر نے اپنے بھائی کو اسکی اطلاع کردی اور کہا کہ اب اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور مین سمجھتا ہون کہ تم نہ بچ سکوگے بعد اسکے لکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے آپ قبول کر لیتے ہین اور پچھلے قصور معاف کردیتے ہین لہٰذا میرے اس خط کے پہونچتے ہی تم چلے آؤ اور اسلام لاؤ چنانچہ کعب بھی آئے اور انھون نے ایک نعتیہ قصیدہ بھی نظم کیا جب یہ مدینہ پہونچے تو انھون نے اپنا اونٹ مسجد نبوی کے

[1] ترجمہ اے قاصد بجیر کو میرا یہ پیغام پہونچادے کہ کس وجہ سے تونے غیر کا دین اختیار کیا وہ دین جس پر نہ تونے اپنے باپ کو دیکھا نہ ماں کو نہ بھائی کو ابوبکر نے تجھے بہت ہی بُری تعلیم دی جس سے تو ہلاک ہوگیا ۱۲

دروازے پر بٹھلادیا اور مسجد کے اندر گئے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے بیچوں بیچ مین بیٹھے ہون اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہوکر اس سے باتین کرتے ہین اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہوتے ہین کعب کہتے تھے مینے اس قرینہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور مین آپکے قریب جاکے بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان دیجیے آپنے فرمایا تم کون ہو مینے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپنے فرمایا تھین نے یہ اشعار نظم کیے ہین اور آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو چنانچہ انھون نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا وانہلک المامور منہا وعلکا * تو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے ایسا نہین کہا تھا بلکہ مینے بجاے مامور کے لفظ مامون کہا تھا اسکے بعد پھر انھون نے اپنا قصیدہ نعتیہ سنایا ~~سلہ~~

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول	متیم اثرہا لم یفد مکبول
ان الرسول لسیف یستضاء بہ	مہند من سیوف اللہ مسلول
انبئت ان رسول اللہ اوعدنی	والعفو عند رسول اللہ مامول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوش ہوکر) حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو یہانتک کہ انھون نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اس وقت حاضر ہوے تھے جب آپ طائف سے واپس تشریف لائے تھے اسکے عمدہ اشعار مین سے چند شعر یہ ہین ~~سلہ~~

لو کنت اعجب من شئی لاعجبنی	سعی الفتی وہو مخبو لہ القدر
یسعی الفتی لامور لیس یدرکہا	والنفس واحدۃ والہم منتشر
والمرء ما عاش ممدود لہ امل	لا تنتہی العین حتی ینتہی الاثر

نیز اشعار ذیل بھی انکے عمدہ کلام مین ہین۔ ~~سلہ~~

ان کنت لا ترہب ذمی لما	تعرف من صفحی عن الجاہل
فاخش سکوتی اذ انا منصت	فیک لمسموع خنی القائل
فالسامع الذام شریک لہ	ومطعم الماکول کالآکل
مقالۃ السوء الی اہلہا	اسرع من منحدر سائل
ومن دعا الناس الی ذمہ	ذموہ بالحق وبالباطل

سلہ سعاد (نامی محبوبہ) سے جدائی اختیار کی جس سے میرا دل بیچین ہے۔ اسکے بعد نہایت ذلت ہے اور اس قیدی کا فدیہ نہین دیا جا سکتا۔ بیشک رسول ایک تلوار ہین جنکی روشنی پھیل رہی ہے۔ خدا کی تلوارون مین سے ایک برہنہ شمشیر ہے مجھے خبر دیگئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈرایا مگر رسول اللہ سے بخشش کی امید ہے۔ ۱۲ سلہ اگر مجھے کسی چیز پر تعجب ہوتا تو آدمی کی اس کوشش پر ضرور تعجب ہوتا جسکے خلاف تقدیر مین ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتون کے لیے کوشش کرتا ہے جنکو وہ پا نہین سکتا نفس ایک ہی ہے۔ اور مقاصد بہت ہین۔ آدمی جبتک زندہ رہیگا ہوس کم نہوگی اثر نہین جاتا جبتک نشان رہتا ہے ۱۲ سلہ اگر تو میری مذمت نہ ڈرتا ہو اس سبب سے کہ جاہلون سے میرے اعراض کو جانتا ہے مگر تجھے میری سکوت سے ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ مین بیہودہ گوئیان تیری سنتا ہون سننے والا برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی چیز کا کھلانیوالا مثل کھانیوالے کے ہے۔ بری بات اسکے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز پہونچ جاتی ہے جو لوگون کو اپنی مذمت کیطرف بلاتا ہو لوگ اسکو حق و باطل غرض ہر طرح برا کہنے لگتے ہین ۱۲

اس قصیدہ مین اس سے زیادہ اشعار ہین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جو ابتک شاہان اسلام کے پاس ہو انکے والد زہیر کی وفات بعثت سے چھ برس پہلے ہو گئی ہو - یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن نجار - انصاری نجاری - بدر مین شریک تھے - یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہو - ابن کلبی نے کہا ہو کہ انکی شہادت غزوۂ خندق مین ہوئی واقدی نے بیان کیا ہو کہ غزوہ خندق مین انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ غزوۂ خندق مین ایک نامعلوم تیر انکے لگ گیا تھا اسی سے یہ شہید ہوگئے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ نامعلوم تیر جسکے لگا تھا وہ امیہ بن ربیعہ بن صخر دولی تھے جو بیر معونہ کے واقعہ مین بچ گئے تھے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس - انصاری - بنی دینار بن نجار سے ہین - بدر مین شریک تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہو - یہ ابو نعیم کا قول ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہین - انھون نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا ہو جسکے جسم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ تو اپنے کپڑے پہن لے اور اپنے عزیزون سے جا کے مل جا - (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) انسے جمیل بن قیس نے روایت کی ہو مگر اس روایت مین اضطراب بہت ہو - ابو عمر نے انکا نسب اس سے زیادہ نہین بیان کیا اگر ابو نعیم کی طرح وہ بھی انکا نسب اس سے زیادہ بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہین جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا یا کوئی اور ہین ابو نعیم نے انکے ابن اسحاق سے انصار کے ان نامون مین جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر مین شریک تھے قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہو - ہمین ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مین انصار کے ایک شیخ کی صحبت مین رہا ہون جو صحابی تھے انکا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھسے بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اُسکے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اسکے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اسکے پہلو مین ایک سفید داغ ہو تو آپ بستر سے اُٹھ گئے

اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جسقدر آپنے اس عورت کو دیا تھا اسمین سے کچھ واپس نہین لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا ہو اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انھون نے عبد اللہ بن کعب سے روایت کیا ہو اور اسمعیل بن زکریا نے اور قاسم بن غصن نے جمیل سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے اسکو روایت کیا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ اگر غفاری عورت کا قصہ انسے مروی نہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا دونون ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونون کا ایک ہو اور بدر مین دونون شریک تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم۔ قرظی۔ ثم الاوسی۔ بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہین۔ یہ قریظہ کے ان قیدیون مین سے ہین۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کیے گئے تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہین۔ یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہین انکی حدیث حاتم بن اسمعیل نے حمید بن عبد الرحمن سے انھون نے موسی بن عبد الرحمن سے انھون نے محمد بن کعب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو ابو نعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام نقل کرکے کہا ہو کہ یہ غلط ہو کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہین کی بلکہ موسی کے والد یعنے عبد الرحمن سے روایت کی ہو خود ابن مندہ نے بھی اسکو صحیح طریقہ پر عبد الرحمن خطمی کے تذکرہ مین لکھا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سور بن بکر بن عبد بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان ابن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ بیان کیا گیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے انکو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے انکے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہین۔ شعبی نے روایت کی ہو کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوے تھے ایک عورت آئی اور اُسنے کہا مینے اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہین دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہین اور ایسی سخت گرمی کے زمانے مین بھی ہر روز روزہ رکھتے ہین کبھی ناغہ نہین کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لیے دعاے مغفرت کی اور اُسکی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہو وہ عورت شرمندہ ہوکر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یا امیر المومنین آپنے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرانے

کے لیے آپکے پاس آئی تھی حضرت عمر نے کہا ایسی بات ہے انھون نے کہا ہان پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمر نے فرمایا سچ کہنے مین کچھ مضائقہ نہین کعب کہتے ہین کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھین کہ وہ تمھارے بستر سے علحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ہان یہی بات ہے مین ایک جوان عورت ہون اور مین بھی وہی چاہتی ہون جو اور عورتین چاہتی ہین پس حضرت عمر نے اُسکے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونون کے درمیان مین فیصلہ کردو انھون نے کہا کہ امیر المومنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حقدار ہین حضرت عمر نے فرمایا کہ مین تمکو تاکید کرتا ہون کہ تم ان دونون کی بات سمجھ گئے اور مین نہین سمجھ سکا کعب نے کہا میری راے یہ ہے کہ اس عورت کو چارونون مین سے ایک دن ملنا چاہیے گویا اسکے شوہر کی چار بی بیان ہین۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بی بی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمر نے فرمایا واللہ جیسے تمھاری پہلی راے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری راے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تمکو مینے بصرہ کا قاضی بنا دیا پھر حضرت ابوموسی کو ایک تحریر انکی تقرر کی لکھدی چنانچہ حضرت عمر کی خلافت بھر بصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمان کی خلافت مین قاضی رہے پھر جنگ جمل مین حضرت عائشہ کی طرف سے شہید ہوے اس دن یہ دونون صفون کے درمیان نکلکر آئے تھے اور انکے ہاتھ مین مصحف تھا یہ لوگون کو خونریزی کی ممانعت کررہے تھے اور کہتے تھے کہ کتاب خدا سے فیصلہ کرلو اتنے مین ایک نامعلوم تیر آیا اور یہ شہید ہوگئے اُسوقت انکے ہاتھ مین مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ مین اونٹ کی باگ تھی۔ قتال فارس مین انسے کارنمایان ظاہر ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **کعب** (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم۔ اشعری۔ کنیت انکی ابومالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ کنیت عمرو کی ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ مصر مین رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ مین سے ہین۔ انسے حضرت جابر اور ام الدرداء اور عبدالرحمن ابن غنم اور خالد بن ابی مریم نے روایت کی ہے انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے انھون نے صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے انھون نے ام الدرداء سے انھون نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا نیکی نہین ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انسے ابوالدرداء نے روایت کی ہے کنیت انکی ابومالک ہے یہی ہین جنسے عبدالرحمن بن غنم نے اور اہل شام نے روایت کی ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابومالک اور شخص ہین مگر میرے خیال مین ابومالک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سعدی۔ صحابی ہین۔ یہ جعفر کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی۔ بلوی۔ انصار کے حلیف ہین اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہین اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہین اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے حلیف ہین اور واقدی نے کہا ہی کہ یہ انصار کے حلیف نہین ہین بلکہ خود انصاری ہین مگر ابن سعد نے کہا ہی کہ مین نے انکا نام انصار کے نام مین بہت ڈھونڈا مگر مجھے نہ ملا۔ انکی کنیت ابو محمد ہی اور ابن کلبی نے انکا نسب بلی تک بیان کر کے کہا ہی کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہین انکا اسلام متاخر ہی اسلام کے بعد یہ تمام مشاہد مین شریک رہے۔ انسے ابن عمر نے اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابو وائل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلی نے اور انکے بیٹون یعنی اسحاق اور عبد الملک اور محمد اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہی یہ آیت انھین کے حق مین نازل ہوئی تھی ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک۔ کو فہ مین رہتے تھے۔ ہمین ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے ایوب اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے ان لوگون نے مجاہد سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف مقام حدیبیہ مین ہوا ابھی مکہ نہ پہونچے تھے یہ اسوقت دیگ کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئین انکے سر سے نکل نکلکر انکے منہ پر گرتے تھے حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئین تمکو تکلیف دیتی ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان تو آپنے فرمایا سر منڈوا ڈالو اور ایک فرق غلہ چھ مسکینون کو دیدو ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا تین دن روزہ رکھلو یا ایک قربانی کر لو۔ کعب کی وفات مدینہ مین ۵۱ھ ہجری اور بقول بعض ۵۲ھ اور بقول بعض ۵۳ھ ہجری مین بعمر ۷۲ سال اور بقول بعض ۷۵ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن ثعلبہ بن عدی بن ملکان بن عوف بن حذرہ ابن زید لات۔ انھین کو تنوخی بھی کہتے ہین۔ حیرہ کے لوگون مین سے ہین کیونکہ بنی ملکان بن عوف تنوخ کے حلیف ہین انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہی حیرہ کا جو وفد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا تھا اسمین یہ بھی تھے۔ ابو بکر صدیق کے عہد مین اسلام لائے تھے

زمانہ جاہلیت مین حضرت عمر کے شریک تھے ۱۵ سنہ ہجری مین حضرت عمر کیطرف سے قاصد بنکر مقوقس کے پاس اسکندریہ گئے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے انکی اولاد مصر ہی مین رہی - یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انھون نے کعب بن عدی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم یعنی لاٹ پادری) تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو میرے والد نے کہا کہ کیا یہ ہوسکتا ہی کہ تم مین سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائین اور جاکر تم لوگ اس سے کچھ اسکی باتین سنو کہین ایسا نہو کہ وہ مرجائین اور تم کہو کہ کاش ہم انکی کچھ باتین سنتے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوے اور وہ حضرت کیطرف روانہ کیے گئے مین نے اپنے والد سے کہا کہ مین بھی ان لوگون کے ساتھ جاؤن میرے والد نے کہا تم جاکر کیا کروگے مین نے کہا مین بھی انکی حالت دیکھون گا چنانچہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپکے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپکا کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمین منع نکرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنون کے بعد حضرت کی وفات ہوگئی تو ان چارون آدمیون نے کہا کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو نہ مرتے چلو وطن واپس چلین مین نے اسلئے کہا ابھی توقف کرو دیکھو انکی جگہ پر کون قائم ہوتا ہی معلوم ہو جائیگا کہ یہ کام منقطع ہوگیا یا پورا ہوگا مگر وہ لوگ چلے گئے اور مین ٹھیر رہا مگر مین اس حال مین تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی تھا پھر جب حضرت ابوبکر نے یمامہ کیطرف ایک لشکر بھیجا تو مین بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانون کو مسیلمہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرا گذر ایک راہب کیطرف ہوا مین اسکے پاس گیا اور مین نے اس سے کچھ تعلیم حاصل کرنی چاہیے مجھسے اسنے پوچھا کہ تم نصرانی ہو مین نے کہا نہین اسنے کہا یہودی ہو مین نے کہا نہین پھر مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اسنے کہا ہان انکا تذکرہ ہماری کتاب مین ہی مین نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اسنے ایک کتاب[1] نکال اور مجھسے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے کہا کعب اس نے وہ کتاب کھولی مین نے پڑھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور انکی نعت اسمین دیکھی اسیوقت سے میرے دل مین نور ایمان آگیا اور مین اسوقت مسلمان ہوگیا پھر مین اپنے وطن) حیرہ گیا تو لوگون نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعنے دیے اسکے بعد حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی پھر مین حضرت عمر کے پاس آیا تو انھون نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خدیج - کنیت انکی ابوزعنہ ہی - شاعر ہین - طبری نے انکا ذکر شرکای بدر مین کیا ہی ہم انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین لکھینگے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی -

---

[1] یہ کتاب توریت یا انبیای بنی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا ۱۲

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو۔ کنیت انکی ابو شریح تھی۔ خزاعی ہین۔ انکے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ انکو خویلہ کہتے ہین اور بعض لوگ کعب بن عمرو۔ یحیی بن یونس اور ابو حاتم بستی اور احمد بن زہیر نے کہا ہی کہ ابو شریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام مین انکا تذکرہ لکھا ہی مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہین ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزید بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمی کنیت انکی ابو الیسر تھی بیعت عقبہ مین شریک تھے اور بدر مین جب شریک ہوے تو انکی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہی کہ انھین نے منبہ بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انھین نے حضرت عباس بن عبد المطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قد انکا پستہ تھا۔ مدینہ مین جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی انمین سب سے آخری شخص یہی ہین۔ انکی وفات ۵۵ سنہ ہجری مین ہوئی انسے انکے بیٹے عمارنے اور موسی بن طلحہ نے روایت کی ہی۔ ہمین شریف ابو المحاسن یعنی محمد بن عبد الخالق جوہری نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن نصر رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الاحوص نے غانم بن سلیمان سے انھون نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابو الیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لیے اسکے لئے گھر پر گئے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ کہدے یہان نہین ہین ابو الیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل مین نے تیری آواز سن لی چنانچہ وہ نکلا ابو الیسر نے اس سے کہا تو نے ایسا کیون کیا اس شخص نے کہا تنگدستی کیوجہ سے تو انھون نے کہا کہ اللہ اللہ جا مین نے اپنا قرض معاف کیا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرضدار کو مہلت دے یا معاف کردے قیامت کے دن وہ اللہ کے سایے مین ہوگا۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری۔ احد مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہمدانی - یامی - یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہی بعض لوگ انکو کعب بن عمر کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی
نسب انکا اسطرح ہی کعب بن عمرو بن حجدب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذہل بن دول بن جشم بن حاشد بن جشم بن حیوان
بن نوف بن ہمدان - یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہین - کوفہ مین رہتے تھے - صحابی ہین انکی ایک حدیث وہ ہی جو طلحہ
بن مصرف نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوے
دیکھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ انکے حال مین اختلاف ہی مگر صحیح یہی ہی جو بیان کیا گیا -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر غفاری - کبار صحابہ سے ہین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی مرتبہ سردار لشکر بنایا ہی ہین جنکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاح مین بھیجا تھا انکے ساتھی وہان شہید ہوگئے اور یہ زخمی ہوکر
بچگئے قبیلہ قضاعہ کے لوگون نے انکو شہید کیا تھا یہ واقعہ ۸ سنہ ہجری کا ہی یہ دولابی وغیرہ کا قول ہی اور ابن اسحاق نے
کہا ہی کہ یہ اور انکے ساتھی دونون اس لڑائی مین شہید ہوگئے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض اشعری - انکا شمار اہل شام مین ہی - ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے
نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو العلاء یعنی حسن بن سوار نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھون نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے کعب بن عیاض سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا
کہ ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہی اور میری امت کیلئے باعث فتنہ مال ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی
اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انسے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ انسے ام الدرداء نے روایت کی ہی

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض مازنی - ابو موسی نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہی - یحیی بن یونس نے زید بن مریش نے
انھون نے یعقوب بن محمد سے انھون نے کرامہ بنت حسین سے انھون نے حارث بن عبداللہ بن کعب مازنی سے انھون نے
ابو عیاش سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے انھون نے کعب بن عیاش سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایام قربانی کے درمیانی دنون مین جمرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوے دیکھا تھا - یہ حدیث

ہمسے اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے بیان کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھون نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے کعب بن عیاض سے روایت کرکے بیان کیا ابو عمر نے کہا ہی کہ کعب بن عیاض اشعری سے بھی حضرت جابر نے روایت کی ہی اور انسے بھی حضرت جابر روایت کرتے ہین پس ممکن ہی کہ یہ دونون ایک ہون اسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہی کہ دونون کے حدیث کی سند بالکل ایک ہی واللہ اعلم

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیینہ بن عائشہ تیمی صحابی ہین نیشاپور مین عبد اللہ بن عامر کے ساتھ رہتے تھے - انکا تذکرہ یحیی یعنی ابن مندہ نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ سلمونہ اور حاکم ابو عبد اللہ کا بیان ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن قطبہ - انکا تذکرہ ابو رزین عقیلی کی حدیث مین ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی اور ابو موسی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ طبرانی نے اور ابو عبد اللہ نے اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہی مگر کسی نے انکی کوئی حدیث نہین لکھی - ہمسے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن زہیر تستری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حسین بن اشکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن عبید نے علی بن ربیعہ سے انھون نے کعب بن قطبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ جوڑنا ایسا نہین ہی جیسا کسی اور پر جھوٹ جوڑنا جو شخص میرے اوپر عمداً جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین سمجھ لے -

(سیدنا) کعب رضی اللہ عنہ

ابن ماتع - انھین کا لقب کعب احبار ہی کنیت انکی ابو اسحاق ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے مین اسلام لائے - ابو ادریس خولانی نے ابو مسلم جلیلی معلم کعب الخیر سے روایت کی ہی کہ وہ کعب احبار کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر نہونے پر ملامت کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ مین حضرت ہی کے خدمت مین حاضر ہونیکے ارادہ سے چلا تھا مگر جب مین مقام ذاقرنات مین پہونچا تو اس بت نے مجھسے پوچھا کہ اے کعب تم کہان جاتے ہو مین نے کہا اس نبی کے پاس جاتا ہون اسنے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین کے نیچے ہین اسکے بعد مجھے ایک سوار ملا مین نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہی اسنے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور

اہل عرب مرتد ہو گئے اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی کعب۔ ابو کعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا انصاری خزرجی سلمی ہیں کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان بنی سلمہ سے تھیں۔ بالاتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ شریک نہ تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انکے اور طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان مواخات کرادی تھی جبکہ آپ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی صرف غزوۂ بدر اور تبوک میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک نہونے سے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اسکے کہ بدر کا واقعہ دفعۃً پیش آگیا تھا باقی رہا تبوک اسمیں یہ شدت گرما کے سبب شریک نہیں ہوئے یہ اُن تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے رہگئے تھے اِن تینوں آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک مرارہ بن ربیعہ ہلال بن امیہ انھیں تینوں کے حق میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی تھی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ[1] پھر اللہ نے انکی توبہ قبول کی یہ قصہ بہت مشہور ہے انھوں نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس[2] جو زرد رنگ کا تھا پہن لیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا لباس پہن لیا تھا احد کے دن انکے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شعرا میں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعرا یہ لوگ تھے۔ حسان بن ثابت۔ کعب بن مالک۔ عبد اللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان نسب کی برائیاں بیان کرتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ قبیلۂ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے

[3] قضینا من تہامۃ کل وتر وخیبر ثم اغمدنا السیوفا تخبرنا و لو نطقت لقالت قواطعھن دوسا او ثقیفا

---

[1] (ترجمہ) اللہ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو پیچھے رہگئے تھے یہانتک کہ انپر زمین باوجود وسعت کے تنگ ہوگئی ۱۲

[2] تبدیل لباس سے مقصود محض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا ۱۲

[3] ترجمہ۔ ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کر چکے اسکے بعد ہم نے اپنی تلواریں میان میں رکھیں۔ وہ تلواریں ہمکو خبر دیتی اگر انمیں قوت نطق ہوتی تو صاف صاف کہتیں کہ قبیلۂ دوس اور ثقیف کے بھی ہم ٹکڑے کر دینگے۔

ان اشعار کو سنکر قبیلۂ دوس کے لوگ بولے کہ چلو اپنے بچاؤ کا سامان کریں ایسا نہو کہ جو قبیلۂ ثقیف کی حالت ہوئی وہی تمھاری بھی حالت ہوجائے۔ ان سے ابو جعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن ثوبان وغیرہما سے روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معمر نے زہری سے انھون نے عبدالرحمن ابن کعب بن مالک سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی غزوہ مین پیچھے نہین رہا یہانتک کہ غزوہ تبوک واقع ہوا ہان بدر مین البتہ مین آپکے ساتھ نہ تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر مین شریک نہ ہونیکے سبب سے کسی پر عتاب نہین کیا کیونکہ آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کیلیے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کیلیے آگئے اس وجہ سے جنگ ہوگئی ورنہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے نہ تھا خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات مین سب سے زیادہ شہرت لوگون مین غزوۂ بدر کی ہے مگر مین نہین پسند کرتا کہ بعوض اپنی شرکت بیعت عقبہ کے مین غزوۂ بدر مین شریک ہوتا کیونکہ بیعت عقبہ مین ہم لوگون نے (ایک بہت نازک وقت مین) اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر مین بیعت عقبہ کے بعد کسی غزوہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہین رہا یہانتک کہ غزوۂ تبوک پیش آیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات مین سب سے آخری غزوہ تھا اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو کوچ کا اعلان دیا تھا اسکے بعد انھون نے پوری حدیث بیان کی جسمین اپنی معذوری شرکت غزوۂ تبوک اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ناخوش ہوجانا اور ترک کلام فرمانا اور انکا اپنی زندگی سے سیر ہوجانا تفصیل مذکور ہے آخری نتیجہ یہ ہوا کہ) کہتے تھے مین ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا تو آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور آپکے گرد مسلمان بیٹھے ہوئے تھے آپکا چہرہ اسوقت ایسا روشن تھا جیسے چاند مین آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپنے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہوجو دن آج تمھین ملا ہے ایسا دن جب سے تم پیدا ہوئے ہو نصیب نہوا ہوگا مین نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپکی طرف سے مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے آپنے فرمایا خدا کیطرف سے پھر آپنے یہ آیتین پڑھین لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ثم تاب علیہم انہ بہم رؤف رحیم الحدیث انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

۱؎ ترجمہ اللہ نے رحمت نازل کی نبی پر اور مہاجرین و انصار پر جنھون نے تنگی کے وقت (یعنی غزوہ تبوک مین) نبی کا ساتھ دیا بعد اسکے کہ کچھ لوگون کے دل راہ راست سے ہٹنے چاہتے تھے پھر مکرر انپر رحمت نازل کی۔ اسی آیت کے اخیر مین انکی عفو تقصیر کا بھی ذکر ہے ۱۲

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مُرّہ ۔ اور بعض لوگ انکو مُرّہ بن کعب کہتے ہین سلمی بہزی ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی۔ ابو عمر نے بھی کہا ہی کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہی اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہی کہ کعب بن مرہ اور شخص ہین اور مُرّہ بن کعب اور شخص ہین۔ یہ کعب ملک شام کے مقام اردن مین رہتے تھے انسے شرجیل بن شمط اور ابو الاشعث صنعانی اور ابو صالح خولانی اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہی۔ عمرو بن مرہ نے سالم ابی الجعد سے روایت کی ہی کہ شرحبیل بن شمط نے کہا کہ ای کعب بن مرہ ہمسے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انھون نے کہا کہ مین ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکو فتحمند کیا ہی اور بہت کچھ دیا ہی اور آپکی دعا مقبول کی ہی آپکی قوم (قحط سالی سے) مری جاتی ہی آپ اللہ سے انکے لیے دعا کیجیے تو آپنے دعا کی کہ یا اللہ ہمکو سیراب کر ایسا جو ہماری مصیبت کو دور کردے اور ہمکو بارش دے جلد ہو دیر نہو نفع دے ضرر نہو پچھان کعب سے بہت حدیثین مروی ہین ان حدیثون کو اہل کوفہ شرحبیل بن شمط سے وہ کعب سے روایت کرتے ہین اور اہل شام انھین حدیثون کو شرحبیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہین واللہ اعلم۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا بیان ہی کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام مین ۵۹ھ ہجری مین ہوئی ۔ ہمین یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعیب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو کریب سے ابو معاویہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انھون نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کرکے بیان کیا کہ شرحبیل بن شمط نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کیجیے اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجیے انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص خدا کی راہ مین جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اُسکے لیے ایک نور ہوگا ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن یسار بن ضنہ بن سعید بن قرعہ بن عبد اللہ بن مخزوم بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان عبسی ثم المخزومی۔ فتح مصر مین شریک تھے اور وہان انھون نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہان یہ قاضی بھی تھے ۔ سعید بن عفیر نے کہا ہی کہ اسلام مین یہ سب سے پہلے قاضی ہین جو مصر مین متعین کیے گئے تھے زمانۂ جاہلیت مین بھی عہدۂ قضا سے ممتاز تھے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہی کہ یہ خالد بن سنان عبسی کے نواسے تھے جنکے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر انکی قوم نے انکو ضایع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرحبیل غافقی سے انھون نے عمار بن سعد تجیبی سے روایت کی ہے کہ

حضرت عمر نے عمرو بن عاص کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنادو چنانچہ عمرو بن عاص نے انکو بلوایا اور حضرت عمر کا خط انکو سنایا مگر انھون نے کہا کہ یہ ہرگز نہو گا کہ خدا نے مجکو جاہلیت سے اور اسکے مہلکون سے نجات دی اب مین پھر اسی مین[1] پڑون مجبور ہوکر عمرو بن عاص نے انکو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ حضرت عمر کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہین آتا کہ یہ صحابی ہون نہ اس حدیث مین کوئی دلیل انکے صحابی ہونیکی اور یہ بھی کوئی ضروری نہین ہو کہ جسنے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو وہ صحابی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو لکھا ہو کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روایت سے معلوم ہوا کہ انھون نے عہدہ قضا قبول نہین کیا اسمین کوئی تناقض نہین ہو اصل یہی ہو کہ حضرت عمر نے انکو قاضی بنانا چاہا تھا اور اسکے متعلق انھون نے عمرو بن عاص کو لکھا تھا۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہین۔ انکے ہاتھ جنگ یمامہ مین کٹ گئے تھے۔ عبد الکریم بن ابراہیم نے حرملہ بن یحیی سے انھون نے ابن وہب سے انھون نے عمرو بن حارث سے انھون نے بکر بن سوادہ سے انھون نے زیاد بن نافع سے انھون نے کعب سے روایت کی ہو کہ نماز خوف[2] ہر ٹکڑے کے لیے ایک رکعت ہو یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہو ابن مندہ نے عبد الکریم سے اسی طرح روایت کیا ہو مگر صحیح یہ ہو کہ حسن بن قتیبہ نے حرملہ سے انھون نے ابن وہب سے انھون نے عمرو سے انھون نے بکر بن سوادہ سے انھون نے زیاد سے انھون نے ابو موسی غافقی سے روایت کی ہو کہ جابر بن عبد اللہ نے انسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے نے ایک رکعت آپکے ساتھ پڑھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انسے علقمہ بن نضلہ نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہو قیامت کے دن وہ اللہ عزوجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائیگا پھر اللہ چاہے تو اسپر رحم کرے یا کوئی دوسرا فیصلہ اسکے حق مین فرمائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہ سے بھی مروی ہین۔

---

[1] حدیث شریف مین آیا ہو کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا ۱۲ [2] مطلب اس کا یہ ہو کہ امام مسافر ہو اور قصر نماز پڑھے ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو دو رکعت ملینگی ۱۲

باب الکاف و اللام

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ۔عبدان نے کہا ہو کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہین اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبد اللہ بن زہرہ بن جندع بن لیث کے بیٹے ہین کنانی لیثی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ اور انکے والد دونون اسلام لائے تھے انھین کے والد کا یہ کلام ہو ع اتاہ مہاجران فو لجاہ + ابو جعفر نے کہا ہو کہ کلاب بن امیہ سے اور عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہان کیسے آئے عثمان نے کہا مین مقام ابلہ کا عشر تحصیل کرنے پر مقرر کیا گیا ہون تو کلاب نے انکو ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشر لینے والے کی مذمت[1] مین سنائی اس حدیث کو خلید بن دعلج نے سعید بن عبد الرحمن سے انھون نے کلاب سے روایت کیا ہو۔بخاری نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو ہارون ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو اسکے بعد انھون نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔حافظ ابو مسعود نے انکا ذکر کیا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انھون نے زید جزری سے انھون نے شرجیل مدنی سے انھون نے کلاب بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو الہیثم بن تیہان نے کھانا پکایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم بھی آپکے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھا پی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکا کیا بدلہ دین آپنے فرمایا اسکے لیے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہان کھانا کھائے اور اسکا پانی پیے بعد اسکے اُسکے لیے برکت کی دعا مانگے تو یہی اسکا بدلہ ہو۔انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن احیمر بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔کنیت انکی ابو رہم تھی غفاری ہین۔اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لے آنیکے بعد اسلام لائے تھے بدر مین اور احد مین شریک نہ تھے۔اُن لوگون مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی

---

[1] عشر لینے والے کی مذمت صرف اس سبب سے کی گئی کہ اس کام مین خیانت وظلم سے بچناہت دشوار ہو۔۱۲

احد کے دن انکے نحر یعنی سینہ مین ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکے زخم پر لگا دیا وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ انکو منحور کہنے لگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرۂ قضا مین اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ مین جبکہ آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی مین رہتے تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب مین غفار بن مقبل کا نام لکھا ہے مگر یہ غلط ہے صحیح غفار بن ملیل ہے واللہ اعلم۔ یہ غلطی کاتب کی نہین ہے کیونکہ کئی نسخون مین ایسا ہی دیکھا۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطلقی۔ انکے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین بنی مصطلق کے وفد مین تھا جبکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے مین حاضر ہوے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کئے جاؤگے۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکی حدیثین مرسل ہین انھون نے حضرت ابن مسعود سے حدیثین سنی ہین۔ انسے انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہین اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انسے انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہین اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انسے انکے بیٹے حضرمی اور جامع بن شداد روایت کرتے ہین ابو نعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ انکے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہین۔ اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندون سے روایت کیا ہے ایک سے معلوم ہوتا ہے کہ کلثوم صحابی ہین اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ علقمہ صحابی ہین یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

خزاعی۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہے مگر صحیح نہین ہے۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے۔ انسے جامع بن شداد نے اور زبیر ابن عدی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بیان ابو نعیم کا تھا۔ ہمین ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابو زکریا سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہشیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد خیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے جامع بن شداد سے انھون نے کلثوم خزاعی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی

طریقہ ایسا ہو سکتا ہی کہ جب مین اچھا کام کرون تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ مینے اچھا کام کیا اور جب کوئی برا کام کرون تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ مینے برا کام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے ہمسایے کہین کہ تمنے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ مینے اچھا کام کیا اور جب تمہارے ہمسایے کہین کہ تمنے برا کام کیا تو سمجھ لو کہ مینے برا کام کیا۔
مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور دونون نے انکو اور اُن کلثوم کو جو انسے پہلے مذکور ہوئی علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ پہلے کلثوم سے انکے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہی اور اِنسے جامع بن شداد نے روایت کی ہی مگر ابوعمر نے ان دونون کو ایک بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ کلثوم علقمہ کے بیٹے ہین انسے انکے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہی مین نہین جانتا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونون کے درمیان مین فرق کیون سمجھا اور انکو دو کیون کہا درصورتیکہ دوسرے کلثوم کا نہ نسب مذکور ہی اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہی جو فرق پر دلالت کرے اور دونون خزاعی بھی ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم بن امرالقیس بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ ابوعمر اور ابن کلبی کا قول ہی اور ابونعیم اور ابوموسی نے بیان کیا ہی کہ کلثوم بن ہرم بن عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ قبیلۂ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ قبیلۂ بنی عبید سے تھے قباء مین رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہونچنے سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے یہی ہین جنکے یہان مقام قباء مین (بوقت ہجرت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوے تھے اسکو موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہی اور چار دن تک آپ انکے یہان مہمان رہے بعد اسکے حضرت ابوایوب انصاری کے یہان تشریف لے گئے اور اُنکے یہان فروکش رہے یہان تک کہ آپنے مکانات تعمیر فرمالئے اور اُن مکانون مین سکونت اختیار کی جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت کلثوم کے یہان پہونچے اُسوقت کلثوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے نجیح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لفظ نجیح سے فال نیک لی اور) ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابوبکر نجاح یعنی کامیابی ہوگئی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ آپ قبیلۂ بنی عمرو بن عوف مین سعد بن ابی خیثمہ کے یہان فروکش ہوے تھے۔
واقدی نے کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فروکش کلثوم بن ہرم کے یہان تھے مگر نشست آپکی سعد کے مکان مین ہوتی تھی جسکو لوگ منزل العزاب کہتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگون نے کہا ہی کہ آپ سعد بن خیثمہ کے

یہان فروکش ہوے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام قبا مین بنی عمرو بن عوف کے یہان دو شنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ (کل چار دن) رہا انھین دنون مین آپنے مسجد قبا کی بنیاد ڈالی جب آپ قبا سے چلے تو جمعہ کا وقت بنی سالم بن عوف کے یہان آگیا آپنے نماز جمعہ بطن وادی مین پڑھی اُسکے بعد آپ حضرت ایوب کے یہان تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہدم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے بعد آپکے اصحاب مین سب سے پہلے انھین کی وفات ہوئی تھی انکو کسی غزوہ مین شرکت کا موقع نہین ملا اسکو طبری نے ذکر کیا ہو انکے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم اور ابو موسی کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہدم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہین اور بقول بعض بنی زید بن مالک سے اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف ہو حالانکہ ان سب اقوال کا نتیجہ ایک ہی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) کلدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ بعض لوگ انکو کلدہ بن عبد اللہ بن حنبل کہتے ہین مگر صحیح کلدہ بن حنبل بن ملیل ہو انکے نسب اور قبیلہ مین اختلاف ہو بعض لوگ غسانی کہتے ہین اور بعض اسلمی۔ انکی والدہ انیسہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ ابن جمح تھین۔ اور بعض لوگ انکی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہین۔ بنی جمح کے حلیف تھے۔ صفوان بن امیہ بن خلف کے اخیافی بھائی ہین یہ ابن اسحاق اور واقدی اور مصعب کا قول ہو اور کلبی اور ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہو کہ کلدہ بن حنبل صفوان بن امیہ کے اخیافی بھتیجے تھے اور ان دونون نے بیان کیا ہو کہ حنبل معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ ابن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ حنین مین شریک تھے جب مسلمانون کو شکست ہوئی تو انھون نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کا سحر آج مٹ گیا صفوان نے کہا خدا تیرے منھ کو چاک کرے مجھے زیادہ پسند ہو کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے بہ نسبت اسکے کہ ہوازن کا کوئی شخص میرا مربی ہو۔ یہی ہین جنکو صفوان بن امیہ نے فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تحائف دیکر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ ہرن کے بچہ اور کچھ کڑیان۔ یہ کلدہ۔ عبد الرحمن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونون بھائی یمن سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول مصعب وغیرہ کا ہو۔ اور دوسرون نے بیان کیا ہو کہ کلدہ بن حنبل مکہ کے حبشیون مین سے تھے صفوان بن امیہ کے پاس رہتے تھے اور انکی خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر مین کبھی اُنسے جدا نہوتے تھے بعد اسکے صفوان کی وجہ

مسلمان ہوگئے اور مکہ مین سکونت اختیار کی اور وہین وفات پائی - ہمین بہت سے لوگون نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبردی وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن وکیع نے خبردی وہ کہتے تھے روح بن عبادی نے ابن جریج سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن سفیان نے خبردی کہ عمر بن عبیداللہ بن صفوان نے اُنسے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور ہرن کے بچہ اور ککڑی دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا تھا اُسوقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے ہین کہ مین گیا اور نہ مینے آپکو سلام کیا اور نہ آپ سے اندر آنیکی اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جاؤ اور کہو السّلام علیکم کیا مین اندر آؤن (اسکے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤ) یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونیکے بعد کا ہے عمرو نے بیان کیا ہے کہ مجھسے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بیان کی اور انھون نے یہ نہین کہا کہ مینے کلدہ سے سنا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) **کلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن اُساف - ہمنے انکا ذکر انکے بھائی خالد بن اساف کے نام مین لکھا ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) **کلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن تیم بن بشر - بعض لوگ انکو کلیب بن بشر بن تیم کہتے ہین - بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے - احد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک رہے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے مینے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخون مین انکے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابونصر نے نسر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تمیم بن نسر کے بیٹے ہین قبیلہ بنی حارث سے ہین اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے -

(سیدنا) **کلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن معاویہ بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ انکو کلیب بن حزن کہتے ہین ابوعمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انکی کتاب کے بعض نسخون مین انکا نام کلیب بن جُرُز لکھا ہوا ہے - ابوعمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فی سو بکری دو بکریان زکوۃ کی لی تھین - اور یعلی بن اشدق نے انسے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو - دیکھو جنت کا طالب سوتا نہین ہے اور نہ دوزخ سے نفرت کرنیوالا سوتا ہے آگاہ ہوجاؤ جنت مصائب مین مخفی کردی گئی اور دوزخ نفسانی خواہشون کے ساتھ

آراستہ ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو-

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب جرمی- کنیت انکی ابوعاصم تھی- انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہو- سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین ایک جنازہ کے ساتھ جسکے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے چلا مین اسوقت بچہ تھا مگر سمجھدار تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہو کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اسکو اچھی طرح ادا کرے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ یہ کلیب اور انکے والد شہاب دونون صحابی ہین-

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوکبیر تھی- جہنی ہین- انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہو- عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے اپنے والد سے انھون نے انکے داداسے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ مین وہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر کے بال منڈوا ڈالو چنانچہ مینے منڈوا ڈالے نیز اسی سند کے ساتھ انھون نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہو-

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومنفعہ تھی ان سے انکے بیٹے منفعہ نے روایت کی ہو- یحیی حمانی نے حارث بن مرہ حنفی سے انھون نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے داداسے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا یارسول اللہ مین کسکے ساتھ سلوک کرون آپنے فرمایا اچھا کنواپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہوا اور رحمت متواترہ ہو اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہو وہ دونون کہتے تھے ہمسے کلیب بن منفعہ نے اپنے داداسے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ مین کسکے ساتھ سلوک کرون الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہو- اور احمد بن مسلم نے حارث سے انھون نے کلیب بن منفعہ سے انھون نے سراج بن مجاعہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اسکے بعد انھون نے اسی حدیث کو بیان کیا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

انکا نام ابو موسی نے لکھا ہو۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور انھون نے صخر بن عکرمہ سے انھون نے کلیب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گناہ مین مومن کے لیے یہ فائدہ نہوتا کہ وہ تکبر سے بچ جاتا ہو تو اللہ تعالی کبھی کسی مومن کو گناہ نکرنے دیتا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہین۔ انکو ابو لولو نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اسنے شہید کیا ذہری نے بیان کیا ہو کہ ابو لولو نے بارہ آدمیون کو زخمی کیا تھا جنمین سے چھ مر گئے منجملہ انکے حضرت عمر اور حضرت کلیب تھے اور چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیون کو زخمی کرنے کے بعد اسنے اپنے ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ یہ کلیب وہی ہین جنکی بابت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل مین مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گذرے مگر کسی نے اسکو دفن نکیا آخر کلیب نے اسکو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ کلیب کو فائدہ پہونچیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

باب الکاف والنون

(سیدنا) کناز (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن یربوع بن خرشہ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن غنی بن یعصر بن سعد بن سعد بن قیس غیلان یہ ابن اسحاق کا قول ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی ہو کنیت انکی ابو مرثد تھی۔ غنوی ہین۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے حلیف تھے۔ اکابر صحابہ اور فضلاے صحابہ سے ہین۔ بدر مین یہ اور انکے بیٹے مرثد دونون شریک تھے۔ انسے واثلہ بن اسقع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبرون پر نہ بیٹھو نہ قبرون کی طرف نماز پڑھو۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکی وفات بعد خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ھ ہجری مین ہوئی اُسوقت انکی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین انکا ذکر اس سے زیادہ کرینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یالیل ثقفی۔ قبیلۂ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں محاصرۂ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔ یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انھیں میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ردیف عین میں عبد یالیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انھوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبد یالیل تھے اسکو موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مداینی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبد یالیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلۂ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اسکے بعد وہ نجران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف عبشمی۔ یہی ہیں جو زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر آئے تھے جبکہ انکے شوہر ابو العاص بن ربیع نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابو العاص کے بھتیجے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کندیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن حیدہ بن قشیر قشیری۔ اور بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ خالد بن عبد اللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے عباس بن عبد الرحمن سے انھوں نے کندیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انھوں نے کہا کہ کندیر بن سعید کے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانۂ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک شخص طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے ؎

یارب[1] رد راکبی محمدا ۔۔۔ ردہ لی واصطنع عندی یدا

اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح یہی ہے کہ یہ روایت کندیر کے والد کی ہے۔ اس روایت کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد سے انھوں نے بہز بن حکیم سے انھوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ

---

[1] اے میرے پروردگار میرے راکب دوش محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

وہ زمانہ جاہلیت مین عمرہ کرنے گئے تھے تو انھون نے ایک شخص کو طواف مین یہ شعر پڑھتے ہوے سنا کہتے تھے
مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین لوگون نے کہا یہ قریش کے سردار عبد المطلب ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے
لکھا ہو - واللہ تعالے اعلم -

باب الکاف والہاء والواو

(سیدنا) کہمس (رضی اللہ عنہ)

ہلالی - صحابی ہین انسے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہو - بصرہ مین رہتے تھے - حماد بن یزید بن مسلم منقری نے
معاویہ بن قرہ سے انھون نے کہمس ہلالی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین مسلمان ہو کر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا اور مین نے آپکو اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک مین نہین گیا بعد اُسکے
پھر گیا اسوقت میرا پیٹ پیچ گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا آپنے بہت غور سے مجھے دیکھا مینے کہا کیا آپ مجھے نہین پہچانتے
مین کہمس ہلالی ہون جو گذشتہ سال آپکی خدمت مین آیا تھا آپنے پوچھا کہ تمھاری یہ کیا حالت ہو گئی مینے عرض کیا کہ
آپ سے ملنے کے بعد پھر مین نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا آپنے فرمایا یہ تمھین کس نے حکم دیا تھا کہ اپنی جان
کو ستاؤ سنو صرف رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ مین دو دن روزہ رکھ لیا کرو مینے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجیے
کیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہو آپنے فرمایا کہ اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ مین تین روزہ رکھ لیا کرو - انکا تذکرہ
ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) کہیل (رضی اللہ عنہ)

ازدی - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الملک بن محمد یعنی ابو الدرداء نے اور یہ روایت دیگر ابو الزرقاء
نے علقمہ بن عبد اللہ قریشی سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے کہیل ازدی سے جو صحابی تھے روایت کر کے
بیان کیا کہ وہ کہتے تھے احد مین جب لوگ بہت زخمی ہوے تو ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اسنے
کہا کہ یا رسول اللہ لوگ بہت زخمی ہو گئے ہین آپنے فرمایا کہ جاؤ راستہ مین کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمھاری طرف
گذرے تو بسم اللہ پڑھکر اُسکے زخم مین لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو -

باسم ربنا الحي الحميد من كل حد وحديد وحجر تليد اللهم اشف لا شافي الا انت - کمیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھ دینے سے زخم مین نہ پیپ پڑتی ہو نہ ورم پیدا ہوتا ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) کوز (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خطیب نے انکا نام کرز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہو ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہو یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد نجران کے ساتھ حاضر ہوے تھے اسوقت یہ نصرانی تھے بعد اسکے اسلام لائے - ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھون نے یزید بن سفیان سے انھون نے ابن سلمانی سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین نجران کے نصرانیون کا وفد آیا تھا ساٹھ آدمی تھے منجملہ اُنکے چوبیس آدمی اور اشراف تھے اِن چوبیس مین تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب انکی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورت اور حاکم عبد المسیح تھا اور منتظم انکا ایہم تھا اور قبیلۂ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابو حارثہ بن علقمہ انکا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجران سے چلے تو ابو حارثہ نے اپنے ساتھ اپنے خچر پر اپنے بھائی کو جسکا نام کوز بن علقمہ تھا سوار کر لیا تھا یکایک ابو حارثہ کے خچر نے ٹھوکر لی تو کوز نے کہا کہ وہ شقی (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) ہلاک ہو جائے ابو حارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو جائے کوز نے کہا اے بھائی تُمنے یہ کیون کہا ابو حارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہین جنکا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیون ایمان نہین لاتے ابو حارثہ نے کہا دیکھو قوم نے ہمکو اتنی بزرگی دی ہو ہمکو اپنے اوپر سردار بنایا ہو اور وہ اس شخص کی مخالفت پر کمر بستہ ہین اگر مین ایمان لے آؤن تو یہ سب عزت ہماری جاتی رہیگی یہ بات کوز کے دل مین گڑ گئی یہانتک کہ وہ اسکے بعد مسلمان ہو گئے - انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہو مگر ہمنے بروایت یونس بن اسحاق سے انکا نام کوز منقول دیکھا ہو جیسا کہ کوز کے نام مین بیان ہوا واللہ اعلم -

باب الکاف والیاء

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے غلام تھے - احد کے دن شہید ہوے - بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ بنی عدی بن نجار کے غلام تھے اور

۵ ترجمہ - اپنے پروردگار زندہ تعریف والے کے نام ساتھ پناہ لیتا ہون ہر دھار اور لوہے اور کہنہ پتھر سے یا اللہ شفا دے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہین ۱۲

بقول بعض بنی مازن بن نجار کے غلام تھے - انکا تذکرہ تینون لکھا ہو -

(سیدنا) کیان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکا نام مہران تھا اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ طہمان تھا اور بعض لوگون نے ہرمز بیان کیا ہو - انکی حدیث عطار بن سائب سے مروی ہو وہ ام کلثوم بنت علی سے وہ کیان سے روایت کرتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صدقہ حرام ہو. انکا تذکرہ تینون نے لکھا

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن طارق اور بعض لوگ انکو ابن بشر کہتے ہین - کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی خالد بن اسید کے غلام تھے - انکا شمار اہل حجاز مین ہو - انسے انکے دونون بیٹون عبد الرحمن اور نافع نے روایت کی ہو - ہمین ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عبد الرحمن بن کیسان غلام خالد بن اسید سے کہا کہ مجھسے کوئی حدیث اپنے والد کی بیان کرو انھون نے کہا مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مطابخ سے نکل کر شہر مین آئے اُسوقت آپ صرف تہ بند باندھے ہوے تھے چادر آپکے جسم پر نتھی کنوین کے پاس آپ نے کچھ غلامون کو نماز پڑھتے ہوے دیکھا اُسوقت آپنے تہ بند کھولکر اوپر سے اوڑھ لی اور دو رکعت نماز پڑھی یہ مجھے نہین معلوم کہ وہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی نماز تھی - اور ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے انھون نے نافع بن کیسان سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اُسکی تجارت سے منع کر دیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انھین کیسان کو عبد الرحمن اور نافع دونون کا والد بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ جو کیسان عبد الرحمن کے والد تھے وہ اور ہین اور جو کیسان نافع کے والد تھے اور ہین اور ابو عمر نے بھی انکو دو قرار دیا ہو مگر ابو نعیم جن کیسان کو عبد الرحمن کا والد کہتے ہین ابو عمر انکو نافع کا والد بتاتے ہین و اللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد - نافع بن کیسان کے والد ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہی کیسان بن عبد اللہ بن طارق ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب اور اُسکی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہو انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عیسے بن مریم دمشق کے

مشرقی سفید منارہ کے پاس اُتریںگے یہ ابوعمر کا قول ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ کیسان نافع بن کیسان کے والد تھے کنیت انکی ابونافع تھی یہ وکیسان نہین ہین جنکا ذکر اوپر ہوا ابونعیم نے بھی انسے نزول عیسی کی حدیث روایت کی ہو باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہمسے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے بیان کی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے انھون نے نافع بن کیسان سے روایت کرکے بیان کیا کہ انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے شراب کی بھری ہوئی مشکین بغرض تجارت لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے کہ یا رسول اللہ ابکی مرتبہ مین نہایت عمدہ شراب لایا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے کیسان شراب تو حرام ہوگئی اور اُسکی قیمت بھی حرام ہوگئی یہ سنتے ہی کیسان نے جاکر ان مشکون کو بہا دیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو اور ابوموسی نے لکھا ہو کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے کیسان ابوعبد الرحمن سے روایت کی ہو اور ابن مندہ نے دونون کو ایک کردیا ہو لیکن غالباً یہ دو ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقرب نے عتاب ابن اسید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے جو چیزین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی تھین اُنمین سے صرف دو کپڑے میرے پاس ہین جو مینے اپنے غلام کیسان کو دیدیے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ اس روایت مین انکے صحابی ہونیکی کوئی دلیل نہین ہو۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہین تھا کہ سب غلامون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم۔

حرف اللام

(سیدنا) لاحب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بلوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ کوئی روایت انکی معلوم نہین ہوتی یہ ابوسعید ابن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

سلہ اسکے بعد مصنف نے ابن مندہ کی غلطی اور ابونعیم کے قول کی تائید مین بہت سے شواہد پیش کیے ہین جنکو ہمنے غیر ضروری سمجھکر چھوڑ دیا۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیرہ باہلی صالح بن یحییٰ نے عفیر سے انھون نے سلیم یعنے ابو عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے لاحق ابن ضمیرہ باہلی سے سنا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد اس غرض سے کرتا ہو کہ آخرت مین اُسکو ثواب ملے اور دنیا مین ناموری حاصل ہو اُسکا کیا انجام ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت مین اُسکو کچھ نہ ملیگا کیونکہ اللہ تعالی اُسی عمل کو قبول فرماتا ہو جو خالص ہو اور جس سے محض اُسکی خوشنودی مقصود ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ملیلی کنیت انکی ابو عقیل تھی مسور بن مخرمہ نے ابو عقیل یعنی لاحق سے جو بنی ملیل کے ایک شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرے اوپر جو جھوٹ جوڑے گا وہ دوزخ مین جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن معد بن ذہل۔ محمد بن اسمعیل بن قاسم بن ابی العتاہیہ شاعر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اصمعی سے انھون نے ابو عمرو بن علا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے عاصم بن حدثان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام ابن عبد الملک کے زمانہ مین ہماری بستی مین قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگون مین ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد تھے وہ حدیثین بیان کرتے تھے حالانکہ انکی عمر صرف چودہ برس کی تھی۔ تمام لوگون کو حیرت تھی درواش کہتے تھے کہ مین خدا کو گواہ دے کے کہتا ہون کہ مینے حبیب بن درواش ابن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا لاحق بن معد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اُسوقت آپ فرما رہے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمھاری رعیت کا سوال کیا جائیگا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لیے ایسا ہوتا ہو جیسے روح جسم کے لیے اسکے بعد انھون نے ایک طویل قصہ ذکر کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاشر (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر کنیت انکی ابو ثعلبہ تھی خشنی ہین۔ مسلم بن حجاج نے انکا نام اسی طرح لکھا ہو اور بعض لوگون نے انکا نام جرہم ابن ناشم بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے جرثوم بیان کیا ہو انکا ذکر اوپر ہوچکا ہو اور کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ

یہان سے زیادہ ذکر کیا جائیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن خثعمہ اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - ابو عبیدہ بن جراح نے انکو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین فحل نامی کی طرف سردار لشکر بناکر بھیجا تھا - انکا تذکرہ ابو القاسم بن عساکر نے لکھا ہو -

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب کنیت انکی ابو تریس تھی انکا شمار اہل مصر مین ہو عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انھون نے ابو تریس یعنے لبدہ بن کعب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین ایک مرتبہ زمانۂ جاہلیت مین حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت مین مین خون کھایا کرتا تھا - خون سے زیادہ شیرین مینے کوئی چیز نہین دیکھی - مینے عمر بن الخطاب کے پیچھے نماز پڑھی ہو آپنے سورۂ حج نماز مین پڑھی اور دو سجدہ کیے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو - ابن ماکولا نے کہا ہو کہ ابو تریس اہل مصر کے تابعین مین سے ہین واللہ اعلم

(سیدنا) لبدریہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو السنابل تھی انکے والد کا نام بعکک تھا - ابو الفتح یعنی محمد بن حسین ازدی نے ایسا ہی بیان کیا ہو ایک شخص نے دارقطنی سے پوچھا کہ ابو السنابل کا نام کیا تھا انھون نے کہا کہ اُنکا نام لبدریہ تھا - یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہین نام مین انکے اختلاف ہو ہم انکو کنیت کے باب مین یہان سے زیادہ عرض کرینگے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) لبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید انصاری خزرجی بدر مین شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہو -

(سیدنا) لبی (رضی اللہ عنہ)

ابن لبی اسدی صحابی ہین ابو ملیح یعنے جاریہ بن ملیح نے بیان کیا ہو کہ مینے لبی کو جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے دیکھا اُنکے جسم پر ایک سیخ[1] ریشمی چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک اعونی چادر ڈالے ہوئے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

---

[1] سیخ کا مطلب یہ ہو کہ اسمین سرخ خطوط تھے اور ریشمی کا مطلب یہ ہو کہ اسمین ریشم کی آمیزش تھی ۱۲

(سیدنا) لبیبہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری کنیت انکی ابوعبدالرحمن تھی - ابن ابی فدیک نے یحیی بن عبدالرحمن سے انھون نے لبیبہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید۔ الآیہ بعد اُسکے فرمایا کہ جولوگ میرے وقت مین ہین انپر تو مین شہادت دیدونگا۔ اور جنکو مینے نہین دیکھا اُنپر کیسے شہادت دونگا انکی حدیث یہ بھی ہو کہ ایک زہر آلود بکری کا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیۃً بھیجا گیا تھا اور یہ کہا کرتے تھے کہ جسکو روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اُس سال حاضر ہوے تھے جبکہ انکی قوم کے لوگ یعنے بنی جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایکمرتبہ انکا یہ شعر پڑھا ؎

ذہب[1] الذین یعاش فی اکنافہم وبقیت فی خلف کجلد الاجرب

یہ شعر پڑھکر کہنے لگین اللہ لبید پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہی اور حضرت ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا سب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہو لبید کا یہ مصرع ہو ؎ الا کل شئی ما خلا اللہ باطل - جب یہ اسلام لائے تو پھر انھون نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوا ایک شعر کے پھر کوئی شعر انھون نے نہین کہا وہ شعر یہ ہو ؎

ما عاتب[2] المرء الکریم کنفسہ والمرء یصلحہ القرین الصالح

اور بعض لوگون نے کہا کہ وہ شعر یہ ہی ؎

الحمد[3] للہ اذ لم یاتنی اجلی حتی اکتسبت من الاسلام سربالا

اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ شعر انکا نہین ہو دوسرے کا ہو انکا شعر یہ ہو ؎

وکل[4] امرئ یوما سیعلم سعیہ اذا کشفت عند الالہ المحاصد

---

[1] ترجمہ وہ لوگ چل بسے جنکے ظل حمایت مین زندگی آرام سے گزرتی تھی - اور اب مین ناکارہ لوگون کے درمیان مین ہون ۱۲ [2] ترجمہ - کریم آدمی اپنی جان کے برابر کسی کو تکلیف نہین دیتا - اور آدمی کو اچھا ہمنشین صالح بنا دیتا ہے [3] ترجمہ خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی یہانتک زمین نے اسلام کا لباس پہنا [4] ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لیگا - جبکہ اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہونگے ۱۲

اکثر مورخین نے لکھا ہو کہ اسلام کے بعد انھون نے ایک شعر بھی نہین کہا ہو جاہلیت مین بھی بزرگ تھے اور اسلام مین بھی بزرگ تھے۔ انھون نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کرکے لوگون کو کھلایا کرونگا پھر اسکے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اے بھائیو لبید کی مدد کرو تاکہ وہ اپنی نذر مین سچے رہین بیان کیا گیا ہو کہ ایک روز صبا چلی اور لبید اُسوقت کوفے مین تھے اور نہایت تنگدستی اور افلاس کی حالت مین تھے اسکی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیطؓ کو جو کوفے کے حاکم تھے پہونچی تو انھون نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اور کہا کہ تم لوگون کو معلوم ہو کہ لبید نے کیا نذر مانی ہو لہذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اسکے بعد ولید نے سو اونٹنیان اپنے پاس سے بھیجین اور اور لوگون نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس لبید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی انکو لکھکر بھیجے وہ شعر یہ ہین ؎

ارے الجزار یشحذ شفرتیہ ۔ اذا ہبّت ریاح ابی عقیل ۔ اغر الوجہ ابیض عامری ۔ طویل الباع کالسیف الصقیل
وفی ابن الجعفری بحلفیتہ ۔ علی العلّات والمال القلیل ۔ نحر الکوم اذ سحبت علیہ ۔ ذیول صبا تجاوب بالاصیل[1]

جب یہ اشعار لبید کے پاس پہونچے تو لبید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہدو تم جانتی ہو کہ مین شاعر کے جواب دینے مین معذور نہ تھا مگر مینے شعر کہنا چھوڑ دیا ہو پس اُنکی بیٹی نے یہ اشعار موزون کیے ؎

اذا ہبت ریاح ابی عقیل ۔ دعونا عند ہبتہا الولیدا ۔ اشم الانف اصید عبشمیا ۔ اعان علی مروتہ لبیدا
بامثال الہضاب کان رکبا ۔ علیہا من بنی حام قعودا ۔ ابا وہب جزاک اللہ خیرا ۔ نحرناہا واطعمنا الثریدا
فعد ان الکریم لہ معاد ۔ وظنی یا ابن اروی ان تعودا[2]

بعد اسکے انھون نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انھون نے کہا شعر تمنے اچھے کہے مگر کچھ طول ہوگیا انھون نے کہا خدا کی قسم مینے اسکو اسوجہ سے طول دیا کہ لبید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہو اگر بازاری آدمی ہوتا تو مین ایسا نکرتی لبید ابن ربیعہ اور علقمہ بن علاثہ عامری مولفۃ القلوب مین سے تھے مگر آخر کار ان دونون کا اسلام بہت اچھا ہوگیا۔

[1] ترجمہ مین دیکھتا ہون کہ بزقصاب اپنی چھری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابو عقیل کی چلتی ہے۔ انکا روشن چہرہ اور سفید رنگ ہے۔ عامری ہین انکی لمبی کلائیان مثل صیقل کی ہوئی تلوار کے ہین۔ ابن جعفری نے اپنی حلف پوری کی باوجود کثرت عیال وقلت مال کے۔ اونٹنیان ذبح کین جب صبا (نامی ہوا) چلی ۱۲

[2] ترجمہ جب ابو عقیل کی ہوائین چلتی ہین تو ہم ولید کو یاد کرتے ہین۔ بڑی ناک والا بڑی آنکھ والا جبیلہ عبد شمس کا جسنے اپنی مروت کے سبب سے لبید کی مدد کی۔ ایسی بڑی بڑی اونٹنیان دین کہ انکے کوہانون پر شبہہ ہوتا تھا کہ قبیلہ بنی حام کے لوگ سوار ہین۔ اے ابو وہب اللہ تمہین جزا اے خیر دے ہمنے ان اونٹنیون کو قربانی کیا اور ترید بناکر لوگون کو کھلایا۔ لہذا پھر ایسی ہی بخشش کرو کریم بار بار بخشش کرتا ہو میرا گمان یہ ہو کہ ابن اروی تم پھر بخشش کروگے ۱۲

اشعار بھی بہت نفیس ہین جو اپنے بھائی کے مرثیہ مین کہے تھے ؎

اعاذل ما یدریک الا تظنیا اذا رحل السفار من ہو راجع | لم جزع مما احدث الدہر للفتی وای کریم لم تصبہ القوارع
لعمرک ما تدری الضوارب بالحصی ولا زاجرات الطیر ما اللہ صانع | وما المرء الا کالشہاب وضوءہ یحور رمادا بعد ما ہو ساطع
وما البر الا مضمرات من التقی وما المال الا معمرات ودیع

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید ابن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ مین کوئی شعر نہ کہونگا بعد اسکے کہ اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کردی ہو یہ سنکر حضرت عمر نے انکے وظیفہ مین پانچسو روپیہ زائد کردیا پہلے انکا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھون نے انسے کہا کہ خیر دو ہزار تو تھے ہی یہ پانچسو تمھارے کیون اضافہ ہوے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کردین لبید نے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو مین مرجاؤنگا اور اصل اور اضافہ سب آپکے لیے بچ جائیگا یہ سنکر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انھون نے انکا وظیفہ بدستور قائم رکھا چندروز کے بعد انکی وفات ہوگئی بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انھون نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہی نہین بلکہ انکی وفات کوفہ مین اسوقت ہوئی جبکہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح جب انکی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ انکے مکان پر بھیجے وہ انکی طرف سے قربانی کردیے گئے روایت ہو کہ شعبی نے عبد الملک بن مروان کو دعا دی تھی کہ تم اسقدر زندہ رہو کہ جسقدر لبید بن ربیعہ زندہ رہے لبید بن ربیعہ کی عمر بہت تھی جب انکی عمر ستر برس کی ہوئی تو انھون نے یہ اشعار کہے ؎

باتت تشکی الی النفس مجہشۃ وقد حملتک سبعا بعد سبعین | فان تزادی ثلاثا تبلغی املا وفی الثلاث وفاء للثمانینا

پھر جب انکی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ؎ کانی وقد جاوزت تسعین حجۃ خلعت بہا عن منکبی ردائیا

پھر جب انکی عمر ایکسو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ؎ الیس فی ماتہ قد عاشہا رجل وفی تکامل عشر بعد ہا عمر

پھر جب انکی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ؎ ولقد سئمت من الحیاۃ وطولہا وسوال ہذا الناس کیف لبید

حضرت مالک بن انس نے کہا ہو کہ لبید بن ربیعہ ایکسو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ ایکسو ستاون برس زندہ رہے بعض لوگون کا بیان ہو کہ ۴۱ھ مین انکی وفات ہوئی بعد اسکے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت لینے متعلق

؎۱ ترجمہ اے عاذل تجھکو کیا معلوم ہو تم سفر کرنیوالے کے لوٹنے کی امید رکھتے ہو۔ حوادث زمانہ پر کیون گھبری کیا جواں کریم ہو جسکو مصائب نہ پہونچے ہون قسم تیری جان کی کنکری پھینکنے والے اور پرندونکے اڑانے والے نہین جانتے کہ اللہ کو کیا منظور ہے۔ آدمی کی مثال ایسی ہو جیسے شہاب اور اسکی روشنی کہ بلند ہونیکے بعد وہ خاک ہوجاتا ہے۔ نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک ودیعت ہی۔ ؎۲ ترجمہ نفس مجھسے کوتاہی کی شکایت کرتا ہے حالانکہ ستتر کی عمر ہوچکی۔ تین اور بڑھیا مین تو امید پوری ہو تین کے اضافہ سے ورسے اسی ہوجائینگے۔ ؎۳ اب میری عمر نوے سے زائد ہوگئی اور میرے شانے سے چادر اتر گئی۔ ؎۴ کیا ایکسو دس برس کے بعد پھر انسان کی زندگی نہین ہوسکتی۔ ؎۵ مین زندگی کے طول سے اور لوگونکے پوچھنے سے کہ لبید کیا ہے گھبرا گیا۔ ۱۲

کرلی اور مقام نجیلہ مین فروکش ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل انصاری ہی۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہین یا انکے حلیف ہین انکا ذکر بنی ابیرق کے قصہ مین آتا ہی۔ ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی ہو کہ وہ کہتے تھے بنی ابیرق قبیلہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر دوسرے کا بشیر تیسرے کا بشر تھا۔ بشیر کی کنیت ابوطعمہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا۔ اور کہدیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلان شخص کے ہین میرے نہین ہین مگر صحابہ کرام اُن اشعار کو سنتے ہی کہدیا کرتے تھے کہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہی یہ اشعار اُسی کے ہین بشیر کا چچا رفاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اسکے دل مین آئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اُس زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گیہون لیکر آتا تو مالدار لوگ اپنے لیے گیہون مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل و عیال کے لیے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اُسوقت بھی ایک قافلہ گیہون لیکر آیا رفاعہ نے اپنے لیے دو بورہ گیہون کے خرید لیے اور انکو اپنے بالاخانہ مین رکھدیا اُس بالاخانہ مین دو زرہین بھین اور ان زرہون کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر انکے گھر مین گئے اور وہ ہتیار اور غلہ سب چرا لائے صبح کو رفاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھو رات کو ہمارے یہان چوری ہو گئی اور ہمارا غلہ اور ہتیار سب جاتے رہے بشیر اور انکے بھائیون نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لبید بن سہل کا ہی جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہی یہ شخص نیکوکاری اور زہد و تقوی کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لبید کو پہونچی تو وہ تلوار لیکر پہونچے اور بنی ابیرق کے پاس گئے کہ خدا کی قسم یہ تلوار تمھارے گوشت مین ملجائیگی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہی بنی ابیرق نے کہا آپ یہان سے جائیے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہین اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہی۔ اسی واقعہ مین اللہ عزوجل نے یہ آیتین نازل فرمائی تھین انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس الی قولہ ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابن کلبی نے لبید کا نسب اس طرح بیان کیا ہو لبید بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر اور کہا ہو کہ چوری کی تہمت انھین پر لگائی گئی تھی مگر ابوعمر سے تعجب ہو کہ انھون نے کہا مین نہین جانتا کہ آیا یہ انصار کے خاندان سے ہین یا انصار کے حلیف ہین باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عطارد تیمی - یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سردارون مین سے تھے ۹ھ ہجری مین اسلام لائے تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ اس سے زیادہ مین انکا کچھ حال نہین جانتا -

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ - تجیبی - انکا شمار صحابہ مین ہو - فتح مصر مین شریک تھے - انکی کوئی روایت معلوم نہین - یہ ابو سعید ابن یونس کا قول ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن رافع بن امرء القیس - بعض لوگ انکو لبید بن رافع بن امرء القیس بن یزید بن عبد الاشہل کہتے ہین انصاری اشہلی ہین - محمود بن لبید کے والد ہین صحابی ہین اور انکے بیٹے محمود بھی صحابی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہین - یحیی بن عبد الرحمن بن لبید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا لبید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا تین دن روزہ رکھ لے اور اسکو برداشت ہو جائے تو پھر اُسکو رمضان کے روزہ کا حکم دینا چاہیے - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو لبیبہ کہتے ہین اور لبیبہ کے نام مین بھی لوگون نے انکو ذکر کیا ہو - عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہو -

(سیدنا) لجلاج (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم - حجاف بن حکیم سلمی کے بھائی ہین - انکا شمار اہل جزیرہ مین ہو - ابو الملیح نے محمد بن خالد سلمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے جو صحابی ہین روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب بندہ کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہو کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہین پہونچ سکتا تو اللہ اُسکو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہو پھر اُسکو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہو پس اُسکی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر پہونچ جاتا ہو جو اللہ عز وجل کی طرف سے اُسکے لیے مقرر ہو چکا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو - مین کہتا ہون کہ لجلاج اگر حجاف کے بھائی ہین تو حکیم بن عاصم بن سباع بن خزاعی بن محاربی بن مرہ بن ہلال ابن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہین - سلمی ذکوانی ہین - قبیلہ تغلب کی لڑائی مین حجاف کے

بہت سے واقعات ہین اخطل نے یہ شعر انھین کے متعلق کہا ہی ؎

لقد اوقع الجاف بالبشر وقعۃ الی اللہ منہا المشتکی والمعول

(سیدنا) لجلاج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو العلاء عامری ہی۔ عامر بن صعصاع کے بیٹے ہین صحابی ہین دمشق مین رہتے تھے۔ انسے انکے دونون بیٹون علاء اور خالد نے روایت کی ہی محمد بن اسحاق سراج نے ابو ہمام سے انھون نے بشر بن اسمعیل حلبی سے اور انھون نے عبد الرحمن بن علاء بن لجلاج سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین سات برس کی عمر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا۔ ایکسو بیس کی عمر مین انکی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے مین اسلام لایا مینے پیٹ بھر کے کھانا نہین کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہون اور بقدر کفایت پانی پیتا ہون۔ محمد بن اسحاق سراج نے بیان کیا ہی کہ یہ حدیث محمد بن اسمعیل سے بھی مروی ہی۔ انھون نے اسکو اپنی تاریخ مین روایت کیا ہو ہمین احمد بن ابی سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب باوردی نے ابو داؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدہ بن عبد اللہ نے اور محمد بن داؤد بن صبیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہمسے حرمی بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن علاثہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے خالد بن لجلاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز مین بازار مین بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اُس طرف سے نکلی ایک بچہ اُسکی گود مین تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہو لئے مین بھی ان لوگون کے ساتھ چلا یہانتک کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے حضرت نے اُس عورت سے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہی اُسنے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا مین یا رسول اللہ اسکا باپ ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والون کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت اُنسے دریافت کی اُن لوگون نے کہا کہ ہم اسکو اچھا جانتے ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا ہی اُسنے کہا ہان پس آپ نے اُسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا لجلاج کہتے ہین کہ ہم سب نے ملکر انکو سنگسار کیا یہانتک کہ وہ مر گئے۔ اسکے بعد ایک شخص اُس سنگسار کے بابت ہمسے پوچھنے لگا (کہ ہم اسکی تجہیز و تکفین کرین یا نہین) ہم لوگ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے کہ یہ اُس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہی۔ معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اُسکا لڑکا ہو پھر ہم سب نے تجہیز و تکفین مین اُس لڑکے کی مدد کی۔ لجلاج کہتے ہین کہ مجکو یہ یاد نہین ہی کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے

انکو عامری قرار دیا ہو اور بخاری نے بھی انکی موافقت کی ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہین بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے انکو اسلمی لکھا ہو واللہ تعالی اعلم۔

(سیدنا) لصیت (رضی اللہ عنہ)

ابن خثیم بن حرملہ۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہو۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ ابن یونس کا بیان ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لقس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان۔ کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت کعب سے روایت کرتے ہین۔ انکی حدیث ابوضمرہ نے سعد بن اسحاق بن کعب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ مین انکی موافقت نہین کی۔

(سیدنا) لقمان (رضی اللہ عنہ)

ابن شبہ بن معیط۔ کینت انکی ابو حصین تھی۔ عبسی ہین۔ ابو جعفر طبری نے کہا ہو کہ یہ اُن نو آدمیون سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ارطاۃ سکونی۔ انکا شمار اہل شام مین ہو۔ مسلمہ بن علی خشنی نے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے بھائی محفوظ سے انھون نے عبد الرحمن ابن عائذ سے انھون نے لقیط بن ارطاہ سکونی سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے انسے کہا کہ ہمارا ایک پڑوسی شراب پیتا ہو اور برے کام کرتا ہو آپ اسکا حال سلطان سے بیان کر دیجیے انھون نے کہا بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ننانوے مشرک قتل کیے ہین مگر کسی مسلمان کی پردہ دری کے بعد اتنے ہی مشرک اور قتل کرون تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہین۔ انسے عبد الرحمن بن عائذ نے بھی روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا میرے دونون پیر ٹیڑھے تھے زمین سے مس بھی نکرتے تھے حضرت نے میرے لیے دعا فرمائی تو مین زمین پر چلنے لگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کینت انکی ابو العاص تھی قریشی عبشمی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ انکی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھین۔ بعض لوگون نے لکھا ہو کہ انکا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہو کہ لقیط تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہو انکے نام مین اور اختلاف بھی ہو۔ انھین کے حق مین رسول خدا صلعم نے فرمایا تھا

کہ مجھسے انھون نے جنبیہ سچ بات کہی اور سچی وعدہ کیے ہم اس واقعہ کو زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حال مین ذکر کرینگے۔ امامہ بنت زینب انھین لقیط کی بیٹی تھین جنکو حضرت نے ایکمرتبہ بحالت نماز گود مین اُٹھا لیا تھا۔ حضرت زینب نے واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اسکے بعد ابو العاص بھی سلام لے آئے لہذا حضرت نے بہ نکاح جدید و مہر جدید حضرت زینب کو پھر انکے پاس واپس کیا تھا یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے اور عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت نے پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا واللہ اعلم۔ انکی وفات سلہ ھ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن صبرہ۔ کنیت انکی ابو عاصم تھی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے۔ انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے۔ اسمعیل بن کثیر نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین بنی منتفق کی طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا تھا ہم لوگ جب پہونچے تو حضرت اُسوقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو چھوہارے کھلائے اور ہمارے لیے عصید (ایک قسم کا کھانا) تیار کرایا اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے آپنے پوچھا کہ تم لوگون نے کچھ کھایا ہم لوگون نے عرض کیا کہ ہان اُسکے بعد ایک چرواہا ایک بکری لیکر آیا اور بچہ کو گود مین اُٹھائے ہوے تھا حضرت نے پوچھا کہ کیا اس بکری کے بچہ ہوا چرواہے نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا تو ایک بکری ذبح کردے بعد اُسکے آپ ہماری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ مینے یہ بکری تمھارے لیے ذبح کی ہے نہین میرے پاس سو بکریان ہین اس سے زیادہ رکھنا نہین چاہتا لہذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک بکری ذبح کردی جاتی ہے انھون نے وضو کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے جسکو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحیی بن سلیم اور ابن جریج نے اسمعیل بن کثیر سے روایت کیا ہے۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحن بن اتو یہ بن نعمان باوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ادیب ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن مہریز نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو علی یعنی حسین بن عیسی بن حمدان بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ابو ہاشم سے انھون نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیون کا خلال کرلیا کرو اور جب ناک مین پانی لیا کرو تو خوب مبالغہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت مین نہین نیز وہ کہتے تھے کہ ہمسے طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عاصم نبیل اور عثمان ابن عمرو نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے کہ ہمسے روح نے بیان کیا وہ اسمعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی منتفق کے وفد مین شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصاع کنیت انکی ابو رزین تھی عقیلی ہین صحابی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے۔ بعض لوگ انکو لقیط بن صبرہ کہتے ہین یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام لقیط بن عامر ہے کنیت ابو رزین ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ اور بعض لوگ انکو لقیط بن صبرہ کہتے ہین یعنی دادا کی طرف منسوب کرتے ہین حالانکہ انکا نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن صبرۃ بن عبد اللہ بن المنتفق۔ اور بعض لوگ انکو لقیط بن منتفق کہتے ہین۔ انسے یعنی لقیط سے وکیع بن عدس اور انکے بیٹے عاصم بن لقیط اور عمرو بن اوس وغیرہم نے روایت کی ہے۔ (اس مقام پر مصنف نے لفظی تحقیقات مین کچھ طول دیا ہے جسکا ترجمہ غیر ضروری سمجھکر ترک کر دیا ہے) ہمین ابو القاسم بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبد الرحمن نسائی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے یعلی بن عطا سے انھون نے وکیع سے انھون نے ابو رزین بن عامر عقیلی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ زمانہ جاہلیت مین رجب کے مہینہ مین ہم کچھ قربانیان کیا کرتے تھے اور قربانیون کا گوشت خود بھی کھاتے تھے اور جو ہمارے پاس آجاتا اسکو بھی کھلاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہین ہے۔ وکیع بن عدس کہتے تھے کہ مین اس طریقہ کو کبھی نہ چھوڑونگا ابو رزین نے یہ بھی بیان کیا کہ مینے حضرت سے ایمان کی تعریف پوچھی آپنے فرمایا ایمان اسکو کہتے ہین کہ اللہ اور اسکے رسول پر یقین رکھو اور اللہ اور اسکے رسول سے زیادہ تمہارے نزدیک کوئی چیز محبوب نہو اور آگ مین ڈالدیا جانا تمکو بہتر معلوم ہو شرک سے اور جب کسی سے محبت کرو اللہ ہی کے لیے کرو انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ مین مومن ہون آپنے فرمایا یون معلوم ہوگا کہ نیک کام کرنا تمکو اچھا معلوم ہو اور اسپر ثواب کی امید ہو اور برا کام کرنا برا معلوم ہو اور یہ سمجھو کہ سوا خدا کے اسکو کوئی نہین بخش سکتا یہ حدیث بھی انسے مروی ہے کہ نبوت کے چھیالیس اجزا مین سے ایک جز وسچا خواب بھی ہے اسکے علاوہ اور حدیثین بھی انسے مروی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد بن نجید بن بکر بن عمرو بن سوادہ بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن سامہ بن لوی ابو فراس شامی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور حضرت نے انکے فضیلت مین فرمایا تھا کہ انت منی و انا منک یعنی تم مجھسے اور مین تم سے ہون۔ ملیطی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ شبل نے انکو بنی سامہ بن لوی کے نسب مین بیان کیا ہے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی سوید بن حبان کے دادا ہین۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہے۔ اور انسے کوئی حدیث مرفوع مروی نہین ہے انکا شمار اہل مصر مین ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **لقیط** (رضی اللہ عنہ)

ابن عصر بلوی - بدریین اور تمام مشاہدمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بعض لوگون نے کہا انکا نام نعمان ابن عصر تھا اور یہی صحیح ہے ہم انکا نام ردیف نون مین پورا لکھین گے -

(سیدنا) **لمیس** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمی - انکا شمار بصرہ کے اعراب مین ہو - انکی حدیث عمرو بن حیلہ نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) **لهب** (رضی اللہ عنہ)

ابن خندف - انھون نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا - عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن جوشب انھون نے لهب ابن خندف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا مرجانا بہتر ہو بہ نسبت اسکے کہ وعدہ خلاف ہوکر مرون - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) **لهب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لهبی - بعض لوگون نے انکا نام لهب بیان کیا ہو انھون نے ایک عجیب خبر کہانت اور علامات نبوت کے متعلق نقل کی ہو جسکو عبداللہ بن محمد عدوی نے بسند غیر صحیح روایت کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) **لهیعہ** (رضی اللہ عنہ)

حضرمی بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ ابوزرعہ رازی نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو - محمد بن عبداللہ تیمی نے لهیعہ حضرمی سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سو رہے تھے اور آپکے پاس آپکی کوئی بی بی بیٹھی ہوئی تھین انھون نے دیکھا کہ آپکا چہرہ مبارک متغیر ہو رہا ہو تھوڑی دیر کے بعد جب بیدار ہوے تو انھون نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپکی مینے آج دیکھی ہو وہ کبھی نہ دیکھی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ وجہ تھی کہ مینے خواب مین پل صراط کو دیکھا - ابوبکر کا گذر اسپر ہوا قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور مینے گمان کیا کہ وہ نہ بچین گے مگر بچ گئے - اسی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) **لیشرح** (رضی اللہ عنہ)

ابن یحیی بن محمد رعینی - کنیت انکی ابومحمد تھی - انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہو فتح مصر مین شریک تھے - انکی کوئی روایت معلوم نہین - یہ ابن یونس کا بیان ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

---

اللہ تعالی کی توفیق سے ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم تمام ہوگئی انشاء اللہ تعالی اسکے بعد جلد ششم شروع ہوگی جسکی ابتدا حرف الیم سے ہو فقط

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور